

FBIOTES

URDU

Federal Board Islamabad
Presented by:

Urdu Books Whatsapp Group
STUDY GROUP

9TH
CLASS

0333-8033313

راؤ ایاز

0343-7008883

پاکستان زندہ باد

0306-7163117

محمد سلمان سلیم

1۔ سیرت سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شبلی نعمانی (۱۸۵۷ء۔ ۱۹۱۳ء)

حالاتِ زندگی:

شبلی نعمانی ضلع اعظم گڑھ کے ایک نواحی قصبے بندول میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد شیخ حبیب اللہ وکالت کرتے تھے۔ مولوی محمد فہرودق چڑیا کوٹی سے عربی اور فارسی کی تعلیم پائی۔ مولانا ارشاد حسین سے حدیث اور فقہ کی کتابیں پڑھیں۔ مولانا احمد علی بھی ان کے اساتذہ میں شامل تھے۔ جدید مغربی تحقید کے اصول اور فرانسیسی زبان پر وفیر قلم اس آرٹلڈ سے سیکھی۔ شبلی نے وکالت کا امتحان بھی پاس کیا تھا۔ ۱۸۸۲ء میں علی گڑھ مسلم کالج میں قاری کے امتداد مقرر ہوئے۔ وہ سرسید کے نامور رفقاء میں سے ایک تھے۔ اگرچہ ان کے درمیان اختلاف بھی رہا۔

۱۸۹۸ء میں علی گڑھ سے مستعفی ہو کر حیدر آباد دکن میں چند سال تدریسی خدمات انجام دیتے رہے۔ سرسید کی وفات کے بعد پہلے دارالعلوم ندوہ کے ناظم رہے اور پھر ۱۹۱۳ء میں اعظم گڑھ آکر وہاں دارالمصنفین قائم کیا۔ انھیں انگریزی حکومت نے عس العلما کے خطاب سے نوازا۔

ان کی مشہور تصنیفات میں الفاروق، المامون، شعر النعم، موازنہ آفیش و دیر، سفرنامہ روم و شام اور آٹھ جلدوں پر مشتمل مقالاتِ شبلی شامل ہیں۔ سیرۃ النبی شبلی کا ایک اہم کارنامہ ہے جسے ان کی وفات کے بعد ان کے شاگرد مولانا سلیمان ندوی نے مکمل کیا ہے۔ شبلی کی نثر سادہ رواں اور منطقی ہوتی ہے۔ بات میں ایجاز و اختصار سے کام لیتے ہیں۔ چھوٹے چھوٹے جملوں میں بڑی بات کہہ جاتے ہیں۔ وہ محاوروں کا استعمال کبھی کبھار کرتے ہیں۔ خیالات کے بیان میں الفاظ کی عکرا سے ان کی نثر میں آہنگ پیدا ہو جاتا ہے۔ ان کی تحریروں میں طنز کا عنصر بھی پایا جاتا ہے۔

(مشکل الفاظ کے معانی)

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
جنسِ فرادواں	ایک چیز جو کثرت میں پائی جائے	اجرامِ ستاری	آسمان کے ستارے اور سیارے
ناور الوجود	جو چیز نہایت کم ہو	اربع	بہت بلند

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

مکروہ تحریمی	اسکی چیز جو حرام تو نہ ہو لیکن سخت نا پسند کی گئی ہو	مہالہ آمیز	جسے بڑھا چا کر بیان کیا گیا ہو
زرو سم	مال و دولت	مدح	تقریف
فاقہ کش	بھوک کاٹنے والا	ثومند	بھاری بھر کم جسم والا، صحت مند
صاح	غلہ ناپنے کا مکان	ناگہانی	اچانک آنے والی پریشانی یا مصیبت
اولوالعزم	بندہ ہمت اور حوصلے والے	ابر کرم	رحمت کا بادل
انبیائے کبار	عظیم رسول	صیغہ تعظیم	ایسی بات جو سب لوگوں کے لیے ہو
ودیعت	حطا کی گئی	سفارت	کسی ریاست کی نمائندگی کرنے والا
رحمت حق	سپائی کی رحمت	تکو سیرت	نیک کردار
وقار تجوت	انبیاء کی عزت	مصالحہ	ہاتھ ملانا
عزم ربانی	خدا کی مرضی	استقامت	ثابہ رہنا

مشکل الفاظ کے معانی: ٹیکسٹ بک صفحہ نمبر: 6

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
دقیقہ کلمہ	صحیحہ بات	سنن	سنت کی جمع، سنن
اخلاق حسنہ	اچھے اخلاق، اچھی شخصیت	استقامت حال	پامردی، عاقبت قدمی کی حالت / کیفیت
دائمی	ہمیشہ کا، مستقل، دوامی	دیرینہ	بارش کی جھڑی
غیر متبدل	جو تبدیل نہ کیا گیا ہو	تکو سیرت	نیک کردار
سرزد ہونا	واقفہ ہونا، کوئی کام ہونا	خاطر فہمی	دل توڑنا، ناخوش کرنا

ختم نبوت ﷺ زندہ باد

عظمت صحابہ زندہ باد

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ:

معزز ممبران: آپ کا وٹس ایپ گروپ ایڈمن "اردو بکس" آپ سے مخاطب ہے۔

آپ تمام ممبران سے گزارش ہے کہ:

- ❖ گروپ میں صرف PDF کتب پوسٹ کی جاتی ہیں لہذا کتب کے متعلق اپنے کمنٹس / ریویوز ضرور دیں۔ گروپ میں بغیر ایڈمن کی اجازت کے کسی بھی قسم کی (اسلامی و غیر اسلامی، اخلاقی، تحریری) پوسٹ کرنا سختی سے منع ہے۔
- ❖ گروپ میں معزز، پڑھے لکھے، سلجھے ہوئے ممبرز موجود ہیں اخلاقیات کی پابندی کریں اور گروپ رولز کو فالو کریں بصورت دیگر معزز ممبرز کی بہتری کی خاطر ریموو کر دیا جائے گا۔
- ❖ کوئی بھی ممبر کسی بھی ممبر کو انباکس میں میسج، مس کال، کال نہیں کرے گا۔ رپورٹ پر فوری ریموو کر کے کارروائی عمل میں لائے جائے گی۔
- ❖ ہمارے کسی بھی گروپ میں سیاسی و فرقہ واریت کی بحث کی قطعاً کوئی گنجائش نہیں ہے۔
- ❖ اگر کسی کو بھی گروپ کے متعلق کسی قسم کی شکایت یا تجویز کی صورت میں ایڈمن سے رابطہ کیجئے۔
- ❖ سب سے اہم بات:

گروپ میں کسی بھی قادیانی، مرزائی، احمدی، گستاخ رسول، گستاخ امہات المؤمنین، گستاخ صحابہ و خلفائے راشدین حضرت ابو بکر

صدیق، حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان غنی، حضرت علی المرتضیٰ، حضرت حسنین کریمین رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین، گستاخ اہلبیت یا

ایسے غیر مسلم جو اسلام اور پاکستان کے خلاف پراپیگنڈا میں مصروف ہیں یا ان کے روحانی و ذہنی سپورٹرز کے لئے کوئی گنجائش نہیں

ہے لہذا ایسے اشخاص بالکل بھی گروپ جو ان کرنے کی زحمت نہ کریں۔ معلوم ہونے پر فوراً ریموو کر دیا جائے گا۔

❖ تمام کتب انٹرنیٹ سے تلاش / ڈاؤنلوڈ کر کے فری آف کاسٹ وٹس ایپ گروپ میں شیئر کی جاتی ہیں۔ جو کتاب نہیں ملتی اس کے لئے معذرت کر

لی جاتی ہے۔ جس میں محنت بھی صرف ہوتی ہے لیکن ہمیں آپ سے صرف دعاؤں کی درخواست ہے۔

❖ عمران سیریز کے شوقین کیلئے علیحدہ سے عمران سیریز گروپ موجود ہے۔

❖ لیڈرز کے لئے الگ گروپ کی سہولت موجود ہے جس کے لئے ویریفیکیشن ضروری ہے۔

❖ اردو کتب / عمران سیریز یا سٹیڈی گروپ میں ایڈ ہونے کے لئے ایڈمن سے وٹس ایپ پر بذریعہ میسج رابطہ کریں اور جواب کا انتظار فرمائیں۔ برائے

مہربانی اخلاقیات کا خیال رکھتے ہوئے موبائل پر کال یا ایم ایس کرنے کی کوشش ہرگز نہ کریں۔ ورنہ گروپس سے توریوو کیا ہی جائے گا بلاک بھی کیا

جائے گا۔

نوٹ: ہمارے کسی گروپ کی کوئی فیس نہیں ہے۔ سب فی سبیل اللہ ہے

0333-8033313

0343-7008883

0306-7163117

راؤ ایاز

پاکستان زندہ باد

محمد سلمان سلیم

پاکستان پائمنڈ باد

پاکستان زندہ باد

اللہ تبارک تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

صادر	جاری ہونا واقع ہونا	زائر	مکھنے
آلب	سورج	ہم فہم	ایک ساتھ جھٹنے والا، دوست، احباب، ساتھی
مدہومت عمل	کام کا تسلسل	قوی مانع	سختی سے منع کیا ہوا
مدہومت	تسلل		

مشکل الفاظ کے معنی: فیکسٹ بک صفحہ نمبر: 7

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
نجاشی	پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مہدے میں حبشہ کا عیسائی بادشاہ جس نے اسلام قبول کر لیا تھا	فنی	دولت مند، امیر آدمی
سفارت	کسی ریاست کی نمائندگی کرنے والا	عاجت	ضرورت، خواہش
پہ لیس نہیں	خود ذاتی طور پر، اپنے آپ بذات خود	زیر بار	بوجھ سے دبا ہوا
ارشاد	فرمان، کہنا	ناگہانی مصیبت	اچانک آنے والی آفت
خدمت گزاری	کسی کی خدمت کرنا	سرمایہ	دھن دولت
مہاسرا محبت		جلائے قائد	بھوک میں گرفتار
ناگوار	نامناسب	مستبر	لاٹنی احرام، قابلِ احکام
دعوتِ دلیہ	وہ دعوت جو نکاح کے بعد لڑکے والوں کی طرف سے دی جائے	شرک	خدا کے ساتھ کسی اور کو شریک کرنا، کفر
پردہ	عزت، لاج	سلما	نیک، پارسا
مجلس	مجمع، محفل، وہ جگہ جہاں آدمیوں کا گروہ جمع ہو	مہالہ آمیز	جیسے بڑھا چڑھا کر بیان کیا ہوا، حد سے بڑھا ہوا
مجم	بہت سے لوگوں کا جھوم، بھیڑ	دع	تعریف

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

میںہِ قعیم	ایسی بات جو سب لوگوں کے لیے ہو۔	نصاری	عیسائی
طریقہ کہام	پوشیدہ کہنا، تشابہات کے ساتھ بات کرنا	فرستادہ	بھیجا ہوا، اپنی
احساسِ غیرت	احساسِ عزت	حیرہ	کوفہ کے پاس ایک بستی ہے
ہرِ کرم	رحمت کا بادل	رہنمائی شر	شہر کا حکمران، صاحبِ اقتدار
بے ضرورت شدید		مستحق	ضرورت مند
سنتِ گراں	بہت زیادہ بُرا لگنا	سورج گرہن	سورج یا چاند کا زمین کے درمیان میں آجانے سے جزوی یا کُلّی طور پر تاریک ہو جانا، کسوف
کڑی کاٹھ	اکٹھی بندھی ہوئی کڑیاں	مخمل	خیال میں لانا، سوچنا
آبرو	عصمت، عزت	اجرامِ سدی	آسمان کے ستارے اور سیارے
چترِ الوداع		محول کرنا	قیاس کرنا، پیش گوئی کرنا
صدق	وہ چیز جو خدا نے تعالیٰ کے نام پر دی جائے، خیرات	چاہ پسند	رجب و منصب چاہنے والا، اقتدار کا خواہش مند۔
عومند	بھاری بھر کم جسم والا، صحت مند		

مشکل الفاظ کے معانی: ٹیکسٹ بک صفحہ نمبر: 8

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
پدرجہا	بہت زیادہ، کئی گنا	الوداع	رخصت ہونا، خدا حافظ

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

ارفع داعی	بلند تر اور اونچے درجے والا	مصطفین	مصطفیٰ کی جمع، تصنیف کرنے والے، کتابیں لکھنے والے لوگ
آیت قدرت	ہند توحانی کی نشانی	دبیر	خدا کا حکم لانے والا
گرہن	جہر کی، اندھیرا	درہنگیں	مطلع، قحوم
اولوالعزم	بلند سمت اور حوصلے والے	فائق کش	بھوک کا نئے والا
انبیائے کہد	عظیم رسول	زور	آہنی جنگی لباس
مدح	تقریب	صلح	قلندار کے کا پینڈ
خاتم الرسل	آخری نبی	جر	ایک قسم کا تاج
وصف	صفت، خوبی	گروی	رہن رکھنا
دولت	عطا کی گئی	بچہ	پہنے ہوئے کپڑے وغیرہ پر لگایا ہوا جوڑ
ابتداء سے انتہا تک	شروع سے آخر تک	حدود	آخری سرا
عزم	ارادہ، نیت	عدن	یمن کا عارضی دارالحکومت
استقلال	ثابت قدمی، قائم رہنا	زور و سم	مل دولت
منظر اتم	کامل نمود	ذخیرہ	جمع پونجی
کفرستان	کافروں کا ملک، جہاں کفر کثرت سے ہوں	نادر الوجود	جو چیز نہایت کم ہو
بے پردہ و دگر	بے سہارہ بے کس	غلور و گذر	نظام و قصور معاف کرنا
دعوت حق	سہائی کی دعوت	حامل دینی نبوت	مراد حضرت محمد ﷺ کی ذات اقدس
صدائیں	آواز	ذات اقدس	نہایت مقدس ہستی، حد درجہ پاکیزہ ذات

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

و قار ثبوت	انبیاء کی عزت	جنس فروع	ایسی چیز جو کثرت میں پائی جائے
حرم ربانی	خدا کی مرضی	شریعت	وہ قانون جو حق تعالیٰ نے بندوں کے واسطے مقرر فرمایا (اسلامی قوانین)
پنچر پھور	کھلے کھلے	فریضیت	فرض ہونا
جاں نثاروں	کسی پر جان قربان کرنے والا	مکروہ تحریمی	ایسی چیز جو حرام تو نہ ہو لیکن سخت ناپسند کی گئی ہو
دنغائے قاتنی	ختم ہونے والی دنیا		

سوال نمبر 1: بحوالہ سبق اور مصنف مندرجہ ذیل اقتباس کی تشریح کیجیے:

شرک کا پہلا دیباچہ انبیاء اور صلحاء کی مہالہ آمیز تعظیم ہے، آنحضرت ﷺ اس نکتہ کا بڑا لحاظ فرماتے تھے، حضرت یحییٰ علیہ السلام کی مثال پیش نظر تھی، فرمایا کرتے تھے کہ ”میری اس قدر مہالہ آمیز مدح نہ کیا کرو جس قدر نصاریٰ ابن مریم کی کرتے ہیں، میں تو خدا کا بندہ اور اس کا فرستادہ ہوں۔“ پس بنی سعد کہتے ہیں ایک دفعہ میں حیرہ گیا وہاں لوگوں کو دیکھا کہ ربحین شہر کے دربار میں جاتے ہیں تو اس کے سامنے سجدہ کرتے ہیں، آنحضرت ﷺ کی خدمت میں واقعہ بیان کیا اور عرض کی کہ آپ ﷺ کو سجدہ کیا جائے تو آپ ﷺ اس کے زیادہ مستحق ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم میری قبر پر گزرو گے تو سجدہ کرو گے؟ کہا نہیں، فرمایا تو جیتے ہی بھی سجدہ نہیں کرنا چاہیے۔

جواب: سبق کا نام: سیرت سرور عالم مصنف کا نام: شبلی نعمانی
مقن کا حوالہ / سیاق و سباق:

یہ سبق ”سیرت سرور عالم“ مصنف ”مولانا شبلی نعمانی“ کا تحریر کردہ ہے۔ شبلی نے پیارے نبیؐ کے اخلاق حسنہ پر روشنی ڈالی ہے۔ زیر تفریح اقتباس شبلی کی تصنیف ”سیرۃ النبی“ سے لیا گیا ہے۔ سیرۃ النبی شبلی کا ایک اہم کارنامہ ہے جسے ان کی وفات بعد کے ان کے شاگرد سلیمان ندوی نے مکمل کیا ہے۔ شبلی کی ستر سادہ، ررواں اور متعلقی ہوئی بات میں ایمان و اختصار سے کام لیتے ہیں۔ چھوٹے چھوٹے جملوں میں بڑی بات کہہ جاتے ہیں۔ خیالات کے بیان میں الفاظ کی تکرار سے ان کی نثر میں آہنگ پیدا ہو جاتا ہے۔ تحریروں میں طنز کا عنصر بھی ملتا جاتا ہے۔

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

تشریح:

زیر تشریح اقتباس میں شبلی نے ”شرک“ کے موضوع پر حضورؐ کی تعلیمات کا تذکرہ کیا ہے۔ رسولؐ کی ولادت گمراہی کو رشد و ہدایت کے آفتاب سے تشبیہ دی ہے کہ جس کی نورانی کرنوں سے دنیا منور ہو گئی تھی۔ شرک کی غلطیوں اور جہالت کے گمراہ فوہ اندھیرے کا خاتمہ ہو گیا تھا۔ آپؐ نے تمام نوع انسانی کو حق اور جھوٹ میں فرق بتایا۔

مسخام کو جس نے کندہ بنایا کھر اور کھوٹا لگ کر دکھایا

قرآن مجید میں ارشاد ہے ”بے شک شرک سب سے بڑا ظلم ہے“

شرک یعنی خدا کی ذلت میں کسی اور کو شریک کرنا ہے۔ حضورؐ نے شرک کی سختی سے ممانعت کی ہے۔ شرک کا سب سے اول درجہ انبیاء اور نیک لوگوں کی بڑھا چڑھا کر تعریف کرنا ہے۔ آپؐ نے خود اپنی تعریف سے منع فرمایا ہے۔ جس کا حال یہ ہے کہ آپؐ نے خود فرمایا کہ میری اس قدر بڑھا چڑھا کر تعریف نہ کیا کرو جس طرح حضرت عیسیٰؑ کی قوم ان کی تعظیم کیا کرتے۔ اس طرح آپؐ نے خدا کے سوا کسی اور کو سجدہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔ انفرس آپؐ کی حدیث مہلکہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

”عزت میری انہا ہے کبریاء میری ردا ہے کون ہے جو اس عزت و کبریاء میں میرا شریک ہو سکتا ہے جو ایسا کرے گا میں اسے خدا ہوں گا“ (صحیح مسلم جلد ۱)

آپ نے خود اپنے آپ کو سجدہ کرنے کی ممانعت کی ہے۔ ایک بار قیس بن سعد نے کسی حکمران کو سجدہ ہوتے دیکھا تو آپ سے عرض کی کہ آپ کو سجدہ کیا جائے کیونکہ آپ اس کے زیادہ حق دار ہیں تو آپ نے خود کو سجدہ کرنے سے منع فرمایا۔ آپ شرک کے حوالے سے بدرجہ اتم متدارج۔

آپ کی ذات گرامی کی اجمیت کے پیش نظر آپ کے اہراج کو فی نوع انسان کے لیے ضروری قرار دیا گیا ہے۔ لیکن حضورؐ کی ضرورت سے زیادہ مدح کو منع کیا گیا ہے۔

شبلی نے بڑی خوبصورتی سے اس بات کی وضاحت کی ہے کہ زندگی کے ہر شعبے اور انسانوں کے ہر گروہ کے لیے آپ اسوۂ مبارک ایت ہے۔ آپ کی ذات جامع کبریٰ کا جسم ہے۔ اور تاقیامت دنیا آپ سے کسب فیض کرتی رہے گی۔ ہر شخص اپنی اپنی بساط کے مطابق آپ کی تعلیمات سے فیضیاب ہوگا۔

نصائح غفرہ توحید سے معمور کر دیں

مشق

سوال نمبر 1: مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات تحریر کریں:

الف۔ اخلاق کا دقیق نکتہ کیا ہے؟

جواب: اخلاق کا ایک دقیق نکتہ یہ ہے کہ انسان اپنے لیے اخلاقی حسنہ کا جو پہلو پسند کرے، اس کی اس شدت سے پابندی کرے اور اس طرح دائمی اور غیر متبدل طریقے سے اس پر عمل کرے کہ گویا وہ اپنے عقیدہ کے باوجود اس کام کے کرنے پر مجبور ہے اور لوگ دیکھتے دیکھتے یہ یقین کر لیں کہ اس شخص سے اس کے علاوہ اور کوئی بات سرزد ہو ہی نہیں سکتی، گویا اس سے یہ انضام اس طرح صادر ہوتے ہیں جیسے آفتاب سے روشنی، درخت سے پھل اور پھول سے خوشبو کہ یہ خصوصیات ان سے کسی حالت میں الگ نہیں ہو سکتیں، اسی کا نام حقہ متہ حال اور مداومتِ عمل ہے۔

ب۔ مجالسِ صحبت میں ناگوار باتوں پر آنحضور ﷺ کا طریقہ کار کیا ہوتا تھا؟

جواب: مجالسِ صحبت میں لوگوں کی ناگوار باتوں کو برداشت فرماتے اور اس کا اظہار نہ کرتے، حضرت زینبؓ سے جب نکلج ہوا اور دعوتِ ولیمہ کی تو کچھ لوگ کھانا کھا کر وہیں بیٹھے رہے، اس وقت پر وہ کاظمِ نازل نہیں ہوا تھا اور حضرت زینبؓ بھی مجلس میں شریک تھیں، آپ ﷺ چاہتے تھے کہ لوگ اٹھ جائیں لیکن زبان سے کچھ نہیں فرماتے تھے، لوگوں نے کچھ خیال نہ کیا، آپ ﷺ اٹھ کر حضرت عائشہؓ کے حجرہ تک گئے، وہاں آئے تو اسی طرح مجمع موجود تھا، پھر وہاں چلے گئے اور دوبارہ تشریف لائے، پر وہی آیت اسی موقع پر اتری۔

ت۔ آنحضور ﷺ اپنے تمام کاموں میں کس اصول کی پابندی فرماتے تھے؟

جواب: آنحضور ﷺ اپنے تمام کاموں میں اسی اصول کی پابندی فرماتے تھے، جس کام کو جس طریقہ سے جس وقت آپ ﷺ نے شروع فرمایا، اس پر برابر شدت کے ساتھ قائم رہتے تھے، سخت کا لفظ ہماری شریعت میں اسی اصول سے پیدا ہوا ہے، سخت وہ فعل ہے جس پر آنحضور ﷺ نے ہمیشہ مداومت فرمائی ہے اور بغیر کسی قوی مانع کے کبھی اس کو ترک نہیں فرمایا، اس بنا پر جس قدر سنیں ہیں وہ درحقیقت آپ ﷺ کی استقامتِ حال اور مداومتِ عمل کی ناقابلِ انکار مثالیں ہیں۔

=====

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

=====

بج۔ سنت کی تعریف بیان کریں؟

جواب: سنت کا لفظ ہماری شریعت میں اسی اصول سے پیدا ہوا ہے، سنت وہ فعل ہے جس پر آنحضرت ﷺ نے ہمیشہ
داومت فرمائی ہے اور بغیر کسی قوی مانع کے کبھی اس کو ترک نہیں فرمایا، اس بنا پر جس قدر سنن ہیں وہ درحقیقت آپ ﷺ کی
کی استقامتِ حال اور مداومتِ عمل کی ناقابلِ افکار مثالیں ہیں۔

رخ۔ نبی اکرم ﷺ معافیے کے دوران کس بات کا خیال رکھتے تھے؟

جواب: آپ ﷺ نہایت نرم مزاج، خوش اخلاق اور کمزور تھے، آپ ﷺ کا چہرہ ہنستا تھا، دھڑ دھڑاتا
ہے مگھو فرماتے تھے، کسی کی خاطر غصی نہیں کرتے تھے معمول یہ تھا کہ کسی سے ملنے کے وقت بیٹھ پہلے خود سلام اور معافی
فرماتے، کوئی شخص جب کہ آپ ﷺ کے کان میں کچھ بات کہتے تو اس وقت تک اس کی طرف سے رخ نہ پھیرتے جب
تک وہ خود نہ ہنسنے، معافی میں بھی یہی معمول تھا، یعنی کسی سے ہاتھ ملاتے تو جب تک وہ خود نہ چھوڑ دے، اس کا ہاتھ نہ
چھوڑتے، مجلس میں بیٹھے تو آپ ﷺ کے زانوں بھی ہم لغینوں سے آگے نکلے ہوئے نہ ہوتے۔

و۔ سید الانبیاء ﷺ نے نجاشی کے ہاں سے آنے والی سفارت کی کس طرح مہمان لواری فرمائی؟

جواب: ایک دفعہ نجاشی کے ہاں سے ایک سفارت آئی، آپ ﷺ نے اس کو اپنے ہاں مہمان رکھا اور عودہ نفس
نہیں مہمان داری کے تمام کام انجام دیے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی کہ ہم یہ خدمت انجام دیں گے، ارشاد ہوا کہ
ان لوگوں نے میرے دوستوں کی خدمت گزاری کی ہے، اس لیے میں خود ان کی خدمت گزاری کرتا چاہتا ہوں۔

و۔ پردے کی آیت کب نازل ہوئی؟

جواب: مجالسِ محبت میں لوگوں کی ناگوار باتوں کو برداشت فرماتے اور اس کا اظہار نہ کرتے، حضرت زینبؓ سے جب نکاح ہوا
اور دعوتِ ولیدہ کی تو کچھ لوگ کھانا کھا کر وہیں بیٹھے رہے، اس وقت پردہ کا حکم نازل نہیں ہوا تھا اور حضرت زینبؓ بھی مجلس میں
شریک تھیں، آپ ﷺ چاہتے تھے کہ لوگ اٹھ جائیں لیکن زبان سے کچھ نہیں فرماتے تھے، لوگوں نے کچھ نیل نہ کیا،
آپ ﷺ اٹھ کر حضرت عائشہؓ کے حجرہ تک گئے، وہاں آئے تو اسی طرح مجمعِ موجود تھا، پھر وہاں چلے گئے اور دوہرا
تشریف لائے، پردہ کی آیت اسی موقع پر اتری۔

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

جہاں الوداع کے موقع پر صدقات کا مال تقسیم کرتے ہوئے۔ آنحضرت ﷺ نے دو تومند لوگوں کو کیا نصیحت فرمائی؟

جواب: جہاں الوداع میں آنحضرت ﷺ صدقات کا مال تقسیم فرمادے تھے کہ دو صاحب اگر شامل ہوئے، آپ ﷺ نے ان کی طرف نظر اٹھا کر دیکھا تو وہ عومند اور ہاتھ پاؤں کے درست معلوم ہوئے، آپ ﷺ نے فرمایا اگر تم چاہو تو میں اس میں سے دے سکتا ہوں لیکن فنی اور تندرست کام کرنے کے لائق لوگوں کا اس میں کوئی حصہ نہیں ہے۔

کن تین لوگوں کو سوال کرنا اور لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلا کر دے؟

جواب: قیصر نام ایک صاحب تھے، وہ مقروض ہو گئے تھے، آپ ﷺ کے پاس آئے تو اپنی حاجت عرض کی، آپ ﷺ نے وعدہ کیا، اس کے بعد ارشاد فرمایا ”اے قیصر! سوال کرنا اور لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلنا صرف تین مخصوص کو روا ہے، ایک اس شخص کو جو قرض سے زیادہ زبردبار ہو، وہ مانگ سکتا ہے، لیکن جب اس کی ضرورت پوری ہو جائے تو اس کو رک جانا چاہیے، دوسرے اس شخص کو جس پر کوئی ایسی ناگہانی مصیبت آگئی جس نے اس کے تمام مالی سرمایہ کو برباد کیا، اس کو اس وقت تک مانگنا جائز ہے، جب تک اس کی حالت کسی قدر درست نہ ہو جائے، تیسرے اس شخص کو جو جملائے فاقہ ہو اور محلہ کے تین معتبر آدمی گواہی دیں کہ ہاں اس کو فاقہ ہے، اس کے علاوہ جو کوئی کچھ مانگ کر حاصل کرتا ہے، وہ حرام کھاتا ہے۔“

انسان کے ذخیرہ اخلاق میں سب سے کم یاب اور نادر الوجود

جواب: انسان کے ذخیرہ اخلاق میں سب سے زیادہ کم یاب اور نادر الوجود چیز، جنسوں پر رحم اور ان سے عنود و گذر ہے لیکن حامل وحی و نبوت کی ذات اقدس میں یہ جنس فراوان تھی، دشمن سے انتقام لینا انسان کا قانونی فرض ہے لیکن اخلاق کے دائرہ شریعت میں اگر یہ فریست کردہ و تحریک بن جاتی ہے، تمام روایتیں اس بات پر متفق ہیں کہ آپ ﷺ نے کبھی کسی سے انتقام نہیں لیا۔

سوال نمبر 2: مندرجہ ذیل الفاظ و تراکیب کے معانی لکھیں اور جملوں میں استعمال کریں۔

جنس فراوان	نادر الوجود	مکروہ تحریمی
زروسم	اولوالعزم	اجرام سلوی
مبالغہ آمیز	ابرکرم	صیغہ تعظیم
نگو سیرت		

جواب:

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

الفاظ و ترکیب	معنی	جملے
جنس فراواں	ایسی چیز جو حکومت میں پائی جائے	میں ٹھکر کہا کہ دنیا میں ہے الفت کی کمی مجھ کو ہے لیکن اسی جنس فراواں کی تلاش
تادر الوجود	جو چیز نہایت کم ہو	حکومت تادر الوجود بدلیوں کے طالع پر بہت کم توجہ دیتی ہے۔
مکروہ تحریمی	ایسی چیز جو حرام تو نہ ہو لیکن ملت ناہند کی ممتی ہو	قمار کے دوران لپٹے کپڑوں کے ساتھ کھیلنا مکروہ تحریمی ہے۔
زرو سم	مال و دولت	ہمارے حکمران جن کا کام عوام کی اطلاع و بہبود کی بجائے زرو سم کی محبت اور ذاتی مفادات کے تحفظ کے شہدائی ہیں
اولوالعزم	بلند ہمت اور حوصلے والے	کاظم اعظم محمد علی جناح بلند قامت، قد آور اور اولوالعزم و مالی ہمت شخصیت تھے۔
اجرام سماوی	آسمان کے ستارے اور سیارے	زمین، سورج، مریخ اور مینار سیارے تمام اجرام سماوی اس وسیع عریض آکائنات میں محض چھوٹے چھوٹے نقطوں کی حیثیت رکھتے ہیں۔
مبالغہ آمیز	بے حد بڑھا چڑھا کر بیان کیا گیا ہو	پاکستان میں ہونے والی سرورے رپورٹ کے مطابق پاکستانیوں کی اکثریت کو دونا کے خطرے کو مبالغہ آمیز سمجھتی ہے۔
ابر کرم	رحمت کا بادل	ابر کرم برسے تو بچے خوشی سے ناچتے ہوئے گھروں سے نکل آتے ہیں۔ برسات پانی اُن کے لیے میلے کا سماں پیدا کرتا ہے۔
صیغہ تعظیم	ایسی بات جو سب لوگوں کے لیے ہو	حجی کریم لعل پوریؒ کسی کی کوئی بات بری معلوم ہوتی تو مجلس میں نام لے کر اس کا ذکر نہیں کرتے تھے، بلکہ صیغہ تعظیم کے ساتھ فرماتے تھے کہ لوگ ایسا کہتے ہیں۔

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

نگو میرت	نیک کردار	جی کریمس، جی کریمس، نہایت نرم حراج، خوش اخلاق اور گوسیرت تھے۔
----------	-----------	---

سرگرمی

روداد:

کسی بھی نوعیت کی تقریب کی کارروائی تحریر کی جائے تو اسے روداد بھی کہا جاسکتا ہے۔ روداد کے لغوی معنی سرگزشت یا اجراء کے ہیں۔ حقائق کا بے کم و کاست بیان چاہے وہ کسی اجلاس سے متعلق ہو یا کسی واقعہ کے بارے میں روداد کہلاتا ہے اور روداد موضوعات کے لحاظ سے ادبی، دفتری یا صحافیانہ ہو سکتی ہے۔ صحافیانہ روداد دراصل خبر یا خبروں کا مجموعہ ہوتی ہے اور اخبار کی ضروریات اور تقاضوں کے پیش نظر لکھی جاتی ہے۔

ادبی روداد کو رچر تاڑ بھی کہتے ہیں۔ اگر آپ نے کوئی سفر کیا ہو تو اس کی روداد لکھیں۔ مندرجہ ذیل نکات کو ملحوظ رکھیں:

- ۱۔ تمام ضروری نکات درج ہوں۔
- ۲۔ افراد، مقامات اور کتابوں کے نام درست ہوں۔
- ۳۔ حقائق کے خلاف کچھ نہ ہو۔
- ۴۔ اپنے ذاتی تاثرات، احساسات اور جذبات اس طرح سے لکھے جائیں کہ دوسروں کے مشاہدے اور تصویریں واضح ہو سکیں۔
- ۵۔ جملے چھوٹے اور مسلسل ہوں۔
- ۶۔ ایک ہی اگر ہف میں صرف ایک ہی بات درج ہو۔

دفتری روداد نویسی

- ۱۔ روداد کے آغاز میں اجلاس کی نوعیت کا ذکر ہونا چاہیے مثلاً "مقتدرہ قومی زبان کی ہیئت حاکمہ کا اجلاس" اگر اس ادارے کا میعاد اجلاس منعقد ہوتا تو پھر اجلاس کا نمبر شمار بھی درج کرنا چاہیے مثلاً "علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی ہیئت حاکمہ کا آٹھواں اجلاس۔"

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

- ۲۔ اگر اجلاس ہنگامی، غیر معمولی یا خصوصی نوعیت کا ہو تو اس کا ذکر بھی ضروری ہے۔ دوسری صورت یہ ہے کہ اجلاس جس سلسلے میں منعقد ہو رہا ہے اس کے بارے میں ذکر کیا جائے مثلاً "اجلاس وزارتی کمیٹی"۔ سلسلہ تقریبات، یوم آزادی۔"
- ۳۔ اجلاس کی نوعیت، انعقاد کی تاریخ، وقت اور مقام کا ذکر زوداد کی پیشانی پر بطور عنوان تحریر کیا جاتا ہے مثلاً زوداد اجلاس وزارتی کمیٹی منعقد، یکم جنوری ۱۹۹۰ء، بروز جمعہ، پونت دس بجے صبح، سلسلہ تقریبات، یوم آزادی۔
- ۴۔ اس کے بعد اجلاس کے انعقاد کی تاریخ، دن، وقت اور مقام تحریر کیا جاتا ہے۔
- ۵۔ یہ بھی تحریر کیا جاتا ہے کہ اجلاس کس سلسلے میں منعقد ہوا۔
- ۶۔ صدر اجلاس اور حاضر راہین کے نام تحریر کیے جاتے ہیں۔ حاضرین اجلاس کے نام کے سامنے ان کی حیثیت کی وضاحت بھی کی جاتی ہے۔
- ۷۔ بعض لوگ اجلاس میں رکن کی حیثیت سے نہیں بلاتے جاتے لیکن وہ بطور ماہر، کسی اور وجہ سے بلاتے جاتے ہیں یہ لوگ اجلاس کی کارروائی میں حصہ لے سکتے ہیں لیکن رائے شماری کے وقت انھیں رائے دینے کا حق نہیں ہوتا۔ حاضرین اجلاس کا نام لکھتے وقت ان کی حیثیت واضح کرنا بھی ضروری ہے۔
- ۸۔ حاضرین کے ساتھ ساتھ غیر حاضر راہین اور غیر حاضری کی وجہ وغیرہ کا بھی ذکر کیا جاتا ہے۔
- ۹۔ اگر کسی ادارے کا یہ اجلاس منعقد ہو تو پھر ہر اجلاس میں گزشتہ اجلاس کی زوداد بھی منقوری کے لیے پیش کی جاتی ہے۔
- ۱۰۔ مختلف امور کے بارے میں زوداد کی ترتیب دینی رکھی جاتی ہے جن کا ضمن پیشانے میں کر دیا گیا ہو۔
- ۱۱۔ اجلاس کی زوداد لکھنے کے تین اسلوب ہیں:-
- الف۔ ہر شق پر ہونے والی بحث کی پوری تفصیل قلم بند کی جاتی ہے۔ اس کے بعد فیصلہ لکھا جاتا ہے۔
- ب۔ اجلاس میں پیش کیے جانے والے امور اور مین پر ہونے والے فیصلوں کو اختصار سے لکھا جاتا ہے۔ بعض اداروں میں تو پیش نامہ اس طرح مرتب کیا جاتا ہے کہ اس کی عبارت معمولی رود بدل سے زوداد بن جائے۔ اس سے یہ تاثر ابھرتا ہے کہ پہلے سے کیے گئے فیصلوں کی اجلاس کے ذریعے توثیق کرانی جا رہی ہے۔
- ج۔ ہر شق پر ہونے والی بحث کو مختصر طور پر تحریر کیا جاتا ہے اور اس کے بعد فیصلہ لکھا جاتا ہے۔
- ۱۲۔ زوداد میں کسی شخص کے انفرادی نقطہ نظر کو عام طور پر درج نہیں کیا جاتا لیکن اگر کوئی شخص درخواست کرے تو اس کی رائے کو زوداد میں شامل کیا جاسکتا ہے۔
- ۱۳۔ زوداد کے اختتام پر صدر اجلاس اور حاضرین کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔

=====

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

=====

- ۱۴۔ زُوداد لکھتے ہوئے ذومعنی الفاظ استعمال نہیں کیے جاتے۔
- ۱۵۔ زُوداد جامع انداز اور سادہ زبان میں اختصار کے ساتھ لکھی جاتی ہے۔ مشکل یا طویل الفاظ تراکیب کے مقابلے میں سادہ اور مختصر تراکیب و الفاظ استعمال کرنے کی کوشش کی جاتی ہے تاکہ سمجھنے میں آسانی رہے۔ غیر مانوس الفاظ کی جگہ مانوس الفاظ استعمال کیے ہیں۔ تحریر میں زور پیدا کرنے کے لیے مترادفات استعمال نہیں کیے جاتے۔ صفات و قیود کا بے جا استعمال بھی نہیں کیا جاتا۔
- ۱۶۔ صحت تحریر برقرار رکھنے کے لیے قواعد، صرف و نحو، جملوں اور رموز و اوقاف کا خیال رکھا جاتا ہے۔ آسانی کے لیے مختصر ذیلی سرعیاں قائم کی جائیں۔

ہدایات برائے اُساتذہ

- زبان و ادب میں سیرت نگاری کی روایت کا تعارف کروایا جائے۔
- سیرت النبیؐ کی روشنی میں اخلاقیات کی وضاحت کی جائے۔
- سیرت نگاری پر لکھی گئی چند کتابوں کے نام بتائے جائیں؟

2۔ قومی اتفاق

سر سید احمد خان (۱۸۱۷ء-۱۸۹۸ء)

حالات زندگی:

سر سید احمد خان دہلی میں پیدا ہوئے۔ والد کا نام عمر شمس تھا۔ ابتدائی تعلیم گھر پر حاصل کی۔ ان کے والد مغلیہ دربار سے وابستہ تھے۔ ابتدا میں یہ بھی مغلیہ دربار سے متعلق ہوئے لیکن بعد میں انگریز حکومت میں ملازمت کر لی اور ترقی کر کے منصف کے عہدے پر پہنچ گئے۔ ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں ناکامی اور مسلمان قوم کے زوال نے انھیں بہت متاثر کیا، چنانچہ انھوں نے مسلمانوں کی بہتری اور اصلاح کے لیے کوششیں شروع کر دیں۔ مسلمانوں میں جدید علوم اور سائنس کے فروغ کے لیے انھوں نے علی گڑھ میں انگریزی طرز کے سکول کی بنیاد رکھی جسے بعد میں کالج اور پھر یونیورسٹی کا درجہ دے دیا گیا۔ ان کے اہم کارناموں میں رسالہ ”تہذیب الاخلاق“ کا اجرا اور محضن انجیر کیشل کانفرنس کا قیام ہے۔

وہ اپنے خیالات مسلمانوں کے وسیع طبقات تک پہنچانا چاہتے تھے، جس کے لیے انھوں نے صاف، سادہ اور عام فہم اسلوب میں مضامین لکھے جن میں بے تکلفی کے ساتھ اصلاحی اور اخلاقی موضوعات پیش کیے۔ ان کی اہم کتابوں میں: آئینہ العناوید، رسالہ اسباب بغاوت ہند، قرآن مجید کی تفسیر اور خطبات احمدیہ وغیرہ شامل ہیں۔ سر سید احمد خان کی تحریروں سے اردو زبان اور جدید ادب کو فروغ حاصل ہوا۔

(مشکل الفاظ کے معانی)

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
پلی انت دای	میرے ماں باپ آپ پر قربان	بمقتضائے بشریت	انسانی تقاضوں کے مطابق
تقاضات	جھگڑے، رنجشیں	جلب منفعت	فلاح حاصل کرنا
حمل التین	مضبوطی۔ پکاوہ	دفع معرت	قصان سے بچنا
ریفہ گیہ	گھاس کا ٹکڑا	لمع	روکنے والا
مبدل	تبدیل	مردود	روک لیا گیا

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

شکل الفاظ کے معانی: فیکسٹ بک صفحہ نمبر: 11

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
لہانہ دہار	طویل مدت	کلمہ توحید	کلمہ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ اس میں اللہ کی وحدانیت (اور آنحضرت ﷺ کی رسالت) پر ایمان لانے کا اقرار ہے اس لیے اسے کلمہ توحید کہتے ہیں۔
بالا تر	بہت بلند، زیادہ مرتبہ والا	سقم	پائیدار، مضبوط، پختہ
باپ انتہائی	میرے ماں باپ آپ پر قربان	برادران یوسف	مراد حضرت یوسفؑ کے بھائی
تفرقہ قومی	نسلی فرق	یک جہتی	اتفاق، دوستی
دنیاوی اعتبار	دنیا کے لحاظ سے	حسد	کینہ، بدخواہی
روحانی رشتہ	روح کا تعلق مراد دینی تعلق	عداوت	دشمنی، مخالفت
حلیہ العین	مضبوط رویہ، نکاد سیدہ	صراط مستقیم	سیدہ عداوت، مراد دین اسلام
نیمت و نادر	تہوار و براد، ستیاناس	نورانی حیلے	فریب، مکر، چال
ترک	ترک ایک قدیم قوم ہے جو وسطی ایشیا اور ترکی میں آباد ہے۔	نفاق و نفاق	نا اٹھائی پیدا کرنا
خفق	نا اٹھائی، اختلاف	خالص دوستی	بے غرض اور بے لوث دوستی
ہاجین	عظیم ہجمن کی ریاست، گھروئے ہجمن کے جنوب اور ہندوستان کے مشرق میں ایک قدیم ملک کا نام جو عام طور پر لفظ ہجمن کے ساتھ مستعمل ہے، سکرت میں ہاجمن کہتے ہیں۔	تاجک	تاجک قدسی بولنے والے لوگ ہیں جن کا تعلق وطن تاجکستان، شمالی افغانستان اور جنوبی ازبکستان ہے۔

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

مرد لا وطنی	مضبوط حلقہ۔ مضبوط کڑا	مردود	ر لاکیا گیا
-------------	-----------------------	-------	-------------

مشکل الفاظ کے معانی: ٹیکسٹ بک صفحہ نمبر: 12

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
بائیں ہمہ فردی سائل	ان سب معمولی سائل کے باوجود	باہمی دوستی	آہیں کا تعلق، آپہی محبت
اختلاف	جھگڑت، فرق	اعانت	مدد، سہارا
اخوت	بھائی چارہ	برادرانہ رشتہ	بھائیوں جیسا سلوک
اتفاق	اختلاف، عداوت	قوی اتفاق	قوی اتحاد
ضعیف	کمزور، ناتواں	رد سانی بھائی	دشمنی بھائی
جمیت	اتحاد، اکٹھے	وطنی بھائی	ہم وطن، ایک جگہ کا رہنا والا
یکہ جہتی	اتحاد، اتفاق	تمدنی امور	سماجی و معاشرتی معاملات
مبدل	تبدیل کرنا، بدل دینا	مصل	مانند
عقائد	ایمان و یقین	جزو	کھڑا، حصہ
عقل	مصل کے مطابق	دست	پھیلاؤ، کشادگی
فردی	اطاعت، فرمانبرداری	اسویر انسانیت	تہذیبی معاملات
قوی اتحاد	قوی یکجہتی، قوی اتفاق	تمدن و معاشرت	آہیں میں مل جل کر رہنے سننے کے طریقے
اپنائے جنس	نوع انسانی کے افراد۔ جو آدم۔ ہم جنس	برادری	برداشت کرنا
اتحاد	ایمان، یقین	باہمی اتفاق	آہیں کا اتحاد
شریک	ساتھی، مددگار	قول	ایمان، بات
آقا	جانا بچھانا، واقف	طمانح	طبیعت کی جمع مراد حراج، نظرت

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

مہر و	زکا ہوا، مقرر کروں	افراش	حاجتیں، مقاصد، خواہشیں
مخالفت	خلاف کرنا، ضد	مہذب	شائستہ۔ آراستہ۔ تہذیب یافتہ
ہر	کام، فعل و عمل	پرہیز	پوشیدگی

تشکیل الفاظ کے معانی: ٹیکسٹ بک صفحہ نمبر: 13

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
حجارت	ذلت، خوارگی، رسوائی	اہم بارہ	اہم حسین کی یاد میں نئی عمارت
بحث کرنا	مکمل کرنا، جانچنا، جانچنا لینا	نہیں	اچھا، عمدہ
بہت محاسن بشریت	انسانی خصوصیات کے مطابق	خانقاہ	درگاہ
جلب منفعت	نفع حاصل کرنا	یادگار	یاد آور، یاد دلانے والا
دفع محنت	تقصان سے بچنا	فخرات	مدقہ، خدا کی راہ میں مستحقین کو دیا جانے والا مال
خلق	اتفاق کرنے والا، رضامند، ہم خیال	والست	علم، سمجھ
تہذبات	بھگتے۔ دہشیں	قیامت	یوم حساب، روزِ حشر، کائنات کے خاتمے کا دن
سبب	وجہ	روزِ حشر	روزِ حساب
حزول	پستی	خود غرض	اپنا لاکھ دو کھنا، مطلب پرستی
نیا طبیب	بھولی بھری	جوش	شدت، کثرت
ہجراتی	اپنے علاقہ (اپنی ذات کے علاقہ)	ذہن نشین	یادداشت، ذہن میں محفوظ کر لینا
غرض	مطلب	امتیاز	فرق
بہ نظر	وہ چیز جو نظروں کے سامنے ہو	مالی شان	پانسہ اور شاندار، عظیم الشان
قوی بھلائی	ملک و قوم کی فلاح	پردہ پوشی	پردہ داری، رازداری

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

سوال نمبر ۱: بحوالہ سبق اور مصنف مندرجہ ذیل اقتباس کی تشریح کیجیے:

بعض قابل ادب بزرگوں کا قول ہے کہ جس طرح اصلی دینی دنیا میں ناپید ہے اسی طرح آپس کا اتفاق بھی ناممکن ہے۔
 ان کی دلیل یہ ہے کہ تمام انسانوں کی طبع اور ان کے اغراض مختلف ہیں تو ضرور ہے کہ وہ ایک دوسرے کے مختلف ہوں۔ کوئی قوم
 مہذب یا نامہذب ایسی نہیں پائی جائے گی جس میں باہم حسد و خفا، عداوت اور باہمی عناد نہ پائی جاتی ہو۔ ہاں! یہ بات سچ ہے،
 مگر جس اتفاق پر ہم بحث کرتے ہیں وہ شخصی اتفاق نہیں ہے، بلکہ قومی اتفاق ہے! ہمارے آپس میں، مقتضائے بشریت کو کیسا ہی خفا
 ہو، جو خدا کے نزدیک ایک سخت گناہ یا قومی برائی کا اثر تمام قوم کے لوگوں پر پڑتا ہے، اس لیے جلد منفعت یا دفع ضرر میں سب
 لوگ حلق ہو جاتے ہیں اور شخصی تنگدماغی کا اس وقت کچھ اثر باقی نہیں رہتا ہے۔

جواب: سبق کا نام: قومی اتفاق: مصنف کا نام: سر سید احمد خان:

متن کا حوالہ / سیاق و سباق:

یہ سبق ”قومی اتفاق“ مصنف ”سر سید احمد خان“ کا تحریر کردہ ہے جو کہ ان کی تصنیف ”مقالات سر سید: حصہ پنجم“
 سے لیا گیا ہے۔ سر سید نے قومی اتحاد و اتفاق پر بات کی ہے۔ وہ اپنے خیالات مسلمانوں کے وسیع طبقات تک پہنچانا چاہتے تھے۔ جس
 کے لیے انھوں نے صاف، سادہ اور عام فہم اسلوب میں مضامین لکھے۔ جن میں بے تقصیر کے ساتھ اصلاحی اور اخلاقی موضوعات
 پیش کیے۔ سر سید کے تحریروں سے اردو زبان اور جدید ادب کو فروغ ملا۔

تشریح:

سر سید نے عنوان ”قومی اتفاق“ کے ذریعے قوم کو اتفاق کا درس دیا ہے۔ اس کی ضرورت، اہمیت اور فوائد پر روشنی ڈالی
 ہے کہ ہمیں جذبہ قوموں، نسلوں اور انسانوں کی ترقی کا احساس ہے۔ وہ کہتے ہیں بھول بزرگ اگرچہ جس طرح اس دنیا میں شخص
 دوست ملنا ناممکن ہو گیا ہے اسی طرح آپس کا اتحاد بھی ناممکن ہے۔ پھر وہ بزرگ یہ وجہ پیش کرتے ہیں کہ نا اتفاقی کارگروں میں
 شامل ہونے کی وجہ لوگوں کی طبیعت اور خواہشات کا نہ ملنا ہے۔ جس کی وجہ سے ہر شخص اپنی رائے دیتا ہے اس طرح نا اتفاقی جہم لیتی
 ہے۔ اور قوم ایک دوسرے کی دشمن بن جاتی ہے۔ سر سید کہتے ہیں کہ یہ بات سو فیصد سچ ہے کہ لوگوں کے خیالات نہ ملنے سے
 تصہبات پیدا ہوتے ہیں۔ لیکن یہ تعصب قوم کے لیے زہر ہے۔ بقول شاعر: حسن احسان:

تکبر کی صورت یہ تعصب ہے کھائے گا لہٰذا ہر سوچ کو حسن نہ ملا کافی کر

سر سید کہتے ہیں کہ ہر قوم چاہے وہ اعلیٰ اقدار کی پاسدار کیوں نہ ہو اس میں حسد، نا اتفاق اور نفرت ہر جہاں نظر آتی
 ہے۔ یہ سب اس لیے ہوتا ہے کہ ہم شخصی اتفاق کی بات کرتے ہیں۔ ہم اپنے مفاد کی خاطر قوم کا مفاد بھول جاتے ہیں۔

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

ب۔ سرسید نے مسلمانوں کی کن باتوں پر افسوس ظاہر کیا ہے؟

جواب: مجھے اس بات کے دیکھنے سے نہایت افسوس ہے کہ ہم سب آپس میں بھائی تو ہیں، مگر حش برادران یوسف کے ہیں۔ آپس میں دوستی اور محبت، یک دلی اور یک جہتی بہت کم ہے۔ حصہ، بغض و عداوت کا ہر جگہ اٹھایا جاتا ہے جس کا نتیجہ آپس کی نا اقلاتی ہے۔ شیطان، جس نے خدا سے وعدہ کیا کہ:

لَا قَعْدَنَ لَكُمْ حَتَّىٰ تَأْتِيَكُمُ الْمُسْتَقِيمُ

ترجمہ: ”میں ضرور ان کو تیری صراطِ مستقیم سے ہٹا کر رہوں گا“

ج۔ قومی ترقی کا سب سے اوّل مرحلہ کیا ہے؟

جواب: قومی ترقی کا سب سے اوّل مرحلہ یہ ہے کہ ہم سب آپس کی محبت سے اس عدولت و خفا کی کو یکائی و یک جہتی سے مبدل کریں۔ یکائی و یک جہتی سے میرا مقصد یہ نہیں ہے کہ سب لوگ اپنے اپنے عقائد کو چھوڑ کر ایک عقیدے پر قائم ہو جائیں، یہ امر تو قانونِ قدرت کے برخلاف ہے، جو ہو نہیں سکتا۔ نہ تو پہلے کبھی ہوا اور نہ آئندہ کبھی ہو گا۔

د۔ بقول سرسید انسان کی ہستی میں کون سے دو حصے شامل ہیں؟

جواب: انسان جب اپنی ہستی پر نظر ڈالے گا تو کہنے میں دو حصے پائے گا۔ ایک حصہ خدا کا اور ایک حصہ اپنے ابتائے جنس کا۔ انسان کا دل یا اس کا اعتقاد یا مختصر الفاظ میں یوں کہوں کہ اس کا مذہب خدا کا حصہ ہے جس میں دوسرا کوئی شریک نہیں۔ اس کے عقائد کی جو کچھ بھلائی یا برائی ہو اس کا معاملہ اس کے خدا کے ساتھ ہے۔ نہ بھائی اس میں شریک ہے، نہ بیٹا نہ دوست، نہ آشنا اور نہ قوم۔ پس ہم کو اس بات سے جس کا اثر ہر ایک کی صرف ذات تک محدود ہے اور ہم سے کچھ تعلق نہیں ہے۔ کچھ بھی تعلق رکھنا نہیں چاہیے۔ ہم کو کسی شخص سے، جبکہ وہ خدا اور خدا کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو برحق جانتا ہے کسی قسم کی عداوت و مخالفت رکھنی نہیں چاہیے، بلکہ اس کو بھی بھائی اور کلمے کا شریک سمجھنا اور اس اخوت کو جس کو خدا نے قائم کیا ہے قائم رکھنا چاہیے۔

و۔ معصف کے نزدیک قومی ہمدردی کن باتوں کا مجموعہ ہے؟

جواب: نہایت افسوس اور نادانی کی بات ہے کہ ہم کسی سے ایسے امر میں عداوت رکھیں، جس کا اثر خود اسی تک محدود ہے اور ہم کو اس سے کچھ بھی ضرر و نقصان نہیں۔ جو حصہ کہ انسان میں اس کے ابتائے جنس کا ہے اس سے ہم کو فرض رکھنی چاہیے اور وہ حصہ آپس کی محبت، باہمی دوستی، ایک دوسرے کی اعانت، ایک دوسرے کی ہمدردی ہے، جس کے مجموعے کا نام قومی ہمدردی ہے۔ یہی ایک طریقہ ہے جس سے خدا کے حکم کی بھی اطاعت اور آپس میں برادرانہ برحق، قومی اتفاق، قومی ہمدردی قائم ہو سکتی ہے، جو قومی ترقی کے لیے پہلی منزل ہے۔

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

ۛ۔ ہمارى قوم كے حنزل كا سب سے بڑا سبب كىا ہے ؟

جواب: اس زمانے ميں جو سب سے بڑا سبب ہمارى قوم كے حنزل كا ہے وہ يكي ہے كہ ہم ميں قومى اتقان كا خيال نسايا غلبہ ہو كيا ہے۔ كسى كو بجز ذاتى منفعت كے قومى بھلائى يا قومى منفعت كا خيال بھى نہيں آتا ہے۔ اگر كوئى كچھ كرنا بھى ہے تو اس كو پہلے لہنى ذاتى غرض ميں نظر ہوتى ہے اور قومى بھلائى كے پردے سے اس كى پردہ پوشى كرنا چاہتا ہے۔ يكي وجہ ہے كہ ہمارے كاموں ميں بركت نہيں ہوتى۔

ۛ۔ قومى بھردوى كا جوش كيسے پيدا كيا جاسكتا ہے ؟

جواب: جب تك كہ ہمارے دل ميں يہ جوش نہ پيدا ہو كہ جو كام ہم كريں وہ قوم كے ليے كريں، نہ ثواب آخرت كے ليے۔ اس وقت تك قومى بھردوى كا جوش پيدا نہيں ہو سكتا۔ ميرايہ مطلب نہيں ہے كہ ميں ان ثواب كے كاموں كو برا جانتا ہوں يا ان كى كچھ حقاقت كرنا ہوں، بلكہ ميراستفديہ ہے كہ ميں اصل قومى بھردوى كو ذہن نشين كرنے ميں كوشش كردں اور دوسرے كاموں سے جوتنيدہ ہے اس كو ہٹاؤں۔

ۛ۔ اس سبق كا مركزى خيال تحرير كريں۔

جواب: سرسيد كے نزديك اس زمانے ميں جو سب سے بڑا سبب ہمارى قوم كے حنزل كا ہے وہ يكي ہے كہ ہم ميں قومى اتقان كا خيال نسايا غلبہ ہو كيا ہے۔ كسى كو بجز ذاتى منفعت كے قومى بھلائى يا قومى منفعت كا خيال بھى نہيں آتا ہے۔ اگر كوئى كچھ كرنا بھى ہے تو اس كو پہلے لہنى ذاتى غرض ميں نظر ہوتى ہے اور قومى بھلائى كے پردے سے اس كى پردہ پوشى كرنا چاہتا ہے۔ يكي وجہ ہے كہ ہمارے كاموں ميں بركت نہيں ہوتى۔

جب تك كہ ہمارے دل ميں يہ جوش نہ پيدا ہو كہ جو كام ہم كريں وہ قوم كے ليے كريں، نہ ثواب آخرت كے ليے۔ اس وقت تك قومى بھردوى كا جوش پيدا نہيں ہو سكتا۔

سوال نمبر 2: درج ذيل الفاظ وتراكيب كے معانى لكھيں:

حلالتين	خيست و تابود
عروۃالموئتى	ايٹائے جنس
مكتضائے بشريت	نسايا نسايا
جلب منفعت	دفع معرت
	حنزل

=====

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

=====

جواب:

معنی	الفاظ و تراکیب
مضبوط ری۔ پکا وسیلہ	جلالتین
مردوم۔ تہاہ و برباد	نیست و نابود
مضبوط حلقہ۔ مضبوط کڑا	عردۂ ملوثی
نوع انسانی کے افراد۔ جو آدم۔ ہم جنس	اینائے جنس
انسانی تقاضوں کے مطابق	مقتضائے بشریت
بھولی بھری	زیان کشی
نفع حاصل کرنا	جلب منفعت
نقصان سے بچنا	دفع مضرت
پہنچتی۔ نزول	تنزل

سوال نمبر 3: درست الفاظ کی مدد سے خالی جگہ پُر کریں۔

- الف۔ ہماری قوم نے اس جلالتین کی _____ کو توڑا ہے۔ (پابندی۔ بندش۔ مضبوطی)
- ب۔ عداوت و نفاق کو یکنائی دیک جہتی سے _____ کریں۔ (مبدل۔ تبدیل۔ قسم)
- ج۔ روحانی بھائیوں کے علاوہ اور بھی ہمارے _____ بھائی ہیں۔ (قومی۔ دینی۔ وطنی)
- د۔ مہذب ملکوں میں جو کچھ طاقت ہے وہ سب _____ کی بدولت ہے۔ (اتحاد۔ اتفاق۔ انتظام)
- ه۔ جو کام ہم کریں وہ _____ کے لیے کریں۔ (قوم۔ مذہب۔ انسان)

جوابات:

۱۔ بندش	۲۔ مبدل	۳۔ وطنی	۴۔ اتفاق	۵۔ قوم
---------	---------	---------	----------	--------

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

سوال نمبر 4: سبق کے متن کو مد نظر رکھ کر درست بیان پر (✓) کا نشان لگائیں تاکہ جملہ مکمل ہو جائے:

- 1۔ سبق قوی اتفاق متقرب ادب کے اعتبار سے کیا ہے؟
الف۔ المائدہ ب۔ ناول ج۔ ڈراما د۔ مضمون ✓
- 2۔ سبق قوی اتفاق مقالات سرسید کی کس جلد سے لیا گیا ہے؟
الف۔ اول ب۔ دوم ج۔ چہارم د۔ پنجم ✓
- 3۔ سرسید احمد خان کے مطابق ہماری قوم سے کس کی برکت جاتی رہی ہے؟
الف۔ مذہب کی ب۔ اخلاقی ج۔ ہیئت کی ✓ د۔ خوش حالی کی
- 4۔ سرسید احمد خان نے کون سا علمی ادبی رسالہ جاری کیا تھا؟
الف۔ نون ب۔ بلور ج۔ اوراق د۔ تہذیب الاخلاق ✓

جوابات:

1۔ د	2۔ د	3۔ ج	4۔ د
------	------	------	------

سوال نمبر 5: درج ذیل الفاظ کے جمع لکھیں:

اتفاق	ملک	شیطان	برکت	مرحلہ
مقصد	حصہ	امر	دلیل	غرض
مطلب				

جواب:

اتفاق	جمع
اتفاق	اتفاقات
ملک	ممالک

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

شیطان	شیاطین
برکت	برکات
مرحلہ	مراحل
مقصد	مقاصد
حصہ	حصص، حصے
امر	امور
دلیل	دلائل، ادلہ
غرض	اغراض
مطلب	مطالب

سرگرمی

سوال نمبر 6: کلام کی تعریف کریں اور اس کی اقسام بیان کریں۔

جواب: کلام: جب دو یا دو سے زیادہ کلمات ترکیب پائیں تو اسے کلام کہتے ہیں۔

کلام کی اقسام: کلام کی دو قسمیں ہیں۔ ناقص اور تام۔

کلام ناقص:

کلام ناقص وہ مرکب ہے جس سے سننے والے کو پورا فائدہ حاصل نہ ہو اور بات نامکمل رہے۔ مثلاً زید کی کتاب۔ خالد کا سبق۔

ان کلمات سے سننے والے تک مکمل بات نہیں پہنچتی اور وہ مزید کسی بیان کا منتظر رہتا ہے۔ ایسے کلام کو مرکب ناقص کہتے ہیں۔

کلام تام: کلام تام وہ مرکب ہے جس سے سننے والے کو پورا فائدہ حاصل ہو۔ اسے مرکب مفید یا جملہ بھی کہا جاتا ہے جیسے:

زید کی کتاب میز پر ہے۔ خالد کا سبق ادھر موجود کیا۔

چنانچہ مرکب ناقص میں بات نامکمل رہتی ہے جب کہ مرکب تام میں بات مکمل ہوتی ہے۔

=====

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

=====

ہدایات برائے اساتذہ

- سبق خوانی سے پہلے مصنف کا تعارف کرایا جائے۔
- سبق کے مرکزی خیال کی وضاحت کی جائے۔
- مصنف کے بعض دیگر مضامین کا حوالہ دے کر بتایا جائے کہ وہ کن اصلاحی مقاصد کو پورا کرنا چاہتا ہے۔
- مصنف کی زبان اور اسلوب پر روشنی ڈالی جائے۔

3۔ غالب کا اچھوتا پن

خواجہ الطاف حسین حالی (۱۸۳۷ء-۱۹۱۳ء)

حالات زندگی:

خواجہ الطاف حسین حالی، پانی پت میں پیدا ہوئے۔ ۷ سال کی عمر میں دہلی چلے گئے، جہاں تحصیل علم اور مشق سخن میں مشغول ہوئے۔ مرستہ کے رہائے کار میں وہ اس غلط سے نمایاں ہیں کہ انھوں نے قومی اور اصلاحی کاموں میں شرکت کی اور شاعری اور نثر دونوں میں تہذیبی کا عمل سرانجام دیا۔

اردو نثر میں حالی نے جدید سوانح نگاری کی بنیاد ڈالی اور حیات جاوید، حیات سعدی اور یادگار غالب جیسی کتابیں تحریر کیں۔ اردو تنقید میں بھی انھیں اہمیت کا درجہ حاصل ہے۔ مقدمہ شعر و شاعری اصول تنقید پر اردو میں پہلی کتاب ہے۔ حالی کا اسلوب تحریر سادہ، خلوص اور مدلل ہے۔ انھوں نے اردو نثر کو سوانحی اور تنقیدی دونوں اہتمام سے مالا مال کیا۔ وہ ہر بات کو سنجیدگی اور عقلیت کی میزان میں پرکھتے ہیں اور ہر دور سے اپنے خیالات جاری رکھتے ہیں۔

(مشکل الفاظ کے معانی)

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
اندک	آرزو	اسلوب	طریقہ۔ طرز
بر خلاف	الٹا۔ مخالف	بشرط استواری	تعلق قائم رکھنا
بہید	دور	بلبل	ہاسنی گفتگو کرنے والا
سب گوردکن	بغیر قبر اور کفن کے	تاخیر	در
تائید	حمایت	خش	اضطراب
ڈز پرہ	غائب۔ خفیہ طور پر	ڈسوائی	بدنامی
عزم و اصرار	بالکل انکار	سہل انگاری	آرام۔ جلی۔ سستی
عجز و نیاز	انکسار	عدم استطاعت	استقامت نہ ہونا
غیب	پوشیدہ۔ اوجھل	فسون نیاز	خواہش کا غائب جادو

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

فہم	حاصل۔ سمجھ	لیکھ	حقیقت
قانع	جول جائے اس پر راضی رہنے والا	قلم	کم
لاچار	بے بس	لیک	پرانا دستور، راستا
غمول	لادا گیا۔ اٹھایا گیا	متناسب	تناسب رکھنے والا
منتظر	کئی	بھارت	حقیقت کے برعکس۔ با اختیار
مرکب	کرنے والا	مضانقہ	دھواڑی۔ قہاحت
مقلدین	پیروی کرنے والے	ملخصی	تکضا کرنے والا
نشاہتگر	کام کی خوشی	واصل	حلاپ
ہوس	لاالچ۔ حرص	ہبت عالی	اعلیٰ ہبت

مشکل الفاظ کے معانی: فیکسٹ بک صفحہ نمبر: 16

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
مقلدین	پیروی کرنے والے	نرالا	سب سے الگ
عاشقانہ	عشق آمیز	خواتین	نزاکت کی جمع مراد نازک ہونا
اولا	ابتداء	شاہراہ	کشادہ راست، بڑی سڑک
روزمرہ	انفاظ یا محاورات جو اہل زبان بولیں	سرمو انحراف	بالکل انکار
غزل گو	غزل لکھنے اور کہنے والا	متوازی	برابر برابر، مطابقت رکھنے والا
اہل زبان	ماہرین زبان	جی آگیا جانا	دل بھر جانا
محدود	مقرر کردہ، حد بندی کیا گیا	دیوان	غزلوں کی کتاب
منتقد	کئی	سیاح	سیر و سیاحت کرنے والا
بندشوں	بندش کی جمع مراد پابندی	نرالی	انوکھی
کیفیت	کسی شے کی حالت	ہوس	لاالچ۔ حرص
سبقت	فوش قدمی، آگے نکل جانا	بلغ	ہا معنی منگو کرنے والا
منس	پھوٹا	اسلوب	طریقہ۔ طرز

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

مشکل الفاظ کے معانی: فیکٹ بک صفحہ نمبر: 17

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
نشاط	خوشی	الہی	اے میرے اللہ
نشاط کار	کام کی خوشی	حضرتی مردار	حضرت حضرت علیؓ
نرا خیال ہونا	صرف گمان ہونا	حسرت	آرزو، تمنا
حیث	حقیقت	گنہ	غہ اور رسول کی نافرمانی
چہل پہل	کہا سمجھی، دھوم دھام	خوشی	شرارت، بے باکی
طبعی	فطری	اچھوتی	بنا چھوٹی ہوئی
فرصت	مہلت، خالی وقت	درخواست	گزارش، عرض
ھلک	کم	درپردہ	غائبانہ۔ خفیہ طور پر
سرگرمی	تیزی، گرم جوشی	گناہ	خطا، قصور
مہلت	کسی کام کے انجام دینے کے لیے وقت یا موقع، فرصت	دارغ	عیب
تاخیر	دیر	مرکب	کرنے والا
سہل کاری	آرام طلبی۔ سستی	توبہ	بڑے کاموں سے باز رہنا، استغفار کرنا
اچھوتا	الگ تھلک، تازہ تر	عدم استقامت	ملا جیت کا نہ ہونا
فہم	عقل۔ سمجھ	خاطر خواہ	خواہش کے مطابق، طبیعت کے موافق
قصور	خطا، غلطی، کوتاہی	دیار غیر	پردیس، دوسرا ملک
دعویٰ	مطالبہ، حق چاہنا	بے کسی	عاجزی، لاپرواہی
ہت بہت عالی	اعلیٰ ہت	پردیس	غیر ملک یا شہر
موافق	لائق، مناسب	ناگوار	نامناسب

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

تائید	حمایت	بے گور و کفن	بغیر قبر اور کفن کے
غیب	پوشیدہ۔ اوجھل	مضائقہ	دشواری۔ قحط
ثبوت	گواہی، شہادت	رُتبہ	درجہ، مقام
قطرہ انگ	آنسو کا قطرہ	واقفِ حال	حالِ احوال سے واقف
قالع	جول جائے اس پر راضی رہنے والا	خریدار	خریدنے والا
درجہ	منزل، رتبہ	غم خوار	غم کھانے والا، دکھ درد کا شریک
حریف	مخالف	غردے	مراہوا، بے جان
نسونِ نیاز	خواہش کا خمار۔ جادو	زسوائی	بدنامی، ذلت
مطلع	کسی غزل کا پہلا شعر جس کے دونوں مصرعے ہم قافیہ اور ہم ردیف ہوتے ہیں مطلع یا حسن مطلع کہلاتا ہے۔	مصرع	آدھا شعر، شعر کی ایک سطر کو مصرع کہتے ہیں
مستغنی	تقاضا کرنے والا	فی الحقیقت	حقیقت میں، یقیناً
ذلت	بے عزتی، خواری	سراسر	بلکل، تمام کا تمام
بعید	دور	الہ و وطن	ہم وطن، ایک ہی وطن کے رہنے والے
سو جمی	خیال گزرا	قدایہ	طرز، انداز
عجز و نیاز	اکتسار	متر	جادو کے بول یا الفاظ، جادو

مشکل الفاظ کے معانی: ٹیکسٹ بک صفحہ نمبر: 18

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
سہل	آسان	عالم	جہان، کائنات
دشوار	تنگن، مشکل	الہ و ہمت	ہمت والے لوگ
متناسب	تناسب رکھنے والا	جام و سیر	بیالہ اور صرائی (شراب پینے والے برتن)

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

مجاہدات	مجاہدہ کی جمع، بات چیت	مثیل	مشابہت
دستیاب	میسر، موجود	ناجیز	جس کی کوئی اہمیت نہ، حقیر
اتفاق	اتحاد، ایک	اتفاقات	عتاقت، محبت، مہربانی
حقیقت	اصلیت	منقود	کھویا ہوا، گم شدہ
ہزار	ہزار	دلالت	ساریت، سفارش، رہنمائی
محمول	لاوا کیا۔ اٹھایا گیا	محدوم	غیر موجود
دقت	تنگی، پریشانی، مشکل	ناکردہ گناہ	نہ کیا ہوا گناہ
شوق	رقبت، پسند	کردہ گناہ	کیا ہوا گناہ
خلش	اضطراب	جذبت مضامین	تحریروں میں نیا پن
بشرط استواری	تعلق قائم رکھنا	طرز خیالات	خیالات کا اثر کھاپن، عمدہ سوچ
بیت خانے	وہ جگہ جہاں بت پرستوں کے لیے نصب ہوتے ہیں، مندر، مورت	خصوصیت	خاص خوبی، مخصوص صفت
گازو	زمین میں دفن کرد	کلام	کھنگو، بات چیت
برہمن	ہندوؤں کا پہاڑی	رہنمہ گوہیں	نردو بولنے والے (مراد نردو کے شعر اور ادیب)
نذرت	لطف، سواو	رہنمہ	نردو کا ابتدائی نام
گویا	بولنے والا	شاو نارد	بہت کم، کبھی کبھار
سامع	سننے والا شخص	آرزو	قن، اٹک، خواہش
قب	بے یقینی، شک ہونا		

سوال نمبر 1: بحوالہ سبق اور مصنف مندرجہ ذیل اقتباس کی تشریح کیجیے:

خلاصہ یہ ہے کہ اور لوگوں نے تو اول سے آخر تک قوم کی شاہرہ سے سرواخراف نہیں کیا اور جس چال سے انھوں نے راوٹے کی قحی، اسی چال سے تمام دستے طے کیا ہے۔ مرزا نے اول شاہرہ کا رخ چھوڑ کر دوسرے رخ چلنا اختیار کیا اور جب راوٹ کی

=====

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

=====

حکلات نے مجبور کیا، تو ان کو بھی آکر اسی زرخ پر چلنا پڑا۔ مگر جس نیک پر قافلہ جا رہا تھا اس کے سوا ایک اور نیک اس کے متوازی اپنے لیے نکالی اور جس چال پر اور لوگ چل رہے تھے اس چال کو چھوڑ کر دوسری چال اختیار کی۔

جواب: سبق کا نام: غالب کا اچھوتا پن مصنف کا نام: خواجہ الطاف حسین حالی
متن کا حوالہ / سیاق و سباق:

یہ سبق ”غالب کا اچھوتا پن“ مصنف ”خواجہ الطاف حسین حالی“ کا تحریر کردہ ہے۔ ان کی تصنیف ”یادگار غالب“ سے لیا گیا ہے۔ سترہ سال کی عمر میں حصول علم مشق سخن کے لیے دلی آگئے۔ یہیں سے مرزا غالب سے فن شعر میں بہ صلاح لی۔ حالی کا اسلوب تحریر سادہ، محسوس اور مدلل ہے۔ انھوں نے اردو نثر کو سوانحی اور تنقیدی دونوں اعتبار سے مالا مال کیا۔ وہ ہر بات کو سنجیدگی اور عقلیت کے میزان میں پرکھتے ہیں اور برواست اپنے خیالات قاری تک پہنچاتے ہیں۔
تشریح:

زیر تشریح اقتباس میں حالی نے اپنے استاد محترم غالب کے اسلوب بیان پر بات کی ہے۔ غالب نے شعر گوئی میں پہلے تو مشکل پسند اختیار کی لیکن پھر سادہ طرز اپنایا۔ دراصل شعر و شاعری کے لیے زبان و بیان، لب و لہجہ وغیرہ کے بہت ہی مشکل طریقے تھے۔ جو عام انسان کی فہم سے دور تھے۔ غالب شاعری میں وہ کیفیت پیدا کرنا چاہتے تھے جو ان کی آواز دل نشین اور دل آویز ہی نہیں خیال انگیز اور فکر انگیز بھی ہے۔ غالب نے صرف کلاسیکی اور روایتی شاعری نہیں کی بلکہ ان کی شاعری میں موضوعات کی رنگارنگی ہے۔ انھوں نے پرانے شاعروں کی طرح صرف عاشقانہ مضامین پر شاعری نہیں کی۔ عاشقانہ مضامین اولا تو فارسی پھر اردو غزل میں بندھتے گئے۔ لیکن مرزا غالب اس محدود دائرے پر نہ چل سکے۔ انھوں نے اردو غزل کو فکر و فلسفہ سے آشنا کیا۔ الغرض غالب نے اردو شعر و شاعری میں لطافت، طرر و ادا کی شوخی اور موضوعات کی رنگارنگی پیدا کی۔ جس نے ان کے کلام کو منفرد اور دلکش بنادیا۔ اس طرح ان کا کلام ہر دور میں تسلیم کیا گیا۔

اگرچہ میر و سودا انھوں نے غزل کی بنیاد عاشقانہ موضوع پر رکھی۔ اسی موضوع کی ہر شاعر نے جیروی کی ہے مگر غالب کا راست جدا تھا۔ الغرض انھوں نے نئے موضوعات کی عمارت تو قائم کی ہے لیکن پرانے دستور سے نئے دستور کچھ اس طرح نکالنے کے کچھلی شاعری کی روایت کے رستے سے جدا نہ ہوئے۔ اس طرح پرانی اور نئی طرز کی شاعری میں توازن پیدا کیا۔ اور کلام کو خوبصورت بنادیا۔

=====

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

=====

مشق

سوال نمبر 1: مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیں:

الف۔ الطاف حسین حالی کے نزدیک میر و سودا اور ان کے مقلدین نے غزل کی بنیاد کس بات پر رکھی؟

جواب: میر و سودا اور ان کے مقلدین نے اپنی غزل کی بنیاد اس بات پر رکھی ہے کہ جو عاشقانہ مضامین صدیوں سے اڑنا فارسی اور ہس کے بعد اردو غزل میں بندھے چلے آئے ہیں، وہی مضامین، اہل زبان کی معمولی بول چال اور روز مرہ میں ادا کیے جاتے۔ چنانچہ میر سے لے کر ذوق تک جتنے مشہور غزل گو، مرزا غالب کے سوا، اہل زبان میں گزرے ہیں، ان کی غزل میں ایسے مضامین بہت ہی کم لکھے گئے، جو اس محدود دائرے سے خارج ہوں۔ ان کی بڑی کوشش یہ ہوتی تھی کہ جو مضمون پہلے متعدد طور پر بندھ چکا ہے، وہی مضمون ایسے لطیف اسلوب میں ادا کیا جائے کہ تمام اگلی بندشوں سے سبقت لے جائے۔

ب۔ مرزا غالب کی شاعری میں وہ کون سی بات ہے جو دوسرے شاعروں میں نہیں ہے؟

جواب: ان کی غزل میں زیادہ تر ایسے اچھوتے مضامین پائے جاتے ہیں، جن کو اور شعرا کی فکر نے بالکل منس نہیں کیا اور معمولی مضامین ایسے طریقے میں ادا کیے گئے ہیں، جو سب سے نرالا ہے اور ان میں ایسی نواکتیں رکھی گئی ہیں، جن سے اکثر اساتذہ کا کلام خالی معلوم ہوتا ہے۔

ج۔ ”مرزا کے دیوان میں ایک اور ہی سماں نظر آتا ہے“۔ اس جملے کا مفہوم کیا ہے؟

جواب: مرزا کے دیوان پر نظر ڈالتے ہیں تو اس میں ہمیں ایک دوسرا عالم دکھائی دیتا ہے اور جس طرح ایک فکری کا بیان سمندر کے سفر میں، یا ایک میدان کا رہنے والا پہاڑ پر جا کر ایک بالکل نئی اور نرالی کیفیت کا مشاہدہ کرتا ہے، اسی طرح مرزا کے دیوان میں ایک اور ہی سماں نظر آتا ہے۔ مرزا کے دیوان ان کے خیالات کا اچھوتا پن ثابت ہوتا ہے۔

د۔ مرزا غالب نے یہ کیوں کہا کہ بُت خانے میں مرنے والے برہمن کو کبھے میں دفن کیا جائے؟

جواب: وفا داری بشرط استواری، اصل ایمان ہے۔ مرے بُت خانے میں تو کبھے میں گاؤں برہمن کو جب برہمن اپنی ساری عمر بُت خانے میں کاٹ دے اور وہیں مرے، تو وہ اس بات کا مستحق ہے کہ اس کو کبھے میں دفن کیا جائے کیوں کہ اس نے وفا داری کا حق پورا پورا ادا کر دیا اور یہی ایمان کی اصل ہے۔

=====

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

=====

۱۔ سبق کی روشنی میں مرزا غالب کے کلام کی خصوصیات لکھیں۔

جواب: مرزا غالب کے کلام کی خصوصیات:

1. مرزا غالب کے کلام میں نئی طرح کی شوخی ہے جو بالکل اچھوتی ہے۔
2. مرزا غالب کی تشیل نے اس مضمون کو بالکل ایک اچھوتا مضمون بنادیا ہے۔
3. مرزا غالب کی خصوصیات جن میں علاوہ جذبات مضامین اور طرقلی خیالات کے اور بھی چند خصوصیتیں مرزا صاحب کے کلام میں الکی ہیں جو اور دیکھنے گوہوں کے کلام میں شاذ و نادر پائی جاتی ہیں۔

سوال نمبر 2: درج ذیل الفاظ کے معانی لکھیں:

مقتدین اسلوب سہل انکاری درپردہ بعید

جواب:

معنی	الفاظ
بہرہ کی کرنے والے	مقتدین
طریقہ۔ طرز	اسلوب
آرام طلبی۔ سستی	سہل انکاری
قائمہ۔ خفیہ طور پر	درپردہ
دور	بعید

سوال نمبر 3: درج ذیل الفاظ و تراکیب کو جملوں میں استعمال کریں:

اسلوب۔ ٹیکٹ۔ درپردہ۔ بے گور و کفن۔ مضائقہ۔ شاذ و نادر۔

جواب:

الفاظ و تراکیب	معنی	جملے
اسلوب	انداز، ڈھنگ، طرز	ہر ادیب کے لکھنے کا انداز اور اسلوب جداگانہ ہوتا ہے۔ اسلوب شخصیت کا آئینہ دار ہوتا ہے۔

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

حقیقت	مرنے کے بعد کی زندگی محض ایک خیال ہی نہیں، بلکہ ایک حقیقت ہے۔
درپردہ	اکثر تاجر نجکاری کی آڑ میں بڑے قوی اداروں کی درپردہ خرید و فروخت میں غوث ہوتے ہیں۔
بے گور و کفن	تجہیز و تکفین کے حادثے میں مرنے والے کی لاش کئی گھنٹے بے گور و کفن پڑی رہی۔
مضانقہ	ہرج، قباحت اسلام آباد کو دنیا کا بدترین دار حکومت کہنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔
شاذ و نادر	بہت کم، کبھی کبھار طالب علم اردو گرامر شاذ و نادر ہی سمجھتے ہیں۔

سوال نمبر 4: سبق کی روشنی میں درج ذیل جملوں کی وضاحت کریں:

الف۔ مضمون ایسے بلغی اسلوب میں ادا کیا جائے کہ تمام اگلی بندشوں سے سبقت لے جائے۔

جواب: وضاحت:

میر سے لے کر ذوق تک جتنے مشہور غزل گو، مرزا غالب کے سوا، اہل زبان میں گزرے ہیں، ان کی غزل میں ایسے مضامین بہت ہی کم لکھیں گے، جو اس محدود دائرے سے خارج ہوں۔ ان کی بڑی کوشش یہ ہوتی تھی کہ جو مضمون پہلے متعدد طور پر بندھ چکا ہے، وہی مضمون ایسے بلغی اسلوب میں ادا کیا جائے کہ تمام اگلی بندشوں سے سبقت لے جائے۔ برخلاف اس کے مرزا نے اپنی غزل کی عمارت دوسری بنیاد پر قائم کی ہے۔ ان کی غزل میں زیادہ تر ایسے انچوتے مضامین پائے جاتے ہیں، جن کو اور شعرا کی قمر نے بالکل سنس نہیں کیا اور معمولی مضامین ایسے طریقے میں ادا کیے گئے ہیں، جو سب سے ترالا ہے اور ان میں ایسی نزاکتیں رکھی گئی ہیں، جن سے اکثر اساتذہ کا کلام خالی معلوم ہوتا ہے۔

ب۔ اول سے آخر تک قوم کی شاہراہ سے سرمو انحراف نہیں کیا۔

جواب: وضاحت:

خلاصہ یہ ہے کہ اور لوگوں نے تو اول سے آخر تک قوم کی شاہراہ سے سرمو انحراف نہیں کیا اور جس چال سے انگوں نے راہ طے کی تھی، اسی چال سے تمام رستے طے کیا ہے۔ مرزا نے اول شاہراہ کا رخ چھوڑ کر دوسرے رخ چلنا اختیار کیا اور جب راہ کی مشکلات نے مجبور کیا، تو ان کو بھی اگر اسی رخ پر چلنا پڑا، مگر جس ایک پر قائلہ چارہ تھا اس کے سوا ایک اور ایک اس کے متوازی اپنے لیے نکالی اور جس چال پر اور لوگ چل رہے تھے اس چال کو چھوڑ کر دوسری چال اختیار کی۔

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

ج۔ جس لیک پر قافلہ جا رہا تھا اس کے سوا ایک اور لیک اس کے متوازی اپنے لیے نکالی۔

جواب: وضاحت:

جس لیک پر قافلہ جا رہا تھا اس کے سوا ایک اور لیک اس کے متوازی اپنے لیے نکالی اور جس چال پر اور لوگ چل رہے تھے اس چال کو چھوڑ کر دوسری چال اختیار کی۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ جب میر و سودا اور ان کے معقدین کے کلاس میں ایک ہی قسم کے خیالات اور مضامین دیکھتے دیکھتے جی آتا جاتا ہے اور اس کے بعد مرزا کے دیوان پر نظر ڈالتے ہیں تو اس میں ہمیں ایک دوسرا عالم دکھائی دیتا ہے اور جس طرح ایک فنگلی کا سیاح سندھ کے سفر میں یا ایک میدان کا رہنے والا پہاڑ پر جا کر ایک بالکل نئی اور نرعلی کیفیت کا مشاہدہ کرتا ہے، اسی طرح مرزا کے دیوان میں ایک اور ہی ساں نظر آتا ہے۔

د۔ خدا کا شکر ہے کہ اس نے پردیس میں مدد کر میری بے کسی کی شرم رکھ لی۔

جواب: وضاحت:

پردیس میں مرزا، جو ہر شخص کو ناکوار ہوتا ہے، اس پر خدا کا اس لیے شکر کرتا ہے کہ اگر وہاں بے گور و کنن پڑا رہے تو کچھ مضائقہ نہیں، کیوں کہ کوئی شخص نہیں جانتا کہ یہ کون تھا اور کس رُتبے کا آدمی تھا؟ لیکن وطن میں مرزا جہاں ایک زندہ واقف حال ہو، مگر خریدار و غم خوار ایک بھی نہ ہو، وہاں فرد سے کی اس طرح مٹی خراب ہوتی، سخت زسوائی اور دولت کی بات تھی۔ پس خدا کا شکر ہے کہ اس نے پردیس میں مدد کر میری بے کسی کی شرم رکھ لی۔ اس میں گو بغیر خدا کا شکر ہے مگر فی الحقیقت سراسر اہل وطن کی شکایت ہے۔

و۔ اس مضمون کو چاہو حقیقت کی طرف لے جاؤ اور چاہو مجاز پر محمول کرو۔

جواب: وضاحت:

اس مضمون کو چاہو حقیقت کی طرف لے جاؤ اور چاہو مجاز پر محمول کرو۔ دونوں صورتوں میں مطلب یہ ہے کہ اگر تیرا المنا آسان نہ ہو تا، یعنی دشوار ہو تا تو کچھ وقت نہ تھی، کیوں کہ ہم ایسے ہو کر بیٹھ رہتے اور شوق و آرزو کی خش سے ٹھوٹ جاتے، مگر مشکل یہ ہے کہ وہ جس طرح آسان نہیں، اسی طرح دشوار بھی نہیں اور اس لیے شوق و آرزو کی خش سے کسی طرح نجات نہیں ہوتی۔

سوال نمبر 5: مرکب تام سے کیا مراد ہے؟ نیز مرکب تام کی اقسام بیان کریں۔

جواب: مرکب تام:

مرکب تام سے مراد دو یا دو سے زیادہ الفاظ کا ایسا مجموعہ ہے جس سے کہنے والے کا مقصد پورا ہو جائے اور سننے والے کو بات سمجھ میں آجائے جیسے: احمد آیا۔ محمود نیک ہے۔

=====

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

=====

مرکب نام کی اقسام:

مرکب نام دو حصوں پر مشتمل ہوتا ہے: ۱۔ مُسند ۲۔ مسند الیہ

مرکب نام پر غور کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ اس میں ایک چیز کو دوسرے کے لیے ثابت کیا جاتا ہے۔ ”احمد آیا“ میں ”آیا“ کو احمد کے لیے ثابت کیا گیا ہے۔ جسے ثابت کیا جائے، مسند اور جس کے لیے ثابت کیا جائے مسند الیہ کہلا جاتا ہے۔ مثلاً ”محمود نیک ہے“ میں نیک مسند اور محمود مسند الیہ ہے۔ مُسند اسم اور فعل ہو سکتا ہے لیکن مسند الیہ ہمیشہ اسم ہوتا ہے۔

سوال نمبر 6: مضمون کی تعریف لکھیں اور اس کی اقسام بیان کریں۔

جواب: مضمون:

مضمون ایسی تحریر کو کہتے ہیں جس میں لکھنے والا اپنے ذاتی خیالات، احساسات، معلومات اور جذبات کا اظہار کرتا ہے۔ مضامین اسلوب کے اعتبار سے حقیقی، تحقیقی یا گفتہ ہو سکتے ہیں۔ مضامین موضوعات پر لکھے جاتے ہیں اور ان میں موضوع کی نوعیت پر کوئی تدریج نہیں ہوتی۔

مضمون کی اقسام:

مضمون کے تین حصے ہوتے ہیں:

۱۔ تمہید ۲۔ نفس مضمون ۳۔ خاتمہ۔

ان میں سے ہر ایک پر ایک پیرا لکھیں تو تین پیرا کا مضمون بنتا ہے۔

۱۔ تمہید:

تمہید موضوع کے بارے میں ابتدائی تعارفی جملوں پر مشتمل ہوتی ہے۔

۲۔ نفس مضمون:

نفس مضمون میں موضوع کے بارے میں جملہ خیالات اور معلومات پیش کی جاتی ہیں۔

۳۔ خاتمہ:

خاتمے میں مضمون کے موضوع کے بارے میں اختصار کے ساتھ نتائج بیان کیے جاتے ہیں۔ مضمون کا ایک عنوان قائم

کرنا بھی ضروری ہوتا ہے۔

=====

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

=====

سرگرمی

مضمون لکھنے کا طریقہ:

مضمون لکھنے میں آسانی کے لیے مضمون کے عنوان کو سامنے رکھتے ہوئے اس کا خاکہ پہلے تیار کیا جاتا ہے جو مضمون کے اہم نکات پر مشتمل ہوتا ہے۔ اس میں کم سے کم تین حصے ہوتے ہیں درمیانی حصے میں دو نکات بیان ہوتے ہیں، جن پر بات کی جاتی ہے۔ آخری حصے میں ان کا خلاصہ، لب لباب، نتیجہ یا حکم درج ہوتا ہے اور آغاز میں موضوع کا تعارف اس طرح سے کرایا جاتا ہے کہ اگلا یعنی درمیانی حصہ پڑھنے کی طلب پیدا ہو۔ اپنے استاد کی رہنمائی میں ہم نصابی سرگرمیوں کی اہمیت پر مضمون کا خاکہ تیار کریں اور پھر اس کے مطابق مضمون لکھیں۔

ہدایات برائے اساتذہ

- سبق میں بیان کی گئی شعری اصطلاحات کی وضاحت کی جائے۔
- غالب کے شاعرانہ مقام کے بارے میں بنیادی معلومات فراہم کی جائیں کہ وہ کس طرح اپنے ہم عصر شعراء سے ممتاز ہیں؟
- شعری تشریح کا طریقہ اس مضمون کے حوالے سے طلبہ کو ذہن نشین کرادیں۔
- مضمون نگاری کی مشق کرائیں۔

4۔ شاعروں کی باتیں

مولانا محمد حسین آزاد (۱۸۳۰ء۔ ۱۹۱۰ء)

حالات زندگی:

محمد حسین آزاد دہلی میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد کا نام مولوی محمد باقر تھا جو انیسویں صدی کی اردو صحافت میں نمایاں مقام رکھتے تھے۔ آزاد نے دہلی کالج میں تعلیم حاصل کی۔ انھیں شعر و ادب کا بچپن ہی سے شوق تھا۔ شاعری میں استاد ابراہیم ذوق کی شاگردی اختیار کی۔ انھیں بہت مشکل حالات میں دہلی چھوڑنا پڑی۔ وہاں سے لاہور پہنچے، جہاں کئی جگہ ملازمت کی۔ بعد میں گورنمنٹ کالج لاہور میں استاد مقرر ہوئے۔ زندگی کے آخری بیس سال بیماری کی حالت میں گزرا، اس عالم میں بھی لکھنے پڑھنے کا کام جاری رکھا۔

آزاد کا نثری اسلوب پر غلط اور رنگین نثر کا شاہکار ہے۔ انھیں اردو کا ایک منفرد انشا پرداز کہا جاتا ہے۔ ان کی اہم کتابوں میں آبِ حیات، سخن و اپنا فارس، دربار اکبری، نیرنگِ نیل اور حصصِ مند وغیرہ شامل ہیں۔ ”لظم آزاد“ ان کی شاعری کا مجموعہ ہے۔

(منشکل الفاظ کے معانی)

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
اعزاز	عزت کا باعث۔ صلہ	بخیل	سکھوس۔ تنگ دل
بلاغت	حسب موقع گفتگو۔ کلام میں انتہائی درجے تک پہنچنا	پاکی	دلی
بچھوڑنا	کسی جگہ کا پھینکا دینا	بہری	بزرگی
تعلیم	احترام	طبع	خوش بیان
پہل	ہنسی۔ دل لگی	حسبِ القلب	خواہش کے مطابق
فاطرِ جمعی	اطمینان	دستورِ قدیم	پرانا قانون
دو ٹکڑی	کچھ دیر	ذحول مارنا	تھپڑ مارنا

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

دینے کے قابل	دعائے	شاعر کے کلام کا مجموعہ
خوش نصیبی۔ نیکی	ضعیف	کمزور
بیماری	عالمِ محبت	حیرانی کا عالم
کافی	لغات	بہا معنی کا کم
شوق رکھنے والا	کامل	پہنچا ہوا سامر

مشکل الفاظ کے معانی: ٹیکسٹ بک صفحہ نمبر: 21

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
نوکری	نوکر کا کام یا پیشہ، ملازمت، خدمت	آداب	طور طریقہ، دستور، سلیقہ
دہلی	ہندوستان کا دارالحکومت، ہندوستان کا شہر	ممبر	حقس برداشت
دربار شاہی	بادشاہوں کا دربار	نڈر	بچانہ
بزرگ	مرید مست، بڑی عمر کا	عارضہ	بیماری
جائگیر	وہ قطب زمین یا گاؤں جو بادشاہوں یا لوگوں کی طرف سے دیا جائے	مصدقہ	اپناج، محتاج
سعادت	خوش قسمتی، خوش نصیبی	تکلیف	درد، دکھ
ماہِ بہار	ماہِ ماہوار	دستار	گچڑی، عمامہ
اہل تصوف	راہِ طریقت کے لوگ (درویش اور صوفی)	منڈا ہوا سر	آسترے سے بال صاف کیا ہوا سر
جلسہ	اجتماع، تقریب	بھل	بھلی۔ دل نہی
بے اطلاع	بغیر خبر کے	ذحول مارنا	تھپڑ مارنا
اتفاقا	اتفاقہ طور پر	سبحان اللہ	اللہ پاک ہے
لنیمت	کافی، وہ مال جو دشمن سے چھینیں	ذحولیں	ذحول کی جمع معنی تھپڑ

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

بے روزگاری	کام نہ ملنا، بے کاری	دو گھنٹی	کچھ دیر
شکارت	شکار، لکھ	بنارس	برصغیر پاک و ہند کا مشہور شہر
آزادہ مزاجی	جس کی طبیعت میں سادگی، بے تکلفی یا بے پردائی ہو	فرمانش	درخواست
فرما دیجیے	حکم دینا، ارشاد کرنا	جدا	الگ
رفعت	اجازت، حکوری	بخیل	کجس، تنگ دل
خیر باشد	خیریت تو ہے	معاذ اللہ	اللہ کی پناہ، اللہ محفوظ رکھے
حلی	دریا دل، دل کھول کر خرچ کرنے والا	خاطر جمی	اعینان
موقوف	ملوثی کیا گیا، منسوخ کیا گیا	قصیدہ	تقریبی علم

مشکل الفاظ کے معانی: ٹیکسٹ بک صفحہ نمبر: 22

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
شب	رات	حسب دستور	رواج کے مطابق
سر بستر	بستر پر	قدیم	پرانا، پرانے زمانے کا
خواب راحت	آرام کی نیند، میٹھی نیند	جھدار	خاکروب
سایہ بان	وہ چھیرا یا مچھاؤ غیرہ جو مکان یا خیمہ کے آگے دھوپ کی شعاع یا بینہ کی بوچھاڑ سے بچنے کے واسطے ڈال لیجئے ہیں، مچھاؤ، برآمدہ	استقبال	کسی کو بڑھ کر خوش آمدید کہنا۔
بچکے	کھاس کے سوکھے ہوئے ٹکڑے	دربار گورنری	گورنر کا دربار
گھونسل	تنگوں سے بنا ہوا پرندوں کا گھر	حیثیت	عہدہ، درجہ، مرتبہ
عالم محبت	خیراتی کا عالم	ریاست	حکومت، بادشاہت
غیرانی	آوارہ	عظیم	احرام

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

کیڑوں کی چھتری	کیڑوں کے بیٹے کا ٹھکانہ (جہاں نما)	مستحق	ضرورت مند، حقدار
"کلواواٹھڑیوا"	"کھاڑا اور جی"	ملازمت	لوکری، خدمت گاری
تاجینا	اندرھا، جس کو دکھائی نہ دیتا ہو	باعث زیادتی	ظلم کی وجہ، جبر کا سبب
ٹٹا	مولوی، عالم (تقیہ)	اعزاز	عزت کا باعث، صلہ
عالم	پڑھا لکھا شخص، جاننے والا	عمو بیٹھا	کھودنا، خاک کرنا
حافظ	وہ شخص جسے قرآن کریم زبانی یاد ہو	آئین	اصول، قانون
"اچل لکھو صین"	"تمہارے لیے شک کا حال کیا گیا"	شاگردِ رشید	ہدایت یافتہ اور لائق شاگرد
"بسم اللہ اللہ آنکھ"	یہ الفاظ جانور ذبح کرتے وقت پڑھے جاتے ہیں، جن کو "تکبیر" کہتے ہیں	کھرنی	ایک درخت اور اس کے پھل کا نام، جو نبوی یعنی نیم کے پھل کے مشابہ ہو اور لائق میں شیریں ہوتا ہے
دیوانی	بے خوف، ہلکی	کھرنیاں	کھرنی کے درخت کا پھل
گورنمنٹ انگلش	انگریزی حکومت مراد برطانوی راج	فصاحت	بامعنی، منطقی، پرکشش اندازِ بیاں
ازسر نو	سے سرے سے دوبارہ	دروازہ	چوکھٹ
لیفٹیننٹ گورنر	Lieutenant Governor ہندوستان میں برطانوی راج کا عہدہ	فصیح	خوش بیاں
تھڈ سین	اساتذہ	کوس	راستے کی ایک حد، صحن کا نام، جس کی لمبائی بعض کے نزدیک دو میل کے برابر اور بعض کے نزدیک چار ہزار یا تین ہزار گز ہے
مدرس	پڑھانے والا، درس دینے والا، استاد	لکھو اڑا	کسی جگہ کا بچھلا حصہ

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

عربی	عربی زبان (عرب کی زبان)	قہل	برگہ کی لسل کا ایک مشہور درخت جو عام طور پر ہندوستان کے ہر جگہ پایا جاتا ہے۔
فارسی	فارسی زبان (ایران کی قوی زبان)	چیلیاں	قہل کے درخت کا پھل
کالموں	کالم کی جمع مراد کھل	چودہ طیق روشن	کھل و فراست بڑھ جانا، حیران ہو جانا
میرزا [غالب]	اردو اور فارسی کے مشہور شاعر	اطلاع	خبر
حسب اقلب	خواہش کے مطابق	پانگی	ذولی
آپ حیات	وہ روایتی پانی جس کی نسبت کہا گیا ہے کہ اسکا ایک قطرہ پینے کے بعد انسان مرنا نہیں ہے۔ آپ جہا	بلافت	حسب موقع گفتگو۔ کلام میں انتہائی درجے تک پہنچنا

سوال نمبر 1: بحوالہ سبق اور مصنف مندرجہ ذیل اقتباس کی تشریح کیجیے:

ایک دن [سندھ انتشا] نواب سعادت علی خاں کے ساتھ بیٹھے کھانا کھا رہے تھے اور گرمی سے گھبرا کر دستہ سر سے رکھ دی تھی۔ منڈا ہوا سر دیکھ کر نواب کی طبیعت میں بغل آئی۔ ہاتھ بڑھا کر پیچھے سے ایک دھول ماری۔ آپ نے جلدی سے ٹوپی سر پر رکھ لی اور کہا: ”سبحان اللہ! بچپن میں بزرگ سمجھایا کرتے تھے، وہ بات سچ ہے کہ نکلے سر کھانا کھاتے ہیں تو شیطان دھولیں مارتا ہے۔“

جواب: سبق کا نام: شاعروں کی باتیں مصنف کا نام: محمد حسین آزاد

متن کا حوالہ / سیاق و سباق:

سبق ”شاعروں کی باتیں“ مصنف ”حسین آزاد“ کا تحریر کردہ ہے۔ حسین آزاد نے ادبی دنیا کو لطیف ہر لے میں بیان کیا ہے۔ آزاد کا نثری اسلوب پر کلف اور رنگین نثر کا شاہکار ہے۔ انھیں اردو کا منفرد انشاء پرداز کہا جاتا ہے۔

تشریح:

زیر تشریح اقتباس ان کی تصنیف ”آپ حیات“ سے لیا گیا ہے۔ اس ہر لے میں آزاد نے پر کلف انداز میں سیدہ انتشا اور نواب سعادت علی خاں کا واقعہ پیش کیا ہے۔ دونوں ادبی شخصیات لی بیٹھے کر کھانا کھا رہے تھے، سخت گرمی کا عالم تھا تو سیدہ انتشا

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

گرمی سے گلہ آکر سر سے کپڑا اتار دیتے ہیں۔ دراصل سید انشاء کے سر پر بال نہ تھے۔ گھجاسر دیکھ کر نواب سعادت کو شرارت ہو گئی۔ آپ نے سید انشاء کے سر پر تھپڑ رسید کر دیا۔ سید انشاء نے جلدی سے سر اٹھانپ دیا اور اتنا نواب سعادت کے ساتھ طریہ مذاق کرتے ہوئے کہا کہ میں نے یہ بھی کھات سنی تھی کہ جب سر نکالو تو شیطان اس پر تھپڑ رسید کرتا ہے۔ یعنی سید انشاء نے نواب سعادت پر طنز کیا کہ ان کو بھی شیطان کی طرح شرارتیں سوچھ رہی ہیں۔

آزاد کی نثر شاعرانہ خصوصیات کی حامل ہے۔ آپ کے مضامین میں گفتہ انشاء سے خوبصورت لفظی مرقعے بنائے ہیں۔

انشاء نگاری میں اپنی انفرادیت کا پختہ نقش قائم کیا۔

مشق

سوال نمبر 1: مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات دیں:

الف۔ خواجہ میر درد نے بادشاہ کو کس بات پر ٹوکا؟

جواب: خواجہ صاحب (میر درد) کو نوکری کرنے یا دہلی سے باہر جانے کی ضرورت نہ ہوئی۔ دربار شاہی سے بزرگوں کی جاگیریں چلی آتی تھیں۔ امیر غریب خدمت کو سعادت سمجھتے تھے۔ یہ بے فکر بیٹے اللہ اللہ کرتے تھے۔ شاہ عالم بادشاہ نے خود ان کے ہاں آنا چاہا اور انھوں نے قبول نہ کیا مگر بادشاہ ایک معمولی جلسہ اہل تعارف کا ہوتا تھا۔ اس میں بادشاہ بے اطلاع چلے آئے۔ اتفاقاً اس دن بادشاہ کے پاؤں میں درد تھا، اس لیے ذرا پاؤں پھیلا دیا۔ انھوں نے کہا: ”یہ امر، فقیر کے آداب کے خلاف ہے۔“ بادشاہ نے غصہ کیا کہ معاف کیجیے، عارضے سے معذور ہوں۔ انھوں نے کہا کہ عارضہ تھا تو تکلیف کرنی کیا ضرور تھی؟

ب۔ سید انشاء کے دستار اُتارنے پر نواب سعادت علی خاں نے کیا شرارت کی؟

جواب: ایک دن [سید انشاء] نواب سعادت علی خاں کے ساتھ بیٹھے کھانا کھا رہے تھے اور گرمی سے گھبرا کر دستہ سر سے رکھ دی تھی۔ منڈا ہوا سر دیکھ کر نواب کی طبیعت میں غہل آئی۔ ہاتھ بڑھا کر پیچھے سے ایک دھول ماری۔ آپ نے جلدی سے ٹوپی سر پر رکھ لی اور کہا: ”سبحان اللہ! مجھ میں بزرگ سمجھایا کرتے تھے، وہ بات سچی ہے کہ ننگے سر کھانا کھاتے ہیں تو شیطان دھولیں مارا کرتا ہے۔“

ج۔ آتش کے واقعہ سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

جواب: آتش کے واقعہ سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ اللہ ہر جگہ موجود ہے اور وہ ہر بندے کی فریاد ہر جگہ سنتا ہے جس طرح اس سے دوسری جگہ جا کر مانگو گے، اسی طرح یہاں مانگو، جو وہاں دے گا تو یہاں بھی دے گا۔ اس بات نے ان کے دل پر ایسا اثر کیا کہ سطر کا ارادہ موقوف کیا اور خاطر جمعی سے بیٹھ گئے۔

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

و۔ استاد ذوق نے حافظ ویران کی کس بات پر طنز کی ہے؟

جواب: چڑیاں سایہ بان میں بچے رکھ کر گھولتا ہمارے قفس اور ان کے بچے جو گرتے تھے، انھیں لینے کو ہمارا ان کے اس پاس بیٹھتی تھیں۔ یہ، عالم محبت میں بیٹھے تھے۔ ایک چڑیا سر پر آن بیٹھی، انھوں نے ہاتھ سے اڑا دیا۔ تھوڑی دیر میں پھر آن بیٹھی، انھوں نے پھر اڑا دیا۔ جب کئی دفعہ ایسا ہوا تو قفس کر کہا کہ اس غیبانی نے میرے سر کو کبوتروں کی چھتری بنایا ہے۔ ایک طرف میں بیٹھا تھا۔ ایک طرف حافظ ویران بیٹھے تھے۔ وہ بڑبڑاتے ہیں۔ انھوں نے پوچھا کہ حضرت کیا؟ میں نے حال بیان کیا۔ ویران بولے کہ ہمارے سر پر تو نہیں بیٹھتی۔ استاد نے کہا کہ بیٹھے کیونکر؟ جانتی ہے کہ یہ ٹلا ہے، عالم ہے، حافظ ہے۔ ابھی ”اَجِلْ لَكُمُ صَنِيدٌ“ [ترجمہ: ”تمہارے لیے شکار کا طلال کیا گیا“ (سورۃ المائدہ، آیت: ۶۶)] کی آیت پڑھ کر ”قُلُوا وَاَشْرِكُوا“ (ترجمہ: ”کھاؤ اور پیو۔“ (سورۃ البقرہ، آیت: ۶۰))، ”يَسْمُوهُ اللّٰهُ الْاَكْبَرُ“ (یہ الفاظ جانور ذبح کرتے وقت پڑھے جاتے ہیں، جن کو ”عجیر“ کہتے ہیں۔) کر دے گا۔ دیوانی ہے، جو تمہارے سر آئے؟

و۔ غالب اس بات پر کیوں مصرعے کہ دہلی کالج میں ان کا استقبال کیا جائے؟

جواب: مجدد نے جا کر پھر مرض کی۔ صاحب باہر آئے اور کہا: ”جب آپ دربار گورنری میں بہ حیثیت ریاست تھریف لائیں گے تو آپ کی وہ تعظیم ہوگی لیکن اس وقت آپ لو کر کے لیے آئے ہیں۔ اس تعظیم کے مستحق نہیں۔“ میرزا صاحب نے فرمایا کہ گورنمنٹ کی ملازمت باعث زیادتی اعزاز سمجھتا ہوں، نہ یہ کہ بزرگوں کے اعزاز کو بھی گنوا بیٹھوں۔ صاحب نے فرمایا کہ ہم آئین سے مجبور ہیں۔ میرزا صاحب رخصت ہو کر چلے آئے۔

سوال نمبر 2: درج ذیل الفاظ کو جملوں میں استعمال کریں:

دیوان عارضہ دو گھڑی اعزاز سعادت

جواب:

الفاظ	معنی	جملے
دیوان	شعری مجموعہ	دیوان غالب مرزا اسد اللہ خان غالب کی شاعری کا مجموعہ ہے۔
عارضہ	مرض، بیماری، ردگ	موتاپے کے شکار افراد میں عارضہ قلب میں مبتلا ہونے کے امکانات زیادہ ہوتے ہیں۔
دو گھڑی	تھوڑی دیر	دو گھڑی مل بیٹھنے کو نصیحت سمجھو اور جو غصہ اڑے ہے، اس پر صبر کرو۔

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

اعزاز	صلہ انعام	پاکستان کا سب سے بڑا فوجی اعزاز نشانِ حیدر ہے۔
سعادت	خوش قسمتی، خوش بختی	اپنے بزرگوں کی خدمت میں سعادت سمجھ کر کرنی چاہیے۔

سوال نمبر 3: صحیح جواب کی نشاندہی (✓) سے کریں:

- 1۔ خواجہ حیدر علی آتش اپنے شاگرد سے کہا کرتے تھے۔
الف۔ دو گھڑی مل بیٹنے کو قیمت سمجھو اور جو ٹھکانا ہے، اس پر مہر کرو۔ ✓
ب۔ دو گھڑی اکٹھے بیٹنے کو زندگی کا سرمایہ سمجھو۔
ج۔ کچھ حاصل کرنے کے لیے منت کرو۔ د۔ زندگی میں ایسا کام کرو کہ لوگ یاد رکھیں۔
- 2۔ نواب نے سید انشاء کے سر پر زھول ماری تو انھوں نے
الف۔ جواب میں نواب کو زھول ماری۔ ب۔ نواب کو ٹہرا بھلا کہا۔
ج۔ جلدی سے ٹوپی سر پر رکھ لی۔ ✓ د۔ ناراض ہو کر منہ پھیر لیا۔
- 3۔ خواجہ حیدر علی آتش کے شاگرد کس کی شکایت کر کے سڑکار ارادہ کیا کرتے تھے؟
الف۔ قسمت کا ب۔ بے روزگاری کا ✓
ج۔ غربت کا د۔ حالات کا
- 4۔ سبق شاعروں کی باتیں کس کتاب سے ماخوذ ہے؟
الف۔ نیرنگ خیال ب۔ قصص و
ج۔ آپ بیات ✓ د۔ شعر النعم
- 5۔ 1842ء میں حکومتِ انگلشیہ کو کس مضمون کے مدرس کی ضرورت تھی؟
الف۔ فارسی ✓ ب۔ عربی
ج۔ انگریزی د۔ پنجابی
- 6۔ فارسی کے مدرس کے لیے کس عظیم شاعر کا نام لگنا؟
الف۔ مومن خان مومن ب۔ مرزا غالب ✓
ج۔ خواجہ ابراہیم دوق د۔ علام بخش ناسخ

=====

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

=====

۷۔ ایک دن میرزا غالب کا شاگرد کس کی قبر پر گیا؟

الف۔ شاہ ولی اللہ ب۔ بہادر شاہ ظفر

ج۔ خواجہ غلام الدین اولیا د۔ امیر خسرو

۸۔ غالب کے شاگرد نے امیر خسرو کی قبر پر جا کر کیا کھایا؟

الف۔ پھلیاں ب۔ آم ج۔ کھریاں ✓ د۔ عکڑے

جوابات:

۱۔ الف	۲۔ ج	۳۔ ب	۴۔ ج
۵۔ الف	۶۔ ب	۷۔ د	۸۔ ج

سوال نمبر 4: اس سبق میں جن شاعروں کا ذکر آیا ہے ان کے نام ترتیب وار لکھیں۔

جواب: خواجہ صاحب (میر درد)، [سید انشا]، خواجہ [احمد رعلی آتش]، بادشاہ [بہادر شاہ ظفر]

[استاد ذوق]، حافظہ ایران، مرزا [غالب]، امیر خسرو

سوال نمبر 5: مندرجہ ذیل جملوں کی وضاحت کریں:

الف۔ یہ امر فقیر کے آداب کے خلاف ہے۔

جواب: وضاحت:

شاہ عالم بادشاہ نے خود خواجہ صاحب (میر درد) کے ہاں آنا چاہا اور انہوں نے قبول نہ کیا مگر بلا ایک معمولی جلسہ الہی تصوف کا ہو تا تھا۔ اس میں بادشاہ بے اظہار چلے آئے۔ اٹھائیس دن بادشاہ کے پاؤں میں درو تھا، اس لیے ذرا پاؤں پھیلا دیے انہوں نے کہا: ”یہ امر، فقیر کے آداب کے خلاف ہے۔“ بادشاہ نے غصہ کیا کہ معاف کیجئے، عارضے سے معذور ہوں۔ انہوں نے کہا کہ عارضہ تھا تو تکلیف کرنی کیا ضرور تھی؟

ب۔ شاید یہاں کا خدا بھل ہے، وہاں کا کچھ سخی ہو۔

جواب: وضاحت:

خواجہ [احمد رعلی آتش] کے ایک شاگرد اکثر بے روزگاری کی شکایت سے سڑکا اور ظاہر کیا کرتے تھے۔ خواجہ صاحب اپنی آزاد عوامی سے کہا کرتے تھے کہ یہاں کہاں جاؤ گے؟ دو گھڑی مل جینے کو نہیں سمجھو اور جو خدا دیتا ہے، اس پر صبر

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

کرد۔ آتش کے واقعہ سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ اللہ ہر جگہ موجود ہے اور وہ ہر بندے کی فریاد ہر جگہ سنا ہے جس طرح اس سے دوسری جگہ جا کر مانگو گے، اسی طرح یہاں مانگو، جو وہاں دے گا تو یہاں بھی دے گا۔ اس بات نے ان کے دل پر ایسا اثر کیا کہ سفر کا ارادہ موقوف کیا اور خاطر جمعی سے پہنچ گئے۔

ج۔ اس غیبیاتی نے میرے سر کو کبوتروں کی چھتری بنا دیا ہے۔

جواب: وضاحت:

چڑیاں سایہ بان میں بٹکے رکھ کر گھونسلہ بناتی تھیں اور ان کے بٹکے جو گرتے تھے، انھیں لینے کو بار بار ان کے آس پاس بیٹھتی تھیں۔ یہ، عالم محبت میں بیٹھے تھے۔ ایک چڑیا سر پر آن بیٹھی، انھوں نے ہاتھ سے اڑا دیا۔ تھوڑی دیر میں پھر آن بیٹھی، انھوں نے پھر اڑا دیا۔ جب کئی دفعہ ایسا ہوا تو اس کر کہا کہ اس غیبیاتی نے میرے سر کو کبوتروں کی چھتری بنا دیا ہے۔

د۔ میرے ہچھواڑے کی پچلیاں کیوں نہ کھالیں۔ چودہ طبق روشن ہو جاتے۔

جواب: وضاحت:

ایک دن مرزا [قالب] کے ایک شاگرد رشید نے آکر کہا کہ حضرت آج میں امیر خسرو کی قبر پر گیا۔ حزار پر کھرنی کا درخت ہے۔ اس کی کھریاں میں نے خوب کھائیں۔ کھریوں کا کھانا تھا کہ گویا فصاحت و بلاغت کا دروازہ کھل گیا۔ دیکھے تو میں کیا فصیح ہو گیا۔ میرا نہ کہہ کہ اسے میاں اچھیں کوس کیوں گئے۔ میرے ہچھواڑے کے پھل کی پچلیاں کیوں نہ کھالیں۔ چودہ طبق روشن ہو جاتے۔

سوال نمبر 6: مرکب تام کی تعریف لکھیں اور اس کی اقسام بیان کریں۔

جواب: مرکب تام:

مرکب تام کے بارے میں آپ جانتے ہیں کہ اس میں بات مکمل ہوتی ہے اور سننے والے کی سمجھ میں آ جاتی ہے۔

مرکب تام کی اقسام: مرکب تام کی دو قسمیں ہیں:

۱۔ جملہ انشائیہ ۲۔ جملہ خبریہ

۱۔ جملہ انشائیہ: جملہ انشائیہ وہ جملہ ہے جس میں فعل امر، فعل فعی، سوال، نندہ، حتمنا پائی جائے جیسے: تو سبق پڑھ، مادہ شرارت نہ کر، کیا فراز نے کتاب پڑھی۔ اے اللہ رحم کر۔ کاش میں محنت کرتا۔ یہ تمام جملے انشائیہ ہیں۔

۲۔ جملہ خبریہ:

جملہ خبریہ وہ جملہ ہے جس میں کسی بات کی خبر دی جائے اور اس جملے کے بدلے والے کو سمجھایا جا کہ سکھیں۔

=====

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

=====

ہدایات برائے اساتذہ

- سبق خوانی سے قبل طنز اور مزاح کا الگ الگ تعارف کرایا جائے اور ان دونوں کا فرق واضح کیا جائے۔
- ہر شاعر سے منسوب واقعہ بیان کرتے ہوئے شاعر کے بارے میں بنیادی معلومات فراہم کی جائیں۔
- مولانا محمد حسین آزاد عام طور پر پُر کلف اسلوب اختیار کرتے ہیں لیکن اس سبق میں انھوں نے نسبتاً سادہ الفاظ استعمال کیے ہیں۔ ان کی نثر کی دونوں مثالیں سامنے رکھ کر وضاحت کی جائے۔

5۔ توبۃ النصوص (تعارف و تعظیم)

مولوی نذیر احمد دہلوی (۱۸۳۶ء - ۱۹۱۲ء)

حالات زندگی:

مولوی نذیر احمد موضع رسیہ ضلع بجنور میں پیدا ہوئے۔ والد کا نام مولوی سعادت علی تھا۔ ابتدائی تعلیم کچھ کتب اور کچھ والد سے حاصل کی۔ ۱۳ برس کی عمر میں دہلی آ گئے، اور دہلی کالج میں داخلہ لے لیا جہاں سے عربی ادب، فلسفہ اور ریاضی کے مضامین پڑھے۔ مدرس کی حیثیت سے عملی زندگی کا آغاز کیا۔ بعد میں ترقی کر کے ڈپٹی انسپکٹر مدارس ہو گئے۔ قانون، انکم ٹیکس اور تعزیرات ہند کے اردو میں ترجمے کیے، جس کے صلے میں تحصیل دار بنا دیے گئے۔ بعد میں ڈپٹی کلنر ہو گئے۔ حیدر آباد میں ممبر بورڈ آف ریونیو کی حیثیت سے رہنا شروع ہوئے۔

نذیر احمد کو لہرو کا پہلا ناول نگار کہا جاتا ہے۔ وہ اپنے ناولوں میں دہلی کی صاف اور با محاورہ زبان استعمال کرتے ہیں۔ انھیں کہانی بیان کرنے اور کرداروں کو خاص ڈھب دینے کا ملکہ حاصل ہے، جن میں اصلاح اور سبق آموزی کا پہلو نمایاں ہے۔ نذیر احمد کے ناولوں میں مافوق الفطرت عناصر کے بجائے حقیقی زندگی کی پہلی مرتبہ عکاسی کی گئی ہے۔ ان کے ناولوں میں مرآۃ العروس، توبۃ النصوص، رویائے صادقہ اور ابن الوقت وغیرہ شامل ہیں۔ انھوں نے قرآن مجید کا ترجمہ بھی کیا اور اصلاحی نقطہ نظر سے دیگر کتب بھی لکھیں۔

(مشکل الفاظ کے معانی)

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
بیدار	جگانے والا	بالا خانہ	اوپر کی منزل
مہینہ	تاش کے چوں کی طرح کھیلے جانے والا کھیل تین کھلاڑی کھیلتے ہیں	طرح	ایک کھیل جس میں شاہ، وزیر، لیل، سکھو اور پیادوں کے مہرے استعمال ہوتے ہیں
تجسّی	ابتدا کرنے والا، سیکھنے والا	منفعت	فائدہ
آسونہ	سبق، سکھایا، پڑھایا	منجھلا	درمیان

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

سر آگھوں پر غوثی سے	بلید زد	کہنے کی طرف موڑ دیے ہوئے	بسر و چشم
ایک قسم کا بڑا کرا۔ آج کل کالا دھج	گرفت کرنا	پکڑنا	دالان
سبزی بیچنے والا	لمھن	مٹھلی	سنبھڑا
عادت	گھر شدہ	انوکھا واقعہ	خونج
ہشت بند حانا	منظلق	بکسر۔ ہانک	پچھہ ٹھونکنا
ایک نمک دو	لچھن	بری عادت	یک نہ شد دوشد
خراب حالت	آہریدہ	آنسو بھرا آنا	زلیوں
برا بھلا کہنا	ٹوک کرنا	چھوڑ دینا	ڈر ڈر پھٹ پھٹ
کسی کی غیر موجودگی میں اس کی برائی	چٹلی	شکایت بیان کرنا	غیبت
کوڑی کی جمع، گھونگھے کی ایک صورت جو سمندر میں مٹا ہے کھیل کے علاوہ کسی زمانے میں اسے ادنیٰ جتنے کے طور پر بھی استعمال کیا جاتا تھا			کوڑیاں

مشکل الفاظ کے معانی: ٹیکسٹ بک صفحہ نمبر: 25

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
دہلی	ہندوستان کا دارالحکومت، ہندوستان کا شہر	دلچسپی	شوق، لگاؤ، رغبت
ہیضہ	ایک مہتری بیماری جس میں فاسد اور غیر منظم ہونے والے اجزا بدن سے صاف سے نکل آتے ہیں اور دست و پا کی صورت میں خارج ہوتے ہیں	جانکڑ لیتا	جانچ پڑتال کرنا، جانچنا

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

دبا	دو بیماری جو بہ کثرت پہلے، متعدد بیماری	جدید	نیا تازہ
پھول	پھیل جانا	تہذیب و تمدن	رہن سہن
ویرانی	غیر آباد ہونے کی حالت یا کیفیت، آراسی، سناہ، اجاڑ پن	دھل کر	جھا ہو کر
پریشانی	مصیبت، فکر	دین	ضابطہ حیات مراد دین اسلام
اُجڑنا	ویران، خالی یا غیر آباد	اخلاقیات	اخلاقی اصولوں کا ضابطہ
متوسط	(مالی لحاظ سے) درمیانی حیثیت کا	بے گانہ	انجناہ، جس سے جان بچان نہ ہو
عدالت	انصاف کی پکھری، عدل فراہم کرنے کی جگہ	ریج ڈھنگ	طور طریق، چال ڈھال
جزا	صلہ، اچھا بدلا	لواپ	بڑا گیر دار، خاندانی امیر
مزا	برائی کا بدلہ	بڑا آدمی	رستے میں بڑا
ڈھٹی جھڑیٹ	ناہب جھڑیٹ	صحت	پاس اٹھنا بیٹھنا، دوستوں کا باہم مل بیٹھنا
حلال و حرام	جائز اور ناجائز، اچھے برے کی تمیز	خاصی بگڑی ہوئی	بہت زیادہ بد اخلاق، حد سے زیادہ خراب
احساسِ عدمت	شرمندگی ہونا، افسوس ہونا	سلیقہ	عشق، سلوپی، قرینہ
خوفِ خدا	اللہ کا ڈر	طور طریق	گامدے، اصول
محاسبہ	جانچ پڑتال، مواخذہ	شد حرنا	ٹھیک ہونا، درست ہونا
ناہب	توپ کرنے والا، گناہ سے باز آنے والا	انگاہیہ	جو اتفاق سے یا چاہک ہو
شریعت	وہ قانون جو حق تعالیٰ نے بندوں کے واسطے مقرر فرمایا	معروفیت	کسی کام میں گئے ہونا، مشغول ہونا
احال	طرز، انداز، وضع	احوال	حالتیں، خبریت

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

ہم خیال	ایک رائے رکھنے والے	اصلاح	(بھڑی کے لیے) کانٹ چھا ٹٹ کرنا، خامیاں یا برائیاں دور کرنا، درست کرنا
---------	---------------------	-------	---

مشکل الفاظ کے معانی: فیکسٹ بک صفحہ نمبر: 26

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
بالاخات:	اوپر کی منزل	مہینہ	تاش کے پتوں کی طرح پھیلنے جانے والا کھیل جن میں کھلاڑی کھیلتے ہیں
موتھ	چرا	طہرج	ایک کھیل جس میں شاہ، وزیر، فیل، گھوڑا اور پیادوں کے مہرے استعمال ہوتے ہیں
کوٹھے	کوٹھاکے بیج، چھت یا مکان کے اوپر کا آکھڑ	مہرے	طہرج کی گولیاں
مستقول	مناسب	چالیں	طہرج میں کھلاڑی کا مہرے دلچرہ کو ایک گھر سے دوسرے گھر میں لے جانا

مشکل الفاظ کے معانی: فیکسٹ بک صفحہ نمبر: 27

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
بہتری	اچھا کرنے والا، سنبھالنے والا	مبھلا	درمیانہ
دیوانہ	شوقین، صاحب ذوق، فریفتہ	آسودہ	سین، سکھایا، پڑھایا، ہوا
یک دلی	مختار، ایک دل ہونے کی حالت، ہم آہنگی	سرورہ چشم	سرگموں پر، خوشی سے

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

کانوں کان خبر نہ ہونا	بالکل متوافق ہونا، کسی کو پتہ نہ چلنا	تحقق	کڑی کا حتمی
کوڑی	گھوگھے کی ایک صورت جو سمندر میں مٹا ہے کھیل کے علاوہ کسی زمانے میں اسے ادنیٰ تھے کے طور پر بھی استعمال کیا جاتا تھا	قید زدہ	کچے کی طرف مومنہ کیے ہوئے

مشکل الفاظ کے معانی: ٹیکسٹ بک صفحہ نمبر: 28

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
مردراز	طویل عمر، لمبی عمر	طیش	غضب، فتنہ
بھیلے ماس	شریف، سیدھا یا نیک آدمی	فرد ہوتا	کہہ ہوتا، قسم ہوتا
جٹا	مطیع کرنا، یاد دلانا	آنکھیں پچی کرنا	شرمندہ ہونا
مدتوں	طویل وقت، عرصہ دراز تک	سرگوں	شرمندہ، شکست خوردہ
دل کھٹا ہونا	جی آگنا، دل نہ لگنا	علم	مخوبی
انتقاد	غلامہ، کم گفتگوں میں زیادہ مطلب ادا کر دینا	چاروں شانے چٹ	پشت کے تل، اس طرح کہ پشت بالکل زمین سے ملی ہوئی اور ہاتھ پاؤں پوری طرح پھیلے ہوئے ہوں
بے تکلف	بے دھڑک، بغیر کسی جھجک کے	رج	ڈکھ، تکلیف
باوجودیکہ	اگرچہ، اس کے باوجود کہ	کھٹکا	اندیشہ، خطرہ
سخت کلامی	تجس کوئی، بدزبانی	خدا اعوامتہ	خدا نہ کرے، اللہ نہ کرے
گالی گلوچ	گالیاں، فحش کلامی	عورتوں	عادت
مار کٹائی	مار دھاڑ، ماسپیٹ	شتر	بہت تموزا، بہت مختصر
از گئے پر چھانا	جمل دینا، جھانسا دینا	بے حیائی	بے شرمی، بے غیرتی
پختی دینا	زمین پر دے مارنا، پچھاڑنا	بدزبانی	بد کلامی

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

کوسچ	تک راستے	بے سود	بیکار، بے فائدہ
تھوڑا	ننکا، چوٹ	پاکل	ابتداء شروع، آغاز
ادھ موٹا	مرنے کے قریب	بے موقع	بے وقت
پینہ ٹوکنا	ہت بند کرنا	بے عمل	بے وقت، بے موقع
پختا	لوجوان، جوان	تال	رکاوٹ، تردد
چنید باز	احیث، بے جس، چال باز	مطلق	یکسر، بالکل
غم ٹھونک کر سامنے آنا	(محاورہ) روز در رہنا، نگاہ میں رہنا	قصور	خطا، غلطی
گتہ جانا	بھڑ جانا، حقیر گتہ ہو جانا	بے ہودہ	بے کار، بے اخلاق
جوڑ کا	مقابلے کا، برابر کا	راہ چلنے کے مرہونا	بغیر کسی مقول سبب کے ہر ایک سے اچھے لگنا
تنبہز	سبزی پیچنے والا	ہاک	خوف، ڈر
رگڑ ہونا	گھسیٹنا	سر پر چڑھ کر	کسی پر مسلط ہونا

مشکل الفاظ کے معانی: ٹیکسٹ بک صفحہ نمبر: 29

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
یک تہ شد و شد	ایک نہیں دو	کھنڈ	گھٹی کرنا، شہد کرنا
دروغ گویم بروئے تو	(محاورہ) اس وقت کہتے ہیں جب کوئی صریح جھوٹ بولے	آٹھ پیر	چوبیس گھنٹے، ایک دن رات
تعلیم	عزت	خوشحال	مائدہ، امیر
پہچن	برائی عادت	مردود	اجرت پر محنت و مشقت کا کام کرنے والا
زبوں	خراب حالت	گھڑا ہوا	گھڑیاں کا نئے پانچنے والا
گالی بکنا	کسی کو برا بھلا کہنا، بدزبانی کرنا	نکھوٹی	چھوٹی تہ بند
جھک	بیہودہ اور بے معنی گفتگو	سلوک	برتاؤ، رویہ

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

بکنا	نکواس کرنا	اگر کھا	اچکن کی وضع کا ایک لباس، مردوں کی ایک پوشاک جو کسے کے اوپر پہنی جاتی ہے
چھو کرے	لڑکے	ڈرڈر پٹ پٹ	براجلا کہنا
بھرا مت	بچھتاوا، افسوس	پاکیزہ	صاف ستھرا، بے صہب
بازاری آدمی	بد معاش، آوارہ انسان	کالا پٹ	بہت بد صورت، حد درجہ سیاہ
عزت دار	باعزت، معزز	کایا	وہ شخص جس کی ایک آنکھ نہ ہو، کانا
شعرہ	چمچا، دھوم دھام	لنگڑا	ایک پاؤں یا ٹانگ سے معذور
بھوک	بے پرواہی، بے خوف	کوزمی	کڑوا کامریض، جذائی
قش بکنا	گالیاں دینا، گندی باتیں کرنا	حم	ظلم، بے انصافی
بے دھڑک	بے خوف و خطر	غضب	بہت تری بات، بہت ناگوار
مزاج	عادت، خصلت	بھیرے	بہت سار، بہت کچھ
آہدیدہ	آنسو بھرا آنسو	نصیحت	نیک صلاح مشورہ، اچھی رائے
بازاری لڑکے	آوارہ لڑکے، بد معاش لڑکے		

مشکل الفاظ کے معانی: فیکٹ بک صفحہ نمبر: 30

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
جزا رہا	لا تعداد، بے شمار	رد	سبب، وجہ، باعث
بر زبان	جوزبانی یاد ہو	پوست کندہ	وضاحت کے ساتھ، کھول کر
ترک کرنا	چھوڑ دینا	بتا کید	بار بار کہنا

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

نواسے	بٹنی کے بیٹے	منذونا	سر کے بال اتروانا، حجامت کرنا
استغفر اللہ	میں اللہ سے معافی مانگتا ہوں، مراد: کسی امر قبیح سے انکار	منفعت	فائدہ
ٹھوکر گزرتا	بہت قریب سے گزرتا	بردگذاشت	دیکھ بال، گھدداشت، پردوش
نجست	کسی کی غیر موجودگی میں اس کی برائی	فضول	بے فائدہ، بے کار
چٹل	فلکایت بیان کرنا	خلیفہ	نائبی، حجام
ممانعت	روک ٹوک	سوٹ دینا	استرے وغیرہ سے بال صاف کرنا
اختیار	بس، حکم چلانے کی اہلیت	خفا	تاراض، ناخوش
منصب پداری	باپ کا درجہ، باپ کا رتبہ	برزبان	جوزبانی یا دہے، جوڑنا ہوا ہے

سوال نمبر 1: بحوالہ سبق اور مصنف مندرجہ ذیل اقتباس کی تشریح کیجیے:

آخر حضرت بی بولیں کہ سلیم! بڑے انوس کی بات ہے کہ تو ایسا یاد لڑکا اور مٹن تیرے ایسے خراب۔ اس سوچ سے ایسی باتیں، آج کل دن سے میں تم کو سمجھانے والی تھی مگر اس وقت جو میں نے تیری سنگو سنی، مجھ کو یقین ہو گیا کہ تم کو سمجھانا بے سود ہے۔ بزار خج تو مجھ کو اس بات کا ہے کہ تو اچھے سے گیا گزرا ہوا، دوسرا کھٹکا یہ ہے کہ تو میرے لڑکوں کے پاس آتا جاتا ہے۔ اگر خدا نخواستہ تیری ٹوٹ کا ایک شز انصوں نے اختیار کیا تو میری طرف سے چیتے جی مرے، ملنا جلتا تو بڑی بات ہے۔ اب یہ محلہ مجھ کو چھوڑنا پڑا، اتنی بے حیائی ایسی بد زبانی، اول تو لڑنا اور پھر گلے کو ہے میں اور اس پر ایسی موٹی موٹی گالیاں۔

جواب: سبق کا نام: توبہ النصوح مصنف کا نام: لپٹی نذیر احمد

متن کا حوالہ / سیاق و سباق:

یہ سبق لپٹی نذیر احمد کا تحریر کردہ ہے۔ مصنف نثر کے اعتبار سے "ناول" ہے۔ سبق میں ان کے ناول "توبہ النصوح" کا کچھ حصہ پیش کیا گیا ہے۔ نذیر احمد کو اردو کا پہلا ناول نگار کہا جاتا ہے۔ وہ اپنے ناولوں میں دلی کی صاف اور با محاورہ زبان استعمال کرتے ہیں۔ انھیں کہانی بیان کرنے اور کرداروں کو خاص طریقہ دینے کا اعزاز حاصل ہے، جن میں اصلاح اور سبق آموزی کا پہلو نمایاں

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

ہے۔ ان کے ناولوں میں مافوق الفطرت عناصر کے بجائے حقیقی زندگی کی پہلی مرتبہ عکاسی کی گئی۔ ان کا یہ ناول ”اصلاحی اور سنی
آموز“ ہے۔

تشریح:

زیر تخریج ورائے میں سلیم اپنے والد صاحب گفتگو میں معروف ہے۔ اس گفتگو کا مقصد نصوص کا سلیم کے احوال کا جائزہ
لینا تھا۔ جس میں والد کے پوچھنے پر سلیم نے والد کو مصروفیات کا حال بتایا۔ دراصل سلیم منجملے کا بے حد شوقین تھا مگر کچھ عرصے سے
والد صاحب نے اسے کھیلتے نہ دیکھا تو اس سے منجملے نہ کھیلتے کا سبب پوچھا۔ تو سلیم بتاتا ہے کہ اس کی ملاقات محلے کے لڑکوں سے ہوئی
جو بہت ہی نیک اور شریف انسان ہیں ان کی تربیت ان کی نانی جان نے کی تھیں۔ سلیم نے استاد محترم کے کہنے پر ان لڑکوں کے گھر
جانا شروع کیا۔ اس طرح اس کی ملاقات حضرت بی سے ہو گئی۔

ایک دن حضرت بی کے گھر کے سامنے سلیم کی لڑائی ایک ہمسائے کے لڑکے سے ہو گئی۔ دونوں میں خوب کالم گلوچ اور
بدکٹائی ہوئی۔ آخر سلیم کے ایک ہم جماعت نے لڑائی ختم کروائی۔ اور سلیم حضرت بی کے گھر چلا گیا۔ وہاں سلیم نے اس لڑکے کے
بارے میں خوب کالم گلوچ کی جس سے حضرت بی صنف پشیمان ہوئی۔ انھوں نے سلیم کو سمجھایا کہ تجھ جیسے بھلے ہانسون کا شیوہ کالم
گلوچ نہیں ہے۔ حضرت بی کہنے لگیں کہ میں نے اکڑ غور کیا کہ تمھاری زبان اور لہجہ سخت خراب ہے۔ میں اکڑ سوچا کرتی کہ تجھے
سمجھاؤں مگر اب تیرے حالات دیکھ کر جی آگتا سا کیا ہے۔ اور اوپر سے سیم کی دوستی حضرت بی کے لڑکوں سے تھی۔ اس لیے
حضرت بی کو غور اندہ تھا کہ ان کے بچوں کی صحبت بھی خراب ہو۔

اس طرح حضرت بی کی باتوں کا سلیم پر بہت اثر ہوا۔ اس نے بری صحبت میں اٹھنا بیٹھنا ترک کر دیا۔

مشق

سوال نمبر 1: مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیں:

الف۔ سلیم باپ کے سامنے جانے سے کیوں خوف زدہ تھا؟

جواب: سیم باپ کے سامنے جانے سے اس لیے خوف زدہ تھا کہ کیونکہ اس کے والد ایک رعب و دبدبے والی شخصیت
تھیں۔ ایک دن اپنے بیٹے سیم کو بالائے خانے پر صبح کے وقت بیدار کے ذریعے جب بلایا تو اس وقت سلیم ابھی سویا ہوا تھا۔ بیدار آنے

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

اُسے جگا کر والد صاحب کا پیغام سنایا تو وہ گھبرا کر اٹھ کھڑا ہوا۔ اور اپنی والدہ سے پوچھا کہ کیا آپ کو معلوم ہے کہ مجھے والد صاحب نے کس لئے بلایا ہے۔

ب۔ سلیم کو ایک دم تمام کھیلوں سے کیوں نفرت ہو گئی؟

جواب: حضرت بی نے فرمایا کہ پٹا بڑا امتیاز تھا۔ یہ پہلے مانسوں کا دستور ہے کہ اپنے سے جو بڑا ہوتا ہے اس کو سلام کر لیا کرتے ہیں۔ میں تم کو نہ ٹوکتی لیکن چوں کہ تم میرے بچوں کے ساتھ اٹھتے بیٹھتے ہو، اس سبب سے مجھ کو جتنا دینا ضرور تھا۔ اس کے بعد حضرت بی نے مجھ کو مضائقہ دی اور بڑا اصرار کر کے کھلائی۔ مدتوں میں ان کے گھر جاتا رہا۔ حضرت بی بھی مجھ کو اپنے نواسوں کی طرح چاہنے اور سیدار کرنے لگیں اور مجھ کو بہت نصیحت کیا کرتی تھیں۔ تبھی سے میرا دل تمام کھیل کی باتوں سے کٹھا ہو گیا۔

ج۔ حضرت بی نے پہلے پہل سلیم کو کس بات پر ٹوکا؟

جواب: حضرت بی نے بس پہلے دن سلام نہ کرنے پر ٹوکا تھا۔

د۔ باپ نے سلیم سے ساری بات تفصیل سے بیان کرنے کو کیوں کہا؟

جواب: جب انسان زندگی کی اصل روح سے روشتاں منہ جاسے تو وہ دنیوی زندگی کی بھانے ابدی زندگی کو ستوارنے کے جتن کرتا ہے۔ اصلاح کا کام اپنے گھر سے شروع ہوتا ہے۔ کنبے کا سربراہ پورے خاندان کی اخلاقی حالت سدھانے کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ اگر خاندان کا سربراہ اپنے کنبے کی صحیح طور پر دیکھ بھال کرے گا تو وہ قیامت کے دن سرخرو ہو گا اور اگر وہ اپنے خاندان والوں کی صحیح تربیت نہیں کرے گا تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے سامنے جوابدہ ہو گا۔

نصوح اپنے بیٹے سلیم کی بہتر تربیت اور اصلاح کے لیے اسے اپنے پاس بلاتا ہے اور سارے معاملات کو تفصیل بیان کرنے کو کہتا ہے۔ اس سے روزمرہ معاملات کے بارے میں گفت و شنید کرتا ہے۔ وہ جانتا چاہتا کہ اسکے بیٹے شب و روز کیسے گزارتے ہیں۔

د۔ حضرت بی نے کس بات پر سلیم کو قصور وار ٹھہرایا؟

جواب: بے ہودہ لڑکوں سے ملاقات رکھنے پر حضرت بی نے سلیم کو قصور وار ٹھہرایا۔ حضرت بی نے کہا ہے تو وہی تمہارا قصور ہے اور اسی کی یہ سزا ہے کہ تم نے بازار میں گالیاں کھائیں۔

د۔ حضرت بی نے سلیم کی کس بات پر آہ کھینچی؟

جواب: ایک روز حضرت بی نے سلیم سے وقت کا سلب پوچھا۔ اس نے سونا اور کھانا اور کھیلنا اور تھوڑی دیر لکھنا پڑھنا، جہیزے کام منوائے مگر انھوں نے سن کر ایک ایسی آہ کھینچی کہ آج تک اس کی چوٹ میں اپنے دل میں پاتا ہوں اور کہا: سلیم! آٹھ پہر میں خدا کا ایک کام بھی نہیں۔ خدا نے تم کو آدمی بنایا۔ کیا ممکن نہیں تھا کہ وہ تم کو مٹی یا لٹا بنا دیتا۔ پھر آدمی بھی بنایا تو ایسے خاندان کا جو

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

عزت دار اور خوشحال ہے۔ جس خدا کے تم پر اتنے سلوک اور اتنے احسان ہیں، قسم ہے کہ دن رات میں ایک دفعہ بھی اس کے آگے سر نہ جکاؤ، غضب ہے کہ ایک لمحہ بھی اس کو یاد نہ کرو۔

ز۔ کس بات پر سلیم کا حضرت بی کے گھر جانا چھوٹ گیا؟

جواب: حضرت بی نے ایک دفعہ مجھ کو کہا تھا کہ تم اپنے سر کے بال منظر واذاب۔ اگرچہ مجھ کو بال بہت عزیز تھے اور میں ان کی خدمت بھی بہت کرتا تھا لیکن چوں کہ مجھ کو یقین تھا کہ حضرت بی جو بات کہتی ہیں ضرور میری منفعت کے واسطے کہتی ہیں، میں نے کہا: بہت خوب۔ حضرت بی نے اور تو کچھ سبب نہیں بیان کیا، مگر اتنا کہا کہ بالوں کی بروگزاشت میں تمہارا بہت سادقت صرف ہوتا ہے اور وقت ایسی چیز نہیں ہے کہ اس کو ایسی فضول باتوں میں صرف کیا جائے اور تم کو بڑے بال رکھنے کی کچھ ضرورت بھی نہیں ہے۔ اگلے دن جو حجام بڑے بھائی جان کا خط بنانے آیا، میں نے اس سے کہا کہ خلیفہ میرے بال بھی مونڈ دینا۔ بالوں کا مونڈنا سن کر بڑے بھائی جان اس قدر خفا ہوئے کہ میں عرض نہیں کر سکتا۔ مجھ کو جو چاہئے کہ لیجئے، حضرت بی اور ان کے نواسوں کو بھی بہت برا بھلا کہا۔ اسی وجہ سے سلیم کا حضرت بی کے گھر جانا چھوٹ گیا۔

ح۔ بڑے بھائی صاحب سلیم سے کیوں خفا ہوئے؟

جواب: اگلے دن جو حجام بڑے بھائی جان کا خط بنانے آیا، میں نے اس سے کہا کہ خلیفہ میرے بال بھی مونڈ دینا۔ بالوں کا مونڈنا سن کر بڑے بھائی جان اس قدر خفا ہوئے کہ میں عرض نہیں کر سکتا۔ مجھ کو جو چاہئے کہ لیجئے، حضرت بی اور ان کے نواسوں کو بھی بہت برا بھلا کہا۔ یہ کہ کر سلیم کی آنکھوں میں پھر آنسو بھر آئے۔

سوال نمبر 2: سبق کے متن کو مد نظر رکھ کر درست بیان پر (✓) کا نشان لگائیں تاکہ جملہ مکمل ہوں جائے:

۱۔ باپ نے سلیم کو اس لیے بلا بھیجا کہ وہ اسے:

الف۔ کوئی کام کہنا چاہتا تھا۔

ب۔ اس کے خلاف شکایت پر پوچھ گچھ کرنا چاہتا تھا۔

ج۔ اس سے سبق سننا چاہتا تھا۔

د۔ اس کے حالات دریافت کرنا چاہتا تھا۔ ✓

۲۔ چاروں لڑکے کئی برس سے محلے میں رہتے ہیں مگر کسی کو:

الف۔ ان کے بارے میں کچھ معلوم نہیں۔

ب۔ کانوں کان خبر نہیں۔ ✓

ج۔ ان سے شکایت نہیں۔

د۔ ان سے کوئی تعلق نہیں۔

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

- ۳۔ ایک بہت بوڑھی سی عورت تخت پر
 الف۔ پاندان کھلے بیٹھی تھی۔
 ب۔ بچوں کو پڑھا رہی تھی۔
 ج۔ عورتوں سے باتیں کر رہی تھی۔
 د۔ جائے نماز بچھائے بیٹھی ہوئی کچھ پڑھ رہی تھی۔ ✓
- ۴۔ حضرت بی نے سلیم سے کہا کہ یہ عادتیں جو تم نے سیکھی ہیں:
 الف۔ بہت اچھی ہیں۔
 ب۔ عزت حاصل کرنے کی نہیں۔ ✓
 ج۔ حصیں بہت فائدہ دے گی۔
 د۔ پڑھائی میں کام آئیں گی۔

جوابات:

۱۔ د	۲۔ ب	۳۔ د	۴۔ ب
------	------	------	------

سوال نمبر 3: حضرت بی کی شخصیت پر پانچ جملے تحریر کریں۔

جواب: حضرت بی کی شخصیت:

- i۔ حضرت بی قسم کھاتا اور گالی دینا دونوں کو برا سمجھتی تھی۔
- ii۔ حضرت بی بے ہودہ لڑکوں سے ملاقات نہ کھاتا برا سمجھتی تھی۔
- iii۔ گالی بکنا ایک ذیوں بات ہے۔
- iv۔ حضرت بی کہتی ہیں کہ آدمی کی عزت اس کی عادت اور حراج سے ہے۔
- v۔ حضرت بی نے سلیم کو لہا سکھائی اور سنی سمجھائے۔
- vi۔ حضرت بی اس درجے کی نیک خاتون ہیں کہ غصہ ان کو چھو کر بھی نہیں گیا۔

سوال نمبر 4: مندرجہ ذیل جملوں کی وضاحت کریں:

الف۔ ایک دن میرا آموختہ یاد نہ تھا۔

جواب: وضاحت:

منجھلا لڑکا میرا ہم جماعت ہے۔ ایک دن میرا آموختہ (سبق) یاد نہ تھا۔ مولوی صاحب نہایت ناخوش ہوئے اور اس کی طرف اشارہ کر کے مجھ سے فرمایا کہ کم بخت! گھر سے گھر ملا ہے، اسی کے پاس جا کر یاد کر لیا کر۔ میں نے جو پوچھا، کیوں صاحب یاد کروایا کرو گے؟ کہا، بس وہ چمڑ۔

=====

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

=====

ب۔ میرا دل تمام کھیل کی باتوں سے کھٹا ہو گیا۔

جواب: وضاحت:

حضرت بی بی بھی مجھ کو اپنے نو اسوں کی طرح چاہنے اور پیار کرنے لگیں اور مجھ کو ہمیشہ نصیحت کیا کرتی تھیں۔ تبھی سے میرا دل تمام کھیل کی باتوں سے کھٹا (مٹی آکٹنا، دل نہ لگنا) ہو گیا۔

ج۔ ایسا پیارا لڑکا اور مگن ایسے خراب۔

جواب: وضاحت:

آخر حضرت بی بی بولیں کہ سلیم! بڑے اسوس کی بات ہے کہ تو ایسا پیارا لڑکا اور مگن (خوبی) تیرے ایسے خراب۔ اس سونہ سے ایسی باتیں، آج کئی دن سے میں تم کو سمجھانے والی تھی مگر اس وقت جو میں نے تیری گفتگو سنی، مجھ کو یقین ہو گیا کہ تجھ کو سمجھانا بے سود ہے۔

د۔ وہ سر پر چڑھ کر مجھ سے لڑا۔

جواب: وضاحت:

جناب! خدا کی قسم! ہرگز میں نے پہل نہیں کی اور سر پر چڑھ کر (کسی پر مسلط ہونا) مجھ سے لڑا۔

و۔ ہزار ہا نصیحتیں کیں کہ بر زبان یاد نہیں رہیں۔

جواب: وضاحت:

تب حضرت بی بی نے مجھ کو نماز سکھائی، اس کے معنی سمجھائے اور اسی طرح انھوں نے مجھ کو ہزار ہا نصیحتیں کیں، کہ بر زبان (جو زبانی یاد ہے، جو رہا ہوا ہے) یاد نہیں رہیں۔

سوال نمبر 5: ان محاورات کے معنی بتائیں اور جملوں میں استعمال کریں۔

کالوں کان خبر نہ ہونا	زمین میں گڑ جانا	پچھلے ٹھونکنا
خوشہ فرو ہونا	آنکھیں نیچی کرنا	دل کھٹا ہونا

جواب:

محاورات	معنی	جملے
کالوں کان خبر نہ ہونا	کسی کو چاند چھنا، بکسر ہے	احمد نے ملک سے باہر جانے کی ساری تیاری کر لی اور کسی کو کالوں
	خبر ہونا، مطلق خبر نہ ہونا	کان خبر نہ ہونے دی۔

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

زمین میں گڑ جانا	بہت شرمندہ ہونا، نہایت پشیمان ہونا	یہ خبر سن کر کہ ان کا بیٹا چوری کے الزام میں پولیس کے حوالے کر دیا گیا ہے نیم صاحب زمین میں گڑ گئے۔
بیٹہ ٹھوکنے	بہت بندھنا۔ شاباش دینا۔ حوصلہ بڑھانا۔	پولیس جرائم پیشہ افراد کی بیٹہ ٹھوکنے اور مدد کرنا چھوڑ دے تو شہر میں امن و امان کی صورت حال میں بہتری آ سکتی ہے۔
غصہ فرو ہونا	جوش خفہ اہونا، کدورت دور ہونا	یہ عام بات ہے کہ غصہ فرو ہونے کے بعد انسان خود کو اپنے کچے پر ملامت کیا کرتا ہے۔
آنکھیں نیچی کرنا	شرمندہ ہونا	سنیم کی نوا اور بے ہودہ گفتگو سن کر سب گھر والوں نے آنکھیں نیچی کر لیں۔
دل کھٹا ہونا	بیزار ہونا	ترقی پذیر ملکوں کے اخلاق، قانونی، تعلیمی، کاروباری حالات دیکھتے ہیں تو دل کھٹا ہو جاتا ہے۔

سرگرمی

سوال نمبر 6: مکالمہ سے کیا مراد ہے؟ نیز اس کی اقسام بیان کریں۔

جواب: مکالمہ:

مکالمے کے معنی بات چیت یا گفتگو کرنا یا کسی سے ہم کلام ہونا یا سوال و جواب کرنے کے ہیں۔ اصطلاح میں دو آدمیوں کے درمیان بات چیت کا نام مکالمہ ہے۔

مکالمے کی اقسام:

مکالمے دو قسم کے ہوتے ہیں؟

۱۔ حقیقی مکالمے ۲۔ فرض یا خیالی مکالمے

حقیقی مکالمہ:

حقیقی مکالمے میں انسان باہم معروف گفتگو ہوتے ہیں جیسے ماں، باپ، چچا، دوست، دکاندار، گاہک، ڈاکٹر اور مریض

دفعہ۔

فرضی یا خیالی مکالمہ:

جب کہ فرضی یا خیالی مکالمے میں خیالی یا بے جان اشیاء کو ان کے حسبِ حال باہم مصروف گفتگو دکھایا جاتا ہے۔ اس سبق میں مصنف نے مکالماتی انداز اختیار کیا ہے۔

ناول نگاری

ناول:

”ناول سے مراد سادہ زبان میں ایسی کہانی ہے جس میں انسانی زندگی کے معمولی واقعات اور روزانہ پیش آنے والے معاملات کو اس انداز سے بیان کیا جائے کہ پڑھنے والے کو اس میں دلچسپی پیدا ہو یہ دل چسپی پلاٹ، منظر نگاری، کردار نگاری اور مکالمہ نگاری سے پیدا کی جاتی ہے اور یہی ناول کے بنیادی عناصر ہیں“
(ابواللیث صدیقی، اردو کی ادبی تاریخ کا خاکہ)
”ناول کا موضوع ایک ہی ہوتا ہے اور وہ ہے زندگی“ (ممتاز حسین، نئی قدیں)

ہدایات برائے اساتذہ

- سبق خوانی سے قبل ناول توجہ انشراح کے تعارف اور تخیلیں کو بہ نظر رکھتے ہوئے اہم کرداروں پر روشنی ڈالی جائے اور ان کے اچھے برے انجام کا سبب بتایا جائے۔
- مولوی نذیر احمد کے ناولوں کی خصوصیات بتائی جائیں۔ خاص طور پر ناولوں میں جو مکالمہ نگاری کی جاتی ہے، اس سے آگاہ کریں۔
- مصنف کے اسلوب بیان اور زبان کے بارے میں سادہ الفاظ میں وضاحت کی جائے۔

6۔ زیور کا ڈبّا

پریم چند (۱۸۸۱ء-۱۹۳۶ء)

حالاتِ زندگی:

پریم چند ضلع بنارس کے ایک گاؤں لمھی پانڈے پور میں پیدا ہوئے۔ ان کا اصل نام دھنپت رائے اور والد کا نام فشی عجائب لال تھا۔ پریم چند کی زندگی کا آغاز بڑے حوصلہ شکن حالات میں ہوا۔ سوجلی میں کے ظلم و ستم کے باعث ان کی ابتدائی تعلیم ضحک طرح سے نہ ہو سکی۔ تاہم انھوں نے پرائیویٹ طور پر بی۔ اے اور پھر جو نیر انکلیش میجر کا امتحان پاس کر کے عسکر تعلیم میں ملازمت اختیار کی اور بتدریج ترقی کرتے کرتے فنی انسپکٹر افس کے عہدے تک پہنچ گئے۔ ۱۹۰۱ء سے باقاعدہ ادبی زندگی کا آغاز ہوا جو آخر دم تک جاری رہا۔ ان کے افسانوں کا پہلا مجموعہ سوڑ و طعن کے نام سے شائع ہوا، جس پر حکومت نے پابندی لگا کر نذر آتش کر دیا۔ ان کے افسانوں کے دیگر مجموعوں میں زادراہ، پریم بھگتی، پریم بیتی، پریم چالیسی اور واردات وغیرہ شامل ہیں۔ انھوں نے میدانِ عمل، گنودان وغیرہ ناول بھی لکھے۔

پریم چند کا اسلوب بیان سادہ اور دلکش ہے۔ وہ دیہات اور شہر دونوں طرح کے ماحول اور پس منظر کے بیان پر قدرت رکھتے ہیں۔ تاہم وہ دیہاتی زندگی کو انھوں نے بڑے سلیقے سے اپنے افسانوں میں پیش کیا ہے۔

(مشکل الفاظ کے معانی)

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
آزردہ	رنجیدہ	اضطراب	بے چینی، بے قراری، گھبراہٹ
ایشور	ہندو مت میں خدا	بہاسی	بھونتی بھونتی چیزیں بیچنے والا۔ پھیری والا
پاپ	گناہ	پالیٹیکل	سیاسی - Political
نچو بارہ ہونا	زیادہ فائدے میں ہونا	پیش بندی	دقت سے پہلے بندوبست کرنا
تزیذیب	جھجک، دکھ، دُشیدہ، جھگڑا	طعن	کڑوا

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

شمر غمراہ	کانہا	چہرہ نقش پڑنا	اچانک مشکل میں چہرے کا رنگ از جاتا
خداشہ	ڈر، خوف	غلیش	چھین
غمیازہ	مزا، نقصان	زبان طرار	زبان کی تیز
راحت	گھڑی۔ لم	وسا طت	حوالہ، ذریعہ، واسطہ
سرور	لطف، مزا	سوشل	سماجی۔ Social
شیریں	میٹھا	خراش دل	کھلے دل والا۔ سخی
کابل انوجود	کام چر	گہنا	زیور
نخوتل	خوفزدہ، بھیاںک، پریشان	تاز	خمر

مشکل الفاظ کے معانی: ٹیکسٹ بک صفحہ نمبر: 33

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
افسانے	افسانہ کی جمع، داستان، قصہ، کہانی	تعلیم پانڈ	پڑھا لکھا، با علم
ناہموار	اوپھانچا، کھردرا	زبان طرار	زبان کی تیز
پینڈ	ترخ، مست، طرف	سوتا کھانا	معمولی اور گھٹیا غذا
افسانہ نگار	قصے کہانیاں لکھنے والا، مصنف	سوتا پینڈا	معمولی یا ادنیٰ درجے کا کپڑا
شیریں خواب	سٹھا خیال	آنسو پونچھنا	آنسو صاف کرنا
وسا طت	حوالہ، ذریعہ، واسطہ	چختہ	پکا، مضبوط
دھرے ہی دھرے گئے	دیسے ہی پڑے رہ گئے	آراستہ	سجا ہوا، حیرن کیا ہوا
گزار اوقات	گزارہ، بسر اوقات	کنڈا کن	موٹی مثل کا
جا کنڈا	زمین، مال، اسباب	کام چر	کام سے جی پڑانے والا، محنت سے بھاگنے والا

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

مشکل الفاظ کے معانی: ٹیکسٹ بک صفحہ نمبر: 34

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
ٹھکران	ٹھاکر کی بیوی، مالکن	زیور	زیب و زینت کے اشیاء (جو اہرات اور سونے چاندی وغیرہ کی بنی ہوئی، جیسے: ہار، پٹریاں، بالیاں، گہنا وغیرہ)
علاجہ	علیحدہ، الگ، جدا	صاحب	آقا، مالک
صلاح	مشورہ، راستے	بچہ	بچے کی بیوی
تذبذب	جھجک، کھٹک، دھم، ہلچل، ہٹ	چمکے	چمکانا کی جمع دہن کو زیور پہنانے کی رسم، معنی یا برات کے دن دولہا دلوں کی طرف سے دہن کو دیئے جانے والے زیورات
بھک جانا	گمراہ ہو جانا، راستے سے ہٹ جانا	آنکھیں ٹھنڈی ہونا	تسل ہونا، اچھی چیز سے نظر آنا
بچھٹنا	پھینکا ہونا، افسوس کرنا	آنکھ نہ ٹھہرنا	کسی چیز کی چمک کی وجہ سے نظر نہ جمانا
حرج	تقصان	حاصل نہ لہجہ	جتنے کے انداز میں
غیر منانا	بچاؤ یا سلامتی چاہنا	اودھ	کلنہ لہجہ، بلا سے، کیا پرواہ ہے
سج	کڑوا	ایشور	ہندو مت میں خدا
سجائی	صد اقت، ایمانداری	رود و کر	نہایت مشکل اور مصیبت سے
بات چچی ہونا	کسی بات یا معاملے کو بحث طور پر طے کر لینا	حرفے اڑانا	لطف حاصل کرنا

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

خستہ حال	پریشان حال	کماندہمان	روپیہ پیسہ یا روزی پیدا کرنا، کسب معاش کرنا
منہجر	سربردار، مختتم	چلن کرنا	آرام و سکون کرنا
بزاز	کپڑا بیچنے والا، پارچہ فروش	مقدور	نصیب، تقدیر
غیا	جنس بیچنے والا، غلہ فروش	روز قرہ	روز کے روز، روزانہ
شامیانہ	دھوپ سے بچاؤ کی خاطر لگایا جانے والا پتھڑال، تہو	گہنے	زیورات
دغا	فریب، بے ایمانی، دھوکا	ڈھنگ	طرز، انداز
کلیجے پر سناپ لونا	رکھ و حسد سے بے قرار ہونا یا جلنا، دل پر نہایت صدمہ گزرتا	ساڑھی	ایک قسم کا چادر نما لپاس جسے اکثر ہندو عورتیں پہنتی ہیں
محتاج	ضرورت مند، طلب کار		

مشکل الفاظ کے معانی: ٹیکسٹ بک صفحہ نمبر: 35

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
آنکھ بھرا آنا	آنکھوں میں آنسو ابل آنا، آبدیدہ ہونا	سکر جانا	تھک ہونا، سست جانا
مصیبت کے دن	تکلیف کے دن	سفارت	فرائض، بخشش
سر سے پاؤں تک	پچھلے سے اوپر تک	فراخ و صلی	عالی حق، کشادہ دلی
لدی ہونا	بوجھ اٹھانا		
من	جی، دل	بکلی چکنا	بادلوں میں بجلی کی روشنی دکھائی دینا
گزر ہونا	بسر اوقات ہونا، وقت گزنا	ٹپا ٹپک	فرا، اچانک
کابل الوجود	کام چور	تازک	حساس
ذکر	تذکرہ، یاد آوری	گہتا	زیور

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

ذکر پھیرنا	کسی بات کے بیان کرنے کی ابتدا کرنا، بات شروع کرنا	شاگرد	شکر گزار، احسان مند
مطلب کے بارے	خود فرض لوگ، مطلب کی دوستی رکھنے والے	ترستا	کسی چیز کا بہت زیادہ خواہشمند ہونا
بچپن	پیدائش سے بڑے ہونے تک کا زمانہ	سنا	غاشوشی، ویرانی
فرخ دل	کھلے دل والا، سخی	غضب ہوتا	نامناسب کام ہونا، نقصان دہ کام ہونا
سخی	سقاوت کرنے والا، دل کھول کر خرچ کرنے والا	جھٹ پٹ	فورا، جلدی سے
غیر	انجمنی، مذاق	سر پر ہاتھ مارنا	سر ہینڈنا، نہایت رنج و اندوس کرنا
سود و سودگی	کم قیمت کی	سینہ	وہ سوداگر جو دیوار میں چوری کے واسطے کیا جائے
مال و ثروت	مال و دولت کی کثرت والے، امیر لوگ	چل	کلزی کا وہ سوداگر جس میں دروازہ گھومتا ہے (ایک قسم کا چور)

مشکل الفاظ کے معانی: ٹیکسٹ تک صفحہ نمبر: 36

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
سختی	بر بار ہو گئی	خدا شہ	ڈر، خوف
دور و محو	محنت و مشقت، بھاگ دوڑ	پیش بندی	دقت سے پہلے بندہ بست کرنا
مخوس ساعت	نہ مہارک گھڑی، برا وقت	سینہ	دولت مند، امیر
دل دھڑکنا	خوف سے دل کی دھڑکن کا تیز ہو جانا	ناز ہونا	غیر ہونا، گھمنہ ہونا

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

منڈیر	دیوار کا وہ بالائی حصہ جو دروازوں بنا ہوتا ہے، پشتہ	دیواروں	دیوار کی جمع
جواب دہی	ذمہ داری، حساب دہی	اعتقاد	یقین، عقیدت مندی
آہٹ	کٹھا، پٹا پٹے کے برابر آواز	پٹہ	پکا، مستحکم
گھوم گھام	آوارہ گردی، بے ہودہ اور بے فائدہ بھرا	راز	بھید، پوشیدہ بات
پھاڑ کھانا	ڈراکنا محسوس ہونا، ویرانی ہونا	رنگ	لوسے کی چادر کا صندوق جس میں کپڑے رکھتے ہیں
غفلت	بے ہوشی، لاپرواہی	صندوق	کڑی یا لالہ وغیرہ سے بنا ہوا بڑا بکس
غیاظہ	سزا، نقصان	مخبرائش	جگہ، حیثیت

مشکل الفاظ کے معانی: ٹیکسٹ بک صفحہ نمبر: 37

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
چہرہ فنی پڑنا	اچانک مشکل میں چہرے کا رنگ اڑ جانا	بے قرار	بے تاب، بے چین
شہبے کا اکھوا	فلک، گئے کی پوری کے نشان پر نئی شاخ کے پھٹار کی گھنڈی، مکیلی روئیدگی (جو سچ ڈالنے کے بعد زمین کو شکافتہ کر کے نمودار ہوتی ہے)، پودے کا وہ سراجو زمین کو پھاڑ کر مکیلی بار، بھرتا	بساطی	چھوٹی چھوٹی چیزیں بیچنے والا، پھیری والا
شہبے کو غنڈا ملنا	فلک کا بڑھنا	سوا	ساتھ ہی، ایک وقت

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

پانچ	جاگداد، سرمایہ	ندامت	بچت، ادھر شرمندگی
کھانا	چپکے سے پرے کرنا، پیسہ آزاد کے بنالینا	ضمیر	باطن، صحیح اور غلط میں تمیز کرنے کی اخلاقی حس
طہری	رکابی، پلیٹ	لو اس	غم زدہ، رکھی
بہلانہ	تسلی دینا، ٹال مٹول کرنا	تکرار	بحث، جھگڑا
مطلق	یکسر، بالکل، قطعی	اسسٹنٹ	نائب، معاون، مددگار
گرائی	بد ہنسی، بھاری پن	اکاؤنٹنٹ	دفتر میں حسب کتاب کا کام کرنے والا
آکھوا	پودے کا وہ سراج زمین کو چھو کر مالی بار ابھرتا ہے	ضمانت	کفالت، گارنٹی
لہلہا	جمون، ہلنا		

مشکل الفاظ کے معانی: ٹیکسٹ بک صفحہ نمبر: 38

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
امور	بہت سے کام، معاملات	پھوڑے	(جلدی خرابی یا فساد خون کے باعث) جسم پر کا ابلہ، جو پک کر اور پھوٹ کر زخم کی شکل اختیار کرے
ضمانت	کفالت، گارنٹی	مواد	زخم یا پھوڑے وغیرہ کی رطوبت، پیسہ
نقد	وہ رقم جو فوراً ادا کی جائے، ادھار کے برخلاف	نشر	نقد کھولنا، پھوڑوں وغیرہ کو چیرنے کا آلہ
زبردست	مضبوط، قوی	دل کی سیاهی	گمراہی، غلطی، برائی
بھروسہ	بھروسہ، یقین	سوشل	سماجی - Social

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

Political - سیاسی	پرائیویٹ	دماغی یا قلبی جھٹکا، رنج و غم	صدمہ
وہ تصویر جو سونے کاغذ پر بنائی جائے اور اس کی نقل کپڑے یا کسی اور چیز پر کی جائے	کارٹون	عزت، وقار	شرافت
وحشت، درد نگ	حیوانیت	کمیٹی، کم ظرفی	کینہ پن
بے حد گہرا سمندر	اقیانوس سمندر	پامال کرنا، کچلنا	روئے ڈالنا
گندگی کا مہیر	کڑے	مژدہ، نوید، بشارت	خوش خبری
کسی چیز کا حجم، سونا ہونا	جسامت	منہ دوسری طرف کر لینا، بے زبانی	سونا پھیر لیا
خوفزدہ، ہمایا تک، پریشان	متویش		
بڑا بھلا کہنا، جھوٹا	طامت	انتہائی لفظی، خطا	بھول چوک
شرافت، تمیز داری	انسانیت	نا تجربہ کار	انٹری
دو چہرہ، بھیجنا	دپانا	ارادہ، خیال	نیت
جذبہ، جوش و ولولہ	حرارت	کچے کا عالم	سٹاک
مرکز	نقطہ	ناگوار نظروں سے	چھٹی ہوئی نظروں سے
فورا بھوک لٹنے والا، آگ لگانے والا	شعلہ گیر	غم زدہ، دکھی	اداس
بیوی، زوجہ	الہیہ	قلب میں جکڑا ہوا جانا	کھلنا
بستر، وہ کپڑے جنہیں بچھا کر اور اوڑھ کر لیتے ہیں	پھوٹنا	طعنہ، فسی اڑانا	ستر
ہٹ دھرمی، مخالفت	خدا	باطن، صبح اور غلط میں تمیز کرنے کی اخلاقی حس	ضمیر

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

شکل الفاظ کے معانی: ٹیکسٹ بک صفحہ نمبر: 39

معنی	الفاظ	معنی	الفاظ
عجب واقعہ پیش آیا، راز آشکارا ہوتا، مصیبت میں مبتلا ہوتا	مکمل کھلنا	کچے	سر جانے
دیانت داری، ایمان داری	لنات	بہت سی چابیاں جو انٹھی بندھی ہوئی ایک ہی قلقہ میں پڑی ہوئی ہوں	کھٹا
جادو کے بول یا الفاظ	منتر و ستر	خوف، خستہ یا سردی وغیرہ سے	لرزنا
جو قش، عجوبی	پنڈت	کانپنا	تھر تھرا
نقصیہ داری، سعادت، نیک بختی	برکت	خار، کھڑا	کنا
لپٹ جانا	چٹنا	جذب، جوش و ولولہ	حرارت
جدائی کا لہر اٹھانا، جدا	چھڑا	بے گینی، بے قراری، گھبراہٹ	اضطراب
دیر، دوا، عرصہ	ذات	چھین	غلش
آرزو، تمن	امان	بزدلی سے پیچھے ہٹ جانا، پسپا ہونا	قدم پیچھے ہٹنا

سوال نمبر 1: بحوالہ سبق اور مصنف مندرجہ ذیل اقتباس کی تشریح کیجیے:

آج چپا کے دل میں شیبے کا وہ اکھوا، جیسے ہر اہو کر لہلہا اٹھتا۔ صندوق میں کیا ہے، یہ دیکھنے کے لیے اس کا دل بے قرار ہو گیا۔ پرکاش اس کی چابی چپا کر رکھتا تھا۔ چپا کو وہ چابی کسی طرح نہ ملی۔ ایک دن ایک پھیری والا باغی میں پرانی چابیاں بیچنے آگلا۔

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

چہانے اس تالے کی چابی خریدی اور صندوق کھول ڈالا۔ "ارے یہ تو زیور ہیں۔" اس نے ایک زیور نکال کر دیکھا: "یہ کہاں سے آئے؟ مجھ سے تو کبھی ان کے متعلق بات چیت نہیں کی۔"

جواب: سبق کا نام: زیور کا ڈبا: مصنف کا نام: پریم چند:
متن کا حوالہ / سیاق و سباق:

پریم چند کا اسلوب بیان سادہ اور دلکش ہے۔ وہ دیہات اور شہر دونوں طرح کے ماحول اور پس منظر کے بیان پر قدرت رکھتے ہیں۔ تاہم دیہاتی زندگی کو انہوں نے بڑے سلیقے سے اپنے افسانوں میں پیش کیا ہے۔

چندر پرکاش اس افسانے کا مرکزی کردار ہے۔ وہ تعلیم یافتہ اور ذہین لوجہ ان ہے۔ پرکاش ایک اوسط درجے کا شریف آدمی تھا۔ مغربی کے ہاتھوں اس کے اخلاق میں کمزوری پیدا ہو گئی اور ٹھاکر صاحب کے مال کی چمک نے واقعی طور پر اسے گمراہ کر دیا۔ عمر بھر کے طوے اس کے سونے ہوئے ضمیر کو جگا دیا۔

تشریح:

چندر پرکاش اور چھامیاں بیوی تھے۔ چندر پرکاش غربت کے دور سے نزر رہے تھے کہ ٹھاکر صاحب نے ان کے سر پر ہاتھ بھیرا۔ ان کو ایک پنڈت اور ہوادار مکان دیا۔ ایک دلہہ ٹھاکر صاحب کے ہاں ان کے لڑکے کی شادی رکھی گئی، شادی سے ایک دن پہلے سونا چوری ہو گیا۔ وہ سونا پرکاش نے ضمیر بچ کر ٹھاکر صاحب کا ہر لیا تھا۔ مگر اسی بات کا شہدہ بنی بیوی چھامی کو نہ ہونے دیا۔ لیکن چندر پرکاش کی حرکتیں اسے شک میں مبتلا کرتی تھیں۔ کیونکہ چندر پرکاش نے سونا ایک صندوق میں چھپا رکھا تھا۔ اور اس کی چابی چھامی سے چھپا کر رکھتا۔ صندوق دیکھ کر چھامی بے چین ہو گئی۔ اس نے باہر سے الٹی چابیاں خریدیں جس نے چندر پرکاش کا صندوق کھول ڈالا۔ چھاپہ راز افشاں ہو گیا کہ سونا اسی کے شوہر چندر پرکاش نے چھپا رکھا تھا۔ وہ سخت نادم ہوئی کہ اس چوری کا ذکر چندر پرکاش نے اس سے کیوں نہ کیا۔

مشق

سوال نمبر ۱: مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیں:

الف۔ پرکاش کی زندگی کے شیریں خواب مٹی میں کیوں مل گئے؟

جواب: بی۔ اے پاس کرنے کے بعد چندر پرکاش کو ایک یونیورسٹی کرنے کے سوا کچھ نہ سوجھا۔ اس کی ماں پہلے ہی مر چکی تھی۔ اسی سال والد بھی چل بسے اور پرکاش زندگی کے جو شیریں خواب دیکھا کرتا تھا، وہ مٹی میں مل گئے۔ والد اعلیٰ صہ سے پر تھے ان کی

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

وساٹ سے چند پرکاش کو کوئی اچھی جگہ ملنے کی پوری اُمید تھی مگر وہ سب منصوبہ دھرے ہی رہ گئے اور اب گزر اوقات کے لیے صرف تیس روپے ماہوار کی نوٹن ہی رہ گئی۔ والد نے کوئی بھی جائیداد نہ چھوڑی، لانا بھوکا بوجھ اور سر پر لا دیا۔

ب۔ اودادیو بی نے پرکاش سے کس سلسلے میں مشورہ لیا؟

جواب: لودادیو بی نے پرکاش سے ویر کے بھاء کے سلسلے میں مشورہ لیا۔ شام کا وقت تھا، پرکاش نے اپنے شاگرد، ویر اندر کو پڑھا کر چلنے کے لیے چھڑی اٹھائی تو ٹھکرانے لگا "ابھی نہ جاؤ بیٹا، ذرا میرے ساتھ آؤ، تم سے کچھ کہنا ہے۔" پرکاش نے دل میں سوچا، وہ کیا بات ہے، جو ویر اندر کے سامنے نہیں کہی جاسکتی؟ پرکاش کو طبعاً دے جا کر اودادیو بی نے کہا: "تمہاری کیا صلاح ہے؟ ویر دکا بھاء کر دوں، ایک بہت اچھے گھر سے پیغام آیا ہے۔" پرکاش نے مسکرا کر کہا "یہ تو ویر دبا بیتی سے پوچھیے۔"

ج۔ پانچ ہزار کے زیور کی خریداری پر پرکاش کی کیا کیفیت ہوئی؟

جواب: جس دن پرکاش نے پانچ ہزار کے زیور خریدے، اس کے کیچے پر سانپ لٹنے لگا۔

گھر آکر چپا سے بولا: "ہم تم یہاں روٹیوں کے محتاج اور دنیا میں ایسے ایسے آدمی پڑے ہیں جو ہزاروں لاکھوں کا زیور بنوا ڈالتے ہیں۔ تمہارا صاحب نے آج بھر کے چڑھاوے کے لیے پانچ ہزار کے زیور خریدے۔ لہذا ایسی چیزیں کہ دیکھ کر آنکھیں ٹھنڈی ہو جائیں۔ کچھ کہتا ہوں، بعض چیزیں پر تو آنکھ نہیں ٹھہرتی تھی۔"

د۔ پرکاش نے چپا کو کن الفاظ میں تسلی دی؟

جواب: چپا: "اچھا بھائی مقدر ہے۔ تمہارے باپ دادا چھوڑ گئے ہوتے تو تم بھی حرسے اٹاتے۔ یہاں تو روز مہوہ کا خرچ چلانا مشکل ہے، گھنے کپڑے کو کون روئے؟ کوئی ڈھنگ کی ساڑھی بھی نہیں کہ کسی بھلے آدمی کے گھر جاتا ہو تو بین لوں۔ میں تو اسی سوچ میں ہوں کہ ٹھکرانے کے یہاں شادی میں کیسے جاؤں گی۔ سوچتی ہوں پتہ پڑ جائی تو جان بچتی۔" یہ کہتے کہتے اس کی آنکھیں بھر آئیں۔ پرکاش نے تسلی دی۔ "ساڑھی تمہارے لیے ضرور لاکھوں گے، یہ مصیبت کے دن ہمیشہ رہیں گے۔ زخم دہا تو ایک دن تم مرے پاؤں تک زیور سے لدی ہو گی۔"

د۔ پرکاش نے زیورات کا لایا کیوں چوری کیا؟

جواب: رات کے بارہ بج گئے ہیں، بھر بھی پرکاش کو نیند نہیں آئی۔ بار بار وہی چکیلے زیور آنکھوں کے سامنے آ جاتے ہیں۔ کچھ بادل گھر آئے ہیں اور بار بار بجلی چمک اٹھتی ہے۔ یکایک پرکاش چار پائی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ آہ! چپا کے جڑک جسم پر ایک کہنا بھی نہیں۔ بھر بھی وہ کتنی شاکر ہے۔ اسے چپا پر رحم آ گیا۔ یہی تو کھانے پینے کی عمر ہے اور اسی عمر میں اس بھاری کوہر جڑ کے لیے ترستا پڑتا ہے۔ انہی وجوہات کی بنا پر پرکاش نے زیورات کا لایا چوری کیا۔

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

۱۔ چپانے یہ کیوں کہا کہ آدمی کی تیت ہمیشہ ایک سی نہیں رہتی؟

جواب: چپانے یہ اس لیے کہا کیونکہ اس نے چوری شدہ زیور کا ڈبہ دیکھ لیا تھا۔ "ٹھا کر صاحب سے قہر منے کیوں حیات دلوائی۔ جگہ نہ ملتی نہ کسی روٹیاں تو مل ہی جاتی ہیں۔ روپے پیسے کا معاملہ ہے کہیں بھول چک ہو جائے تو تمہارے ساتھ ان کے پیسے بھی جائیں۔" یہ قہر کیسے سمجھتی ہو کہ بھول چک ہو گی، کیا میں ایسا اتاری ہوں۔" چپانے کہا: "آدمی کی تیت ہمیشہ ایک سی نہیں رہتی۔" پر کاش سنانے میں آگیا۔ اس نے چپا کو چھٹی ہوئی نظروں سے دیکھا مگر چپانے ساتھ بھیر لیا تھا۔ وہ اس کے اندر دلی خیال کا اندازہ نہ لگا سکا۔ مگر ایسی خوش خبری سن کر بھی چپا کا اداس رہنا اسے نکلنے لگا۔ اس کے دل میں سوال پیدا ہوا۔ اس کے الفاظ میں کہیں طعنہ نہیں چھپا ہے؟ چپانے صند دق کھول کر کہیں دیکھ تو نہیں لیا؟

۲۔ زیور کا ڈبہ واپس رکھنے کے بعد پرکاش نے کیا محسوس کیا؟

جواب: زیور کا ڈبہ واپس رکھنے کے بعد پرکاش نے محسوس کیا کہ اس کے اوپر سے ہزاروں من بوجھ اتر گیا ہے۔ آپ اس کی روح سکون، فرحت اور امنگ سے بھری ہوئی تھی۔ کئی عرصہ پرکاش لرزے ہوئے دل کے ساتھ ٹھا کر صاحب کے مکان میں گھسا تھا۔ اس کے پاؤں اب بھی اسی طرح قہر قہر رہے تھے۔ لیکن اب کاشا چھینے کا ڈر تھا، آج کا ٹھکانے کا۔ اب بیکار کا چھوٹا تھا، حرارت، اضطراب اور غلط سے پر، اب بیکار کا اتار تھا، سکون، فرحت اور امنگ سے بھرا ہوا وہ اب قدم پیچھے ہٹا تھا۔ آج آگے بڑھ رہا تھا۔

۳۔ آپ اس افسانے کو پڑھ کر کیا نتیجہ اخذ کرتے ہیں؟

جواب: فکری پریم چھ کے افسانے معاشرے کی پاموریاں کے بہت سے پہلوؤں کو اہلے سامنے لاتے ہیں۔ پریم چھ نے متحرک آئینے کے ذریعے معاشرے کے عجیب و غریب گوشوں کو لوگوں کے سامنے بے نقاب کیا۔ انسان کی نفسی برائیوں کو پیش کیا۔ اس دلی میں پریم چھ کے نام کو بھی فراموش نہیں کیا جاسکتا۔

چند پرکاش اس افسانے کا مرکزی کردار ہے۔ وہ تعلیم یافتہ اور ذہین نوجوان ہے۔ پرکاش ایک اوسط درجے کا شریف آدمی تھا۔ مفلسی کے ہاتھوں اس کے اخلاق میں کمزوری پیدا ہو گئی اور ٹھا کر صاحب کے مال کی چمک نے وقتی طور پر اسے مگر لہ کر دیا مگر بچی کے طرنے اس کے سوتے ہوئے ضمیر کو جگا دیا۔

سوال نمبر ۲: سبق کا متن مد نظر رکھ کر مندرجہ ذیل سوالات کے درست جوابات پر (✓) کا نشان لگائیں۔

۱۔ چپا کی بات سن کر پرکاش کا رد عمل کیا تھا؟

الف۔ اس نے شرم اور غم سے سر جھکا لیا۔ ✓

ب۔ وہ مسکرا کر رہ گیا۔

ج۔ اس نے پیسہ کمانے کا منصوبہ بنایا۔

د۔ وہ اپنی قسمت کو کوس کر رہ گیا۔

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

۲۔ چور کے پاؤں کا نشان دیکھنے کے لیے جھت پر کون گیا؟

- الف۔ اکیلا پرکاش
ب۔ ٹھاکر اور پرکاش
ج۔ ٹھاکر، ٹھکرائن اور پرکاش ✓
د۔ ٹھکرائن اور پرکاش

۳۔ خود کو بے قصور ثابت کرنے کے لیے پرکاش نے کیا کیا؟

- الف۔ پولیس کو اطلاع دی
ب۔ لوگوں سے پوچھ بچھ کی
ج۔ چور کی تلاش میں مدد دی۔
د۔ اس نے وہ گھر چھوڑنے کا ارادہ کر لیا۔ ✓

۴۔ پرکاش نے زیور کا لڑا کیوں واپس رکھ دیا؟

- الف۔ بکڑے جانے کے خوف سے
ب۔ ٹھاکر سے تعلق کی وجہ سے
ج۔ بیوی کی ناراضی کے باعث
د۔ اپنے ضمیر کی آواز پر ✓

جوابات:

۱۔ الف	۲۔ ج	۳۔ د	۴۔ د
--------	------	------	------

سوال نمبر 3: درج ذیل الفاظ کو اپنے جملوں میں استعمال کریں:

تذبذب	ڈھنگ	پوبارہ	سیندھ	منفرد
غمیازہ	پونجی	طشتری	بساطی	متوخش

جواب:

الفاظ	معنی	جملے
تذبذب	ھلک، شہ، تردد، چھکچھاہٹ، غیر یقینی حالت	کرناوبا کے پیش نظر کاروبار پر پابندی سے متعلق حکومت تذبذب کا اظہار ہے۔
ڈھنگ	انداز، طور، طریقہ	حزب کوئی کام ڈھنگ سے نہیں کر سکتا۔
پوبارہ	زیادہ فائدے میں ہونا	کیونکہ آنے والے دنوں میں انڈوں کے دام بہت بڑھ جائیں گے۔ جس کی وجہ سے انڈوں کا کاروبار بد کرنے والوں کے پوبارہ ہو جائیں گے

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

سینہ	وہ سوراخ جو دھار میں چوری کے واسطے کیا جائے	موبائل کی دکانوں میں سینہ لگا کر چور موبائل فون اور دیگر سامان لے لے۔
منٹر	چمچا، دھار کا وہ بالائی حصہ جو طولاً بنا ہوا ہے تاکہ پانی اندر سے دھار کے اندر سرایت نہ کرے۔	منج ہوتے ہی ہمارے گھر کی منٹر پر خوبصورت پردے چھپانا شروع کر دیتے ہیں۔ دھار کی منٹر پر بیٹھا کو اچھا رادوں کاٹیں کاٹیں کرتا ہے۔
خمیازہ	سزا، نقصان، مکافات	حکومتوں کے احمقانہ فیصلوں کا خمیازہ عوام کو بھگتنا پڑتا ہے۔
پونجی	چاندیاد، ملکیت، سرمایہ	سیلابی ریلہ کسانوں کی سال بھر کی جمع پونجی لے لے۔
طشتری	رکابی، پلیٹ	چھپانے پر کاغذ کو تھوڑی سی پکڑیاں طشتری میں رکھ کر پیش کیں۔
بساطی	چھوٹی چیزیں بیچنے والا، بھیری لگانے والا	محمود نے بساطی والے سے بچوں کے لیے کھلونے خریدے۔
موتوخش	وحشت میں ڈالنے والا، نذرت کرنے والا	موتوخش انسان سے ہر کوئی گھبراتا ہے۔

سوال نمبر 4: جملہ خبریہ کی اقسام بیان کریں۔

جواب: جملہ خبریہ کی اقسام:

جملہ خبریہ کی دو قسمیں ہیں: 1۔ جملہ فعلیہ 2۔ جملہ اسمیہ

جملہ فعلیہ:

جملہ فعلیہ وہ جملہ ہے جو کم از کم فعل اور فاعل سے مل کر بنا ہو۔ فعل ایک ایسا کلمہ ہے جو اکلیا اپنے معنی دیتا ہے اور اس میں تین زمانوں ماضی، حال اور مستقبل میں سے کوئی ایک زمانہ پایا جاتا ہے جب کہ فاعل وہ اسم ہے جس سے کوئی کام سرانجام پاتا ہے۔
مثلاً: زید بیٹھا۔ مرسویا وغیرہ۔

ان جملوں میں زید اور مرسویا فاعل ہیں اور بیٹھا، سویا فعل ہیں۔

=====

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

=====

اگر فعل لازم ہو تو اس کے لیے جملے میں مفعول کی ضرورت نہیں ہوتی جیسا کہ اوپر دیے گئے جملوں سے ظاہر ہے۔ مفعول میں فاعل اور فعل مل کر جملہ فعلیہ بنتے ہیں۔ لیکن اگر فعل متعدی ہو تو اس کے لیے مفعول کی بھی ضرورت ہوتی ہے جیسے:

احمد نے سبکی پڑھا۔ حماد نے کھانا کھایا۔

ان جملوں میں 'پڑھا' اور 'کھایا' فعل متعدی ہیں۔ یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا پڑھا اور کیا کھایا۔ چنانچہ یہ بتانا ضروری ہے کہ سبکی پڑھا اور کھانا کھایا۔ یہاں 'سبکی' اور 'کھانا' مفعول کے طور پر جملے میں آئے ہیں۔ احمد اور حماد فاعل ہیں۔ اس طرح فاعل، فعل اور مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ ہوتا ہے۔

جملہ اسمیہ: ایسا جملہ جس میں مسند اور مسند الیہ دونوں اسم ہوں، جملہ اسمیہ کہلاتا ہے جیسے:

(الف) اکبر بہادر ہے۔

(ب) زید بزدل تھا۔

(ج) لڑکے چالاک ہیں۔

ان تین جملوں میں مسند الیہ (اکبر، زید اور لڑکے) اسم ہیں۔ اسی طرح مسند (بہادر، بزدل اور چالاک) بھی اسم ہیں۔

اسیہ جملے کے معراجہ ذیلی تین اجزاء ہوتے ہیں۔

مسند الیہ: اسے مبتدا بھی کہتے ہیں۔ اوپر کی مثالوں میں اکبر، زید اور لڑکے مسند الیہ ہیں۔

مسند: اسے خبر بھی کہتے ہیں۔ اوپر کی مثالوں میں بہادر، بزدل اور چالاک مسند ہیں۔

ہدایات برائے اساتذہ

- سبق خوانی سے قبل افسانے کا تعارف کرایا جائے۔
- پریم چند کے افسانوں کے موضوعات اور ان کی حقیقت نگاری پر روشنی ڈالی جائے۔
- مصنف کے اسلوب اور زبان پر آسان پیرائے میں روشنی ڈالیں۔
- قواعدی پہلوؤں کو زیادہ سے زیادہ مثالوں کے ساتھ واضح کریں۔

7۔ آرام و سکون

امتیاز علی تاج (۱۹۰۰ء۔ ۱۹۷۰ء)

حالات زندگی:

امتیاز علی تاج لاہور میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد کا نام جس العلماء مولوی ممتاز علی تھا۔ جو دیوبند سے نقل مکانی کر کے لاہور میں آباد ہوئے تھے۔ امتیاز علی تاج نے سٹرل ہائل سکول لاہور سے میٹرک اور گورنمنٹ کالج لاہور سے بی۔ اے کیا اور تعلیمی سلسلہ مکمل کرنے کے بعد صحافت کے پیشے کو اپنا لیا۔ وہ بہت سے رسالوں کے مدیر تھے، جن میں پھول، تہذیب نسواں اور کھکشاں قابل ذکر ہیں۔ وہ مجلس ترقی ادب کے ناظم بھی رہے۔ صحافت کے ساتھ ساتھ انھیں ادب سے بھی گہری دلچسپی تھی چنانچہ انھوں نے فن ڈراما نگاری کی طرف توجہ دی اور آخر دم تک اس کے فروغ کے لیے کوشاں رہے۔ انھوں نے ریڈیو کے لیے بے شمار ڈرامے لکھے۔ امتیاز علی تاج کے ڈراموں میں برجنگ اور بے ساختگی ملتی ہے۔ انھوں نے مکالمہ نگاری کی طرف خصوصی توجہ دی۔ اندر کی ان کا شاہکار ڈراما ہے۔

ان کی قلمی سادہ اور بے تکلف ہے، الفاظ کے استعمال میں سلیقہ اور خوبصورتی ہے۔ وہ معمولی الفاظ کو بھی اتنی خوش اسلوبی سے استعمال کرتے ہیں کہ وہ قاری کے ذہن پر گہرا اثر مرتب کرتے ہیں۔

(مشکل الفاظ کے معانی)

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
البحسن	پریشانی	بے طرح	بہت زیادہ
پر غصے کا پرندہ بنا	جہاں کوئی آجاندہ نہ ہو	تروڑ	سوچ، فکر
تقویت بخشنا	طاقت دینا	جوں نہ رہنا	اثر نہ ہونا
خاک اثر نہ ہونا	بالکل اثر نہ ہونا	علیل	بنا
بالذمک	ذائقہ دار دودھ	ملکوی	طاقت دینے والا
نصیب دشمنان	دوست کے بنا ہونے پر کہتے ہیں کہ یہ تو دشمن کے نصیب ہونا چاہیے		

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

مشکل الفاظ کے معانی: ٹیکسٹ بک صفحہ نمبر: 42

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
کردار	ہول یا ڈراما کی شخصیت	تردد	سوچ، فکر
ملازم	خدمت گار، نوکر	تھکان	رکاوٹ
قصیر	پہلاری، مسکین	حرارت	پہلاری کی ابتدائی کیفیت، ہلکا بخار
منظر	وہ مقام جہاں سے نظارہ کیا جائے	ابھمن	پریشانی
چارپائی	چھوٹا چنگ، کھاٹ	میںوں مرجہ	بہت زیادہ دفعہ
بھی	زمین پر پھیلاتا	نصیب دشمنان	دوست کے ہمارے ہونے پر کہتے ہیں کہ یہ تو دشمن کے نصیب ہوتا چاہیے
دھری ہیں	رکھی ہیں	خاک اڑتے ہوتا	بالکل اڑتے ہوتا
ردائی	بڑی بوٹی یا دوسرے اجزاء سے بنی ہوئی چیز جس سے کسی پہلاری کا علاج کیا جائے	بے طرح	بہت زیادہ
شیش	کانچ سے بنی ہوئی چھوٹی شکل کی بوتل جس میں دوا وغیرہ رکھے ہیں	زوروں پر ہوتا	کثرت سے ہوتا
معاذ	مریض کی تشخیص کرنا	تاکید کرنا	اصرار سے کہنا، زور ڈالنا

مشکل الفاظ کے معانی: ٹیکسٹ بک صفحہ نمبر: 43

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
مطلق	بالکل، قطعی	پرندے کا پر نہ لانا	جہاں کوئی آجانہ سکتا ہو
غذا	کھانے کی چیز جس سے بدن کی پرورش ہوتی ہے، کھانا	چپکا پڑا ہونا	کسی جگہ پر جمے رہنا

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

فیس	وہ اجرت جو ڈاکٹر وغیرہ لیتے ہیں	بدنِ نوحی	جس نئی تکلیف سے دوچار ہوتا
شور و غل	جھج و پکار، ہنگامہ	اللہ مارا	مصیبت زدہ
احصاب	دلخ کو احساسات پہنچانے والی ہار یک نسیم یا پٹے	الٹ پلٹ	اوپر کا نیچے اور نیچے کا اوپر کرنا
مضر	نقصان دہ، نقصان پہنچانے والا	نامراد	بد بخت، ناکام
تقویت	طاقت، قوت دینا یا بڑھانا	کواڑ	دروازہ، کھڑکی یا روشنی وغیرہ کو بند کرنے یا کھولنے کا پٹ

مشکل الفاظ کے معانی: ٹیکسٹ بک صفحہ نمبر: 44

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
مگر	پانی پھر کر لانے کا کام کرنے والا	غل	شور، جھج پھ
بہرا	جس کی سماعت ناکل ہو چکی ہو یا کم سنائی دے	الچٹا	آنکھ، گھبرا
کم بخت	بد بخت، بد نصیب	ریشما	ایک جھاڑی کا گول زرد، گھبرا پھل جو چھالیہ کے بقدر بڑا ہوتا ہے توڑنے پر اندر سے بیاض شعل بکھٹ ہے۔ اس کے چھلکے سے سفید لیس دار مادہ نکلتا ہے۔
کان پر بچوں نہ رہنا	بہت بے پروا ہونا، یکسر غافل یا بے خبر ہونا	گودام	مال خانہ
بکشر	مخالف فرمائیے، بچھا چھوڑے	سر کھانے کی فرصت نہ ہونا	بہت معروض رہنا

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

کسی مرض یا زخم کی شدت سے دردناک آواز نکالنا	کراہنا	بچے پڑ جانا	سر پر سوار ہونا
دروازہ بند کرنا	کوڑ بند کرنا	لوہے و فیرہ یا مٹی کا دو برتن جس میں کوئے مل گئے ہیں	انجینس

نشل الفاظ کے معانی: ٹیکسٹ بک صفحہ نمبر: 45

معنی	الفاظ	معنی	الفاظ
چلنے میں جھونکنا	چلنا	کھرا، کوڑا کرکٹ	کوڑا
تھج و پکار، ہنگامہ	شور غل	ذائقہ دار دودھ	مانڈ ملک
کم ہونا	گھٹ جانا	اگور کی نسل کا کھٹا مٹھا اور رسی دور پھل	تاریگی
ناکام، بد بخت	نامراد	ایک دانہ دار نشاستہ جو ساگو کے درخت کے سٹے سے حاصل کیا جاتا ہے	ساگو دانہ
کسی مرض یا زخم کی شدت سے دردناک آواز نکالنا، آواز کرنا	کراہنا	ایک مٹھا کھانا جو دودھ اور چاولوں سے پکاتے ہیں	کھیر
بغیر کسی سلیقے کے، عجیب و غریب	بے ڈھنگا	شور یا اُپالے ہوئے گوشت کا پانی	تینی
پریشانی میں گرفتار ہونا، الجھن میں پڑنا	زبج ہونا	طاقت و پنے والا	مقوی
دھول، مٹی	گرد	بہت دیر لگا دینا یا کر بیلہ رہنا	دھیں کاہر رہنا
اکھار، نفرت و بیزاری کے موقع پر بولتے ہیں	لاخول و لا کھولہ	سلسلہ مارنے کی آواز، متواتر کرنے کی آواز	پشہنت
		شور کی آواز	کھشہنت

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

مشکل الفاظ کے معانی: ٹیکسٹ بک صفحہ نمبر: 46

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
دلع ہو	دور ہو، چلا جا	سر پہننا	سر میں شدید درد ہونا
بد تہذیب	بد تہیز، مٹوار	نقد سرائی	گانا گانا
گستاخ	بد تہیز، بے ادب	چڑ	فہرہ، جلن
ابھمن	بے چینی	بے چرا	بد آواز
ہار موٹم	ایک قسم کا باجہ جو احمہ سے بہایا جاتا ہے	یک لخت	اچانک، ایک ساتھ

مشکل الفاظ کے معانی: ٹیکسٹ بک صفحہ نمبر: 47

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
یک نہ خند و خند	ایک مصیبت کے ساتھ دوسری مصیبت کا آنا	ہلن دتے	کسی دعات کا بنا ہوا دوائیاں وغیرہ کوٹنے کا برتن
قیامت آنا	مصیبت پڑنا	صد ا	آواز، گونج، فقیر یا بھکاری کے مانگنے کی آواز
بال بچے کی خیر	بہوی بچوں کی بھلائی، سلامتی	دھمک	ڈھول یا دھونے کی آواز
راہ مولا	اللہ واسطے، اللہ کی راہ میں فی سبیل اللہ	شیر دانی	اچکن قناہاس
کسر رہ جانا	کمی رہ جانا	آرام و سکون	چمن و اطمینان

سوال نمبر 1: بحوالہ سبق اور مصنف مندرجہ ذیل اقتباس کی تشریح کیجیے:

الف۔ بی بی جی کا بچہ! کل یہاں سے۔ کہ تو سے ان سے (ملازم جاتا ہے) کو لڑ بند کر کے جلد (میں) کر لہ کر چپ ہو جاتا ہے، ٹلی فون کی گھنٹی بجتی ہے اور بجتی رہتی ہے) ارے بھی کہاں گئیں؟ ارے کوئی ٹلی فون سننے تو آؤ۔ لاٹھول بولاٹھو (خود اٹھتا ہے)

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

ہیلو، میں اشفاق بول رہا ہوں۔ عظیم اشفاق کسی کام میں مصروف تھا۔ اس وقت کمرے میں نہیں ہیں جی۔ یہاں کوئی ایسا نہیں جو انھیں بلا لائے۔ میں طبل ہوں۔ کیا فرمایا آپ نے؟ آواز دہنے کے لیے ضروری نہیں کہ گلاب بھی خراب ہو۔ آپ پھر کسی وقت فون کر لیجئے گا۔ میں نے عرض کیا، چوں کہ میں چار ہوں، کمرے سے باہر نہیں جاسکتا۔ (زور سے فون بند کرتا ہے) بد تہذیب۔ گستاخ کہیں کی۔ ہوں۔

جواب: سبق کا نام: آرام و سکون مصنف کا نام: امتیاز علی تاج
متن کا حوالہ / سیاق و سباق:

امتیاز علی تاج کے ڈراموں میں برجستگی اور بے ساختگی ملتی ہے۔ انھوں نے مکالمہ نگاری کی طرف خصوصی توجہ دی۔ انارکلی ان کا شاہکار ڈراما ہے۔

ان کی تحریر سادہ اور بے تکلف ہے، الفاظ کے استعمال میں سلیقہ اور خوبصورتی ہے۔ وہ معمولی الفاظ کو بھی اتنی خوش اسلوبی سے استعمال کرتے ہیں کہ وہ قاری کے ذہن پر گہرا اثر مرتب کرتے ہیں۔
تشریح:

اس ڈرامے میں مزاحیہ انداز میں ایک گھر کا حال بیان کیا گیا ہے کہ جس میں سب بچے پیدا ہو رہے ہیں۔ اسے آرام و سکون کی ضرورت ہے مگر اس گھر میں آرام حاصل کرنا بہت ہی مشکل ہے۔ سب کو جھاڑو کی آواز سے آرام میں خلل پیش آتا ہے تو وہ سختی سے ملازم کو منع کرتا ہے کہ وہ جھاڑو نہ دے۔ کہ ابھی جھاڑو کا شور کم ہی ہوتا ہے کہ ٹیلی فون بجنے لگتا ہے۔ یہاں کے کمرے میں کوئی نہیں ہوتا اس لیے پچاسے کو خود فون اٹھاتا ہے۔ دراصل فون سب کو صاحب کی بیوی کا ہوتا ہے۔ چار بچوں کی وجہ سے سب میں عظیم کو آواز نہیں دے سکتا۔ اس لیے فون کرنے والے کو کہتا ہے کہ وہ کسی اور دن بات کرے۔ الفرض میں کو شور شرابے سے اس قدر قطعہ آتا ہے کہ وہ غلطی کے عالم میں سارا گھر فون کرنے والے پر اتارتا ہے اور کہتا ہے کہ بد تمیز کو اسی وقت فون کرنا تھا۔
ب۔ گھر میں بہرے بہتے ہیں جو کم بخت اس زور سے کٹدی کٹکٹاتا ہے؟ اندھا ماروں کو اتنا خیال بھی تو نہیں آتا کہ گھر میں کوئی بچہ پڑا ہے۔ ڈاکٹر نے تاکید کر رکھی ہے کہ شور مچانے نہ ہو پائے اور اس سے کوئی دقت ہے، پانی لانے کا۔ اچھی خاصی دوپہر ہونے کو آگئی ہے۔ کل اے اتنی دیر میں آیا تو نوکری سے الگ کر دوں گی۔ میں نامراد کو بیویوں مرتبہ کہلا چکی ہوں کہ صبح سویرے ہو جایا کرے۔ کان پر جوں میں رہتی۔

حوالہ متن: مصنف کا نام: امتیاز علی تاج سبق کا عنوان: آرام و سکون
حل لغت: کم بخت: بد نصیب۔ اندھا مارے: بد بخت۔ تاکید کرنا: زور سے کہنا۔ الگ کر دینا: نکال دینا۔
نامراد: بد نصیب۔ بیویوں مرتبہ: کئی بار۔ کان پر جوں میں رہتی: اڑھیں ہوتا۔

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

سياق و سبق:

اشفاق صاحب ایک دفتر میں کام کرتے ہیں۔ مسلسل کام اور مناسب آرام نہ ملنے کی وجہ سے چار پڑ جاتے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب نے ان کی بیگم صاحبہ کو بتایا کہ مسلسل اور زیادہ کام کی وجہ سے بخار ہوا ہے۔ صاحب کو دوا کے ساتھ ساتھ آرام کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ ان کی خوراک کے بارے میں بھی لکھ رہا ہوں۔ بیگم صاحبہ اپنے شوہر کو آرام کرنے کی بار بار تلقین کرتی ہے مگر خود ذرا برابر اس بات پر عمل نہیں کرتی۔ کبھی کھانے کا پوچھتی ہے تو کبھی بے ٹکلی بحث شروع کر دیتی ہے۔ نوکر کو ادنیٰ آواز سے ڈانٹتی ہے۔ سنا پانی لے کر تھوڑی دیر سے پکھتا ہے تو اسے بڑا بھلا کہتا شروع کر دیتی ہے۔ ہر ایک کو ادنیٰ آواز سے ڈانٹتی ہے اور ساتھ یہ بھی کہہ رہی ہوتی ہے کہ تم لوگ میاں کو آرام نہیں کرنے دیتے۔ میاں بے ٹکلی باتیں اور شور مچا کر کر رہا ہوتا ہے۔ بیگم صاحبہ کو اس کی تکلیف کا کوئی احساس نہیں ہوتا۔ ڈاکٹر آرام و سکون کا مشورہ دیتا ہے لیکن بیوی باتونی اور لڑکا ہے۔ اس لیے میاں کو گھر میں بیوی کے رویے کی وجہ سے کوئی آرام میسر نہیں آتا۔ وہ اکثر اپنے دفتر کی رہا لیتا ہے گویا اس کا خیال ہے کہ ایسے گھر کی نسبت تو دفتر میں علیحدہ بیٹھ کر آرام کیا جاسکتا ہے۔

تشریح:

مصنف کہتا ہے کہ جب ڈاکٹر صاحب میاں جی کا معائنہ کرنے کے بعد ضروری ہدایات دے کر چلا جاتا ہے تو بعد میں میاں بیوی کے درمیان کچھ غیر ضروری گفتگو چہرہ رہتی ہے۔ اسی دوران سنا آتا ہے اور لہتی پوری قوت سے دروازہ پھٹتا ہے۔ بیوی چلا کر کہتی ہے کہ کیا اس گھر میں سہرے بنتے ہیں۔ گستاخ جو اتنی زور سے دروازہ پھٹ رہے ہو۔ کم بخت کو ذرا خیال نہیں کہ گھر میں کوئی مریض ہے۔ حالانکہ ڈاکٹر صاحب نے پُر زور تاکید کی ہے کہ گھر میں مکمل طور پر سکون ہونا چاہئے تاکہ میاں کی طبیعت جلد بحال ہو جائے۔ بیوی سنے کو مزید لاناٹے ہوئے کہتی ہے کہ اتنی دیر سے کیوں آئے ہو۔ اب تو دوپہر ہونے والی ہے۔ کل سے اتنی دیر سے آئے تو نوکری سے نکال دوں گی۔ بد بخت کو کئی بار کہا ہے کہ وقت پر کام کیا کرو، مگر اس پر بالکل اثر نہیں ہوتا۔

مشق

سوال نمبر 1: مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیں:

الف۔ میاں کو کون سی بیماری تھی؟

جواب: میاں کو بے سکوئی کی بیماری تھی۔ ڈاکٹر نے کہا کہ صرف چھان کی وجہ سے حرارت / بخار ہو گیا ہے۔ ان دونوں آپ کے شوہر غالباً کام بہت زیادہ کرتے ہیں۔ میاں کام کی زیادتی اور گھر میں شور و غل کی وجہ سے طویل ہے۔ ڈاکٹر

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

آرام و سکون کا مشورہ دیتا ہے لیکن بیوی باقولی اور لڑاکا ہے۔ اس لیے میں کو گھر میں بیوی کے رویے کی وجہ سے کوئی آرام میسر نہیں آتا۔ وہ آٹا کو اپنے دفتر کی رہ لیتا ہے گویا اس کا خیال ہے کہ ایسے گھر کی نسبت تو دفتر میں علیحدہ بیٹھ کر آرام کیا جاسکتا ہے۔

ب۔ بیوی کے اونچی آواز سے پکارتے پر ڈاکٹر نے کیا کہا؟

جواب: ڈاکٹر نے کہا کہ مریض کے کمرے میں شور مچا نہیں ہونا چاہیے۔ اصرار پر اس کا بہت معر اثر پڑتا ہے۔ خاموشی اصرار کو ایک طرح کی تقویت بخشتی ہے۔

ج۔ بیوی نے گھنٹی کہاں رکھی تھی اور اسے کہاں سے ملی؟

جواب: بیوی نے گھنٹی انجینئری پر رکھی تھی۔ گھنٹی خیمے کے پاس سے ملی جو اسے بد بد بھرا تھا۔

د۔ بیوی نے گھنٹی کی تیاری میں کیا غلطی کی؟

جواب: بیوی نے کہا درگج جانے کی بجائے تیاری میں، چونہ ہالدر سے منگواتا ہو گا۔ اس ٹوک کو تو جانتے ہو۔ ہالدر جانتا ہے تو وہیں کاہر ہوتا ہے۔

ز۔ کھلونہ گاڑی کی پینٹ پیٹ کی آواز پر بیوی نے کیا کہا؟

جواب: کھلونہ گاڑی نقا عید کے روز میلے سے لے کر آیا تھا۔ بیوی نے کہا نہ اس کم بخت کا دل اس سے بھرتا ہے، نہ وہ کم بخت تو جی ہے۔ اسے میں نے کھانٹے نہیں مانے گا نہ مراد اچھوڑاں اپنی پیٹ پیٹ کہ جب دیکھو لے لے مگر رہا ہے۔ صاحبو اسے کا دل کسی طرح پر ہونے ہی میں نہیں آتا۔ چہ لے میں جھونک دوں گی اس کم بخت کو، اتنا خیال بھی نہیں آتا کہ اچھا پڑے ہیں۔ شور مچا سے ان کی طبیعت گھبراتی ہے۔

س۔ میاں نے فون کرنے والے کو کیا جواب دیا؟

جواب: میاں نے فون کرنے والے کو کہا کہ بیگم اشفاق کسی کام میں مصروف ہیں۔ اس وقت کمرے میں نہیں ہیں جی۔ یہاں کوئی ایسا نہیں جو انھیں بلا لائے۔ میں غلیل ہوں۔ کیا فرمایا آپ نے؟ آواز دینے کے لیے ضروری نہیں کہ گھانا بھی غراب ہو۔ آپ پھر کسی وقت فون کر لیجیے گا۔ میں نے عرض کیا نا، چوں کہ میں بیمار ہوں، کمرے سے باہر نہیں جاسکتا۔ (زور سے فون بند کرتا ہے) بد تہذیب۔ گستاخ کہیں کی۔ ہوں۔

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

مسئلہ: مسائے کے گھر سے ہار موٹیم کی آواز پر میاں کا رڈ عمل کیا تھا؟

جواب: مسائے کے گھر سے ہار موٹیم کی آواز پر میاں نے لہنی بیوی سے کہا کہ تم خدا کے لیے ان مسائے کے صاحب زادے کا ہار موٹیم اور گانا بند کر دو۔ میرا سر چٹا جا رہا ہے۔ ڈاکٹر نے کہا، میرے لیے آرام و سکون کی ضرورت ہے۔ ایک روز ان صاحب زادے نے لڑکھرائی تو فریادی تو دنیا کسی بہت بڑی نعمت سے محروم نہ ہو جائے گی۔

مسئلہ: میاں نے بیوی سے ٹوپی اور شیر والی کیوں مانگی؟

جواب: میاں نے بیوی سے ٹوپی اور شیر والی اس لیے مانگی تاکہ وہ دفتر جا کر آرام و سکون کر سکے۔

مسئلہ: آوازوں کے شور میں سب سے نمایاں آواز کس کی تھی؟

جواب: مسائے کے گھر سے ہار موٹیم کی آواز سب سے نمایاں تھی۔

مسئلہ: اس ڈرامے کو پڑھ کر آپ کس نتیجے پر پہنچے ہیں؟

جواب: اس ڈرامے سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ انسان کو لہنی زندگی میں آرام و سکون کا خیال رکھنا چاہیے۔ اگر کوئی گھر میں بیٹھ جائے تو اس کے آرام و سکون کا خیال رکھنا گھر والوں کی ذمہ داری ہے۔ شور کی آلودگی انسانی نفسیات اور صحت پر گہرے منفی اثرات ڈالتی ہے۔ اعصاب پر منفی اثر پڑتا ہے۔ شور میں کام کرنے والے لوگوں کی قوت سماعت متاثر ہوتی ہے۔ ذہنی تنہا، بہرہ یں، سر درد اور بلند فشار خون (بلڈ پریشر) جیسی بیماریاں جنم لیتی ہیں۔

سوال نمبر 2: سبق کا متن مد نظر رکھ کر مندرجہ ذیل سوالات کے درست جوابات پر (✓) کا نشان لگائیں۔

(i) سبق آرام و سکون کس نے لکھا ہے؟

الف۔ سید قیاز علی تاج نے ✓ ب۔ میرزا ادیب نے ج۔ پریم چند نے

(ii) سبق آرام و سکون کا تعلق کس صنف ادب سے ہے؟

الف۔ افسانہ ب۔ ڈراما ✓ ج۔ ناول

(iii) میاں کو کس کی وجہ سے حرارت ہو گئی تھی؟

الف۔ گرمی کی وجہ سے ب۔ تھکان کی وجہ سے ✓ ج۔ سردی کی وجہ سے

(iv) میاں صبح کتنے بجے دفتر جاتے تھے؟

الف۔ آٹھ بجے ب۔ نو بجے ج۔ دس بجے ✓

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

(v) میاں نے کھانے کے لیے کیا بنانے کو کہا؟

الف۔ ساگودانہ ✓ ب۔ پکن کڑاچی ج۔ کھیر

(vi) درملہ آرام و سکون میں میاں کا نام کیا تھا؟

الف۔ اقبال ✓ ب۔ اشتیاق ج۔ رزاق

(vii) ہمسائے کا صاحبزادہ کیا بن رہا تھا؟

الف۔ طبیب ب۔ ڈھول ج۔ ہارمونیم ✓

(viii) ملازم للوہاؤں دستے میں کیا ٹوٹ رہا تھا؟

الف۔ پٹنی ب۔ پتھر ج۔ رینگے ✓

جوابات:

z۔ الف	ii۔ ب	iii۔ ب	iv۔ ج
v۔ الف	vi۔ الف	vii۔ ج	viii۔ ج

سوال نمبر 3: واحد کے جمع اور جمع کے واحد لکھیں:

ضرورت وقت ہدایات غذا طبیعت

جواب:

واحد	جمع	جمع	واحد
وقت	اوقات	ہدایات	ہدایت
ضرورت	ضروریات		
غذا	انغذیہ		
طبیعت	طہائع		

=====

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

=====

سوال نمبر 4: مذکر کے مونث اور مونث کے مذکر لکھیں۔

ملازم فقیر سقا بیوی مریض

جواب:

مذکر	مونث	مونث	مذکر
ملازم	فقیر	بیوی	سقا
مریض	ملازمہ	مریضہ	سقا

سوال نمبر 5: جملہ اسمیہ کی تعریف بیان کریں۔

جواب: جملہ اسمیہ:

جو مرکب نام کے دو حصے ہیں۔ اگر مسند اور مسند الیہ دونوں اسم ہوں تو یہ مل کر جملہ اسمیہ بنائیں گے۔ مثلاً احمد نیک ہے، میں "احمد" اسم مسند الیہ اور "نیک" اسم صفت ہے۔ چنانچہ یہ جملہ اسمیہ ہوا۔
 جملہ اسمیہ کے اجزاء: جملہ اسمیہ کے درج ذیل اجزاء ہیں:

۱۔ اسم مبتدا ۲۔ متعلق خبر ۳۔ خبر ۴۔ فعل ناقص
 مثال: احمد گھر میں موجود ہے۔

اس جملے میں "احمد" اسم یا مبتدا ہے "گھر میں" متعلق خبر ہے۔ "موجود" خبر ہے اور "ہے" فعل ناقص ہے۔

ہدایات برائے اساتذہ

- سبق خوانی سے قبل بچوں کو ذرا سے کے فنی عناصر سے آگاہ کیا جائے۔ کردار، منظر، لہجے کے اتار چڑھاؤ، ادائیگی وغیرہ
- معنی کے دیگر ذرائع خاص طور پر انارکلی کے بارے میں بتایا جائے۔
- سبق کے مرکزی نکتے کی وضاحت کی جائے۔
- معنی کے اقتداءزیاں اور زبان کے بارے میں سادہ اور آسان لفظوں میں وضاحت کی جائے۔

8۔ نئی ہمسائی

میرزا ادیب (۱۹۱۳ء۔ ۱۹۹۹ء)

حالات زندگی:

میرزا ادیب لاہور میں پیدا ہوئے۔ ان کا اصل نام دلاور علی تھا۔ ابتدائی تعلیم اسلامیہ ہائی سکول بھائی گیٹ میں پائی اور اسلامیہ کالج لاہور سے بی۔ اے کیا۔ معروف رسالے ”ادب لطیف“ کے مدیر رہے۔ ریڈیو پاکستان سے بھی منسلک رہے۔ تمام زندگی علمی و ادبی سرگرمیوں میں بسر کی۔

میرزا ادیب ایک بلی اور ریڈیائی ڈراما نگاری میں ایک نمایاں مقام رکھتے ہیں۔ ان کے ڈراموں کے کئی مجموعے شائع ہو چکے ہیں۔ جن میں: آنسو اور ستارے، لہو اور قالین، شیشے کی دیوار، فصیل شب، لکس پردہ اور خاک نشین شامل ہیں۔ وہ اپنے ڈراموں میں عام انسانی زندگی کے تضادات اور تصادم کو پیش کرتے ہیں۔ ان کی زبان گفتہ اور رواں ہے اور مکالمہ نگاری میں انہیں خاص مہارت حاصل ہے۔ آپ کی آپ جی سنی کا دیبا کے ہم سے شائع ہوئی ہے اور خاکے ناخن کا قرض۔

(مشکل الفاظ کے معانی)

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
اُفتاد	مشکل۔ مصیبت	اعتراف	ثبوت
لے بسا آرزو	آرزو کے پورا نہ ہونے پر	پاسخی	چاہ پائی پر پردوں کی طرف
کہ خاک خُده	انفوس سے کہتے ہیں	عوض وضع	خوبصورت
زخم رسیدہ	زخم کھایا ہوا	لگائی بھائی کرتا	ایک دوسرے کے خلاف
		بھڑکانا۔ فتنہ پیدا کرنا۔ فحیت	
مستح	المجہاد		

مشکل الفاظ کے معانی: ٹیکسٹ بک صفحہ نمبر: 50

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
عالم	وقت	مشغول	مصرف

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

پاشی	چادر پانی پر پیروں کی طرف	راز دارانہ انداز	سرگوشی کے انداز میں
سلائی	اُدی کپڑے جینے کا سوا	دلچسپی	لگاؤ، رغبت
سوئٹر	اُون یا سولے سوت کا بنا ہوا بنیان		

مشکل الفاظ کے معانی: فیکسٹ بک صفحہ نمبر: 51

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
بیاری ہو	احسں بنانا، ہو قوف بنانا	کرشمہ	عجیب بات
بہال	طاقت، بہادری، ہمت	سنگ دل	بھر پیسے دل والا، سخت دل، عالم
میل ملاپ	ملنا جلتا، دوستی و محبت	افسانہ	قصہ کہانی، داستان
قصہ	واقعہ، ماجرا	آگ بھڑکنا	جوش مارنا
بہید	راز، چھپی ہوئی بات		

مشکل الفاظ کے معانی: فیکسٹ بک صفحہ نمبر: 52

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
مندمل	بھرنے والا، ٹھیک ہونے والا	فرق	ڈوبنا، کھویا ہوا
سجی	شدت، سختی	سینہ سمندر ہونا	سمندر کی طرح گہرا ہونا
بہید	راز	سمت	الہام ہوا
خواہ مخواہ	بلاوجہ، بے ضرورت	زخم رسیدہ	زخم کھایا ہوا
لگائی بھائی کرنا	ایک دوسرے کے خلاف بھڑکانا۔ قصہ پیدا کرنا۔ خبیثت		

مشکل الفاظ کے معانی: فیکسٹ بک صفحہ نمبر: 53

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
قصہ	واقعہ، ماجرا	خوش وضع	خوبصورت

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

لگ تلک	جدا	کہ خاک شدہ	افسوس سے کہتے ہیں
اسے بسا آرزو کہ خاک شدہ	ہائے افسوس، ایسی کتنی ہی آرزوئیں پوری نہ ہوئی	سکین	سینما گھر کی دو دیوار جہاں فلم چلائی جاتی ہے اور اس عکس حرکت کرتے ہیں

نکشل الفاظ کے معانی: ٹیکسٹ بک صفحہ نمبر: 54

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
بید	راز	درپیش	سامنے، آگے، رو برو
جھانکنا	آنکھ سے نظر ڈالنا، دیکھنا	حرج	نقصان، ضرر
عزت کا سوال	عزت و احترام کا معاملہ		

نکشل الفاظ کے معانی: ٹیکسٹ بک صفحہ نمبر: 55

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
سرگوشی	سر کو کان کے پاس لے جا کر کچھ کہنا، چپکے چپکے باتیں کرنا، کانچوس	سر پرچونل	سخت مار پیٹ، لٹہ بازی
تھا	اکہلا، جدا	مسکین	غریب، عاجز
الہی خیر	خدا خیریت رکھے، کوئی خطرہ درپیش ہونے یا اندیشہ ہونے کے موقع پر	مہتا	الہداد
جابل	ان پڑھ، بے علم	معنی خیر	بامعنی، با مقصد
دار	تاریف و تحسین، دلدلہ	منہ نہ کھلواؤ	ایسا موقع مت دو کہ میں بڑی بھلی جو کچھ دل میں ہے کہہ ڈالوں

=====

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

=====

مشکل الفاظ کے معانی: فیکسٹ بک صفحہ نمبر: 56

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
کسر	کسی	بہتان	تہمت، الزام
بے تاب	جس میں صبر نہ ہو، بے چین	اندیشہ	ڈر
مقدمہ	(قانون) وہ مسئلہ جو فیصلے کے لیے عدالت میں پیش ہو	منظمانا	پہرکانا
بار	بوجھ	معنا	الجماعہ
بھونڈا مذاق	نازیبا مزاح، برا مزاق	اضطراب	بے چینی، بے قراری
بے چینی	بے آرامی، پریشانی		

مشکل الفاظ کے معانی: فیکسٹ بک صفحہ نمبر: 57

الفاظ	معنی
پردہ	جو چیز دیکھنے میں حائل ہو، کپڑا جس کے درمیان میں ہونے کی وجہ سے پار کی چیز نظر نہ آئے (ڈرامہ ختم ہونے کے بعد سٹیج پر جو کچھ گرایا جاتا ہے)

سوال نمبر 1: بحوالہ سبق اور مصنف مندرجہ ذیل اقتباس کی تشریح کیجیے:

میں پاگلوں کی سی باتیں کر رہی ہوں۔ یہ بھی خوب رہی۔ اور تم کون ہو۔ تم سب کی سب اپنی نئی ہمسائی کی شکل میں اپنا ماضی دیکھ رہی ہو۔ اپنے اندیشوں کی پرچھائیں محسوس کر رہی ہو۔ تمہارا ماضی ابھی تک تمہارے ارد گرد منڈلا رہا ہے۔ تمہارے اہم پیشے دھواں بن کر تمہارے دماغوں پر چھائے ہوئے ہیں۔ اس حرارت کو تم نے ایک مسمما بنا دیا ہے۔ جب تک میں خود جا کر اس کی باتیں سن نہیں لوں گی، چھین سے نہیں بیٹھوں گی۔ تم نے میرا اضطراب بڑھا دیا ہے۔ میری بے چینی دگنی کر دی ہے۔ میں خود اس کے پاس جاتی ہوں اور اس کی زبانی اس کے حالات سنتی ہوں۔

جواب: سبق کا نام: نئی ہمسائی مصنف کا نام: میرزا ادیب

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

معنی کا حوالہ / سیاق و سباق:

میرزا ادیب یک باہی اور ریڈ پائل لڈ امانگاری میں ایک نمایاں مقام رکھتے ہیں۔ ان کے ڈراموں کے کئی مجموعے شائع ہو چکے ہیں۔ وہ لہجہ ڈراموں میں عام انسانی زندگی کے تقاضات اور تضاد کو پیش کرتے ہیں۔ ان کی زبان گفتہ اور ردال ہے اور مکالمہ نگاری میں انھیں خاص مہارت حاصل ہے۔ اس سٹی میں بتایا گیا ہے کہ جب کوئی نیا شخص کسی محلے میں آتا ہے۔ تو اس کے بارے میں لوگ خود سے باتیں کرتے گتے ہیں۔ دراصل یہ پہلو اہا کر کیا گیا ہے کہ بغیر تحقیق کے کسی بات پر کان نہیں دھرنے چاہیے۔

تشریح:

- ڈرامے میں ایک محلہ پیش کیا گیا ہے۔ جس میں ایک نئی ہمسائی آتی ہے جو لوگوں سے زیادہ میل جول نہیں رکھتی۔ تو محلے کی عورتیں اس کے بارے میں طرح طرح کے گمان کرنے لگتی ہیں۔ لوگ اس کے کردار میں الجھن کا شکار ہو جاتے ہیں ہر روز نئی ہمسائی کے بارے میں عجیب شک و شبہات پیش کیے جاتے ہیں۔ پھر گھٹ جو کہ محلے کی باشندہ ہے وہ فیصلہ کرتی ہے کہ خود ہمسائی کے پاس جا کر بات کی تحقیق کرے۔ اور وہ دوسرے محلے داروں کو سمجھاتی ہے کہ اپنے ڈر کی وجہ سے جو ماضی میں آپ کے اندر اذیتہ جائے کسی کو نظر نہیں کرنا چاہیے۔ جب ہم سنی سائی باتوں پر عمل کرتے ہیں تو ہمیں کچھ نہ معلوم ہونے تک بے فہمی رہتی ہے۔ اس لیے وہ خود بات کی تحقیق کرنے کا فیصلہ کرتی ہے۔

مشق

سوال نمبر 1: مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جواب لکھیں:

الف۔ نئی ہمسائی کے بارے میں رشیدہ نے زینت کو کیا بتایا؟

- جواب: نئی ہمسائی کے بارے میں رشیدہ نے زینت کو بتایا کہ وہ بڑی عجیب و غریب نظر آتی ہے۔ بھلے ہوئے، اس مکان میں آئے ہوئے مگر کیا محال، جو کسی سے ایک لفظ بھی کہا ہو اس نے۔

ب۔ زینت نے جمیلہ کو یہ قصہ سنایا تو اس نے کیا کہا؟

- جواب: زینت نے جمیلہ کو یہ قصہ سنایا تو جمیلہ نے کہا ایکٹرس بننے کا شوق تو مجھے بھی بڑا تھا اور جوانی تک رہا۔ گھر والوں سے چھپ چھپ کر فلمی رسالے پڑھا کرتی تھی۔ کیا کہوں تم سے تنہائی میں کیا کچھ سوچا کرتی تھی۔ (آہ بھر کر) سوچا کرتی تھی کہ اگر مجھے سکرین پر آنے کا موقع مل جائے تو کمال کر دکھاؤں گی۔

=====

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

=====

ج۔ اس ڈرامے میں کس سماجی برائی کی طرف اشارہ کیا گیا ہے؟

جواب: اس ڈرامے میں جھوٹ، ہتھکنڈ، اور غیبت جیسی سماجی برائیوں کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ اس سبق میں یہ پہلو اجاگر کیا گیا ہے کہ بغیر تحقیق کے کسی بات پر کان نہیں دھرنے چاہیے۔ کسی کے شخصی کردار کے بارے میں نامناسب بات کرنا بھی برائی ہے۔

د۔ کیا نئی ہمسائی کے بارے میں عورتوں کی باتیں درست تھیں؟

جواب: نئی ہمسائی کے بارے میں عورتوں کی باتیں جھوٹ اور ہتھکنڈ پر مبنی تھیں۔ ان باتوں کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں تھا۔

و۔ اس ڈرامے سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

جواب: ڈراما "نئی ہمسائی" کے تجزیے سے یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ ان کے ڈراموں میں متوسط اور زیریں متوسط طبقے کے کردار، معاشرے میں اپنے معاشی اور نفسیاتی مسائل کے ساتھ اظہار پاتے ہیں۔ عورت کی نفسیات و عادات، بچہ تارے کے نفسیاتی اثرات، ادھام پرستی کے نتائج، ضمیر کی خلش، مجروح انانیت کی تسکین اور کرداروں کے نفسیاتی تجزیے؛ ان کی انسانی نفسیات سے دلچسپی کی ضمانت دیتا ہے۔ اس ڈرامے میں جھوٹ، ہتھکنڈ، اور غیبت جیسی سماجی برائیوں کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ اس سبق میں یہ پہلو اجاگر کیا گیا ہے کہ بغیر تحقیق کے کسی بات پر کان نہیں دھرنے چاہیے۔ کسی کے شخصی کردار کے بارے میں نامناسب بات کرنا بھی برائی ہے۔

سوال نمبر 2: درج ذیل جملوں کی وضاحت کریں:

الف۔ مجھے تو لگائی بھائی کرنے والوں سے سخت نفرت ہے۔

جواب: وضاحت:

(ایک دوسرے کے خلاف بھڑکانا۔ فتنہ پیدا کرنا۔) غیبت کرنے والے کو اللہ تعالیٰ سخت ناپسند کرتے ہیں۔ ایسے لوگ جو کہ لگائی بھائی کا کام کرتے ہیں قابل نفرت ہیں۔

ب۔ خیال تھا ہمیشہ ساتھ رہیں گے اور دنیا کو اپنے لیے جنت بنائیں گے۔

جواب: وضاحت:

رشیدہ کے مطابق نئی ہمسائی کو بچپن میں کسی سے گہری محبت تھی اور وہ رشتہ دار بھی تھے۔ ان کا خیال تھا کہ وہ ہمیشہ ساتھ رہیں گے اور اپنے خوابوں کی تکمیل کر کے خوشگوار زندگی گزاریں گے جیسا کہ دنیا ہی میں جنت مل جائے۔ بچپن میں اسے کسی سے محبت تھی، بڑی گہری محبت۔ دونوں ایک ہی جگہ کھیلتے تھے، ایک ہی جگہ پڑھتے تھے، رشتے دار تھے نا خیال تھا ہمیشہ ساتھ رہیں گے اور دنیا کو اپنے لیے جنت بنالیں گے (آہ بھر کر) محبت کے خواب دیکھنے والے یہی بات سوچا کرتے ہیں مگر دنیا والے سخت سنگ دل ہیں، کسی کی محبت کو پروان چڑھنے دیکھ نہیں سکتے۔

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

ج۔ تم سب اپنے اندیشوں کی پرچھائیں محسوس کر رہی ہو۔

جواب: وضاحت:

جو لوگ نفسیاتی مسائل کا فکرم ہوتے ہیں وہ اندیشہ کی بنا پر لوگوں پر الزام عائد کرتے ہیں درحقیقت ان کے خیالات پر ماضی کے تلخ حالات کا اثر ہوتا ہے۔ جس کی بنا پر وہ لوگوں پر شکوک و شبہات کرتے ہیں۔ میں پاگوں کی سی باتیں کر رہی ہوں۔ یہ بھی خوب رہی۔ اور تم کون ہو۔ تم سب کی سب اپنی ہی ہسائی کی شکل میں اپنا ماضی دیکھ رہی ہو۔ اپنے اندیشوں کی پرچھائیں محسوس کر رہی ہو۔ تمہارا ماضی ابھی تک تمہارے ارد گرد منڈلا رہا ہے۔ تمہارے اندیشے دحوں بن کر تمہارے دماغوں پر چھائے ہوئے ہیں۔ اس عورت کو تم نے ایک معائنہ دیا ہے۔ جب تک میں خود جا کر اس کی باتیں سن نہیں لوں گی، مگر میں سے نہیں بیٹھوں گی۔ تم نے میرا اضطراب بڑھا دیا ہے۔ میری بے چینی دگنی کر دی ہے۔ میں خود اس کے پاس جاتی ہوں اور اس کی زبانی اس کے حالات سنتی ہوں۔

سوال نمبر 3: درج ذیل الفاظ کو جملوں میں استعمال کریں:

کرشمہ سگدل تلی بید حادثہ
سر پھونک افتاد منڈلانا بے چینی خوشگوار

جواب:

الفاظ	معنی	جملے
کرشمہ	اچانک ظہور پذیر ہونے والی کیفیت یا غیر معمولی کام، اجاز۔	پاکستان کی سر زمین قدرت کے حسین کرشموں سے بھری ہوئی ہے۔ عالم کے ذرے ذرے میں خدا کی قدرت کے بہت سے کرشمے ہیں۔
سگدل	بے رحم	ہلا کو خان ایک سگدل اور ظالم حکمران تھا۔ سگدل ڈاکوؤں نے قافلے کو بے دردی سے لوٹا اور لوگوں کا قتل عام کر دیا۔
تلی	شدت، ناگواری، بدعری	بھارت کا کشمیر پر غاصبانہ قبضہ پاکستان اور بھارت تعلقات میں تلی کا باعث ہے۔
بید	راز، چھپی ہوئی بات	اسلام لوگوں کے بید ٹوٹنے سے منع کرتا ہے۔
حادثہ	سائنس، السوسٹاک امر،	انور کے والد کی اچانک موت اس کے لیے بہت بڑا حادثہ تھی۔

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

غم انگیز واقعہ، مصیبت یا آفت	مسافریس کو حادثہ پیش آیا جس کے باعث تین مسافر جان کی بازی ہار گئے۔
سر پھٹول سخت مار پیٹ، لٹھ بازی، ایسی لڑائی جس میں سر پھٹنے تک کی لوبت آجائے	حکومت اور اپوزیشن کی سر پھٹول ہمیشہ سے ہی ہو رہی ہے۔ چٹل خودی کا نتیجہ سر پھٹول کی صورت میں نکلا۔
اقتار مشکل۔ مصیبت	شاہیں کبھی ہار سے تھک کر نہیں مگرتا پر دم ہے اگر تو تو نہیں خطرہ اقتار سچ ہے کہ اقتار اور مصائب لوگوں کے طرف اور حوصلے کا امتحان ہوتے ہیں۔
مٹھلانا ارد گرد گھومنا، چکر لگانا	پرندے رزق کی تلاش میں دن بھر ایک شاخ سے دوسری شاخ پر مٹھلاتے رہتے ہیں۔ آئندہ کچھ سالوں تک کرونا وبا سے متاثر ہونے کا خطرہ سر پر مٹھلاتا رہے گا۔
بے چینی بے قراری، پریشانی	دبا کے دلوں میں امتحان منعقد کرنے کے حکومتی اعلان نے طلبہ کی بے چینی کو دوگنا کر دیا۔
خوشگوار دلکش، نہانا	ملک کے مختلف علاقوں میں ہڈوں سے موسم خوشگوار ہو گیا۔ ماحول کو خوشگوار بنانے کیلئے زیادہ سے زیادہ فحش کاری کی جانی چاہیے۔

سوال نمبر 4: مندرجہ ذیل جواہات میں سے صحیح کی نشان دہی (✓) سے کریں:

۱۔ مرزا ادیب کس صوبے میں پیدا ہوئے:

- الف۔ پنجاب ✓
 ب۔ بلوچستان
 سید۔ سندھ
 د۔ خیبر پختونخوا

۲۔ مرزا ادیب کی زبان ہے:

- الف۔ گجراتی اور رواں ✓
 ب۔ نہایت مشکل
 ج۔ نہایت آسان
 د۔ کہیں مشکل کہیں آسان

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

۳۔ مسائی کو بچپن سے کیا بننے کا شوق تھا:

- الف۔ ایکٹرس ✓ ب۔ ڈاکٹر
ج۔ شاعر د۔ استانی

جوابات:

۱۔ الف	۲۔ الف	۳۔ الف
--------	--------	--------

سوال نمبر 5: روزِ مہرہ کی تعریف لکھیں۔

جواب: روزِ مہرہ:

روزِ مہرہ بیان کے اس اسلوب اور یوں چال کو کہتے ہیں جو اعلیٰ زبان استعمال کرتے ہیں۔ اس کے خلاف استعمال کو غلط سمجھا جاتا ہے۔ ایسا بھی ہوتا ہے کہ بعض اوقات بیان قواعد کی زد سے درست ہوتا ہے لیکن روزِ مہرہ کی زد سے غلط ہوتا ہے۔ مثلاً "اس کی چشم میں درد ہے"، "کہنا غلط ہے۔ جب کہ" "اس کی آنکھ میں درد ہے" "کہنا درست ہے۔ اسی طرح "وہاں جا کر اس کو کہنا" غلط ہے جب کہ "وہاں جا کر اس سے کہنا" درست ہے۔

درج ذیل جملے پڑھیں اور استاد صاحب کی مدد سے روزِ مہرہ کی غلطیاں درست کریں:

- الف۔ بارش برس رہی ہے۔ ب۔ میں نے پشاور جانا ہے۔
ج۔ آئے روز کا جھگڑا اچھی بات نہیں۔ د۔ آپ کا کیا حال چال ہے؟
ہ۔ جھوٹ مارنا بڑی عادت ہے۔ و۔ میں آپ کا بہت مشکور ہوں۔

جواب:

غلط جملے	درست جملے
الف۔ بارش برس رہی ہے۔	بارش ہو رہی ہے۔
ب۔ میں نے پشاور جانا ہے۔	مجھے پشاور جانا ہے۔
ج۔ آئے روز کا جھگڑا اچھی بات نہیں۔	روزِ روز کا جھگڑا اچھی بات نہیں۔
د۔ آپ کا کیا حال چال ہے؟	آپ کا کیا حال ہے؟

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

د۔ جموں شہر تاریخی حادثہ ہے۔	جموں پولیجر کی حادثہ ہے۔
م۔ میں آپ کا بہت مشکور ہوں۔	میں آپ کا مشکور ہوں۔

سرگرمی

ہر طالب علم اپنی پسند کے کسی ایک موضوع پر مقالہ لکھے۔

ڈراما نگاری

”ڈراما کی اصل ہونانی لفظ ”ڈراما“ ہے جس کا مطلب ہے: مکر کے دکھانا۔“ گویا اس لفظ میں اس صنف کی اساسی خصوصیت آجاتی ہے کہ ہقیہ اصناف ادب کے برعکس اسے عملی صورت میں سامعین کے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔“
(ڈاکٹر سلیم اختر، اردو ادب کی مختصر تاریخ)

ہدایات برائے اساتذہ

- سبق خوانی سے قبل یہ بتایا جائے کہ کسی کی عدم موجودگی میں اس کے خلاف رائے دینے سے کیا اخلاقی اور معاشرتی خرابیاں پیدا ہوتی ہیں۔
- سبق کے مرکزی خیال کی وضاحت کی جائے۔
- معصم کے اسلوب بیان اور زبان کے بارے میں بتایا جائے۔
- ڈراما نویسی میں کردار نگاری کی اہمیت واضح کریں۔
- طلبہ سے کسی گھریلو یا آپس کی بات چیت کا مقالہ لکھنے کے لیے کہیں یا انھیں روزانہ مصروفیات کم از کم ایک ہفتے تک ڈائری لکھنے کے لیے کہیں۔

9۔ نئی اور پرانی تہذیب کی فکر

مرزا فرحت اللہ بیگ (۱۸۸۳ء - ۱۹۴۷ء)

حالات زندگی:

مرزا فرحت اللہ بیگ دہلی میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم دہلی کے گورنمنٹ ہائی سکول سے حاصل کی۔ بی۔ اے کی ڈگری سینٹ سیٹھن کالج، دہلی سے حاصل کی۔ اس کے بعد حیدر آباد دکن چلے گئے۔ پہلے عسکری تعلیم میں کام کیا۔ بعد میں ان کی خدمات عسکریہ الٹنے سے حاصل کر لیں، جہاں ترقی کر کے ہوم سیکرٹری ہو گئے۔

فرحت اللہ بیگ نے زیادہ شہرت اپنے مضامین کے سبب پائی۔ ان کا طرزِ تحریر سادہ اور پر لطف ہے۔ دو بڑے گفتگو انداز میں لکھے ہیں اور جا بجا مزاح کی چاشنی سے تحریر میں لطف پیدا کر دیتے ہیں۔ ان کے مضامین میں مضامین فرحت کے نام سے شائع ہو چکے ہیں۔ دلی کا ایک یادگار مشاعرہ، مولوی نذیر احمد کی کہانی، کچھ میری اور کچھ ان کی زبانی اور مردہ بدست زندہ ان کے لافانی مضامین میں سے ایک ہے۔

(مشکل الفاظ کے معانی)

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
اتالیق	استاد	ملی آنا	ناپسندیدگی کا اظہار
بے سرو پا	بے محنتی	تبادل فرماتا	کھانا کھاتا
تعلیم	عزت کرتا	چوہ دار	وہ تو کوجو مصالحے کر اسیروں کے آگے چلتا ہے
رمونخ	رہا ہلکا اثر	سامنے	گھوڑے کی دیکھ بھال کرنے والا
سرتاپا	سر سے پاؤں تک	شامت اعمال	کچے کی سزا
حقیقتیں	حالات	فراغت	فرصت
بخش	کھاتا ہوا	عج	معروف

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

معاصین	قرعی ساتھی، مصاحب کی جمع	نوبت	کسی کام کے ہونے کا وقت۔ ایک سائز کا نام۔ برطانیہ کی ایک ملکہ کا نام
--------	--------------------------	------	---

مشکل الفاظ کے معانی: ٹیکسٹ بک صفحہ نمبر: 59

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
محل	مقام ہوا	نحو	معروف
عدا خواست	خدا نہ کرے، جو کسی ان چاہی چیز کے لیے بولتے ہیں	اتالیق	استاد
مقابلہ، برابری	مقابلہ، برابری	رعورخ	رہز ضبط، اثر
سر تا پا	سر سے پاؤں تک	نقطے	نشانات
فراغت	آرامت	اسم شریف	نام

مشکل الفاظ کے معانی: ٹیکسٹ بک صفحہ نمبر: 60

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
فرکشی (Turkish)	ترکی	چویدار	دو نوکر جو مصالحے کراہیروں کے آگے چلا ہے
بگوس	بیلٹ لڑائی کرینہ جو نواب پہنتے ہیں	شیر دانی	اچکن کی طرح کالہاں
دستار	پگڑی، عمامہ	معاصین	قرعی ساتھی، مصاحب کی جمع
شہدہ بمقدار علم	جتنا علم ہو اس کی مناسبت سے دعویٰ کرنا چاہئے	چوہ ترہ	مرحہ یا مستطیل صورت میں زمین سے اونچا جگہ
قہر درویش بر جان درویش	غریب کا قصہ کہتی ہی جان پر اترتا ہے	دقیالوسی	پرانے زمانے کا، نہایت پرانا

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

دامن	لباس کا پچلا حصہ	حاجت مند	ضرورت مند، محتاج
عائیشان	بڑی شان کا، اعلیٰ مرتبہ کا	محل سرا	بادشاہوں، نوابوں اور رئیسوں کا رہن خانہ
پر تلف	شاد ار، اہتمام سے آراستہ یا تیار کیا ہوا	بھجا	چھت روشنی ان یا کھڑکی سے آگے بڑھا ہوا حصہ جو بارش اور دھوپ کی روک کے لیے بنایا جاتا ہے
بشیر آدم	وہ کمرہ جہاں بشیر (اسنوکر کی طرح کھیل) کھیلا جاتا ہے	رکوع	نماز میں گھٹنوں پر ہاتھ رکھ کر جھکنا
مسبری	ایک وضع کا پتک جس کی پٹیاں چوڑی اور تقسیم، پائے کرسی کے پاؤں کی طرح بلند ہوتے ہیں		

مشکل الفاظ کے معانی: ٹیکسٹ بک صفحہ نمبر: 61

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
تسلیمات	آداب و سلام	چوہدار	وہ نوکر جو صالے کراہیروں کے آگے چلتا ہے
لَا تَعْلَمُ وَلَا تَعْلَمُ	بجزاری کے موقع پر بولتے ہیں	تہذیب	چھن، ثقافت
نطف	مرد، لذت		

مشکل الفاظ کے معانی: ٹیکسٹ بک صفحہ نمبر: 62

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
علم مجلس	محفل میں نشست برخواست اور برتاؤ کے قواعد کا علم	مصاحب	ایک مہمد خصوصاً سلاطین یا امرا کی محبت میں رہنے والے محفل کے لیے ہوتا ہے

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

آگ بگولا	فصے میں بھر ہوا	آرزو	جسٹا، خواہش
صاف گوئی	صاف صاف کہنا، کھری بات کہنا	لا پرواہی	بے پرواہی، بے خبری
سائیس	گھوڑے کی دیکھ بھال کرنے والا	چتنے مودھ اتنی باتیں	ہر شخص اپنی کچھ کے مطابق رہتا ہے، ہر ایک کی ہوتی ہے، ہر شخص اپنی اپنی کہتا ہے
ریشمی	ریشم کا پادریٹھم سے بنا ہوا	پر غلبہ آرا یہ تصنیف	سب سے زیادہ فوقیت والی رائے کا مان لینا، سب سے زیادہ فوقیت والی بات کا تسلیم کر لینا
باگ ڈور	وہ رسی جو گھوڑے کی گردن یا لگاہ میں باندھ کر سائیس اپنے ہاتھ میں رکھتا ہے (پیشتر گھوڑے کو ٹھلاتے وقت)	جل کر	مقتل ہو کر، حسد کرنا
لاحظہ	جانچ، مشاہدہ	ایک قسم موقوف	(کسی کام کا) ایک دم رک جانا
آسٹریلیا		بلاوجہ	بغیر کسی سبب کے، جس کی کوئی وجہ نہ ہو
شکر	کھاڑ، چینی، شیرینی	آفت	مصیبت، تکلیف
پیشانی	ہاتھ	جوش	شدت، کڑوت
تعریفوں کے پل	گاتار تعریف کیے جانا، بہت مہلتے سے تعریف کرنا	نگرا	ایک ناک سے معذور
اکشاف	(کسی بات کا) ظہور، کھلنا	بڑے بڑے دیدوں سے	بریں نظروں سے

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

بیگن	ایک قسم کی سبزی (بیگن)	بھاڑ	بھاڑیاں، بھاڑی داریاں
سرکار کا نوکر ہوں بیگن کا نہیں	مطلب یہ کہ جس سے فائدہ پہنچے گا ہم اس کی ہاں میں ہاں ملائیں گے یہ کہلوت اس وقت بولی جاتی ہے جب کوئی خوشامدی سوچنے کے مطابق کسی بڑے کی ہاں میں ہاں ملائے اور اس کی اپنی کوئی رائے نہ ہو۔		
خداوندِ نعمت	ہانے کا ایک طریقہ	بھال	ہست
زمین و آسمان کے قاربے ملاتا	حد سے زیادہ مبالغہ یا غلو سے کام لیوہ بہت باتیں بنانا	نہایت	توہین، برائی، عیب گیری
فراموشی	فراموشی	غٹھیں اڑانا	شیشیاں بھارت، جھوٹی سچی باتیں کرنا
واقفیت	جان پہچان	شعر و سخن	شعر و شاعری، شعر و ادب
پڑزہ	کسی گل یا مشین کا کوئی حصہ	چمچا	شہرت
جوڑ بند	عضو	لاؤ لکھو	فوج مع سامان، سارو سامان
برخاست	ختم، بند	عمل سرا	بادشاہوں، نوابوں اور رکنیوں کا زمان خانہ
نچھڑ کتا	اچھلنا، کودنا	چھانٹ	چٹاؤ، بہت سی چیزوں میں سے چند کو منتخب یا الگ کرنے یا چھانٹنے کا عمل

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

مشکل الفاظ کے معانی: فیکٹ بک صفحہ نمبر: 63

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
خدا جھوٹ نہ بولے	کوئی غیر معمولی بات کہنے سے پہلے کہتے ہیں	بچے چٹکے	اچھے بچے، محنت مند
ابنِ شاہِ اللہ	اگر اللہ نے چاہا	چینک	وہ آواز جو ناک سے سوزش ہونے کی وجہ سے نکلتی ہے
الغرض	آخر کار	گدھے، گھوڑے	سب سے ایک سا برتاؤ کرتے ہیں
تغییر	لہلہ، سمجھوتہ	ہجرا	کئی بار، بہت
نزلہ	ایک مرض کا نام جس میں مطلق اور ناک سے پانی گرنا آنکھوں میں بہتا ہے	سردانا	بہت سمجھانا یا کہنا، سمجھانے کی کوشش کرنا
مح صافین	ساتھیوں سمیت	ایک نہ چلی	کوئی بات کا رگ نہ ہونا

سوال نمبر 1: بحوالہ سبق اور مصنف مندرجہ ذیل اقتباس کی تشریح کیجیے:

لب تھوڑا سا اس مکان کا نقشہ بھی من لیجیے۔ کوٹھی کیا ہے، کسی بڑے بادشاہ کا محل ہے۔ قیامت کی کرسی ہے۔ سامنے بڑا میدان ہے۔ اس میں سے ایک چوڑی سڑک پتھر کھائی ہوئی سبز میوں تک آتی ہے۔ بزمیوں کے بعد گن چھوڑا اور گن چھوڑے کے بعد بھر سبز میوں ہیں اور یہیں سے کئی منزلہ مردانہ مکان شروع ہوتا ہے۔ پہلی منزل میں پرانا قیامی سامان بھرا ہوا ہے۔ ان کمروں کے سامنے جویر آمد ہے، اس میں چند ٹوٹی پھوٹی کرسیاں لاوارث حاجت مندوں کے لیے پڑی رہتی ہیں۔

جواب: سبق کا نام: نئی اور پرانی تہذیب کی فکر مصنف کا نام: مرزا فرحت اللہ بیگ

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

منشن کا حوالہ / سیاق و سباق:

فرحت اللہ بیگ نے زیادہ شہرت اپنے مضامین کے سبب پائی۔ ان کا طرزِ تحریر سادہ اور ہر لطف ہے۔ وہ بڑے گفتہ انداز میں لکھتے ہیں اور چابکداز حراج کی چاشنی سے تحریر میں لطف پیدا کر دیتے ہیں۔ ان کے مضامین فرحت کے نام سے شائع ہو چکے ہیں۔ اس سبق میں قدیم اور جدید تہذیب میں فرق بیان کیا گیا ہے۔ مزید دونوں تہذیبوں کے مختلف پہلوؤں کو اجاگر کیا گیا ہے۔
تشریح:

مرزا صاحب نے تعلیم کے بعد ملازمت تلاش کرنا شروع کی تو ان کے دوست نے ایک بڑے عہدے دار کا بتایا کہ ان کے بیٹے کو استاد کی ضرورت ہے۔ اس طرح مرزا صاحب اس عہد دار کے گھر چلے جاتے ہیں۔ اس گھر کا نقشہ مرزا نے کچھ اس طرح بیان کیا ہے کہ مکان بہت ہی وسیع و عریض تھا۔ جس میں ایک کھلا اور ہوا دار میدان تھا۔ میدان سے ایک گول راستہ مکان کی میز میوں تک جاتا تھا۔ اس کے بعد ایک اونچی سے مربع فصّ جگہ تھی جو کہ زمین سے اونچی بنائی گئی تھی۔ جس کو صحن کے طور پر استعمال کیا جاتا تھا۔ اس کے بعد دوبارہ میز حیاں شروع ہو جائیں۔ اس کے بعد مکان کا وہ حصہ شروع ہوتا جو مردوں کے لیے رکھا گیا تھا۔ اس جگہ کی بہت سی منزلیں تھیں۔ پہلی منزل بہت ہی پرانی اور بوسیدہ تھی۔ جو کہ سالان سے بھری ہوئی تھی۔ اس منزل کے کمروں کے سامنے کچھ پرانی کرسیاں رکھیں گئی تھیں جن کی حالت بہت ہی زیادہ بوسیدہ تھی۔ یہ کرسیاں ضرورت مندوں کے لیے رکھی گئی تھیں۔ کوئی بھی غریب ان کرسیوں کا استعمال کر سکتا تھا۔

منشن

سوال نمبر ۱: درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیں:

الف۔ سبق میں انگریزی کی کس شکل کا ذکر ہوا ہے؟

جواب: انگریزی کی ایک شکل ہے کہ "شرق مشرق ہے اور مغرب مغرب۔ یہ دونوں نہ ملے ہیں، نہ ملیں گے"۔ جس طرح یہ صحیح ہے، اسی طرح یہ شکل بھی صحیح ہونی چاہیے کہ "ماضی ماضی ہے اور حال حال۔ یہ دونوں نہ ملے ہیں اور نہ ملیں گے"۔

ب۔ مصنف نے تعلیم سے فراغت کب پائی؟

جواب: مصنف نے سنہ انیس سو (۱۹۰۰ء) میں تعلیم سے فراغت پائی۔

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

ج۔ مصنف کون سا لباس پہن کر نواب صاحب کے ہاں گئے؟

جواب: مصنف کا لباس سیاہ فرش کوٹ، دستار اور پلٹ فرامیتی کمر بند جو نواب پہنتے ہیں پر مشتمل تھا۔ عام طور پر مصنف دستار نہیں پہنتے تھے۔ چونکہ نواب صاحب پرانی وضع کے دلدادہ تھے۔ اس لیے ننگے سر جانا مناسب نہ تھا۔

و۔ مصنف نے نواب صاحب کے مکان کا نقشہ کن الفاظ میں کھینچا ہے؟

جواب: مصنف نے نواب صاحب کے مکان کا نقشہ ان الفاظ میں کھینچا: کوٹھی کیا ہے، کسی بڑے بادشاہ کا محل ہے۔ قیامت کی کرسی ہے۔ سامنے بڑا میدان ہے۔ اس میں سے ایک چوڑی سڑک چکر کھاتی ہوئی بیڑھیوں تک آتی ہے۔ بیڑھیوں کے بعد مچھلیاں اور مچھلیاں چھوڑنے کے بعد پھر بیڑھیوں میں اور یہیں سے کئی منزلہ مردانہ مکان شروع ہوتا ہے۔ پہلی منزل میں پرانا قیامی مسلمان بھرا ہوا ہے۔ ان کمروں کے سامنے جو برآمدہ ہے، اس میں چند ٹوٹی پھوٹی گریباں لاوارث حاجت مندوں کے لیے پڑی رہتی ہیں۔ ان گریباں سے مجھ کو بھی واسطہ پڑا ہے۔ اس کا ذکر آئندہ کروں گا۔ چوڑی سڑک چکر کھا کے محل مرا کے دروازے کو گئی ہے۔ وہ بیسیڑا روم کے سامنے سے گزرتی ہے اور یہاں اتنی چوڑی ہو گئی ہے کہ اچھا خاصا مچھلیاں لکل آیا ہے۔ بیسیڑا روم کے بالکل سامنے دوسری منزل سے نیچے آنے کا ریزہ اور اس کے بائیں طرف اوپر کے بڑے کمرے کے سامنے چھوٹا سا بھجھا ہے۔ جھنجھ کے اوپر نہایت خوبصورت چچی سی مندر ہے۔ بس میرے مضمون کے لیے مکان کا اسی قدر ہی نقشہ بالکل کافی ہے۔

و۔ گھوڑا چلنے کے بجائے پھدکتا ہوا کیوں آیا؟

جواب: جب گھوڑا چلنے کے بجائے پھدکتا ہوا آیا۔ چار ٹانگ کے گھوڑے کی جگہ تین ٹانگ کا گھوڑا رہ گیا۔ یہ دیکھنا تھا کہ نواب صاحب آگ بگولا ہو گئے۔ مگر آخر کار یہ غلبہ آرا یہ تعفیہ ہوا کہ دوسرے گھوڑوں کے سائیسوں نے جل کر اس کی ٹانگ توڑ ڈالی ہے۔

و۔ نواب صاحب کا بیٹا علی گڑھ سے کیوں واپس آ گیا؟

جواب: نواب صاحب کے بیٹے نے علی گڑھ پہنچ کر ایک چور بھول صاحبزادے صاحب کا ہمدردی کا کہ "کلنگ والوں نے قلم ملازمین اور گاڑی، گھوڑوں کو بورڈنگ میں رکھنے سے انکار کر دیا ہے اور ہدایت کی ہے کہ اگر اس کلنگ میں رہتا ہے تو صرف ایک اتالیق اور ایک نوکر کے ساتھ آکر رہو ورنہ کوئی دوسرا کلنگ تلاش کرو۔" چونکہ صاحبزادے صاحب ان سہولیات کے بنا رہنا مشکل تھا اور نواب صاحب کے بیٹے کی واپسی پر بحث جاری تھی۔ یہ جانیں ہو رہی تھیں کہ دوسرا ہار آیا۔ لکھا تھا "میں اکیلا نہیں رہ سکتا۔ واپسی کی اجازت دی جائے۔" مصنف چاہتے تھے کہ صاحبزادے صاحب ایک طالب علم کی طرح کلنگ میں پڑھیں لیکن ان کی آن سنی کر دی گئی اور صاحبزادے صاحب کو واپسی کی اجازت دے دی گئی۔

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

ی۔ مضمون نگار نے نواب صاحب کو ان کے بیٹے کی تعلیم و تربیت سے متعلق کیا مشورہ دیا؟

جواب: مضمون نگار نے کہا کہ اس ریاست میں میرے ایک عزیز، ایک بہت عاقل و عمدے پرستہ انھوں نے مجھ سے کہا ”اے مہال! میں ایک ترکیب بتاؤں۔ یہاں کے ایک امیر اپنے چھوٹے صاحبزادے کو تعلیم کے لیے علی گڑھ بھیج رہے ہیں۔ میرا ان کے ہاں بہت اثر ہے۔ اگر کو تو تم کو اس لڑکے کا تعلق بنا کر بیچے کے لیے کہہ دوں۔ تمہاری تعلیم مفت میں ہو جائے گی اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ یہ نواب صاحب بڑے رموز کے آدمی ہیں۔ وہاں کے بعد تمہیں کوئی اچھی جگہ مل جائے گی۔“

سوال نمبر 2: درج ذیل الفاظ کے معانی لکھیں:

جس فراغت مصاحبین سائیں تصنیف

جواب:

معنی	الفاظ
لگا ہوا	جس
فرمت	فراغت
قریبی ساتھی، مصاحب کی جمع	مصاحبین
گھوڑے کی دیکھ بھال کرنے والا	سائیں
سمجھنا، (معانی کی) معنائی	تصنیف

سوال نمبر 3: درج ذیل الفاظ کو اپنے جملوں میں استعمال کریں:

تجویز حاجت مند نکل آتا آداب، بھالانا تہذیب

جواب:

معنی	الفاظ	جملے
دائے، تدبیر	تجویز	آئندہ بجٹ میں سرکاری ملازمین کی تنخواہوں میں تین فیصد اضافے کی تجویز پیش کی۔
تعلق، ضرورت مند	حاجت مند	اسلام ہمیں حاجت مندوں کی حاجت روائی کرنے کا حکم دیتا ہے۔

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

غل آنا	نا پسندیدگی کا اظہار	بیٹے کی اچھن میں ناگاہی کی خبر سن کر والد کے چہرے پر غل آگئے۔
آداب بجالانا	سلام کرنا	ہمارے ہاں آداب بجالانا بھی اچھی تہذیب کی علامت ہے۔
تہذیب	ثقافت، تمدن	ہمارے ہاں آداب بجالانا بھی اچھی تہذیب کی علامت ہے۔ موئن جو دڑو کی قدیم تہذیب کئی روایات کی اشیان ہے۔

سوال نمبر ۲: محاورہ کے کیا معنی ہیں۔ وضاحت کریں۔

جواب: محاورہ:

نعت کی زد سے "محاورہ" کا مطلب ہے "بات چیت کرنا"، لیکن اصطلاحاً جب کوئی کلام دوبارہ سے زیادہ الفاظ پر مشتمل ہو اور اپنے ہماری معنی دے تو وہ محاورہ کہلاتا ہے۔ مثال کے طور پر "آسمان سے ہاتھیں کرنا" محاورہ ہے جس کا مطلب ہے، "بہت ادھیچا ہوتا"۔ اسی طرح "آنکھیں پڑانا"، "ٹھوکر کھانا" بھی محاورے ہیں۔ کیونکہ ان محاورات میں "پڑانا" اور "کھانا" اپنے حقیقی معنوں میں نہیں بلکہ ہماری معنوں میں استعمال ہوئے ہیں۔

آپ سبق میں آنے والے درج ذیل جملوں پر غور کر کے محاوروں کی نشاندہی کریں:

الف۔ سب نیلی جلی آنکھوں سے میری طرف دیکھ رہے تھے۔

جواب: نشاندہی: نیلی جلی آنکھوں۔ جسے کا اظہار کرنا

ب۔ ایک چوہدار نواب صاحب کے بہت موٹھ چڑھے ہوئے تھے۔

جواب: نشاندہی: اس جملے میں "موٹھ چڑھے" سے مراد نواب صاحب کے خاص آدمی ہونا ہے۔

ج۔ مصاحبوں نے تعریفوں کے ہلے بانہ دے دیے۔

جواب: نشاندہی: اس جملے میں "ہلے بانہ" سے مراد ضرورت سے زیادہ تعریف کرنا

د۔ گھوڑے کی تعریف میں زمین و آسمان کے قبا بے ملا دیے۔

جواب: نشاندہی: اس جملے میں "زمین و آسمان کے قبا بے ملا دیے" سے مراد سے زیادہ مبالغہ یا شکر سے کام لینا

ه۔ میں کہاں ان سے بیچھا چمڑا تا پھر تا۔

جواب: نشاندہی: یہاں "بیچھا چمڑا تا پھر تا" سے مراد لمبات حاصل کرنا یا جان بچانے کے ہیں۔

=====

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

=====

ہدایات برائے اساتذہ

- سبق خوانی سے قبل قدیم اور جدید تہذیب میں فرق بیان کیا جائے اور ہر دو تہذیبوں کی خصوصیات بتائی جائیں۔
- اس سبق میں مصنف کے اسلوب نے دلچسپی اور مزاح کا سامان پیدا کیا ہے۔ اس حوالے سے زبان اور محاورے کے استعمال پر روشنی ڈالی جائے۔ روزمرہ سے اس کے امتیاز کو واضح کر سکیں۔
- مزاح نگاری کے مختلف حربوں اور طریقوں، انداز اور اسالیب کی تفصیل بتائی جائے۔
- مضمون لکھنے اور تقریر کرنے کی مشق کرائیں۔

10۔ سماج

شفیق الرحمن (۱۹۲۰ء۔ ۲۰۰۰ء)

حالات زندگی:

شفیق الرحمن، مشرقی پنجاب کے ضلع روہتک کے قصبہ کانور میں پیدا ہوئے۔ والد کا نام راجہ عبدالرحمن تھا، جو محکمہ آب پاشی میں انجینئر تھے۔ پانچویں جماعت تک تعلیم سنٹرل مسلم راجپوت ہائی اسکول کانور سے حاصل کی۔ سیٹ ہائی اسکول بہاولنگر سے میٹرک کیا۔ گورنمنٹ کالج روہتک سے ایف۔ ایس سی اور کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور سے ایم بی بی ایس کیا۔ اس کے بعد فوج کی ملازمت اختیار کی اور دوسری جنگ عظیم کے دوران، مختلف محاذوں پر بحیثیت لاکٹر خدمات انجام دیں۔ قیام پاکستان کے بعد طب میں اعلیٰ تعلیم کے لیے دعائی سال برطانیہ میں بھی رہے۔

شفیق الرحمن نے ایک انسائید نگار اور مزاح نگار کے طور پر شہرت حاصل کی۔ ان کی کتابوں کی تعداد گیارہ ہے جن میں کرنیں، گھونے، مد و جزر، حماقتیں، حرید حماقتیں اور دجلہ وغیرہ قابل ذکر ہیں۔ شفیق الرحمن کا اسلوب بیان نہایت ظہمت اور رواں ہے۔ وہ زندگی کے عام واقعات میں بھی حراس کا پہلو تلاش کر لیتے ہیں۔

(مشکل الفاظ کے معانی)

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
اجلہ دار	فیکہ دار۔ قابض	پرانا	ہندی میں اللہ کا ایک نام
پریم	پیار	ٹانسل	گلے کے غدود۔ Tonsil
خطائیں	غلطیاں	منی پلید ہونا	حالت خراب ہونا
سرور	خوش		

مشکل الفاظ کے معانی: فیکٹ بک صفحہ نمبر: 65

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
بھوت پریت	جن و آسیب، مافوق الفطرت عناصر	بھدا	بد صورت، ناگوار
سماج	برادری یا معاشرہ	نقاد	خوب پرکھنے والا

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

برادری	زات کے افراد، رشتہ دار	نکلنا	چھٹنا
معاشرہ	انسانوں کا باہم مل جل کر رہنا	چھکے دار	وہ شخص جس نے ٹھیکہ لیا ہو
اغراض	مقاصد	اجہاد دار	چھکے دار۔ قابض
مقاصد	اغراض	تہداتی جنس	شریعہ و فردیت کا مال
کالم سراج	قلم کرنے والا معاشرہ	بڑے دل گردے	بڑے حوصلے کا کام
خوشحاک	ڈراکنا، ہمیائک	لوہے کے چتے	کٹھن اور مشکل کام
سکرود	قرض دلائے والا، نامرغوب	خون کا پیکاسا	جانی دشمن، جان کا غریب
سنگدل	پتھر جیسے دل والا، بے رحم	غلقت	غلق، لوگوں کی بڑی تعداد
بے ہودہ	غیر مہذب، سادہ	پنچہ بھڑ کر پیچھے پڑ جانا	سارے کام چھوڑ کر کسی خاص بات کے سر ہو جانا، سارے کام چھوڑ کر کسی خاص بات کے سر ہو جانا
آوارہ گرد	لوہر لوہر بدامانہ کرنے والا	گلی کوچوں	گلی گلی ہر رات
حقیر	معمولی، بہت ہی کم تھوڑی	سیانے لوگوں	مضی مند لوگوں
ہمیائک	خوشحاک، ڈراکنا	افسانہ	قصہ، کہانی
نور	نقشہ	سٹر	تکیر
بے ٹکا	بے ڈھنگ، ناموزوں	ماجری	منت سماجت، بے بسی
مکار	کتر کرنے والا، دھوکے باز		

مشکل الفاظ کے معانی: ٹیکسٹ بک صفحہ نمبر: 66

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
انتہا	سراغ، نشان، ٹھکانہ	مسرود	خوش، شاد

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

خاکسار	حقیر، ناتجربہ، خاک کی مانند	کلیجہ منہ کو آنا	بہت پریشان ہونا
واجب و واجب	مناسب نامناسب، ضروری غیر ضروری	خون کھولنا	بہت زیادہ غصہ آنا، طیش آنا
حائل	چلنے میں آنے والا	بہشت	جنت
آن پڑھ	جہاں، جو پڑھنا لکھنا ہو	صحرا	ریگستان، وہ جگہ جہاں پانی کھاس اور درخت وغیرہ کچھ بھی نہ ہو
خاطر خواہ	خواہش کے مطابق، دل پسند	ذات پات	حسب نسب، نسل
ادب پناہ گ	بے شکا ہے معنی	نام و نشان	علامت، آثار، یادگار
قصود	خطا، غلطی	اشد	نہایت شدید یا سخت
موضع پور		ٹانگ	مقوی دودھ قوت افزا ہے
کھوکھلی	اندھ سے خالی	فروٹ سالت	بچوں سے بچ کر کہا ہوا کلمہ
پرمانہ	ہندی میں اللہ کا ایک نام	تہذیبی تپ دہوا	آب و ہوا کی تبدیلی، صحت کے فائدے کے لیے کسی دوسری جگہ جانا
چڑچڑا	وہ شخص جس کا حراج بیماری مطلق یا کسی اور سبب سے بگڑا ہوا ہو	تالسل	گٹے کے خورد۔ Toasil
جھیس	دکھی، رنجیدہ	اِلاقہ	مرض میں کسی ہونا، مرض کے بعد صحت
غیبت	چھپ چھپے برائی کرنا	مہاردا	خدا نہ کرے، خدا نخواست
اصحاب	پٹھے، ایک قسم کی سفید باریک یا موٹی ٹھوس نسیں جو مدغہ یا حرم مغز سے لگ کر تمام جسم میں پھیلی ہوئی اور حس و حرکت کا موجب ہیں	مٹی پلید ہونا	حالت غراب ہونا

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

رفح	کسی کیفیت کے ہٹ جانے دور ہو	اصلاح	درستی، خامیاں یا برائیاں دور کرنا
کرشمہ ساری	مغزوہ کھانا، انوکھا کام کرنا	پشیمان	شرمندہ
رنگ رنگ کے	طرح طرح کے، مختلف اقسام کے	ندامت	پچھتاوا، السوس
خواستگار	درخواست کرنے والا		

مشکل الفاظ کے معانی: ٹیکسٹ بک صفحہ نمبر: 67

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
حوالہ	نیشے میں چرہ سرشار	خاک	پیکار، فضول، بے فائدہ
باخبر ملاحظہ	فور سے دیکھنا، مشاہدہ کرنا	خطائیں	غلطیاں

سوال نمبر 1: بحوالہ سبق اور مصنف مندرجہ ذیل اقتباس کی تشریح کیجیے:

شاید سب اس طاقت کا نام ہے، جو کسی شخص کو اپنا واجب نادر واجب مقصد پورا کرنے سے روکتی ہے۔ لوگوں کو فوراً امیر ہونے سے روکتی ہے۔ معمولی فعل و آمدنی والے عاشقوں کی محبت میں حائل ہوتی ہے۔ ایک ابن پڑھ مزدور کو کار میں بیٹھنے سے باز رکھتی ہے۔ کسی کوشش کا نتیجہ خاطر غور نہ لگایا یا کوئی اوٹ پٹانگ حرکت کر بیٹھے، تو بھانے اصل وجہ سمجھنے کے کہہ دیا کہ عالم سب کا قصور ہے۔

جواب: سبق کا نام: سماج: مصنف کا نام: شفیع الرحمن:

متن کا حوالہ / سیاق و سباق:

شفیع الرحمن نے ایک نفاذ نگار اور مزاح نگار کے طور پر شہرت حاصل کی۔ ان کی کتابوں کی تعداد گیارہ ہے جن میں کریم، گھونے، درد و جزر، حماقتیں، حرید حماقتیں اور دجلہ و غیرہ قابل ذکر ہیں۔ شفیع الرحمن کا اسلوب بیان نہایت گفٹ اور رواں ہے۔ وہ زندگی کے عام واقعات میں بھی مزاح کا پہلو تلاش کر لیتے ہیں۔

تشریح:

شفیع الرحمن نے معاشرہ اور ہمارے گرد و نواح پر روشنی ڈالی ہے کہ ہم اپنے بہت سے کام جو ضروری ہوں یا غیر ضروری صرف اس لیے چھوڑ دیتے ہیں کہ معاشرے کے لوگ کیا کہیں گے، کیا سوچیں گے۔ جس کی وجہ سے ہمارے کاموں میں رکاوٹ حائل ہو جاتی ہے۔ اسی طرح اگر کوئی ناکارہ یا شرور کرنا چاہے تو وہ یہ سوچ کر کہ گرد و نواح کے لوگ کیا سوچیں گے اس کی

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

وجہ سے کام کرنے سے کتراتا ہے۔ سلج یعنی معاشرے کے لوگ صرف پیسے والے لوگوں سے ملے رکھنا پسند کرتے ہیں۔ اسی طرح کوئی غریب حردور اور ان پڑھ لوگ کسی عایشان گاڑی میں بیٹھا دیکھ کر طرح طرح کی باتیں کرنے لگتے ہیں۔ اس طرح ایک غریب شخص عایشان گاڑی میں بیٹھنے سے کتراتا ہے۔ کسی کے سانس مل نہ ہو رہے ہوں یا کسی سے کچھ لفظ ہو جائے تو یہ جملہ عام دہرایا جاتا ہے کہ یہ سب معاشرے کا قصور ہے۔ اسی طرح ہر شخص معاشرے کے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑا ہے کہ سب حالات خرابی کی وجہ معاشرہ ہے۔

مشق

سوال نمبر 1: مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیں:

الف۔ مصنف کو چھپن میں "سلج" کے لفظ کا کیا مفہوم سمجھ میں آیا؟

جواب۔ چھپن میں بھوتوں پر یوں کی فرضی کہانیاں سننے کے بعد جب بچ کی کہانیاں پڑھیں تو ان میں عموماً ایک مشکل سا لفظ آیا کرتا۔ سب کچھ سمجھ میں آجاتا، لیکن وہ لفظ سمجھ میں نہ آتا۔ وہ دن۔ اور آج کا دن، اس لفظ کا پتا تو نہ چل سکا۔ وہ لفظ ہے "سلج"۔ یوں تو یہ لفظ آسان سا ہے، اس کے معنی برادری یا معاشرہ وغیرہ ہوں گے لیکن پتا نہیں اس جماعت کے لوگ بڑے کہاں ہیں اور کیوں بات بات پر اعتراض کر بیٹھتے ہیں۔ لوگوں کو کچھ کرنے نہیں دیتے، کسی کو آرام سے نہیں بیٹھنے دیتے۔ نہ جانے اس جماعت کے اغراض و مقاصد کیا ہیں؟ اور یہ لوگ کیوں سکون کے دشمن بنے ہوئے ہیں۔ ہوش سنبھالتے ہی یہ سننے میں آیا، عالم سلج، خوشاک سلج، مکروہ سلج۔ سجدل سلج!

ب۔ "سلج" کے لفظ پر نقاد کی طرح غور کرنے سے کیا بات سامنے آئی؟

جواب۔ اس کے بعد راجا محل مند ہوئے۔ اب سلج پر ایک نقاد کی طرح غور کیا تو چند اور الفاظ نکلتے گئے۔ سلج کے چمکے دار۔ سلج کے اجارہ دار۔ نتیجہ جو نکلا تو افسوس ہوا کہ اب تک سلج کو بالکل غلط سمجھتے رہے۔ سلج تو ایسی چیز ہے جس کا تھیکہ بھی لیا جاسکتا ہے۔ کوئی تہذیبی جہل ہوگی یا شاید کاروباری چیزوں میں سے کچھ ہو۔ بہر حال ہمیں یہ ضرور معلوم ہو گیا کہ سلج کا تھیکہ لہذا آسان نہیں۔ بڑے دل گردے کا کام ہے۔ لوہے کے پتے چبانے پڑتے ہیں، کیونکہ کچھ بچہ ان چمکے داروں کے ٹون کا بھرا سا نظر آتا ہے۔ ساری مفلکت ان کے پیچھے پٹے جھاڑ کر پڑی ہوئی ہے۔

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

ج۔ مصنف نے خاتون افسانہ نگار سے کیا بات پوچھی؟

جواب: مصنف ایک خاتون سے جن کے ہر افسانے کے ہر صلی پر ہر پانچ سو سطروں کے بعد ساری کا لفظ آتا تھا لے گئے اور بڑی عاجزی سے کہا کہ محترمہ! آپ کو تو ان عجیبے دلوں کا آئینہ معلوم ہو گا۔ اگر آپ ان میں سے کسی ایک کو اس خاکسار سے ملا دیں تو ایک بوجھ میرے سینے سے اتر جائے، لیکن وہ بھی سمجھیں کہ میں مذاق کر رہا ہوں۔

و۔ ساری کے بارے میں زیادہ سوچنے والوں میں بیشتر تعداد کن لوگوں کی ہے؟

جواب: یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ساری کے متعلق زیادہ سوچنے والوں یا لکھنے والوں میں بیشتر تعداد کمزور، چڑچڑے اور شکین حضرات کی ہے۔ عذراست اور اس کے آدمیوں کو بھی ساری کی فطرت کرنے نہیں سائی۔ شاید وہ جانتے ہی نہیں کہ ساری کس جانور کا نام ہے۔

ہ۔ ساری کو کون سے والوں کا کیا علاج تجویز کیا گیا ہے؟

جواب: مصنف کے مطابق شاید اس قسم کے چار ساری حضرات کا علاج۔ لوبے کا ٹایک، ٹھلی کا ٹیل، فرمٹ سالت، ورزش اور تہہ بلی آپ دوا ہے۔ بھر ہو گا اگر ان کے نسل لکڑا دیئے جائیں اور غراب دانت بھی ان سے زبردستی ورزش کرائی جائے اور انہیں اس کے حضرات کی صحت میں رکھا جائے۔ اتفاق ہونے پر انہیں تاکید کی جائے کہ اپنی صحت پر قرار رکھیں، مہاوا کہیں پھر دوبارہ نہ جائے۔

سوال نمبر 2: سیاق و سباق کے حوالے سے درج ذیل جملوں کی وضاحت کریں:

الف۔ یا میرے اللہ مجھے ساری کی دوا سے بچائو۔

جواب: وضاحت:

اپنی ہر ناکامی کا ذمہ دار ساری یا معاشرے کو قرار دیتا تھا۔ لائق لڑکے احمقانہ میں ملے ہوئے کی وجہ ساری کی کھوکھلی بنیادوں کو قرار دیتے تھے۔ یہاں تک کہ گالیاں بھی یوں دی جائیں گی کہ ”خدا اسے قہر پر ساری کا علم لے لے۔“ یا ”اللہ سے ساری کے پیچھے میں کہ۔“ یا ”پہا قحط نے چاہا تو ساری سر پر چڑھ کر بولے گا۔“ اور دعا بھی اسی قسم کی ہوں گی۔ ”تھو دیتا جا پاپا! خدا تجھے ساری سے بچائے۔“ یا میرے اللہ! مجھے ساری کی دوا سے بچائو۔“ وغیرہ۔ یعنی اپنی ہر ناکامی کا ذمہ دار ساری یا معاشرے کو قرار دیتا۔

ب۔ بچپن میں بتنا شیطان سے ڈر لگتا اتنا ہی ساری سے ڈرا کرتے۔

جواب: وضاحت: کچھ بچوں معلوم ہوتا جیسے ساری، کوئی بے ہوش سا آوارہ گرد شخص ہے، جس کا کام دن بھر غم کرنا ہے لوگوں کو ڈرانا ہے۔ چنانچہ بچپن میں بتنا شیطان سے ڈر لگتا اتنا ہی ساری سے ڈرا کرتے۔ ساری کو کچھ اس ڈر دینے انداز میں پیش کیا گیا ہے کہ لوگ ساری کو شیطان سے بھی حیرت سمجھتے تھے۔

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

ج۔ اتفاق ہونے پر انہیں تاکید کی جائے کہ اپنی صحت برقرار رکھیں، مبادا کہیں پھر دورہ پڑ جائے۔

جواب: وضاحت:

ان سے زبردستی ورزش کرائی جائے اور انہیں بس کہ حضرات کی صحبت میں رکھا جائے۔ اتفاق ہونے پر انہیں تاکید کی جائے کہ اپنی صحت برقرار رکھیں، مبادا کہیں پھر دورہ پڑ جائے۔ جو لوگ سہج کو کستے رہتے ہیں ان کے متنی خیالات کا علاج یہ ہے کہ وہ لوگ صحت مند سرگرمیوں میں اپنے آپ کو مصروف رکھیں۔ امید ہے کہ اس سے کچھ اتفاقہ حاصل ہو۔

سوال نمبر 3: درج ذیل الفاظ و محاورات کو اپنے جملوں میں استعمال کریں:

مٹار	دل گردے کا کام	لوہے کے چنے چبانا
خون کا پیاسا	مذاق	سرور
خون کھولنا	مبادا	چشمیان
		خواستگار

جواب:

الفاظ و محاورات	معنی	جملے
مٹار	فری، دغا باز، دھوکے باز	پاکستان کو بھارت جیسے مکار دشمن سے ہمیشہ چوکنا رہنے کی ضرورت ہے۔
دل گردے کا کام	بڑے حوصلے کا کام	بد اعمالوں کے شکار لوگوں کے درمیان نیک خلقی کی زندگی گزارنا بڑے دل گردے کا کام ہے۔
لوہے کے چنے چبانا	کٹھن اور مشکل کام	حکمرانوں کو یاد رکھنا ہو گا کہ اقتدار لوہے کے چنے چبانے جیسا ہی کام ہے۔
خون کا پیاسا	جان کا خواہی، جانی دشمن	جائیداد کا تنازعہ پر بھائی ایک دوسرے کے خون کے پیاسے بن گئے۔
مذاق	ہنسی، مزاح	کسی کی کمزوری کا مذاق اڑانا بری بات ہے۔
سرور	خوش، شاد، شادمان	بچہ بائیس دس برس کے بھولوں کو دیکھ کر بہت سرور ہوئے۔
خون کھولنا	طیش آنا، بہت زیادہ غصہ آنا	اپنے بیٹے کے حامل کو دیکھ کر اس کا خون کھولنے لگا۔

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

مہاردا	خدا نہ کرے، خدا خواستہ، ایمان نہ ہو کہ	اندھیرے کرے میں ٹلی ورنہ نہ دیکھو مہاردا کہیں تمہاری نظر خواب نہ ہو جائے۔
پشیمان	شرمندہ	بیٹے کی چوری کے الزام میں پکڑے جانے کی خبر سن کر فیم صاحب پشیمان ہو گئے۔
خواستگار	درخواست کرنے والا، خواہاں، طلبگار	مسلمانوں کو چاہیے کہ اپنے گناہوں پر تادم و سر مشاہد ہو کر اللہ تعالیٰ سے ہمیشہ معافی کے خواستگار رہیں۔

سوال نمبر 4: مندرجہ ذیل جوابات میں سے صحیح کی نشاندہی (✓) سے کریں:

- ۱۔ شفیق الرحمن
 - الف۔ ربک کے قہرے کا نور میں پیدا ہوئے۔ ✓ ب۔ لاہور میں پیدا ہوئے۔
 - ج۔ دہلی میں پیدا ہوئے۔ د۔ لکھنؤ میں پیدا ہوئے۔
- ۲۔ شفیق الرحمن زندگی کے عام واقعات میں کون سا پہلو تلاش کرتے ہیں؟
 - الف۔ تنقید کا ب۔ مزاح کا ✓
 - ج۔ سائنس کا د۔ مذہب کا

سوال نمبر 5: مندرجہ ذیل فقروں کو درست کریں:

- الف۔ سانج کا ٹھیکہ لکھنا بڑے دل کیجے کا کام ہے۔
 جواب: سانج کا ٹھیکہ لکھنا بڑے دل گردے کا کام ہے۔
- ب۔ ساری خلقت ان کے پیچھے ہاتھ جھاڑ کر پڑی ہوئی ہے۔
 جواب: ساری خلقت ان کے پیچھے پٹے جھاڑ کر پڑی ہوئی ہے۔
- ج۔ جب کسی کو بخار چڑھے گا تو مونہ بگاڑ کر کہے گا، یہ سانج کا قصور ہے۔
 جواب: جب کسی کو بخار چڑھے گا تو مونہ بگاڑ کر کہے گا، کہ سانج کا قصور ہے۔
- د۔ سوکے ہوئے پتوں کو دیکھ کر معدہ، مونہ کو آتا ہے۔
 جواب: سوکے ہوئے پتوں کو دیکھ کر کچھ، مونہ کو آتا ہے۔

=====

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

=====

۱۔ کوئی غریب سانج پر مزید لعنت وغیرہ نہ کی جائے۔

جواب: کوئی غریب سانج پر مزید لعنت ملامت نہ کی جائے۔

سرگرمی

استعارہ:

اگر کوئی لفظ اپنے مجازی معنوں میں اس طرح استعمال ہو کہ حقیقی اور مجازی معنوں میں تشبیہ کا تعلق موجود ہو تو اسے استعارہ کہتے ہیں۔ استعارہ کے لغوی معنی اوصاف لینے کے ہیں۔ مثلاً

۱۔ ایک روشن دماغ تھا نہ رہا شہر میں اک چراغ تھا نہ رہا
”چراغ“ استعارہ ہے اپنے شخص کے لیے جو روشن دماغ اور ذہین ہو۔

ارکان استعارہ:

ارکان استعارہ درج ذیل ہیں۔

۱۔ مستعار لہ:

”شخص یا چیز جو مستعار لی جائے۔ اوپر کے شعر میں روشن دماغ شخص مستعار لہ ہے۔

۲۔ مستعار منہ:

جس سے لفظ یا صفت مستعار لی جائے۔ اوپر کے شعر میں ”چراغ“ مستعار منہ ہے۔

۳۔ وجہ جامع:

”و خصوصیت جس وجہ سے کوئی لفظ مستعار لیا جاتا ہے اوپر کے شعر میں روشن دماغی وجہ جامع ہے۔

مندرجہ بالا تعریف کی روشنی میں مندرجہ ذیل فقرے میں سے مستعار لہ، مستعار منہ اور وجہ جامع کی نشاندہی

کریں:

کئی سال تک ہمارے لیے سانج ایک ڈراؤنا جانور رہا، جو اونٹ کی طرح بے ہنگام، رینگھ کی طرح مکار اور بھڑا اور چیتے کی طرح خوفناک تھا۔

جواب: مستعار لہ: ڈراؤنا جانور، اونٹ، رینگھ، چیتا

=====

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

=====

مستعار منہ: ڈراؤنا ہے کٹا، منہ، بھڑا، خوشاک
وجہ جانح: ساج کا جانور کی طرح ڈراؤنا ہونا، اڈنٹ کی طرح بے ٹکا اور بچھ کی طرح منہ اور بھڑا اور چپے کی
طرح خوشاک ہونا وجہ جانح ہے۔

ہدایات برائے اُستاد

- سبق خوانی سے پہلے یہ بتایا جائے کہ ”ساج“ کا اصل مفہوم کیا ہے اور سبق میں یہ کس تاثر میں استعمال ہوا ہے؟
- سبق میں مصنف نے مرغبات، محاورات اور تشبیہات کے ذریعے حراح کی صورت پیدا کی ہے۔ اس حوالے سے سبق کی تفہیم کروائی جائے۔
- تشبیہ کے حوالے سے استعارے کی مزید امتیازی وضاحت کی جائے۔

11۔ کاربکاؤ ہے

کرقل محمد خان (۱۹۲۰ء-۲۰۰۱ء)

حالات زندگی:

کرقل محمد خان، ضلع چکوال کے ایک گاؤں میں پیدا ہوئے۔ اسلامیہ کالج لاہور میں تعلیم پائی۔ ۱۹۳۰ء میں فوج میں کمیشن لیا اور سینئر لیفٹیننٹ کی حیثیت سے عسکری زندگی کا آغاز کیا۔ دوسری جنگ عظیم کے دوران مشرق وسطیٰ کے ممالک میں رہے۔

کرقل محمد خان نے اردو کے صاحب طرز ادیب اور مزاح نگار کے طور پر شہرت حاصل کی۔ ان کی پہلی کتاب جنگ آمد ادبی حلقوں میں بہت مقبول ہوئی۔ ان کی دیگر کتابیں بسلامت روی اور بزم آرائیاں بھی ان کے مخصوص اسلوب اور انداز بیان کے سبب پسند کی گئیں۔

کرقل محمد خان کا انداز بیان سادہ، گفتار اور تائید کا زس لیے ہوئے ہے۔ ان کے ہر جملے پر کلیوں کی طرح تبسم پھوٹے لگتا ہے اور سنجیدہ سے سنجیدہ بات بھی غرافت کے رنگوں سے نکھر آتی ہے۔

(مشکل الفاظ کے معانی)

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
اضطرار	پریشانی	بے ہودہ گفتاری	فضول بول چال
پائیدار	زیادہ دیر تک باقی رہنے والا	جملہ اندیشہ سحر	لوگوں کا ڈر
خط مستقیم	سیدھا خط یا راستہ	دام تیرور	سکر کا جال
دشت و امکاں	مکمل صحرا، مراد ہے دنیا	ڈراپیک	خالی۔ Drawback
رغشہ	کپکپاہٹ	سبک سربوتا	بوجھ اتر جانا
سرگراں ہونا	بوجھل پن محسوس کرنا	شعائر اسلام	اسلام کے اصول
عالم گیری	بڑھاپا	فرنگ	انگلستان
تخت کو تاج	تقدیر مختصر	کرنیشن پروگرام	مختصر مگر جامع منصوبہ۔

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

سبب لہب	عصر حقیقت	مشرع	شریعت کا پابند۔ پارسا
میل و یوں	غراب مال	مغنی	کافیہ بند
مواقی	مہر کار		

مشکل الفاظ کے معانی: ٹیکسٹ بک صفحہ نمبر: 69

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
پیشے بھائے	آرام سے بیٹھے ہوئے، بنا مشقت و محنت کے	فرنگ	انگلستان
پال لہنا	پرورش کرنا	اندر و بخدوری	لاپہری کے سبب
زانو	ٹانگ کا ٹکڑے سے اوپر کا حصہ	سہ روزہ	تین دن کے دورانیے کا
مینینا	ٹاک میں بولنا، صاف نہ بولنا، بڑبڑانا	کریش پروگرام	عصر مگر جامع منصوبہ۔ Crash Programme
غیب	پوشیدہ، مخفی	مغنی	کافیہ بند
ولایت	پردیس	نبت لبیب	عصر حقیقت
جملہ اندیشہ کھر	لوگوں کا زار	اشہار	اختیار یا رسالے میں اجرت دے کر چھپایا ہوا اعلان
لیٹ	سمیٹ	مشرع	شریعت کا پابند۔ پارسا
بولی ہوئی	کھڑے کھڑے	ڈھار ستارہ	ڈھار ستارہ ایک دیکھی ہوئی گیارہ کی طرح ہوتا ہے اور اس کی ایک بی بی سی چمکی ہوئی دم ہوتی ہے۔
سالم	کھل	بند و بامرور	چناب علی
کار فردشی	گازی پچنا	ساخت	بناوٹ
صل	کام	فوکس دوگن	گازی کا نام

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

تعارف کرتا	جان پہچان کرتا، واقف کرتا، شناسائی	مقبول	پسندیدہ، مشہور
مسترح ہنر	ہنر میں نفع حاصل ہونا	ماڈل	نمونہ
پانچ سالہ منصوبے	دو کام جن کو پانچ سالوں میں مکمل کرنے کا ارادہ کیا گیا ہو		

مشکل الفاظ کے معانی: فیکسٹ بک صفحہ نمبر: 70

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
علم کھلا	سرمایہ، بلا روک ٹوک	نقطہ	صرف، بس
موافق	سازگار	نیل آڑ مسٹرنگ	چاند پر پہلا قدم رکھنے والا انسان
نامناسب	نامناسب، غیر ضروری	انقرض	مختصر یہ کہ، آخر کار
معا	فورا، اچانک	دشتِ امکاں	عکس صرا، مراد ہے دنیا
شرعی	شرع سے منسوب، شرع کے حکم کے مطابق	تقن	آرزو، خواہش
سن عیسوی	عیسوی تقویم کا سال (وہ سن جو حضرت عیسیٰ کی ولادت سے شروع ہو)	قدم تولتا	آگے بڑھنے کا سوچنا
سالی جبری	جبری تقویم کا سال (وہ سن جو ہجرت نبوی سے منسوب ہے، اسلامی سال)	بلور کی صفات	نا قابل فہم ٹھہریاں
شعائر اسلام	اسلام کے اصول	رعبہ	کچکپاہٹ
سوفگانی	چھان بین، نگاہ چینی	غلافِ توقع	توقع کے خلاف، امید کے برخلاف

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

الحمد لله	خدا کا شکر ہے، خدا کی حمایت ہے	امید افزا	حوصلہ افزا
صالح	نیک، پارسا	اچھو	طلق میں سانس کا پھساؤ، نیز کھانسی جو اس کی وجہ سے اٹھے
دامِ تودیر	نکر کا جال	اضطراب	پریشانی
پکڑ پکڑانا	بے قرار ہونا	تہر	آفت، مصیبت
سیکڑ	غیر دینی، دنیاوی	دانت پینا	نہایت غصے ہونا، غصہ دکھانا
چیترا	چالاک سے بھری ہوئی کوئی چال	صنعت و حرفت	ہاتھ یا مشینوں سے کیا جانے والا کام، دوست کاری
خطِ مستقیم	سیدھا خط یا راستہ	بیہودہ گفتاری	فصولی بول چال
بحرِ اکمال	دنیا کا سب سے بڑا سمندر جو قطب شمالی سے خط استوا تک اور خط استوا سے قطب جنوبی تک پھیلا ہوا ہے اور اس طرح شمالی و جنوبی امریکہ کے مغربی حصے سے آسٹریلیا جزائر ملایا اور مشرقی ایشیا تک محیط ہے	بے زبان	نہ بولنے والا، جو کچھ کہتا نہ جانتا ہو
پینڈ وینر	رنگارنگ لٹپٹ کا آکھ	غیر ارادی	غیر اختیاری، بے ارادہ
کوسوں	بہت دور تک، کئی کوس کے فاصلے پر	زحمت	تکلیف، مشقت
دیوارِ حراں	نا اُمید کی کاؤٹن	خاکسار	حقیر، ناچیز
حقیر	بہت ہی کم تھوڑی	زفر	جلد جلد، بغیر آنکھ
کرہارِ ض	زمین کا گولہ، تمام زمین جو گیند کی شکل پر ہے	آہنگی	زری
محیطِ زبوں	خراب حال		

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

مشکل الفاظ کے معانی: ٹیکسٹ بک صفحہ نمبر: 71

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
ڈرا بک	خامی-Drawback	عالم بھری	بڑھاپا
گاہک	خریدار، خریدنے والا	گیراج	ایسی جگہ جہاں گاڑیوں کی مرمت ہوتی ہو
نقص	خرابی، بُرائی	ہینر	دستِ باب
رولز راس	گازیاں بنانے والی کمپنی کا نام	ٹیک سڑ ہوتا	بوجھ اتر جاتا
ایکسٹرا فٹنگ	اضافی جگہ	سرگراں ہوتا	بوجھل پن محسوس کرنا
عمر رفتہ	وہ زندگی جو گزر چکی، بیتا ہوا وقت	پر اہم	مسئلہ
سفر گزشتہ	بیتا ہوا سفر	بے تکلف	بے دھڑک
بے مقصد	جس کا کوئی مقصد نہ کیا گیا ہو	جزوی شکست	ڈرا سی ہار
پرواز پر یورپ	یورپ کی طرف سفر	تقدہ کو تہہ	تقدہ مختصر
ساعات	گھنٹیاں	خودی	خود شعوری، اپنی ذات
پائیدار	زیادہ دیر تک باقی رہنے والا		

سوال نمبر 1: بحوالہ سبق اور مصنف مندرجہ ذیل اقتباس کی تشریح کیجیے:

اب ساخت تو یہ دس سال پہلے کی تھی لیکن جواب میں یوں کلمہ کلمہ بولنا ہمیں موافق نہ تھا، اور ہر جوت بولنا بھی نا واجب تھا، معاہدے ذہن میں خیال آیا کہ کیوں نہ خریدار کے شرعی رجحانات کے پیش نظر کار کی تاریخ پیدا ایسے میں بیسوی کی بجائے سالی بھری میں بتائی جائے۔ شاید شعائر اسلام کے احترام میں مزید موقوفاتی نہ کرے۔ بد قسمتی سے ہمیں موجودہ سال بھری کا حج علم نہ تھا۔ کچھ اندازہ سا تھا، اسی سے آٹھ سال منہا کر کے کہا:

جواب: سبق کا نام: کار بکاؤ: مصنف کا نام: کرٹل محمد خان:

متن کا حوالہ / سیاق و سباق: کرٹل محمد خان نے اردو کے صاحب طرز ادیب اور مزاح نگار کے طور پر شہرت حاصل کی۔ ان کی پہلی کتاب جنگ آمد ادبی حلقوں میں بہت مقبول ہوئی۔ ان کی دیگر کتابیں بسلاست روی اور یزم آرائیاں بھی ان کے مخصوص اسلوب اور انداز بیان کے سبب پسند کی گئیں۔

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

کرمل محمد خان کا اہل زبان سادہ، شگفتہ اور تاثیر کا زس لیے ہوئے ہے۔ ان کے ہر جملے پر کلیوں کی طرح مجسم پھوٹے لگتا ہے اور سنجیدہ سے سنجیدہ بات بھی عرافت کے رنگوں سے گھرا آتی ہے۔

تشریح:

معصوم کو باہر کے ملک جا کر نئی گاڑی خریدنی تھی اس لیے انھوں نے پرانی کار بیچنے کا فیصلہ کیا۔ سو معصوم نے اس کے لیے اشتہار دے دیا۔ دوسرے دن اشتہار کے جواب میں ٹیلی فون آیا۔ فون کرنے والے نے گاڑی کی شکل و صورت اور بلال کے بارے میں پوچھا تو معصوم کہتے ہیں کہ میری گاڑی یوں تو دس سال پرانی تھی لیکن خریدار کو چیز کے بارے میں کچھ بتانا گوارا نہ کیا۔ لیکن معصوم کہتے ہیں کہ بھوت بھی بولتا نہیں چاہتا تھا۔ تو کیوں نہ خریدار کو تاریخ بھری میں بتاؤں۔ دراصل خریدار نے سلام ایتنا لیا کہ تھا کہ معصوم کو لگا شاید اس کا مذہب سے بہت لگا ہے۔ اس لیے معصوم کہتے ہیں میں نے بیسوی کی بجائے صدیق بھری میں بتاؤں گی کہ شاید اسلامی کلینڈر کی تاریخ سن کر مزید سوال نہ کرے۔ اب معصوم حراج پیدا کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ہمیں بھری کے سال کا معلوم نہ تھا اس لیے ہم نے اہل اذخود ہی بھری سال ۱۳۷۷ سے پہلے کی ہے۔

مشق

سوال نمبر 1: مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات تحریر کریں:

الف۔ معصوم کو پرانی کار بیچنے کی ضرورت کیوں پیش آئی؟

جواب: معصوم کو پرانی کار بیچنے کی ضرورت اس لیے پیش آئی کیونکہ دو لایٹ (انگشتان) جانا چاہتا تھا۔ ہمیں فیمپ سے یہ سو بھی کہ اتفاق سے دلائی جا رہے ہیں، کیوں نہ دہاں سے نئی کار لائی جائے یعنی کیوں نہ جانے سے پہلے پرانی کار بیچ دی جائے اور یہ سوچنا تھا کہ جملہ اعیانہ شہر کو لپیٹ کر ایک کونے میں رکھ دیا اور کار بیچنا شروع کر دی۔

ب۔ معصوم نے کار بیچنے کے لیے کیا طریقہ اختیار کیا؟

جواب: معصوم نے کار بیچنے کے لیے اشتہار دیا۔ ہمارے کار فردشی کے فعل کو سمجھنے کے لیے کار سے تعارف لازم ہے۔ یہ کارکن کاروں میں سے نہ تھی جو خود تک جاتی ہیں۔ اس حراج ہنر کے ساتھ ہمارا لہجہ اپنا بھی لازم تھا۔ یعنی اس کار کے بیچنے کے لیے ایک بیس سالہ منصوبہ کی ضرورت تھی، لیکن ہمارے پاس صرف تین دن تھے کہ چوتھے روز ہم نے فرنگ کو پرواز کر جلاتا تھا، سو ہم نے اہل بوجھدوی

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

ایک سہ روزہ کریش (Crash یعنی فوری) پروگرام بنایا جس کا مقصد اور مقصدی نصاب یہ تھا آج اشتہار، کل خرید، پرسوں نہیں ہزار اسوہم نے اشتہار دے دیا۔

ج۔ مصطفیٰ نے کار کا بائیل سن عیسوی کے بجائے سن ہجری کیوں بتایا؟

جواب: مصطفیٰ نے خریدار کو چیز کے بارے میں سچ بتانا گوارا نہ کیا۔ لیکن مصطفیٰ کہتے ہیں کہ جھوٹ بھی بولنا نہیں چاہتا تھا۔ تو کیوں نہ خریدار کو تاریخ ہجری میں بتاؤں۔ دراصل خریدار نے سلام اتنا لبا کیا تھا کہ مصطفیٰ کو لگا شاید اس کا مذہب سے بہت لگاؤ ہے۔ اس لیے مصطفیٰ کہتے ہیں میں نے عیسوی کی بجائے تاریخ ہجری میں بتائی کہ شاید اسلامی کلینڈر کی تاریخ سن کر مزید سوال نہ کرے۔

د۔ کار کی قیمت بتاتے ہوئے مصطفیٰ کی کیا کیفیت تھی؟

جواب: جب مصطفیٰ نے کار کی قیمت "تیس ہزار" بتائی یہ جملہ مصطفیٰ نے آدھے سال میں کہا اور کامیابی سے اچھو کر روکا اور سر سے ہن صاحب کی آواز آئی: جناب بندہ۔ آپ کی کار دس سال پرانی ہے۔ ایک کم ایک لاکھ میل چل چکی ہے۔ آپ کے کہنے کے مطابق حالت اچھی ہے۔ مجھے آپ پر اعتبار ہے۔ تین ہزار روپے قبول فرمائیے گا؟" کیا فرمایا آپ نے؟" یہ جملہ ہمارے سوخ سے اظہار لگا تھا، ورنہ ہم نے تین ہزار کی پیشکش اچھی طرح سن اور سمجھ لی تھی۔ خط ہمارے دل میں ایک فوری قہر نے کر دی تھی۔ وہی قہر جو کبھی پطرس کے دل میں ابھرا تھا جب خدا بخش کے ساتھی نے ان کی تاریخی سائیکل کی قیمت چند کچے عجری کی تھی۔

و۔ گاہک نے مصطفیٰ کو کتنی رقم کی پیشکش کی؟

جواب: گاہک نے مصطفیٰ کو تین ہزار روپے کی پیشکش کی۔ "گاہک نے کہا میں نے عرض کیا تھا تین ہزار۔ لیکن آپ کو بہر قیمت مل سکے تو بڑے شوق سے دوسری جگہ بیچ دیں۔ ویسے دمت نہ ہو تو میری پیشکش بھی کسی کو نے میں لوٹ کر لیں۔ میرا فون نمبر یہ ہے اور میرا نام محمد انصاور ہے۔ خاکسار کو مولوی محمد انصاور کہتے ہیں۔"

و۔ مصطفیٰ نے اتنی کم قیمت بتانے پر گاہک کو کیا مشورہ دیا؟

جواب: مصطفیٰ نے اتنی کم قیمت بتانے پر سوچا کہ یہ گاہک تو مولوی تھے۔ جی تو فر فر ہجری کی عیسوی بتائی تھی۔ بہر حال ہم نے اپنے سارے فیضے کا ایک قہر دیا کہ مولوی صاحب کو پیش کیا: "آپ سائیکل کیوں نہیں خرید لیتے؟"

ز۔ مصطفیٰ نے معمولی قیمت پر کار کا سودا کیوں قبول کر لیا؟

جواب: چونکہ مصطفیٰ کی کار کا سودا کسی سے اچھے داموں ملے نہ پاسکا اس لیے آخری امید لگا کر انھوں نے مولوی صاحب سے ہی رجوع کیا، اسی شام مولوی صاحب ایک سو کم تین ہزار میں کار لے گئے۔ ایک سو کم اس لیے کہ بھول مولوی صاحب کی بھلی بات

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

حیثیت کے بعد کار چھو قدم چل کر اور بوز می ہو چکی تھی اور کچھ یہ بھی کہ مولوی صاحب کی خودی ہماری خودی سے گھر آکر ڈرنا زیادہ پائیدار ٹکلی تھی۔

خ۔ اس سبق کے بارے میں آپ کا مجموعی تاثر کیا ہے؟

جواب: اس سبق میں مصنف نے لہجے کے آثار چھ آزاد مختلف کیفیتوں کو نمایاں کیا ہے انہوں نے ادب کو ادب برائے ادب کے بجائے ادب برائے زندگی کے پیش نظر رکھا ہے۔ کر قل محمد خان کا انداز بیان سادہ، گلفٹہ اور تاثیر کا زس لیے ہوئے ہے۔ ان کے ہر جملے پر لکھنوی کی طرح تبسم ہونے لگتا ہے اور سنجیدہ سے سنجیدہ بات بھی عرافت کے رنگوں سے گھر آتی ہے۔ اردو حراج نگاری کی تاریخ میں کر قل محمد خان کا فن سنجیدہ توجہ کا حامل ہے کیونکہ ان کا فن محض وقت گزاری کا وسیلہ نہیں بلکہ ایک سنجیدہ عمل ہے۔

سوال نمبر 2: درج ذیل جملوں کی وضاحت کریں:

الف۔ یہ سوچنا تھا کہ جملہ اندیشہ شہر کو لپیٹ کر ایک کونے میں رکھ دیا۔

جواب: وضاحت: اس جملے میں ”جملہ اندیشہ شہر“ سے مراد لوگوں کا ڈر ہے۔ مصنف نے لوگوں کی باتوں کی پروا نہ کرتے ہوئے کار بیچنے کا فیصلہ کیا۔

ب۔ چوتھے روز ہم نے فرنگ کو پرواز کر جانا تھا۔

جواب: وضاحت: فرنگ سے مراد ”انگلستان“ ہے۔ مصنف نے چوتھے روز انگلستان جہاز کی پرواز سے جانا تھا۔

ج۔ ہم نے ایک سہ روزہ کریش پروگرام بنایا۔

جواب: وضاحت: کریش پروگرام سے مراد ”مختصر مگر جامع منصوبہ“ ہے۔ مصنف نے تین دن مختصر مگر جامع منصوبہ بنایا۔

د۔ اس منشور غلام کے جواب میں ہم نے صرف دو حکیم اسلام کہا۔

جواب: وضاحت: منشور غ: ”شریعت کے مطابق“ مصنف نے شرعی اسلام کا جواب دو حکیم اسلام کہا۔

و۔ جی تو چاہا کہ سلام کا دمہ ارستارہ بنا کر پیش کریں۔

جواب: وضاحت: دمہ ارستارہ ایک دھنکی ہوئی گیند کی طرح ہوتا ہے اور اس کی ایک لمبی سی چمکتی ہوئی دم ہوتی ہے۔ سلام کا دمہ ارستارہ بنا کر پیش کرنے کو سلام کو طول دینے سے تشبیہ دیا گیا ہے۔

و۔ شاید شعائر اسلام کے احترام میں مزید موشگافی نہ کرے۔

جواب: وضاحت: اس جملے میں کہا گیا ہے کہ ہمیں اسلام کے اصولوں میں جہان بین / نگاہ جینی نہیں کرنی چاہیے۔

=====

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

=====

ز۔ ہم اپنے پھیلائے ہوئے دام ترویر میں پھنس گئے۔

جواب: وضاحت:

یہاں کہا گیا ہے کہ جو جال کسی کو دھوکہ دینے کے لیے بنایا گیا تھا۔ اس میں مصنف خود پھنس گئے۔ دام ترویر ہنکر کا جال۔“

ح۔ افسوس کہ ہمارے گاہک کو کار کی ماورائی صفات میں دلچسپی نہ تھی۔

جواب: وضاحت:

ماورائی صفات ”نا قابل فہم ٹھہریاں“۔ مصنف کو افسوس تھا کہ گاہک کو کار کی خصوصیات میں کوئی دلچسپی نہ تھی۔

ط۔ یہ جملہ ہزارے موٹھ سے اضطراب لگاتا تھا۔

جواب: وضاحت:

مصنف کے موٹھ سے جملہ پریشانی کے عالم میں لگتا تھا۔

ی۔ کار چند قدم چل کر اور بوڑھی ہو چکی تھی۔

جواب: وضاحت:

یہ جملہ مصنف نے طنز و مزاح میں کہا ہے کہ مولوی صاحب کے نزدیک کار تھوڑی اور چل کر مزید پرانی ہو چکی تھی۔

سوال نمبر 3: مندرجہ ذیل تراکیب کا مفہوم بیان کریں:

متاع ہنر لُٹ لباب دام ترویر گرہ ارض محیط زبوں
 عمر رفتہ بے ہودہ گفتاری

جواب:

تراکیب	معنی	مفہوم
متاع ہنر	ہنر میں لطف حاصل ہونا	جسے کساد سمجھتے ہیں مگر ان فرنگ دو شے متاع ہنر کے سوا کچھ اور نہیں
لُٹ لباب	مختصر حقیقت	وزیر اعظم کی کل کی تقریر کالب لباب بد عنوانی سے پاک معاشرے کا قیام ہے۔

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

دام تزویر	نکر کا چال	دین سے ناواقفیت کی بنا پر لوگ کثرت سے نام فہلو عالموں کے دام تزویر میں پھنس کر محتاج دنیا اور ایمان سے اتھوڑ کر بیٹھتے ہیں۔
گرہ ارض	زمین	گولٹی اور تنگ سے گرہ ارض پر ریل پکھلنے کی رفتار میں تیزی سے اضافہ ہو گیا۔
محیط زیوں	خراب حال	اس حقیر کرہ ارض کا محیط زیوں تو فقط پچیس ہزار میل ہے۔
عمر رفتہ	وہ زندگی جو گزر چکی، کچھلی زندگی، گزرا ہو	بڑھاپے میں عمر رفتہ کے کئی مناظر آنکھوں کے آگے گھومنے لگتے ہیں۔ سالیانہ کے موقع پر ہمیں اپنے آپ کو احتساب کے کٹہرے میں کھڑا کر کے اپنی عمر رفتہ کا محاسبہ کرنا چاہیے۔
بے ہودہ گفتاری	فصول بول چال	بے ہودہ گفتاری سے بچو، اس سے شرم و حیا جاتی ہے۔

سوال نمبر 4: صحیح جوابات کی نشاندہی (✓) سے کریں:

- سبق ”کار بکا“ ہے ”کس کتاب سے ماخوذ ہے؟
الف۔ بزم آرائیاں ✓ ب۔ بیگ آء ج۔ سلامت روی
- سبق کار بکا ہے کس کی تحریر ہے؟
الف۔ کرمل احمد محمد خان ✓ ب۔ فیض الرحمن ج۔ سید خیر جعفری
- کرمل محمد خان کی تحریریں کس طرح کی ہیں؟
الف۔ انتہائی سنجیدہ ✓ ب۔ فلسفیانہ ج۔ طنزیہ اور مزاحیہ
- مصنف کو کار کتنی قیمت میں فروخت کرنا چاہی؟
الف۔ ایک سو کم تین ہزار روپے ✓
ب۔ دو سو کم تین ہزار روپے
ج۔ پانچ سو کم تین ہزار روپے
- مصنف کے مطابق کار کی ساخت کتنے برس قبل کی تھی؟
الف۔ سات برس ب۔ نو برس ج۔ دس برس ✓

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

=====

vi۔ فروخت کی جانے والی کار کتنے میل چل چکی تھی؟

الف۔ نانوے ہزار سو نانوے ✓ ب۔ پچاس ہزار پانچ سو ج۔ اسی ہزار آٹھ سو آٹھ

vii۔ کار فروخت کرنے کے لیے مصنف کے پاس کتنے دن تھے؟

الف۔ تین ✓ ب۔ چار ج۔ پانچ

viii۔ مصنف نے ٹیلیفون کرنے والے کو کار کی کیا قیمت بتائی؟

الف۔ بیس ہزار روپے ب۔ تیس ہزار روپے ✓ ج۔ چالیس ہزار روپے

جوابات:

i۔ الف	ii۔ الف	iii۔ الف	iv۔ الف
v۔ ج	vi۔ الف	vii۔ الف	viii۔ ب

سوال نمبر 5: زو معنی الفاظ سے کیا مراد ہے؟

جواب: زو معنی الفاظ:

اردو میں بہت سے ایسے الفاظ استعمال ہوتے ہیں جو ایک سے زیادہ معنی رکھتے ہیں۔ ایسے الفاظ کو زو معنی الفاظ کہا جاتا ہے۔ ایسے الفاظ کا استعمال ادبی تحریروں اور اشعار میں کیا جاتا ہے جس سے ان تحریروں اور اشعار میں ایک خاص حسن پیدا ہو جاتا ہے اور پڑھنے والا لطف محسوس کرتا ہے۔

■ ذیل میں دیئے گئے چند زو معنی الفاظ دیکھیں:

”آن“ کے دو معنی ہیں: عزت اور لمحہ

”عرض“ کے دو معنی ہیں: گزارش اور چڑائی

”مہر“ کے دو معنی ہیں: محبت اور سورج

■ آپ اپنے استاد صاحب کی مدد سے مندرجہ ذیل الفاظ کے دو دو معنی لکھیں:

بیت چاہ ہوا ادا کار

جواب: ”بیت“ کے دو معنی ہیں: گھر اور شعر

=====

=====

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

=====

”چلو“ کے دو معنی ہیں: طلب اور کتواں
 ”ہوا“ کے دو معنی ہیں: نضا اور ڈرکئی صورت
 ”ادا“ کے دو معنی ہیں: ناز، نغز اور انجام دہی، تکمیل
 ”کار“ کے دو معنی ہیں: کام اور گاڑی

سوال نمبر 6: مندرجہ ذیل واحد کے جمع اور جمع کے واحد لکھیں۔

صاحب اشتہار رتخانات آلہ صفات
 توقع صدمہ نقص برکات

جواب:

واحد	جمع	واحد	جمع
صاحب	صاحبان	توقع	توقعات
اشتہار	اشتہارات	صدمہ	صدمات
رتخان	رتخانات	نقص	نقائص
آلہ	آلات	برکت	برکات
صفت	صفات		

سرگرمی

معصم نے اس سبق میں پطرس کے ایک مضمون کا حوالہ دیتے ہوئے اس کی چند سطریں درج کی ہیں۔
 آپ لاجبیری یا اپنے استاد صاحب سے اس مضمون کے بارے میں معلومات حاصل کر کے اس کا مطالعہ کریں اور
 اس کے بارے میں اپنے تاثرات درج کریں۔

=====

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

=====

طنز

”زندگی کی معصک، قابل گرفت اور تنفر انگیز پہلوؤں پر مخالفانہ اور ظریفانہ تنقید اصطلاح میں طنز کہلاتی ہے۔
(ابوالعلا مہذبہ صدیقی، کشاف تنقیدی اصطلاحات)

مزاح

”جب عرافت میں صرف خوش طبعی ہو تو وہ مزاح ہے۔“ (پنڈت برج موہن دتاتریہ کپلی)

ہدایات برائے اُستادہ

- سبق خوانی کے دوران میں لہجے کے اتار چڑھاؤ سے مختلف کیفیتوں کو نمایاں کیا جائے۔
- مصنف کے اسلوب اور زبان کے برتاؤ پر روشنی ڈالی جائے۔
- مصنف کا موجودہ دور کے مزاح نگاروں سے موازنہ کر کے بتایا جائے کہ مصنف کی انفرادیت کیا ہے؟
- ایسے چھوٹے چھوٹے تخلیقی جملے لکھنے کی مشق کرائی جائے جن میں ایک لفظ بدلنے سے صورت حال بدل جائے۔

12۔ خطوط بنام میر

ڈاکٹر مسکین علی حجازی (۱۹۳۷-۲۰۱۳ء)

حالات زندگی:

ڈاکٹر مسکین علی حجازی نے پنجاب یونیورسٹی سے صحافت اور تاریخ میں ایم اے کے بعد صحافت میں پی ایچ ڈی کیا۔ دورانِ تعلیم میں ملت روزہ اور روزنامہ ”پژان“ لاہور کے نائب مدیر کے طور پر کام کیا۔ روزنامہ ”آفاق“ اور روزنامہ ”گوہستان“ لاہور سے بھی بطور نیچر ٹکار وابستہ رہے۔ پنجاب یونیورسٹی کے شعبہ صحافت سے منسلک ہوئے اور وہیں ۱۹۹۷ء کے بعد تک پڑھاتے رہے۔ اس دوران میں ۱۹۸۲ء میں بطور پروفیسر ترقی پائی اور بعد ازاں تادیر صدر شعبہ کی حیثیت سے تدریسی خدمات سرانجام دیں۔ پنجاب یونیورسٹی سمیت بہت سی جامعات کے بورڈ آف سٹڈیز اور ہائپر سٹریز کے رکن بھی تھے۔ انھوں نے صحافت کے مضمون کا عکف سطحوں پر نصاب مرتب کرنے میں بھی سرگرمی سے حصہ لیا۔ فنِ ادارت، ادارہ لویسی، خیابان صحافت اور صحافتی زبان ان کی مشہور تصنیفات ہیں۔ کراچی میں وفات پائی۔

(مشکل الفاظ کے معانی)

معنی	الفاظ	معنی	الفاظ
پڑھنے والا	قاری	مائی ہوئی۔ تسلیم شدہ	مسلمہ
بھیجا گیا یعنی خط	مراسلہ	درج یا شامل نکات اور موضوعات اور موضوعات	مندرجات
جریہ کی جمع۔ رسالے	جرائد	مطابق۔ راستہ۔ شلق	مواحق
پیش کرنا۔ نوٹ کرنا	رجوع کرنا	اخبار میں کسی مسئلے کا چھوڑنا	نیچر
		اخبار یا رسالے میں صفحے کی پیمائش کی کائی۔ اخبار یا رسالے میں مستقل عنوان سے باقاعدگی سے شائع ہونے والی تحریر	کالم

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

مشکل الفاظ کے معانی: ٹیکسٹ بک صفحہ نمبر: 74

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
اخبارات	اخبار کی جمع، وہ پرچہ جس میں مختلف حالات و خبریں لکھی ہوں	ناخواندہ	آن پڑھ، جو پڑھا لکھا نہ ہو
غیر	اخبار یا رسالے وغیرہ کا ایڈیٹر، کسی ادارے کا مہتمم	نہم خواندہ	کم پڑھا لکھا، معمولی تعلیم یافتہ
جرائد	جریدہ کی جمع۔ رسالے	لاطمی	بے خبری، نادانیت
اشاعت	اخبار یا کتاب وغیرہ چھپنے کے بعد منظر عام پر لانے جانے کا عمل	گنبد	نہار مہمت جو عموماً مساجد و مقابر میں بنی ہوتی ہے، برج نما مہمت، حد
مسلمہ	ملی ہوئی۔ تسلیم شدہ	آگہی	دراقت، قس از وقت مطلع یا حقیقہ کرنا
صحافت	صحافت سے منسوب یا متعلق	مانے زنی	کسی امر پر اظہار خیال، خیال آرائی، تنقید، تمہرہ
روایت	کوئی رسم یا دستور جو پہلے سے قائم ہو	تہذیبی و معاشرتی	ثقافتی اور سماجی
مندرجات	درج یا شامل نکات اور موضوعات	لسانی	زبان (بولی) سے متعلق یا منسوب
اختلافات	اختلاف کی جمع، مخالفت	زیر بحث	جس پر گفتگو یا بحث ہو رہی ہو
تقریری صورت	لکھائی کی گئی، دستاویزی	غلطو بیہام حد	اخبار یا رسالے وغیرہ کے ایڈیٹر کے نام خط
اخلاقی قرض	اخلاقی ذمہ داری	نواہد	حال ہی میں آزادی پانے والا (خصوصاً ملک)

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

تشق	اتفاق کرنے والا، ہم خیال، رضامند	ترقی پذیر	کوئی بھی چیز جو ترقی کر رہی ہو، آگے بڑھنے والا، ترقی پانے والا
کالم	اخبار یا رسالے میں صفحے کی پیمائش کی اکائی	دور غلامی	غلامی کا زمانہ
صحافت	اخبار یا رسالے وغیرہ میں کالم یا مضمون لکھنے کا فن، اخبار نویسی	بد عنوانی	خرابی کا پیدا ہونا، رشوت خوری عام ہونا
تاریخین	بہت سے پڑھنے والے، مطالعہ کرنے والے	دفتریت	دفتر جیسا ہونے کی حالت
آراء	رائے کی جمع، مشورے، خیالات	اہل کار	کارندہ، دفتر کا فنی
مراسلات	خط و کتابت، اخباروں میں لکھے مکالمے	نااہل	اہل نہ ہونے کی حالت، قابلیت کا نہ ہونا
بیم مدیر	مدیر کے نام	فرض ناشناسی	ذمہ داری کو نہ پہچانا، ذمہ داری سے بیگانا ہونا
شعور	پہچان، سمجھ بوجھ، احساس	معاشرتی فرائض	سماجی ذمہ داریاں
موافق	مطابق، راس	فصلت	لا پرواہی، بے احتیاطی
دلفرقتہ	آہستہ آہستہ	انفرادی	ایک فرد یا ذات سے متعلق
مستقل روایت	باضابطہ رسم،	اجتماعی مسائل	اجتماعی مشکلات
خواہشگی	لکھنے پڑھنے کی قابلیت	ادارتی	مدیر کا تحریر کردہ
ابلاغ خاصہ	مواہلات، ذرائع ابلاغ (میڈیا)	صلحت	صلو کی جمع کاغذ کے درک کی ایک جانب

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

مشکل الفاظ کے معانی: ٹیکسٹ بک صفحہ نمبر: 75

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
غیر	اخبار میں کسی مسئلے کا جوابی مطالعہ	ارباب واپڈا سے اکل	واپڈا (ادارے کا نام) کے صاحبان سے درخواست
تلف	غیر حاضری، تعطیل، وقفہ	منی آرڈر	ڈاک کے ذریعے نقد روپیہ بھیجنے کا طریقہ، ڈاک کے ذریعے ترسیل زد ٹیڈ روپیہ جو ڈاک خانہ کے ذریعہ کسی کو بھیجا جائے
اوسطاً	اوسط کال کے تقریباً	حکام	السران
ادارت	اخبار یا رسالہ کی ترتیب	صوبہ مملکت	ملک کا صدر
جامع	جمع کرنے والا، یکجا کرنے والا، مرتب	وعقیدہ	تنخواہ، ماہانہ آمدنی رقم یا غلط علیہ جو حکومت کی جانب سے دیا جائے
کارٹون	اخبارات و رسائل میں چھپنے والے تفریحی یا مزاحیہ یا طنزیہ خاکے	مراکے	خط و کتابت، اخباروں میں لکھے نکلے
کتہ چینی	اعتراف کرنے کا عمل، میب گیری	تقتیری	کشیدگی کا عمل، قطرہ قطرہ لگا ہوا
سیاسی	سیاست سے منسوب، سیاست سے نسبت رکھنے والے امور	فروں	پراتا، تختہ
تعلیمی	تعلیم کے متعلق	قطرہ قطرہ	تھوڑا تھوڑا کر کے، ایک ایک بوند
انتظامی	انتظام سے تعلق رکھنے والی بات	نئے انکار	نئے خیالات یا نظریات

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

اخلاقی	اخلاق سے منسوب یا متعلق	موثر ابلاغ	مشہور ابلاغ
محامیات	کاروبار، کام کاج، دھندے	افادیت	فائدہ مند ہونا
اجتماعی شکایات	شکایتوں کا مجموعہ	ویل	کسی امر کا ثبوت
تفکرات	خیالات	احساسات	احساس کی جمع، محسوس کی ہوئی باتیں
تصورات	تصور کی جمع، فکر، سوچ	ہذبات	دہنی تاثرات، احساسات، انسان کے فطری عواطف و میلانات (پیسے رنج، خوشی، غم، وغیرہ)
فکر انگیز	سچیدہ خیال یا سوچ کا اظہار کرنے والا، غور و فکر پر مائل کرنے والا	ماسبہ	مواخذہ، جانچ پڑتال
عنوان	کسی موضوع کی سرخی، کسی نظم یا مضمون وغیرہ کا سرنامہ، دیباچہ	کتب	خط، مراسلہ، چٹھی، رقعہ
آئی جی	انسپیکٹر جنرل آف پولیس کا مخفف مراد پولیس کے عہدے کا سربراہ		
تشوہا	پرورش پانا یا ہونا، بڑھنا		

شکل الفاظ کے معانی: ٹیکسٹ بک صفحہ نمبر: 76

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
موجب	باعث، سبب، وجہ	مجرع	زخمی، گھائل، جسے زخم پہنچا ہو یا لگا ہو، چوٹ کھایا ہو
نفسیاتی	نفسیات سے منسوب یا متعلق	حکوک	قک کیا گیا، جس پر قک کیا جائے
وسیلہ	ذریعہ، واسطہ	انداز بیان	لکھنے کا طریقہ، کہنے کا انداز

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

قومی مفاد	قوم کا فائدہ، قوم کا نفع	ناشائستہ	نازیبا، نامناسب
اغراض	مقاصد	کاری	پڑھنے والا پڑھنے والا
جملہ	رسالہ، جریدہ، میگزین		

سوال نمبر ۱: بحوالہ سبق اور مصنف مندرجہ ذیل اقتباس کی تشریح کیجیے:

ایک زمانے میں یہ خطوط روزانہ غامی قعداؤں میں چھپتے تھے۔ لیکن رفتہ رفتہ دوسرے مندرجات میں اضافہ ہوتا گیا۔ ان کی اہمیت بڑھتی گئی۔ خبروں کی اہمیت میں اضافہ ہوا۔ کالوں اور فچروں کی مقبولیت بڑھی۔ بعض اخبارات ہفتہ میں ایک یا دو دن خطوط کی اشاعت میں ناغہ کرنے لگے۔ بعض نے خطوط کی قعداؤں کم کر دی۔ لیکن ان خطوط کی ضرورت کم نہیں ہوئی۔ ہر انگریزی اور اردو اخبار خطوط بنام مدیر شائع کرتا ہے۔ ایک اردو اخبار میں اوسطاً ہر ماہ ۱۷ سو اور سال میں سو سٹالیڑھ ہزار اور انگریزی اخبار میں ۱۷۰۰۰۰ ہزار سے زائد خطوط شائع ہوتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ انگریزی اخبارات میں خطوط کی ادارت پر زیادہ توجہ دی جاتی ہے۔ اس وجہ سے انگریزی اخبارات میں شائع ہونے والے خطوط مختصر اور جامع ہوتے ہیں۔

جواب: سبق کا نام: خطوط بنام مدیر: مصنف کا نام: ڈاکٹر مسکین علی مجازی:

متن کا حوالہ / سیاق و سباق:

ڈاکٹر مسکین علی مجازی نے پنجاب یونیورسٹی سے صحافت اور جرنلزم میں ایم اے کے بعد صحافت میں پی ایچ ڈی کیا۔ دورانِ تعلیم میں ہفت روزہ اور روزنامہ ”چٹان“ لاہور کے نائب مدیر کے طور پر کام کیا۔ روزنامہ ”آفتاب“ اور روزنامہ ”کوہستان“ لاہور سے بھی بطور فچر نگار وابستہ رہے۔ پنجاب یونیورسٹی کے شعبہ صحافت سے منسلک ہوئے اور تادیر صدر شعبہ کی حیثیت سے تدریسی خدمات سر انجام دیں۔ پنجاب یونیورسٹی سمیت بہت سی جامعات کے بورڈ آف سٹڈیز اور ہائپرٹیکسٹ کے رکن بھی تھے۔ انھوں نے صحافت کے مضمون کا مختلف سطحوں پر تفسیر مرتب کرنے میں بھی سرگرمی سے حصہ لیا۔

تشریح:

اخبارات میں خطوط کا چھپنا ایک مسئلہ صحافتی روایت ہے۔ لیکن ایک وقت تھا جب خطوط اخبارات اور رسالے وغیرہ میں روزانہ چھاپے جاتے تھے۔ لیکن جوں جوں اخباروں میں دوسرے موضوعات اور نکات نے جگہ لی توں خطوط کی اہمیت کم ہو گئی۔ خبریں زیادہ جگہ لیتیں۔ کالم اور فچر خطوط کی نسبت زیادہ پڑھے جانے لگے۔ اس لیے خطوط چھاپنے میں کمی کی گئی۔ کچھ اخبارات ہفتہ میں ایک یا دو دن خطوط شائع نہ کرتے۔ لیکن پھر بھی خطوط بنام مدیر کی ضرورت باقی رہی۔ آج بھی انگریزی اور اردو اخبار خطوط

=====

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

=====

شائع کرتے ہیں۔ اخباروں میں سالانہ فی ہفتہ ہزار سے اڑھائی ہزار خطوط شائع کیے جاتے ہیں۔ انگریزی اخبار میں خطوط زیادہ شائع ہونے کی وجہ ان کی طوالت کا کم ہونا ہے۔

مشق

سوال نمبر 1: مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں:

الف۔ زیادہ تر اخبارات قارئین کے خطوط کن صفحات پر شائع کرتے ہیں۔

جواب: زیادہ تر اخبارات قارئین کے خطوط ادارتی صفحات پر شائع کرتے ہیں۔

ب۔ ایک اردو اخبار میں ہر ماہ اوسطاً کتنے خطوط چھپتے ہیں؟

جواب: ایک اردو اخبار میں اوسطاً ہر ماہ 12 سو اور سال میں اوسطاً 12 ہزار اور انگریزی اخبار میں اڑھائی ہزار سے زائد خطوط شائع ہوتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ انگریزی اخبارات میں ان کی ادارت پر زیادہ توجہ دی جاتی ہے۔ اس وجہ سے انگریزی اخبارات میں شائع ہونے والے خطوط مختصر اور جامع ہوتے ہیں۔

ج۔ اخبارات مراسلت کے کالم پر احتیاط کے طور پر کیا لکھا جاتا ہے؟

جواب: مراسلے کی شکل میں کچھ لکھنے کی ذمہ داری اخبار پر عائد نہیں ہوتی بلکہ وہ انٹرویو رائے یا تحریر تصور ہوتا ہے۔ رائے سے تعلق ہو ضروری نہیں۔ لہذا اخبارات مراسلت پر یہ لکھ دیتے ہیں کہ ایڈیٹر کا مراسلہ نگار کی رائے سے تعلق ہو ضروری نہیں۔

د۔ مراسلات سے کس رجحان کی نشوونما ہوتی ہے؟

جواب: مراسلات سے جمہوریت کی نشوونما ہوتی ہے۔ اس سے عام لوگ حدود کے اندر رہ کر اپنی رائے کے اظہار کا سلیقہ سیکھتے ہیں۔ مراسلے حکومت اور عوام کے درمیان رابطے کا ذریعہ ہیں۔ ان سے حکومتوں کو عوام کے مسائل سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔

و۔ مراسلوں میں کسی ایک موضوع پر بحث کو ابلاغ عامہ کی اصطلاح میں کیا کہتے ہیں؟

جواب: مراسلے کی شکل میں کچھ لکھنے کی ذمہ داری اخبار پر عائد نہیں ہوتی بلکہ وہ انٹرویو رائے یا تحریر تصور ہوتا ہے۔ رائے سے تعلق ہو ضروری نہیں۔ بہر حال جب ایک مراسلے کی صورت میں کوئی نئی بات کہی جاتی ہے تو اس کو جواب جرائی مراسلے میں دیا جاتا

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

ہے۔ اس طرح آہستہ آہستہ اس نئی بات یا نظریے پر بحث شروع ہو جاتی ہے اور عام قارئین بھی بحث کی حد تک اسے ذہنی طور پر قبول کر لیتے ہیں۔ ابلاغ عامہ کی اصطلاح میں اس عمل کو تظہیری اثر کہا جاتا ہے۔

سوال نمبر 2: خطوط بنام مدیر سے کیا کیا فائدے حاصل ہوتے ہیں؟

جواب: خطوط کی اشاعت سے جو فوائد حاصل ہوتے ہیں ان میں سے اہم حسب ذیل ہیں۔

- ۱۔ اخبار کا ایڈیٹر قارئین کے احساسات و جذبات سے باخبر رہتا ہے۔ اس طرح اسے اخبار کی پالیسی کو زیادہ حقیقت پسندانہ بنانے اور بہتر اور موزوں بنانے کے مواقع ہاتھ آتے ہیں۔
- ۲۔ خطوط سے خود اخبار اور مدیر کا محاسبہ ہوتا رہتا ہے اور قارئین کی تنقید اسے روبرو رکھتی ہے۔
- ۳۔ مراسلات سے جمہوریت کی نشوونما ہوتی ہے۔ اس سے عام لوگ حدود کے اندر رہ کر اپنی رائے کے اظہار کا سلیقہ سیکھتے ہیں۔
- ۴۔ قارئین کو مکتوبات سے رہنمائی ملتی ہے اور ان کی معلومات میں اضافہ ہوتا ہے۔
- ۵۔ شکایات کا موجب بننے والے افسروں اور اہلکاروں کی اصلاح ہوتی ہے۔
- ۶۔ مراصلے حکومت اور عوام کے درمیان رابطے کا ذریعہ ہیں۔ ان سے حکومتوں کو عوام کے مسائل سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔
- ۷۔ خطوط ان لوگوں کے لیے نفسیاتی سہارے کا کام دیتے ہیں جن کے پاس اپنی شکایات اور جذبات کے اظہار کا اور کوئی وسیلہ نہیں ہوتا۔

سوال نمبر 3: قارئین کو خط تحریر کرتے ہوئے کن امور کا خیال رکھنا چاہیے؟

جواب: اپنے نام خطوط کو اشاعت کے لیے منتخب کرتے ہوئے مدیر عام طور پر ان باتوں کا دھیان رکھتے ہیں کہ مثلاً:

- ۱۔ قومی مفاد کے خلاف تو نہیں۔
- ۲۔ ذاتی اغراض کے لیے تو نہیں لکھا گیا۔
- ۳۔ کسی گروہ یا طبقے کے جذبات کو مجروح تو نہیں کرتا۔
- ۴۔ منکوک مقاصد کے لیے تو تحریر نہیں کیا گیا۔

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

۵۔ انداز بیان ناٹائست تو نہیں۔

اس لیے مدیر کے نام خط لکھتے ہوئے قاری کو ان باتوں کا خیال رکھنا چاہیے ورنہ خط اخبار میں شائع نہیں ہو گا جس کا اختیار بہر حال اخبار / مجلے کے مدیر کے پاس ہوتا ہے۔

سوال نمبر 4: قارئین، مدیر کو کس کس نوعیت کے خط لکھتے ہیں؟

جواب: "خطوط پیام مدیر" کے کالموں میں چپے والے خطوط اور ان کے مندرجات کی مختلف صورتیں یہ ہیں۔ یعنی ان خطوط میں:

۱۔ اخبارات کے مندرجات، خبروں، اداروں، فچروں، مضمونوں، تصویروں اور کارٹونوں کی تقریب کی جاتی ہے یا ان پر بحث چمکی کی جاتی ہے۔

۲۔ اخبار کی پالیسی پر رائے زنی کی جاتی ہے۔

۳۔ عام ملکی یا غیر ملکی، تہذیبی، معاشرتی، اقتصادی، سیاسی، تعلیمی، ادبی اور اخلاقی معاملات و مسائل پر بحث کی جاتی ہے، خواہ وہ اس وقت متعلقہ اخبار میں زیر بحث ہوں یا نہ ہوں۔

۴۔ انفرادی، گردشی یا اجتماعی شکایات کا اظہار کیا جاتا ہے۔

۵۔ نئے نظریات، تصورات اور معاملات سامنے لائے جاتے ہیں۔

سوال نمبر 5: مندرجہ ذیل عنوانات میں خطوط کی قسموں کی الگ الگ نشاندہی کیجیے:

الف۔ معنی آرڈر کی رقم نہیں ملی جواب: انفرادی شکایت کا اظہار (سرکاری خط)

ب۔ لہان۔ تنبیہ روڈ کو ہٹنے کیا جائے جواب: اجتماعی شکایت کا اظہار (سرکاری خط)

ج۔ معترض صحت مشروبات جواب: حفظان صحت (قارئین کی آرا)

د۔ کپیوٹرو دست بھی دشمن بھی جواب: معاشرتی اصلاح (قارئین کی آرا)

سوال نمبر 6: فچر اور کالم میں فرق بیان کریں۔

جواب: فچر:

فچر کے لغوی معنی ہیں کسی شے کی خصوصیت۔ صحافی اصطلاح میں اس سے مراد وہ مضمون ہے جس میں تحریری انداز میں تصویروں کے بلحاظ تصویروں کی مدد سے کسی خاص مضمون کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہو۔

=====

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

=====

کالم:

کالم کسی دستے کی مخصوص انداز میں صف بندی یا کسی تحریر کی پیمائش کی اکائی کو کہتے ہیں۔ اخبارت کالم عام طور پر دو درجے چڑھا ہوتا ہے۔ اس کی لمبائی اخبار کے کل صفے کے برابر ہوتی ہے یا ہو سکتی ہے۔ کسی اخبار، رسالے میں مستقل عنوان کے تحت باقاعدگی سے چھپنے والی تحریر بھی کالم کہلاتی ہے۔

اس سبق میں ان دو صحافیانہ اصطلاحوں کے علاوہ کم از کم دو اصطلاحات تلاش کریں اور ان کی مختصر تشریح کریں۔

جواب:

اخبار کے مدیر کے نام ایک خط کا نمونہ درج ذیل ہے

سرکاری ہسپتالوں کی حالت زار

کرمی! میں آپ کے اخبار کے قسط سے اعلیٰ حکام کی توجہ سرکاری ہسپتال کی جانب دلانا چاہتا ہوں۔ سرکاری ہسپتالوں کی جو حالت ہے وہ کسی سے ڈھکی چھپی نہیں ہے۔ موسم چاہے کتنے ہی غریب کیوں نہ ہوں، وہ سرکاری ہسپتال سے زیادہ نجی ہسپتال میں جانا پسند کرتے ہیں۔ اس کی وجہ سرکاری ہسپتالوں کی حالت زار، عملہ کی فحشیت، دلا پر وائی اور گندگی ہے۔ کیونکہ کوئی بھی انسان اپنے عزیز کی جان سے ہاتھ دھونا نہیں چاہتا اس لیے بے شک ہر ایسٹ ہسپتال والے ان کی برسوں کی جمع ہوئی ایک جھلکے سے خراج کرادیں لیکن ترجیح نجی ہسپتال کو ہی دی جاتی ہے۔ جو نوگ نجی ہسپتال کا خرچ برداشت کرنے کی استطاعت نہیں رکھتے وہ انتہائی کسپہری کی حالت میں سرکاری ہسپتال کی طرف رخ کرتے ہیں۔ مریض اگر لفظی سے ہسپتال کا رخ کرتا ہے تو وہ صرف اللہ پر بھروسہ کر کے داخل ہوتا ہے۔ ڈاکٹر اور عملہ کی طرف سے مایوس ہوتا ہے کچھ سرکاری ہسپتالوں کی حالت قواحتی خراب ہے کہ نام سننے ہی دل بیمار ہو جاتا ہے۔

جنرل وارڈ، بلیوں کے مہمان خانے کا نقشہ پیش کرتے ہیں۔ مریضوں سے زیادہ بلیوں کو وہاں پر سوتھیں ہیں۔ جنرل وارڈ میں ۱۵ سے ۲۰ بلیٹال ہر وقت موجود ہوتی ہیں جو مریضوں سے زیادہ جلد داروں کو نگ کرتی ہیں اور عیادت کرنے والوں کو دروازے تک چھوڑنے جاتی ہیں۔ اعلیٰ حکام سے گزارش ہے کہ اس کی طرف خصوصی توجہ دی جائے۔ عوام الناس کو بنیادی سہولتیں، صاف ستھرا اور مستعد عملہ فراہم کیا جائے۔

آلف بی بی

جتنی دنیاں، دراو پٹری

=====

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

=====

سرگرمی

اس سبق میں مشقی سوالات اور اس خط کی روشنی میں محدود دلچسپی اور وسیع تر دلچسپی کے حامل دو موضوعات یا مسائل پر ایک ایک خط لکھیں۔

ہدایات برائے اساتذہ

- طلبہ کو کوئی اخبار دکھا کر ادارتی صفحات کی پہچان کروائی جائے۔
- ادارتی صفحات میں مراسلات کے حصے کی نشاندہی کر کے مراسلات کی نوعیت واضح کریں۔
- موضوعات دے کر طلبہ کے مراسلے لکھنے کی مشق کروائیں۔
- طلبہ ہر خبر، ادارہ، منچر، کالم اور اشتہاروں کے انداز بیان واضح کریں۔

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

13۔ ذرائع ابلاغ اور سماجی رابطے کی دنیا

(مشکل الفاظ کے معانی)

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
ابلاغ	پہنچنا / پہنچانا	شرعی قسمت	بد قسمتی / بد نصیبی
سماج	معاشرہ	قصر پارینہ	پرانی بات
ترویج	رواج دینا	باریچہ کھٹال	آسان کام، بچوں کا کھیل
استواری	قائم کرنا	عیان	واضح
دوچند	زیادہ	محیر العقول	عقل کو حیرت میں ڈالنے والی
اعجاز مسما	حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا معجزہ	انحطاط	زوال
اورنگزیہ سلیمان	حضرت سلیمان علیہ السلام کا تخت	عادت	مشاس

مشکل الفاظ کے معانی: ٹیکسٹ بک صفحہ نمبر: 78

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
کرہ و رضی	زمین، زمین کا گولہ مراد تمام زمین	تنازعہ	اکیلا
اہمیت و افاریت		مہند	انسانوں یا حیوانوں کا چھوٹا گروہ جو کچھ خصوصیات کے باعث دوسرے گروہ سے ممتاز اور الگ ہو، درجہ
دار و مدار	انحصار	پیش	ہنر یا فن، روزگار جو کسب معاش کا ذریعہ ہو، دھندا
باہمی رشتہ بندی	آپس کی رشتہ داری	واہست	منسلک، بندھا ہوا، پیوست
سماجی رابطہ	معاشرتی تعلق	کمویش	تھوڑا بہت، تقریباً، لگ بھگ

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

رسم و رواج	میل جس، رہد و ضبط، تعلقات	ثقافتی	ثقافت سے منسوب رسم و رواج
نظم	رشو، قرابت، واسطہ، تعلق	سامعی	سامع کا، معاشرتی
اسحکام	پہنچی، مضبوطی	تہارتی	تہارت سے منسوب، کاروبار سے متعلق سوداگری کا مال
باہمی رابطہ	آہیں کا تعلق	تکریب	کسی خوشی یا غم کے موقع کا اجتماع، جشن، جلسہ
استواری	کام کرنا	مشقہ	انتقاد پانے والا، جو واقع ہو یا عمل میں لایا جا
مضمر	واہت، کسی شرط سے شرط	شور شراب	شور غل، ہنگامہ
برقا	درجہ بدرجہ ترقی، ترقی کرنا، عروج	صد	آواز، بازگشت، گونج
کرد	غبار، دھول	آفتاب	آن کی آن میں، دم بھریں
مکمل	فک و شبہ، خیال، قیاس	مقصود	مقصد کی جگہ یا حکمت، فرض
آسائش	آسائش کی جمع راحت، آرام، سکھ، ہمکن، سکون	شرعت انجیز ترکی	حیزی برتاری سے پیچھے والا
روشناس	جان پہچان والا، واقف، شناسا	سب رنڈ	تیز چلنے والا، برقی رو، تیز رو
آمدورفت	آنا جانا	دور جدید	نیا دور، دور حاضر
ابلاغ	پہنچنا / پہنچانا	اعبادات	کسی نئی بات یا چیز کی تخلیق، نئی پیدا کی ہوئی چیز
دن و گنی رات چو گنی	بہت تیزی سے پہیلنا یاڑ مٹنا	محیر العقول	عقل کو حیرت میں ڈالنے والی
تقریر	مقررہ طے شدہ	انتخاب	ایک حالت کی جگہ اس کی متضاد حالت آنے کی صورت حال، تعمیر تہذیب

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

روز روشن	دن کا اُجالا	سنا	سکڑا
عیاں	داغ	تصویر کشی	تصویر بنانے کا عمل
ماجات	ماجت کی جمع، ضرورت		

مشکل الفاظ کے معانی: فیکسٹ بک صفحہ نمبر: 79

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
باز پچھ اطفال	آسان کام، بچوں کا کھیل	ترویج	رواج دینا
شب دروز	رات دن	اشاعت	اشہار یا کتاب وغیرہ چھپنے کے بعد منظر عام پر لانے جانے کا عمل، نشر
اورنگہ سلیمان	حضرت سلیمان علیہ السلام کا تخت	گلوبل ویج	عالمی گاؤں
محو حیرت	حیران، ششدر	شہر و تیز	تیز رفتار، ٹھیک، پر جوش
اعجازِ سما	حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا معجزہ	آلودار ہونا	اچانک سامنے آنا
کائنات	تمام عالم، کل جہاں	جذبات	ذہنی تاثرات، احساسات
دام	مسل، پتے در پتے	احساسات	احساس کی جمع، (مراد) عسوسات، عسوس کی ہوئی باتیں
کن فیکون	ہو جائیں وہ ہو جاتا ہے، کن فیکون میں بعض اوقات 'ن' کا اعلان نہیں کرتے، مراد: اللہ تعالیٰ کی قربت حقیقی ہے	سوشل میڈیا	سماجی ابلاغ
صد	آواز، گونج، پکار	کیونٹی	برادری، طبقہ
ارتقا	درجہ بدرجہ ترقی، ترقی کرنا، عروج	فروغ	چمک دکھ، نمود
انہیا	متحدہ نئی یا بغیر	پردان چڑھانا	کمال کو پہنچانا، کامیاب کرنا

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

رسول	رسول کی جمع (اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجے گئے ایسے پیغمبروں کے لیے استعمال کیا جاتا ہے جن پر کوئی آسمانی کتاب بھی نازل ہوئی ہو)۔ اللہ کے فرستادہ بندے	تعمیر و تھکیل	تعمیر و ترقی
دور دراز	بہت دور، آنکھوں سے نو مجمل	آفتابی وبا (Pandemic)	عالمی وبا (مشہوری مرض)
فیلڈ	شعبہ	کورونہ (Covid-19)	ایک وائرس کا نام جس سے کروڑوں آدمی وبا پھیل چکے ہیں
ٹیلی گرام	تار	ہلاکت خیز	ہلاکت میں ڈالنے والا، تباہ کن، تباہی و بربادی کا باعث
دور	زمانہ، وقت	مریت	انسانیت
حیرت انگیز	محبوب و غریب، دلچسپ کر دینے والا	تاریک	سیاہ، کالا، اندھیرا
قصہ پڑھنا	پرائی بات	بیمیاک	خوفناک، ڈرانا، ہولنا
مسئلہ	تسلیم شدہ، مانی ہوئی	سہل	آسان، مشکل کا تقاضا، سہل
ترقی یافتہ	ترقی پایا ہوا، آگے بڑھا ہوا جدید علوم اور صنعتوں سے مالا مال (ملک)	شہر کی قسمت	بہ قسمتی / بہ نصیبی
ملی مفادات	قومی فائدہ	الجھنا	مشغول ہونا، چٹا ہونا، پھٹنا
قومی وقار	قوم کی عظمت	بنا	باقی رہنا، زندگی
اللہ	لکری جمع، سوچ، تردد	بڑا	مشک

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

بیر اہمیت	آکھٹ	خود نئی	نمود، دکھاوے کا عمل
-----------	------	---------	---------------------

مشکل الفاظ کے معانی: فیکسٹ بک صفحہ نمبر: 80

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
فردغ	سر بلندی، ترجیح، سوقت	سامی قدریں	معاشرتی اطوار
فکری	سوچ سے متعلق، سوچ بچار کا حامل	داہر لگانا	خطرے میں ڈالنا
اغصاط	زوال	امر	کوئی کام کرنے کی ہدایت، حکم، معاملہ، مسئلہ
ظہور پذیر	ظاہر ہونا، آشکارا ہونا، برآمد ہونا	رد اداری	بروداری، طراغ دلی
سادہ لوح	بے وقوف، احمق، نادان	امن و آشتی	صلح، امن، دوستی
جھانسا دے کر	دھوکا دینا، ہاتھ بنا کر چکنا دینا	پاک گت	تکلیفی، واحد بنیت، اتفاق
شائستگی	تمیز، اخلاق	اتحاد	اتفاق، ایک
جلی اکاؤٹس	تکلی کھاتے	حرین	سجایا ہوا، ستوار ہوا
گم رہا	بھٹکا ہوا، راستے سے ہٹا ہوا	روانہ دم دار ہونا	مشکل حل ہونا کام آسان ہونا
ناپاک مقاصد	نامستول ارادے		

سوال نمبر 1: بحوالہ سبق اور مصنف مندرجہ ذیل اقتباس کی تشریح کیجیے:

جس طرح ہر تصویر کے دورخ ہوتے ہیں، ثبوت اور حقیقت۔ اسی طرح سوشل میڈیا کا دور سرائیج بھی نہایت تھریک اور بھیا تک ہے۔ سوشل میڈیا نے جہاں باہمی انسانی رابطوں کو سہل اور وسیع بنایا ہے وہیں محبت، اخلاص، رواداری، رکھ رکھاؤ پر حقیقی اثرات مرتب کرنے کا باعث بھی بنی ہے۔ شری قسمت کہ ہم نے معلومات اور پیغامات کے اس سیلاب میں خود کو الجھانے ہی میں اپنی جان بھری کر لی ہے۔ ہماری علمی، تعلیمی، دینی مذہبی، اخلاقی و تمدنی روایات کا جائزہ لگنا چاہا رہا ہے۔ سات سمندر پار انسانوں کے ساتھ بڑھاپے والا انسان، ایک گھر کی چار دیواری میں بسنے والوں سے اجنبی بنا بیٹھا ہے۔

جواب: سبق کا نام: ذرائع ابلاغ اور سامی رابطے کی دنیا مصنف کا نام: پروفیسر امجد اقبال

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

تشریح: جہاں سماجی رابطے اور ذرائع ابلاغ کی دنیائے آسانیاں پیدا کی ہیں وہاں اس کے بہت سے نقصانات بھی ہیں۔ سوشل میڈیا کی یہ شکل بہت زیادہ خوفناک ہے۔ ذرائع ابلاغ نے جہاں رابطوں کو آسان بنایا وہیں محبت، میل جول، اخلاص، رواداری اور ایک دوسرے کا خیال رکھنے جیسی خوبصورت عادات پر منفی اثرات مرتب کیے۔ مصنف کہتے ہیں کہ بد قسمتی سے ہم نے سوشل میڈیا اور ذرائع ابلاغ کو معاشرے کی ایک اہم چیز بنا رکھا ہے۔ ہماری اقدار اور خوبصورت معاشرہ برباد ہو کر رہ گیا ہے۔ دنیا کے دوسرے کونے پر بیٹھے شخص سے تو رابطے آسان ہو گئے ہیں لیکن گھر کے اندر موجود لوگ غیر محسوس ہونے لگے ہیں۔ یعنی آج کا معاشرہ سوشل میڈیا میں اس قدر مصروف ہے کہ اسے دوسرے ملکوں کی تو خبر ہو گی مگر گھر میں موجود لوگوں سے بے خبر ہو گا۔

مشق

سوال نمبر 1: سوالات کے مختصر جوابات لکھیں:

الف۔ ابلاغ کی تعریف لکھیں۔

جواب: ذرائع ابلاغ سے مراد وہ تمام ذرائع ہیں جن کی مدد سے ہم اپنی بات دوسروں تک پہنچاتے ہیں۔ اردو میں ذرائع ابلاغ اور انگریزی میں اسے میڈیا کہتے ہیں۔ ابلاغ کے دو ذرائع انسان نے اپنے ارتقا کے آغاز سے ہی استعمال کرنے شروع کر دیے تھے۔ انبیاء، رسل اور پیغمبر انجیل اپنی بات کو زبانی طور پر پیش کرنے کے ساتھ ساتھ تحریری طور پر بھی ذور وراز کے مشابہت تک پہنچانے کا بندوبست فرماتے تھے۔

ب۔ ذرائع ابلاغ کے نام لکھیں۔

جواب: ذرائع ابلاغ کے نام درج ذیل ہیں۔ جن میں واٹس ایپ (Whatsapp)، یوٹیوب (Youtube) فیس بک (Facebook)، ٹویٹر (Twitter)، لنکڈ ان (LinkedIn)، بلاگ (Blog)، انسٹا گرام (Instagram)، کورا (Quora)، کمپیوٹر (Computer) وغیرہ ذرائع ابلاغ کے نام ہیں۔

ج۔ پرنٹ میڈیا اور الیکٹرانک میڈیا میں فرق واضح کریں۔

جواب: پرنٹ میڈیا کی تعریف: بڑے پیمانے پر مواصلات کے ذرائع، جو عام لوگوں تک معلومات پہنچانے کے لئے مچھی ہوئی مطبوعات، جیسے اخبارات، ٹیلی ویژن، رسالے، کتابیں، روزنامے، پریچ وغیرہ کو استعمال کرتے ہیں، پرنٹ میڈیا کہلاتا ہے۔ یہ

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

میڈیا میڈیا کی ابتدا کی اور بنیادی شکلوں میں سے ایک ہے۔ جس میں کسی بھی معلومات یا خبر کی گہرائی سے تجزیہ اور پرچہ رنگ ہوتی ہے۔ پرنٹ میڈیا میں وہ تمام ذرائع شامل ہیں جن کی مدد سے ہم لکھ کر بات چیت کرتے ہیں۔

کتاب:

کتاب، ذرائع ابلاغ کی قدیم ترین شکل ہے۔ اس کی ابتدا الہامی محائف سے ہوتی ہے۔

اخبار:

اخبارات کی چھپائی کا کام بھی چھاپے خانے کی ایجاد کے ساتھ ہی ہو گیا تھا۔

رسائل:

رسائل کی تاریخ اتنی ہی پرانی ہے جتنی چھاپے خانے کی۔ رسائل ہر دور میں، دنیا کے ہر خطے میں چھپتے رہے ہیں۔

الیکٹرانک میڈیا کی تعریف:

الیکٹرانک میڈیا، جیسا کہ اس کے نام سے پتہ چلتا ہے کہ وہ بڑے پیمانے پر مواصلات کا ذریعہ ہے جس میں سامعین کو کسی خبر یا کوئی پیغام پھیلانے کے لئے الیکٹرانک یا الیکٹرو کمینیکل توانائی کی ضرورت ہوتی ہے۔

الیکٹرانک میڈیا کے ذریعے ہمیں رابطوں نے سوشل میڈیا کی شکل اختیار کر کے دنیا کو ایک گلوبل ویلج بنا دیا ہے۔ معلومات اور عقائد کا متحدہ جبر سیلاب ایک ٹلک پر آپ کے سامنے نمودار ہوتا ہے۔ اپنے جذبات، احساسات اور خیالات کے حوالے سے اعتماد سوشل میڈیا کا مخصوص ذریعہ ٹھہرتا ہے۔ دوستوں کا روابطی رابطوں کو تلاش کر کے اپنی پسند کی ایک کیونٹی کا پائمانہ صبر بنا جاسکتا ہے۔ سوشل میڈیا کی مختلف صورتیں ہیں۔ جن میں واٹس ایپ (Whatsapp)، یوٹیوب (Youtube)، فیس بک (Facebook)، ٹویٹر (Twitter)، لنکڈ ان (LinkedIn)، بلاگ (Blog)، انسٹا گرام (Instagram)، کورا (Quora) وغیرہ زیادہ اہم اور معروف ہیں۔ سوشل میڈیا کے ذریعے زندگی کے ہر شعبے سے تعلق رکھنے والی معلومات ایک لمبے میں اشتراک (Sharing) کے ذریعے دنیا کے کسی بھی کونے میں پیچھے شخص تک پہنچائی جاسکتی ہیں۔

ج۔ سوشل میڈیا کے مثبت اثرات کیا ہیں؟

جواب: سوشل میڈیا کے ذریعے زندگی کے ہر شعبے سے تعلق رکھنے والی معلومات ایک لمبے میں اشتراک (Sharing) کے ذریعے دنیا کے کسی بھی کونے میں پیچھے شخص تک پہنچائی جاسکتی ہیں۔ مثبت اخلاقی، سماجی سرگرمیوں کو فروغ دیا جاسکتا ہے، دینی، مذہبی، تعلیمی، ثقافتی، اقتصاد اور دیانت کو پروان چڑھا کر ایک پرامن بین الاقوامی معاشرے کی تعمیر و تشکیل کی راہ ہموار کی جاسکتی ہے۔ تجارتی سرگرمیوں کو فروغ دے کر ملازمتوں کے مواقع پیدا کیے جاسکتے ہیں۔ انسانی نسل آج جس آفاقی وبا (Pandemic) کو روتا (Covid-19) کی ہلاکت خیزیوں کی لپیٹ میں ہے اس کے دوران بھی سوشل میڈیا نے اپنے مثبت اثرات کو اجاگر کرنے

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

اور منوانے کی بھرپور کوشش کی ہے۔ ماضی کے گزرے واقعات اور یادداشتوں کو محفوظ رکھنے میں بھی سوشل میڈیا نے اہم کردار ادا کیا ہے۔

۱۔ سوشل میڈیا کے منفی اثرات کیا ہیں؟

جواب: جس طرح ہر تصویر کے دو رخ ہوتے ہیں، مثبت اور منفی۔ اسی طرح سوشل میڈیا کا دوسرا رخ بھی نہایت ہلکا اور بھیاںک ہے۔ نوجوان نسل اپنا قیمتی وقت سوشل میڈیا پر ضائع کر رہی ہے جس سے اخلاقی، ذہنی، فکری اور عقلی انحطاط تو ظہور پذیر ہو رہا ہے بلکہ غیر اخلاقی سرگرمیوں اور بے حیائی کو فروغ بھی حاصل ہو رہا ہے۔

۲۔ سوشل میڈیا کے منفی اثرات سے کیسے بچا جاسکتا ہے؟

جواب: ضرورت اس امر کی ہے کہ سوشل میڈیا کے مثبت استعمال کو فروغ دیا جائے۔ دینی، تعلیمی، اخلاقی اور سماجی اقدار و روایات کو پروان چڑھایا جائے تاکہ محبت، اخلاص، روزداری، امن و آشتی، برداشت، باہمی اتحاد و یکا گفت سے مزین ایک خوب صورت انسانی معاشرے کی تعمیر و تشکیل کی راہ ہم دار ہو سکے۔

۳۔ سوشل میڈیا نے دنیا کے مختلف خطوں کے انسانوں کو قریب لانے میں کیا کردار ادا کیا ہے؟

جواب: سوشل میڈیا کے ذریعے زندگی کے ہر شعبے سے تعلق رکھنے والی معلومات ایک لمحے میں اشتراک (Sharing) کے ذریعے دنیا کے کسی بھی کونے میں بیٹھے شخص تک پہنچائی جاسکتی ہیں۔ مثبت اخلاقی، سماجی سرگرمیوں کو فروغ دیا جاسکتا ہے، دینی، مذہبی، تعلیمی، ثقافتی، اقدار و روایات کو پروان چڑھا کر ایک پرامن بین الاقوامی معاشرے کی تعمیر و تشکیل کی راہ ہموار کی جاسکتی ہے۔ تھماتی سرگرمیوں کو فروغ دے کر ملازمتوں کے مواقع پیدا کیے جاسکتے ہیں۔ انسانی نسل آج جس آفاقی وبا (Pandemic) کو رونا (Covid-19) کی ہلاکت خیزیوں کی لپیٹ میں ہے اس کے دوران بھی سوشل میڈیا نے اپنے مثبت اثرات کو اجاگر کرنے اور منوانے کی بھرپور کوشش کی ہے۔ ماضی کے گزرے واقعات اور یادداشتوں کو محفوظ رکھنے میں بھی سوشل میڈیا نے اہم کردار ادا کیا ہے۔

۴۔ دور جدید کی حیرت انگیز ایجاد کون سی ہے؟

جواب: کمپیوٹر دور جدید کی حیرت انگیز ترین ایجادات میں سے ایک ہے۔ اس عظیم حصول ایجاد کے باعث انسانی زندگی کے ہر شعبہ میں خوش گو اور حیران کن انقلابات رونما ہوئے ہیں۔ فاصلے سلاش شروع ہو گئے۔ ماضی میں بظاہر جو خوب و خیال کی حد تک ناممکن دکھائی دیتا تھا آج کا انسان اس سے گھر بیٹھے محفوظ اور لطف اندوز ہو رہا ہے۔

=====

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

=====

۱۔ سوشل میڈیا کی چند ایک صورتوں کے نام لکھیں؟

جواب: سوشل میڈیا کی مختلف صورتیں درج ذیل ہیں۔ جن میں واٹس ایپ (Whatsapp)، یوٹیوب (Youtube) فیس بک (Facebook)، ٹویٹر (Twitter)، لنکڈ ان (LinkedIn)، بلاگ (Blog)، انسٹا گرام (Instagram)، کورا (Quora) وغیرہ زیادہ اہم اور معروف ہیں۔

سوال نمبر 2: درج الفاظ و تراکیب کے معانی لکھیں۔

ابلاغ سرعت آفاقانہ قصہ پارینہ شوی قسمت

جواب:

معانی	الفاظ
ترسیل کرنا، پہنچانا، بھیجنا	ابلاغ
جلدی، تیزی، پھرتی، کم وقت میں سرانجام دینا	سرعت
آن کی آن میں، پل بھر میں، جھٹ پٹ۔	آفاقانہ
پرانی بات، دقوں کی بات	قصہ پارینہ
بد نصیبی، قسمت	شوی قسمت

سوال نمبر 3: مندرجہ ذیل الفاظ کے واحد لکھیں۔

تعلقات انقلابات ذرائع افراد انجیا
 رسل اقدار

جواب:

الفاظ	واحد
تعلقات	تعلق
انقلابات	انقلاب

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

ذریعہ	ذرائع
فرد	افراد
نہی	انبیاء
رسول	رسل
قدر	اقدار

سرگرمی

کلاس میں طلبہ کے مابین سوشل میڈیا کے منفی اور مثبت اثرات پر مذاکرہ کرایا جائے۔

ہدایات برائے اساتذہ

- تعلیمی اداروں میں طلبہ کے موبائل فون کے استعمال پر گفتگو کریں۔
- جدید ٹیکنالوجی کے استعمال سے آن لائن کلاسز کی افادیت بیان کریں۔

1۔ ربّ کائنات

خواجہ الطاف حسین حالی (۱۸۳۷ء۔ ۱۹۱۴ء)

حالاتِ زندگی:

خواجہ الطاف حسین حالی کے مختصر حالاتِ زندگی حصہ نثر میں بیان ہو چکے ہیں۔ نثر نگاری کے ساتھ ساتھ شاعری میں بھی حالی کا مرتبہ بہت بلند ہے۔ وہ اردو ادب کے چھ بزرگ ترین معرلوں اور محسنوں میں سے ہیں۔ ان کی شاعرانہ حقیقت کا دائرہ سب سے زیادہ وسیع اور جملہ اصنافِ سخن پر محیط ہے۔ انھوں نے غزل گوئی میں ایک نئی روایت کی بنیاد رکھی۔ مولانا الطاف حسین حالی نے جدید اردو شاعری، تنقید اور سوانح نگاری میں گراں قدر خدمات سر انجام دیں۔ نثر کے علاوہ مولانا حالی کی اہم تصانیف میں نظم حالی، دیوانِ حالی، مسدسِ حالی (مرد و جزا اسلام) شامل ہیں۔ حالی نے رباعیات و قطعات، قصائد اور نظمیں بھی لکھیں۔ ان کی طویل نظم مسدسِ حالی مسلمانوں کی مذہبی، تہذیبی اور علمی زندگی کا مریخ ہے جس کا مقصد مسلمانوں میں قومی بیداری کا شعور پیدا کرنا تھا۔ حالی کی دیگر نغموں میں شکوہ بہند، مناجاتِ بیوہ اور چپ کی داد خاص اہمیت کی حامل ہیں۔

حالی کی شاعری میں سادہ بیانی اور حقیقت نگاری پائی جاتی ہے۔ انھوں نے مرثیہ شاعری کی جو خصوصیت بیان کی ہے، اس میں سادگی، اصلیت اور جوش کا ہونا ضروری ہے۔ حالی کی زندگی میں مسدس کے علاوہ ان کے کلام کے دو مجموعے مجموعہ نظمِ حالی اور دیوانِ حالی شائع ہوئے۔

(مشکل الفاظ کے معانی)

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
آشنائی	واقفیت	اہر	وہ زمانہ جس کی انتہا نہ ہو
اُڑل	وہ زمانہ جس کی ابتدا نہ ہو	الہِ حال	صوفی منش۔ جذبہ والے لوگ
حاصل	حاصلت۔ کیفیت	شکوہ	حیرت انگیز دکھ سے بے حس و حرکت ہو جانا
قال	ترانہ سے کچھ کہنا		

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

مشکل الفاظ کے معانی: ٹیکسٹ بک صفحہ نمبر: 82

معنی	الفاظ	معنی	الفاظ
گرفت	پھندا	کمل، تمام	کامل
ہر طرف، ہر سمت	ہر نحو	دو زمانہ جس کی ابتدا نہ ہو	ازل
دنیا، جہان	عالم	حیرت انگیز بات، الوہی بات، عروج	کمال
عزت و شان، دبدبہ، رعب	شوکت	دو زمانہ جس کی انتہا نہ ہو	ابد
جہانج میں پورا اثر و متاسب یا اچھا لگنا	چٹا	عظمت، بزرگی، بڑائی	جلال
ہر وقت تصور میں رہنا، خیال میں رہنا	آنکھوں میں بسنا	عارف کی جمع، پہچاننے والا، جاننے والا، واقف، اللہ کو پہچاننے والا	عارفوں
اجنبیت، بیگانہ پن، ناواقفیت	بیگانگی	حیرانی، تعجب	حیرت
واقفیت	آشنائی	خدا سے انکار کرنے والا، انکار کرنے والا	مکر
حوسے میں آکر جھومنا، لطف میں سر ملانا، وجد کرنا، سرشار ہونا	سر ڈھنیں گے	حیرت یا دکھ سے بے حس و حرکت ہو جانا	سکتہ
زبان سے کچھ کہنا	تقل	غالب آجاء، ہر طرف اثر انداز ہونا، سایہ کرنا، پھیلانا	چھانا
صوتی منٹھ۔ جذبہ والے لوگ	الہی حال	دبدبہ، شان و شوکت	رعب
		تھول نہ کرنا، تسلیم نہ کرنا، نہ ماننا	تھولنا

شاعر کا تعارف

(صنف: نظم: قصیدہ) شاعر: مولانا الطاف حسین حالی

شاعر مولانا الطاف حسین حالی کے اندازِ کلام کی چند خصوصیات:

- 1: سادہ زبان کا استعمال: مولانا الطاف حسین حالی نے اپنے کلام میں استہانی سادہ اور عام فہم زبان کا استعمال کیا ہے۔
- 2: مقصدیت: حالی کے کلام میں مقصدیت پائی جاتی ہے۔ ان کی تمام نظموں کا موضوع زیادہ تر مذہبی، اخلاقی اور اصلاحی ہے۔
- 3: حقیقت کا عنصر: حالی کی شاعری میں اصلیت اور حقیقت کا عنصر غالب نظر آتا ہے۔

نظم حمد کا مرکزی خیال:

اس نظم میں شاعر مولانا الطاف حسین حالی نے اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کرتے ہوئے اس کی چند صفات کا ذکر کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کامل، مالک، جمیل، جلیل، اور محیط ہے۔ جو شخص ایک بار اللہ کا جلوہ دیکھ لے پھر اسے کسی دوسرے کی شان و شوکت متاثر نہیں کر سکتی۔ بشریت کی بنا پر اگر انسان تمام حقوق اللہ اولہ کر پائے تو پھر بھی اپنے خدا کی محبت اس کے دل میں سائی رہتی ہے۔

اشعار کی تشریح

شعر ۱۔ کامل ہے جو ازل سے، وہ ہے کمال میرا باقی ہے جو ابد تک، وہ ہے جلال میرا

نظم کا نام: رب کائنات (حمد) شاعر کا نام: مولانا الطاف حسین حالی

تشریح: اس شعر میں شاعر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا وجود کامل اس دنیا کے آغاز سے پہلے کا ہے اور اسی کے اختتام کے بعد بھی قائم رہے گا۔ اللہ تعالیٰ اپنی ذاتِ اصالت میں مکمل اور پورے رہے۔ ہر شے فنا ہو جائے گی۔ اگر کوئی چیز باقی رہے گی تو وہ ذاتِ صرف اللہ تعالیٰ کی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات بے عیب ہے۔

اس شعر میں شاعر اللہ کی تعریف بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا وجود کامل اس کائنات کے آغاز سے ہے اور اس کے اختتام کے بعد بھی قائم رہے گا۔ ہر شے فنا ہو جائے گی اگر کوئی چیز ہمیشہ باقی رہے گی تو وہ اے اللہ میری ذات، میری قدرت کا جلوہ اور شان و شوکت ہے۔ اے اللہ تو ایک ماہر کاریگر ہے۔ اور میری قدرت کے کارخانے میں کوئی خامی نہیں ہے۔

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

حسن بیان: یہ شعر مولانا الطاف حسین حالی کی نظم حمد سے لیا گیا ہے۔ اس نظم میں شاعر اللہ تعالیٰ کی بلند شان بیان کر رہا ہے۔ اس شعر میں شاعر انتہائی دلکش انداز میں اللہ کی صفت کامل کا ذکر کیا ہے۔

شعر ۲۔ ہے عارفوں کو خیرت اور مکرروں کو سکتہ ہر دل پہ چھا رہا ہے، ز عجب جلال تیرا
نظم کا نام: رب کائنات (حمد) شاعر کا نام: مولانا الطاف حسین حالی

تشریح: اس شعر میں شاعر اللہ تعالیٰ کی بلند شان بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ حیرے حسن و جمال کا رعب و دبدبہ اس قدر شان والا ہے کہ ہر کوئی اس سے مرعوب ہو جاتا ہے۔ یہ شعر مولانا الطاف حسین حالی کی نظم حمد سے لیا گیا ہے۔ اس نظم میں شاعر اللہ تعالیٰ کی بلند شان بیان کر رہا ہے۔

اس شعر میں شاعر اللہ تعالیٰ کی بلند شان بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ اے اللہ حیرے حسن و جمال کا رعب و دبدبہ اس قدر شان والا ہے کہ ہر کوئی اس سے مرعوب ہو جاتا ہے۔ وہ لوگ جو تجھ پر ایمان لاتے ہیں جب تیری قدرت کے جلوں کا نظارہ کرتے ہیں تو خیرت کے سمندر میں ڈوب جاتے ہیں۔ اور کفار جو تیرا انکار کرتے ہیں تیری خدائی کو دیکھ کر ان پر بیہوشی کی حالت طاری ہو جاتی ہے، کہ اگر اتنا بڑا نظام کائنات بہترین طریقے سے چل رہا ہے تو اس نظام کو چلانے والی ہستی کتنی عظیم ہوگی۔ شاعر کہتا ہے کہ خدا کے مگر بھی حیران و پریشان ہو جاتے ہیں جب وہ اللہ تعالیٰ کا نام و مرتبہ اس دنیا میں تیزی سے پھیلنا دیکھتے ہیں۔ گویا خدا تعالیٰ کا ہلال و مرتبہ دنیا میں موجود انسان پر اثر انداز ہو کر ہدایت و نور کی ہمیں منور کرتا ہے۔

حسن بیان: اس شعر میں شاعر انتہائی دلکش انداز میں خدا کی خدائی کا ذکر کیا ہے۔

شعر سو گو ہم تیرے لاکھوں، یاں نالتے رہے ہیں لیکن ٹلانہ ہر گز، دل سے خیال حیرا
نظم کا نام: رب کائنات (حمد) شاعر کا نام: مولانا الطاف حسین حالی

تشریح: اس شعر میں شاعر کہتا ہے کہ اس دنیا میں بہت سے لوگ ہیں جو تیری حکم عدولی کرتے ہیں۔ تیرے نافرمان ہیں اور تیرے ذکر سے غافل ہیں۔ لیکن اے اللہ حیرتی ذات اس قدر جلیل و قدر ہے کہ تیری لاکھ نافرمانیوں کے باوجود ان کے دلوں سے تیری یاد نہیں جاتی۔ جب بھی کوئی مشکل وقت ان پر آجائے تو وہ تجھے یاد کرتے ہیں۔ تیری ذات مشکل کے وقت ان کنہیوں کی پکار سن لیتی ہے۔ اگرچہ یہ لوگ تیری نافرمانیوں اور گناہوں میں ڈوبے ہوئے ہیں تو پھر بھی ان کی مدد کرتا ہے۔ اور ان کی پکار بھی سن لیتا ہے۔ بقول حالی:

تھنہ ہو دلوں پر کیا اور اس سے سوا تیرا اک بندہ نافرماں ہے حمد سرا تیرا
یہ شعر مولانا الطاف حسین حالی کی نظم حمد سے لیا گیا ہے۔ اس نظم میں شاعر اللہ تعالیٰ کی بزرگی بیان کر رہا ہے۔

حسن بیان: اس شعر میں شاعر انتہائی دلکش انداز میں خدا کی خدائی کا ذکر کیا ہے۔

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

شعر ۴۔ پندے سے حیرے کیوں کر، جائے نکل کے کوئی پھیلا ہوا ہے ہر سو، عالم میں جاں تیرا
نظم کا نام: رب کائنات (حم) شاعر کا نام: مولانا الطاف حسین حالی

تقریب: اس شعر میں شاعر کہتا ہے کہ اے اللہ تیری بادشاہت پوری کائنات پر پھیلی ہوئی ہے۔ چھوٹے سے چھوٹے ذرے سے لے کر کہکشاؤں کی بلندیوں تک تیری نظر ہے۔ بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ تو ہم سب کے دلوں کے حالات جانتا ہے۔ تو یہ کہے ممکن ہے کہ کوئی بڑائی کرنے والا تیری پکڑ، تیری گرفت اور تیری نظروں سے بچ سکے۔ اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے:
”میں تمہاری شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہوں۔“

یہ شعر مولانا الطاف حسین حالی کی نظم حمد سے لیا گیا ہے۔ اس نظم میں شاعر اللہ تعالیٰ کی بزرگی بیان کر رہا ہے۔
اس شعر میں شاعر کہتا ہے کہ اے اللہ تیری بادشاہت پوری کائنات پر پھیلی ہوئی ہے۔ چھوٹے سے چھوٹے ذرے سے لے کر کہکشاؤں کی بلندیوں تک تیری نظر ہے۔ تو ہم سب کے دلوں کے حالات تک جانتا ہے، تو یہ کہے ممکن ہے کہ کوئی بڑائی کرنے والا تیری پکڑ، تیری گرفت اور تیری نظروں سے بچ سکے۔ تو ہماری شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے۔ ہر اک چیز پر اے خدا تیری گرفت مضبوط ہے۔

حسن بیان: اس شعر میں شاعر انتہائی دلکش انداز میں خدا کی خدائی کا ذکر کیا ہے۔

شعر ۵۔ ان کی نظر میں شوکت، جتنی نہیں کسی کی آنکھوں میں بس رہا ہے، جن کے جلال حیرا
نظم کا نام: رب کائنات (حم) شاعر کا نام: مولانا الطاف حسین حالی

تقریب: اس شعر میں شاعر کہتے ہیں کہ اے اللہ! تو بہت بلند شان والا ہے۔ تیری عظمت اور شان و شوکت کے جلوہوں کو جس نے پہچان لیا اس کی نظروں میں دنیاوی چیزیں لہنی حیثیت کھو دیتی ہیں۔ ایسے لوگوں کے سامنے دنیاوی مال و دولت کوئی حیثیت نہیں رکھتے۔ ان کی ترجیح تیری ذات سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں ہوتی۔ مصیبت کے وقت ایسے مومن لوگ صرف تجھے پکارتے ہیں۔ ہر شے کا مالک و خالق صرف تجھے مانتے ہیں۔

اللہ کی ذات بہت بلند شان والی ہے۔ اور اس کا مقابلہ دنیا کی کوئی چیز نہیں کر سکتی۔ وہ بہت عظیم ہے۔ اس لیے جو لوگ اللہ سے ٹوکا لیتے ہیں ان کے لیے یہ دنیا اپنا نام و مرتبہ کھو دیتی ہے۔

شعر ۶: دل ہو کہ جان، تجھ سے، کیوں کر عزیز رکھے دل ہے سو چیز تیری، جاں ہے سوا مال تیرا
نظم کا نام: رب کائنات (حم) شاعر کا نام: مولانا الطاف حسین حالی

تقریب: اس شعر میں شاعر اللہ سے بے انتہا محبت کا اظہار کرتے ہوئے کہہ رہا ہے کہ اے اللہ تو ہمیں دل و جان سے بھی زیادہ پیارا ہے۔ یہ زندگی تیری عطا دی ہوئی نعمت ہے۔ دل کی دھڑکنیں تیری عطا کردہ ہیں۔

=====

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

=====

جان دی ہوئی اسی کی ہے حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

اگر حیرتی راہ میں ہماری جان اور مال کی ضرورت پڑے گی تو ہم بلا جھجک حاضر ہوں گے۔ اور حیرتی راہ میں قربان ہونے کے لیے ہمیشہ تیار رہے گے۔ اے اللہ! تو نے ہی اپنے راہ میں شہید ہونے والوں کے لیے بلند مرتبے کا اعلان کیا ہے۔

ترجمہ: ”اور جو خدا کی راہ میں شہید ہو جائیں انھیں مردہ مت کہو وہ تو زندہ ہے لیکن تمہیں اس کا شعور نہیں۔“
”جس درجے کوئی مہقل میں کیا وہ شان سلامت رہتی ہے یہ جان تو آتی جاتی ہے اس جاں کی تو کوئی بہت نہیں۔“

شعر ہے: بیجا گئی میں حالی یہ رنگ آشنائی سن سن کے سر ڈھنیں گے، قال اللہ حالی حیرا
نظم کا نام: رب کائنات (حمد) شاعر کا نام: مولانا الطاف حسین حالی

تشریح: اس شعر میں شاعر کہتے ہیں کہ اے اللہ تیرا ذکر اتنا دلکش ہے کہ صرف اسی سے دلوں کو سکون ملتا ہے۔ جو لوگ حیرتی یاد سے فاصل ہیں اور تم سے بے تعلق ہیں جب ان کے سامنے حیرا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دلوں میں حیرتی محبت جاگ پڑتی ہے۔ اور وہ سکون حاصل کر لیتے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: بے شک اللہ کے ذکر سے دلوں کو سکون ملتا ہے۔

شاعر کہتے ہیں کہ جب کسی مہقل میں حیرتی حمد پڑھی جاتی ہے تو سننے والوں پر سکون کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے اور وہ بھی حیرتی تحریف کرنے لگتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ترجمہ: سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا مالک ہے۔

بقول شاعر: سب سوتے سے اٹھتے ہی حیرتی تسبیح کرتے ہیں یہ کیسی پر اسرار دعوت ہے مولا کے بچانے میں۔

(تکلیات نظم حالی)

مشق

سوال نمبر 1: مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں:

1۔ شاعر نے عارفوں کی حیرت اور منکروں کے سیکھنے کا کیا سبب بیان کیا ہے؟

جواب: وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے ہیں جب اللہ تعالیٰ کی قدرتوں اور جلوؤں کا نظارہ کرتے ہیں تو حیرت کے سمندر میں ڈوب جاتے ہیں۔ اور کفر پر جب اللہ تعالیٰ کی قدرت کے راز فشاں ہوتے ہیں تو وہ بھی در طر حیرت میں جلا ہو جاتے ہیں۔

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

ب۔ نظم رب کائنات میں اللہ تعالیٰ کی کون سی صفات بیان ہوئی ہیں؟

جواب: اس حمد میں شاعر نے اللہ تعالیٰ کی صفات بیان کرتے ہوئے کہا ہے اللہ تعالیٰ کی ذات اس کائنات کی ہر شے کی خالق مالک اور معبود ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے، رحیم و کریم ہے اور پوری کائنات کو محیط کئے ہوئے ہے۔

ج۔ کن لوگوں کی نظر میں کسی کی شوکت نہیں چھتی؟

جواب: اللہ تعالیٰ کی عظمت اور شان و شوکت کے جلوہوں کو جس نے پہچان لیا اس کی نظروں میں دنیاوی چیزیں اپنی حیثیت کھو دیتی ہیں۔ ایسے لوگوں کی نظر میں دنیا کی شان و شوکت نہیں چھتی۔

د۔ شاعر نے جان کو کس کا مال کہا ہے؟

جواب: شاعر اللہ سے بے انتہا محبت کا اظہار کرتے ہوئے کہہ رہا ہے کہ اے اللہ تو ہمیں دل و جان سے بھی زیادہ پیارا ہے۔ یہ زندگی تیری ہی دی ہوئی نعمت ہے۔ دل کی دھڑکنیں تیری ہی حاکم رہیں۔

و۔ شاعر نے کس چیز کو رنجِ آشنائی کہا ہے؟

جواب: رنجِ آشنائی سے مراد اللہ تعالیٰ کی قربت حاصل کرنے کی جستجو ہے شاعر کہتے ہیں کہ اے اللہ حیران کن اور متعجب ہے کہ صرف اسی سے دلوں کو سکون ملتا ہے۔ جو لوگ تیری یاد سے غافل ہیں اور تجھ سے بے تعلق ہیں جب ان کے سامنے حیران کن کیا جاتا ہے تو ان کے دلوں میں تیری محبت جاگ پڑتی ہے۔ اور وہ سکون حاصل کر لیتے ہیں۔

و۔ محمد کی تعریف لکھیں؟

جواب: حمد:

ایسی نظم جس میں اللہ تعالیٰ کی تعریف و توصیف بیان کی گئی ہو۔ حمد ایک عربی لفظ ہے، جس کے معنی "تعریف" کے ہیں۔ اللہ کی تعریف میں کہی جانے والی نظم کو حمد کہتے ہیں۔

و۔ اس نظم کا مرکزی خیال تحریر کریں۔

جواب: خواجہ الطاف حسین حالی اللہ تعالیٰ کی حاکمیت اور اس کی صفات بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اللہ ہمارا خالق و مالک ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر شے کا مالک ہے۔ وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ شاعر کہتے ہیں کہ جب کسی مفضل میں تیری حمد پڑھی جاتی ہے تو سننے والوں پر سکون کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے اور وہ بھی تیری تعریف کرنے لگتے ہیں۔ شاعر اللہ سے بے انتہا محبت کا اظہار کرتے ہوئے کہہ رہا ہے کہ اے اللہ تو ہمیں دل و جان سے بھی زیادہ پیارا ہے۔ یہ زندگی تیری ہی دی ہوئی نعمت ہے۔ اللہ کی ذات بہت بلند شان والی ہے۔

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

اور اس کا مقابلہ دنیا کی کوئی چیز نہیں کر سکتی۔ وہ بہت عظیم ہے۔ اس لیے جو لوگ اللہ سے ٹوکا لیتے ہیں ان کے لیے یہ دنیا اپنا نام؛
مرجہ کہو دیتی ہے۔

سوال نمبر 2: درج ذیل تراکیب کے معنی لکھیں اور انہیں اپنے جملوں میں استعمال کریں:

رعبِ جلال ہر عو رعبِ آشنائی اہل حال

جواب:

الفاظ و تراکیب	معنی	جیسے
رعبِ جلال	دہدہ، شان و شوکت عظمت، بزرگی	اللہ تعالیٰ کا خالق کائنات ہونے کی وجہ سے ہر چیز پر رعبِ جلال ہے۔
ہر عو	ہر طرف، ہر سمت	گلاب کے پھولوں کی خوشبو ہر سو پھیلی ہوئی تھی۔
رعبِ آشنائی	واقفیت	یگانگی میں حالی، یہ رعبِ آشنائی سن ن سے سرد نہیں گئے، قال اہل حال حیرا
اہل حال	موقی منش۔ جذب والے لوگ	وہ اہل حال جو خود رشتہ میں آئے تھے بلا کی حالت میں یہ کہیں آئے تھے

سوال نمبر 3: مصرعے کی تعریف لکھیں۔

جواب: مصرعے:

مصرعے کے لغوی معنی ہیں دروازے کا ایک پٹ۔ شاعری کی اصطلاح میں شعری ہر سطر کو مصرع کہتے ہیں۔ جس طرح
دروازے کے دونوں پٹ مل کر دروازہ مکمل کرتے ہیں، اس طرح دو ہم وزن مصرعوں سے مل کر شعر مکمل ہوتا ہے۔ شامل نصاب
لغوی ”رپ کائنات“ میں غل چودہ مصرعے ہیں جب کہ اشعار کی تعداد سات ہے۔

سوال نمبر 4: مندرجہ ذیل سوالات کے درست جوابات پر (✓) کا نشان لگائیں:

الف۔ الطاف حسین حالی کے مطابق کون سا بندہ حمد سرا ہے؟

الف۔ گنہگار ب۔ نافرمان ✓ ج۔ نیوکار

ب۔ حالی کے مطابق کون حیرت میں مبتلا ہے؟

الف۔ زہد ب۔ عابد ج۔ عارف ✓ د۔

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

- ج۔ اللہ کی ذات کے حوالے سے کئے کا فکر کون ہے؟
 الف۔ منکر ✓ ب۔ کافر ج۔ شرک
 د۔ اللہ تعالیٰ کی ذات کا کمال کب سے کامل ہے؟
 الف۔ برسوں سے ب۔ صدیوں سے ج۔ ازل سے ✓
 ر۔ حالی کی شاعری یا کلام عن کر کون سر زدنے گا؟
 الف۔ الملّٰہاں ✓ ب۔ الملّٰہاں ج۔ الملّٰہاں
 س۔ مولانا الطاف حسین حالی کی طویل نظم مسدس حالی کا اصل نام کیا ہے؟
 الف۔ طلوع اسلام ب۔ دوزخ اسلام ✓ ج۔ شاہنامہ اسلام

جوابات:

الف۔ ب	ب۔ ج	ج۔ الف	د۔ ج	ر۔ الف	س۔ ب
--------	------	--------	------	--------	------

سوال نمبر 5: مندرجہ ذیل اشعار کی تشریح لکھیں۔

- الف۔ ہے عارفوں کو حیرت اور منکروں کو سکتہ ہر دل پہ چھا رہا ہے، زعب جلال تیرا
 جواب: دیکھیے صفحہ نمبر 167، شعر نمبر ۲۔
 ب۔ ان کی نظر میں شوکت، جتنی نہیں کسی کی آنکھوں میں بس رہا ہے، جن کے جلال تیرا
 جواب: دیکھیے صفحہ نمبر 168، شعر نمبر ۵۔
 ج۔ دل ہو کہ جان، تجھ سے، کیوں کر عزیز رکھے دل ہے سوچیز تیری، جاں ہے سواں تیرا
 جواب: دیکھیے صفحہ نمبر 168، شعر نمبر ۶۔

=====

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

=====

سرگرمی

- قافیہ باہم ہم آواز الفاظ کو کہا جاتا ہے جیسے اثر، سر، سُر وغیرہ۔ شاعری میں قافیے کا استعمال شاعری کو مترنم بنانے کے لیے ہے۔ نظم ”ربّ کائنات“ کے قوافی تحریر کریں۔
- جواب: کمال، جلال، خیال، ہل، مال، حال

ہدایات برائے اُستاد

- صحیح تلفظ اور لہجے کے ساتھ نظم خوانی کی جائے۔
- اللہ تعالیٰ کی لامحدود صفات کے بارے میں ذہن نشین کرایا جائے۔
- نظم کے ایک ایک شعر کے مطالب آسان اور سادہ لفظوں میں بتائے جائیں۔
- نظم کا مرکزی خیال اور خلاصہ لکھنے کا طریقہ بتایا جائے۔

2۔ نعت

امیرِ مینائی (۱۸۲۹ء۔ ۱۹۰۰ء)

حالاتِ زندگی:

امیر احمد مینائی نام۔ محفلِ امیر، نکھو میں پیدا ہوئے۔ والد کا نام کریم احمد مینائی نکھوئی تھا۔ عربی اور فارسی کی تعلیم فرنگی محل، نکھو میں حاصل کی۔ ۱۸۵۳ء میں واجد علی شاہ سلطان اودھ کی ملازمت اختیار کی اور دو کتابیں ارشاد السلطان اور ہدایت السلطان تصنیف کر کے پیش کیں۔ تین سال بعد سلطنتِ اودھ ضبط ہو جانے سے بے روزگار ہو گئے۔ ۱۸۵۸ء میں راجپور کی عدالتِ دیوانی کے ملحق مقرر ہوئے۔

فنِ شعر میں مقفر علی خان امیر کے شاگرد تھے۔ موزونی طبع اور علمی استعداد کی بدولت شعر گوئی میں کمال حاصل کر لیا۔ راجپور کی شاعرانہ صحبتوں میں اس فن کو مزید جنابی۔ شاعری میں اعلیٰ استعداد رکھنے کے باعث ادبِ کلب علی خان دہلی راجپور نے انھیں اپنا استاد مقرر کیا۔ امیر کی تصانیف میں غزلوں کے دو دیوان مرآۃ الغیب اور منہم خانہ مشہور ہیں۔

محاورہ خاتمہ التیسین (پندرہ سو تیس) کے نام سے پورا دیوان نعتیہ ہے جس سے اُن کا جوشِ عقیدت نمایاں ہوتا ہے۔ امیر کے کلام میں رنگینی اور مرصع کاری نظر آتی ہے۔

(مشکل الفاظ کے معانی)

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
بے کس	جن کا کوئی نہ ہو۔ بے بس	درومند	درد رکھنے والا
رفیق	دوست	سقیم	غلیظی کرنے والا۔ مچھار
شفیق	شفقت کرنے والا	نفل	نریاد بھری آواز
قدر دان	قدر کرنے والا		

مشکل الفاظ کے معانی: ٹیکسٹ بک صفحہ نمبر: 85

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
درومند	درد رکھنے والا	داد کر	انصاف کرنے والا

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

داستان	طویل قصہ کہانی	چیم	وہ بچہ جس کی ماں یا باپ یا دونوں مر گئے ہوں
غم زدوں	رنجیدہ، دکھیا، پریشان حال	چارہ گر	مشکل آسان کرنے والا، کام بٹانے یا کرنے والا، چارہ ساز
قدر رواں	قدر کرنے والا	سقیم	فلطی کرنے والا، گنہگار
بے کس	جس کا کوئی نہ ہو۔ بے بس	بہہ تن	ہر حال میں، ہر وقت
شفیق	شفقت کرنے والا	ناقواں	جس میں اٹھنے کی سکت نہ ہو، ضعیف، کمزور
بے بس	لاچار، مجبور، عاجز	در بدر	سرگرواں، مارے مارے گھومنا، ایک دروازے سے دوسرے دروازے پر
رفیق	دوست	بیس ڈالنا	رجح پہنچانا، بر باد کرنا
جانا جاں	بہت محبوب	فلک	آسمان
کرم	عنایت، مہربانی	بشر	انسان، آدمی
عرض	درخواست، گزارش، التجا	ٹنگ	فرشتہ
مہریاں	محبت یا شفقت کرنے والا، مہردی سے پیش آنے والا، شفیق	فغاں	فراہ بھری آواز

اشعار کی تشریح

شعرا۔ دل بردمند کی داستان، نہ کہوں جو تم سے تو کیا کروں
 صہی غم زدوں کے ہو قدر رواں، نہ کہوں جو تم سے تو کیا کروں
 نظم کا نام: نعت شاعر کا نام: امیر احمد چٹائی

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

تقریب: اس شعر میں شاعر پیارے نبیؐ کی تعریف بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ آپؐ اس قدر رحم دل اور شفیق تھے کہ وہ تمام لوگوں کے دکھ درد میں شریک ہوتے تھے۔ ان کی مشکلات سننے اور ان کا کوئی حل نکالنے۔ انھیں آپؐ تمام لوگوں کے لیے رحمت ثابت ہوئے۔ ارشاد باری تعالیٰ:

اور ہم نے آپؐ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ جو لوگ تمکین ہوتے ان کو حوصلہ دیتے۔ آپؐ اس حد تک رحم دل تھے کہ ایک دفعہ ایک یوزھی کافر عورت جو آپؐ پر روز کوڑا پھینکا کرتی پھاڑ پھنی، آپؐ بہت پریشان ہوئے کہ آج اس عورت نے انھیں تنگ نہیں کیا۔ حضورؐ اس عورت کے گھر گئے تو وہ پھاڑ تھی۔ آپؐ نے اس کی عیادت کی اس کے گھر کی صفائی کی اور اسے کھانا کھلایا۔ تو شاعر کہتے ہیں کہ آپؐ کی شفقت اور رحمت کا سن کر دل کرتا ہے کہ میں بھی پیارے رسولؐ کو اپنے غم سناؤں۔ آپؐ ہر وہ کمی دل کی حوصلہ افزائی جس طرح کرتے، شاعر کہتے ہیں جی چاہتا ہے کہ ہم بھی ان کی محبت حاصل کر سکیں اور ان کو لھنا حال سنا سکیں۔

وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا مراد یہاں غریبوں کی بر لائنے والا

معصیت میں غیروں کے کام آنے والا وہ اپنے پرانے کا غم کھانے والا

شعر ۲۔ تمہی بے کسوں کے شفیق ہو، تمہی بے بسوں کے رفیق ہو

جو گزرتی دل پہ ہے جان جاں، نہ کہوں جو تم سے تو کیا کروں

نظم کا نام: نعت شاعر کا نام: امیر آصف عثمانی

تقریب: اس شعر میں شاعر پیارے نبیؐ کی تعریف بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ آپؐ بے سہارا اور لاچار لوگوں کی مدد کیا کرتے۔ آپؐ غریبوں کے دلی اور دوست ثابت ہوتے۔ معصیت کے وقت پریشان حال لوگوں کی مدد کیا کرتے۔ آپؐ غریبوں اور مسکینوں کی مرادیں بر لاتے۔ ہر شخص کی غم گساری کرتے۔

سلام اس پر کہ جس نے بے کسوں کی دستگیری کی سلام اس پر کہ جس نے بادشاہی میں فقیری کی
 حضورؐ کے آنے سے پہلے عرب معاشرہ جہالت کے گھٹا ٹوپ اندھیروں میں ڈوبا ہوا تھا، جس کی لاشی اس کی بھینس والا
 قانون ہر طرف نافذ تھا غلاموں، غریبوں اور فقیروں کے حقوق بری طرح پامال تھے۔ آپؐ کے آنے سے جہالت کے تمام
 اندھیرے ختم ہوئے۔ غریبوں، ضعیفوں اور بے سہارا لوگوں کو حضورؐ کی شفقت اور رفاقت حاصل ہوئی۔ انھیں ان کے حقوق ملے۔

فقیروں کا بچا، ضعیفوں کا مددگار تپسوں کا دلی، غلاموں کا سولا

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

شاعر حضور کی رفاقت اور شفاعت سے اتنا متاثر ہیں کہ وہ چاہتے کہ انھیں حضور کا ساتھ نصیب ہو تاکہ وہ اپنا حال دل پیارے نبیؐ کو سناسکے۔ اور دل کا اطمینان حاصل کر سکیں۔

جیوں تیرے در پر، مردوں تیرے در پر بچی مجھ کو حسرت بچی آرزو ہے

مرے حال پر بھی کرم کرو، جو کروں میں عرض وہ عن تلو

قصی باپ ماں سے ہو مہرباں نہ کہوں جو تم سے تو کیا کروں

نظم کا نام: نعت شاعر کا نام: امیر آحمدینائی

تشریح: اس شعر میں شاعر میرے نبیؐ سے عقیدہ و محبت کے ساتھ اپنی قننا کا اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اے نبیؐ! میں آپ کی ذات گرامی سے بے حد متاثر ہوں۔ میری محبت اور عقیدت آپ سے بہت زیادہ ہے۔ اس لیے میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھ پر اپنی نظر کرم کریں۔ اور اپنی رہ میں چھینے اور مرنے کی قننائیں۔ شاعر کے لیے یہ دراصل کرم اور نعمت کی بات ہے کہ انھیں حضورؐ سے ملنے کا شرف حاصل ہو سکے۔ اور شاعر اپنا حال دل پیارے نبیؐ کو بھی سناسکے۔ ماں باپ اس دنیا کے سب سے مہرباں رشتہ میں پروئے گئے۔ لیکن شاعر کہتے ہیں کہ آپ کا رشتہ اپنی امت سے ماں باپ سے بھی زیادہ مہرباں ہے۔ شاعر کہتے ہیں کہ میری آرزو ہے کہ میں حضورؐ کو اپنا حال دل نہ ڈاؤر دل کا بوجھ ہلکا کر سکوں کیونکہ ان جیسا شفیق اور رفیق کوئی نہیں۔

اس کرم کا کروں شکر کیسے ادا جو کرم مجھ پہ میرے نبیؐ نے کیا

میں سجا ہوا سرکار کی مخلصیں مجھ کو ہر دکھ سے یوں بڑی کر دیا

قصی داد گر ہو جیم کے، قصی چارہ گر ہو سقیم کے

بہر تن ہوں درد میں ناتواں نہ کہوں جو تم سے تو کیا کروں

نظم کا نام: نعت شاعر کا نام: امیر آحمدینائی

تشریح: شاعر پیارے نبیؐ کی تعریف کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ آپ نے قبیوں کی مدد کی۔ آپ کے آنے سے پہلے عرب لوگ جہالت کے اندھیروں میں گرے ہوئے تھے۔ آپ نے تمام لوگوں کو فصیح ہدایت دکھائی۔ غلاموں، قبیوں، درد سے لاچار لوگوں کو حقوق دلوائے۔ عرب لوگ بے کسوں، بے بسوں، غلاموں، قبیوں اور لاچار لوگوں پر ظلم کے پہاڑ ٹوڑا کرتے۔ ہر کوئی اپنے حقوق حاصل نہ کر سکتا تھا لیکن حضورؐ نے سب لوگوں کو ان کے حقوق و فرائض سے آشنا کر دیا۔ اس طرح قبیوں اور غریبوں کو سہارا ملا۔ عرب معاشرے میں اگر کسی سے چھوٹی سے غلطی سرزد ہو جاتی تو اسے کڑی سے کڑی سزا دی جاتی۔ آپ نے ہر غلطی کی سزا کی ایک حد مقرر کی اور معاشرے کو ظلم، جبر سے بچایا۔ آپ نے مصیبت میں ہر پریشان لوگوں کی مدد کی۔

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

فقیروں کا طبا، ضعیفوں کا مددنی

غیہوں کا دالی، عیاسوں کا مونی

آپ نے خود درد سہہ کر تمام انسانیت کو رحم اور مہربانی کا سبق دیا۔ آپ نے کمزور اور بے سہارا لوگوں کو حوصلہ دیا۔
 شاعر کہتے ہیں میری دلی آرزو ہے کہ میں بھی لہنا درد بھرا حال دنیا کو ستاؤں اور ان سے حوصلہ افزائی حاصل کر سکوں۔ تاکہ میرا
 کمزور جسم درد سے آزادی حاصل کر سکے۔

سلام اس پر کہ اسرارِ محبت جس نے سمجھائے سلام اس پر کہ جس نے زخم کھا کر پھول برساے

شعر ۵۔ مجھے درد بدریہ پھر اسے گانہ کبھی یہ راہ پر آئے گا

مجھے نہیں ڈالے گا آسمان، نہ کہوں جو تم سے تو کیا کروں

نظم کا نام: نعت شاعر کا نام: امیر احمد بیانی

تشریح: شاعر بیمارے نبیؐ سے مخاطب ہے۔ شاعر کہتے ہیں اسے نبیؐ! میں مصیبتوں میں گمراہ ہوا ہوں۔ میں پریشان حال ہوں۔
 زمانے کی مصیبتوں کی وجہ سے مجھے درد کی ٹھوکریں کھانا پڑتی ہیں۔ میں پریشانیوں میں بری طرح محسوس چکا ہوں۔ میں ان آزمائشوں
 کی وجہ سے اپنی راہ سے ہلک چکا ہوں۔ میں سیدھے راستے پر چل نہیں پا رہا۔ میرا وجود ان مشکلات کے بوجھ سے دب چکا ہے۔
 نبیؐ! آپ تو ہر شخص کے رفیق ہیں۔ آپ تو شفیق ہیں۔ میرا ہی چاہتا ہے کہ اپنے تمام مصائب کا ذکر آپ سے کروں۔ تاکہ میرے
 دل کا بوجھ ہلکا ہو اور میں سکون حاصل کروں۔ کیوں کہ آپ عیسا مہربان اور قدرداں کوئی نہیں۔

دلی درد مند کی دستاں نہ کہوں جو تم سے تو کیا کروں تمہی غم زدوں کے ہو قدرداں، نہ کہوں جو تم سے تو کیا کروں

شعر ۶۔ نہ زمیں مٹے نہ فلک مٹے نہ بشر مٹے، نہ ملک مٹے

نہیں ملے کوئی مری فضاں، نہ کہوں جو تم سے تو کیا کروں

نظم کا نام: نعت شاعر کا نام: امیر احمد بیانی

تشریح: شاعر بیمارے نبیؐ سے مخاطب ہے۔ شاعر کہتے ہیں کہ میں لہنا حال دل ہر ایک کو ستانا چاہتا ہوں تاکہ دل کا بوجھ ہلکا کر
 سکوں۔ مگر مجھ پر کوئی مہربان نہیں ہوتا۔ میرے مصائب کے بارے میں کوئی سنا پند نہیں کرتا۔ ہر ایک کو صرف اپنے کام سے
 مطلب ہے۔ میری آواز کوئی سنا پند نہیں کرتا۔ شاعر بیمارے نبیؐ کی تعریف میں رطب اللسان ہو کر کہتے ہیں کہ بیمارے رسولؐ غم
 زدوں کے قدرداں، بے کسوں کے شفیق اور بے کسوں کے رفیق ہیں۔ آپ ہر شخص کے مصائب سننے اور ان کی دادرگری کرتے۔
 اس لیے شاعر چاہتے ہیں کہ وہ بھی اپنی مشکلات اور آزمائشوں کا ذکر رسولؐ سے کریں کیونکہ آپ مہربان، رحمدل اور شفیق ہیں۔ اور
 وہ ہر درد مند کی آواز کا دستا کرتے۔ انگریز شاعر کے اندر بیمارے نبیؐ سے ملنے کی تڑپ موجود ہے۔

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

جھے جس طرف آنکھ جلوہ ہے تیرا
جو ایک سو ہو دل تو دی چار سو ہے
شعر ہے جو ایر دیکھیں نی اوجھر، تو کہوں یہ ہاتھوں کو جو ذکر
کہ تڑپ کو دل کی میں نیم جاں، نہ کہوں جو تم سے تو کیا کروں
نعم کا نام: نعت شاعر کا نام: امیر احمد مینا

تشریح: شاعر نے اپنی ذات سے جڑے رہنے کا شدت سے آرزو مند ہے۔ اور وہ چاہتا ہے زندگی بھر رسول کا خیال اس کے دل میں رہے۔ شاعر دلی خواہش رکھتا ہے کہ وہ رسول سے ملے۔ شاعر کے اندر یہ یاد ہے کہ آپ کی تڑپ اس حد تک ہے کہ شاعر چاہے ہیں کہ جب وہ حضور سے ملیں تو ان کے سامنے عاجزی و انکساری سے ہاتھ جوڑے اور ان سے اپنی تڑپ کا ذکر کریں۔ شاعر کہتے ہیں میرے اندر نئی سے لے کا دل اس قدر ہے کہ میری جان ہمیشہ ان کے لیے حاضر ہے۔ آپ کی ذات سے امیدوں کے بر آنے کی امید رکھتا اور پھر شفاعت کی تمنا بھی ہر مسلمان کی خواہش ہے۔ وہ محبت میں سرشاری کے عالم میں کہ رہا ہے کہ میری آخری آرزو یہی ہے کہ میں ان حشر میں جب رب ذالجلال کے سامنے پیش ہو تو رحمت و عالم آپ کا قرب نصیب ہو۔ شاعر اپنے اس حال کا ذکر رسول سے کرنا چاہتے ہیں۔

تو حسن ہے، نیکان ہے، خوشبو ہے، مہیا ہے
معصوم تیرے ذکر سے عالم کی فضا ہے
(منم خانہ عشق)

مشق

سول نمبر 1: مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں:

الف۔ پہلے شعر میں شاعر حضور ﷺ کی خدمت میں کیا کہنا چاہتا ہے؟
جواب: شاعر یہ یاد ہے کہ آپ اس قدر رحم دل اور شفقت مند تھے کہ وہ تمام لوگوں کے دکھ درد میں شریک ہوتے تھے۔ ان کی مشکلات سننے اور ان کا کوئی حل نکالتے۔ آپ کی شفقت اور رحمت کا سن کر دل کرتا ہے کہ میں بھی یہ یادے رسول کو اپنے غم سناؤں۔

ب۔ نعت کے پانچویں شعر میں ”مجھے نہیں ڈالے گا آسمان“ سے شاعر کی کیا مراد ہے؟
جواب: شاعر کہتے ہیں میں پریشانوں میں بری طرح پھنس چکا ہوں۔ میں ان آزمائشوں کی وجہ سے اپنی راہ سے ہٹ چکا ہوں۔ میں سیدھے راستے پر چل نہیں پا رہا۔ میرا وجود ان مشکلات کے بوجھ تلے دب چکا ہے۔ ایسے لگتا ہے جیسے آسمان مجھے نہیں ڈالے گا۔

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

ج۔ شاعر کو زمیں، فلک، بشر اور ملک سے کس بات کا شکوہ ہے؟

جواب: شاعر کہتے ہیں کہ میں اپنا حال دل پر ایک کو سنا چاہتا ہوں تاکہ دل کا بوجھ ہلکا کر سکوں۔ مگر مجھ پر کوئی مہربان نہیں ہوتا۔ میرے مصائب کے بارے میں کوئی سنا پسند نہیں کرتا۔ ہر ایک کو صرف اپنے کام سے مطلب ہے۔ میری آواز کوئی سنا پسند نہیں کرتا۔ شاعر پیارے نبی کی تعریف میں رطب اللسان ہو کر کہتے ہیں کہ پیارے رسولؐ غم زدوں کے قدرداں، بے سکوں کے شفیق اور بے سکوں کے رفیق ہیں۔ آپؐ ہر شخص کے مصائب سنے اور ان کی دادرگری کرتے۔

د۔ نعت کے آخری شعر میں شاعر نے کیا آرزو کی ہے؟

جواب: شاعر نبیؐ کی ذات سے جڑے رہنے کا شدت سے آرزو مند ہے۔ اور وہ چاہتا ہے زندگی بھر رسولؐ کا خیال اس کے دل میں رہے۔ شاعر دلی خواہش رکھتا ہے کہ وہ رسولؐ سے ملے۔ شاعر کے اندر پیارے نبیؐ سے ملنے کی تڑپ اس حد تک ہے کہ شاعر چاہتے ہیں کہ جب وہ حضورؐ سے ملیں تو ان کے سامنے عاجزی و انکساری سے ہاتھ جوڑے اور ان سے اپنی تڑپ کا ذکر کریں۔

و۔ اس نعت میں کون کون سے قافیے استعمال ہوئے ہیں؟

جواب: اس نعت میں دوستان، قدرداں، بے بسوں، مہرباں، ناقواں، آساں، نغماں، خیم جاں قافیہ ہیں۔

ز۔ نعت کی تعریف کریں؟

جواب: نعت: پیغمبر اسلام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحمت، تعریف و توصیف، شامل و خصائص کے نظمیں اندازِ بیاں کو نعت یا نعت خوانی یا نعت گوئی کہا جاتا ہے۔ عربی زبان میں نعت کیلئے لفظ "مدح رسول" استعمال ہوتا ہے۔ نعتیں کہنے والے کو نعت گو شاعر جبکہ نعت پڑھنے والے کو نعت خواں یا شاعر خواں بھی کہا جاتا ہے۔

ح۔ اس نعت کا مرکزی خیال لکھیں؟

جواب: شاعر امیر مینائی نے اس نظم "نعت" میں نہایت ہی محبت بھرے انداز میں حضور ﷺ کی مدح سرائی کی ہے۔ اور آپ ﷺ سے محبت کا اظہار کیا ہے۔ آپ اس قدر رحم دل اور شفیق تھے کہ وہ تمام لوگوں کے دکھ درد میں شریک ہوتے تھے۔ ان کی مشکلات سننے اور ان کا کوئی حل نکالتے۔ ان پر آپ تمام لوگوں کے لیے رحمت ثابت ہوئے۔ کائنات کا ایک ایک ذرہ آپ ﷺ کی تعریف میں مشغول ہے۔ شاعر کی حضور ﷺ سے محبت کی انتہا ہے کہ وہ اس کائنات کی ہر ذی روح کو حضور ﷺ کی شان بیان کرتے ہوئے محسوس کرتا ہے۔ مسلمان ہونے کی حیثیت سے حضور ﷺ پر ایمان لائے بغیر ہمارا ایمان مکمل نہیں ہوتا۔ حضور ﷺ کی محبت ہمارا ایمان کا حصہ ہے۔ آپ ﷺ کی رحمت دونوں عالم کے لیے ہے۔ اس لیے ہر طرف آپ ﷺ کی رحمت ہی نظر آتی ہے۔

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

شاعر نئی کی ذات سے جڑے رہنے کا شدت سے آرزو مند ہے۔ اور وہ چاہتا ہے زندگی بھر رسولؐ کا خیال اس کے دل میں رہے۔ شاعر دلی خواہش رکھتا ہے کہ وہ رسولؐ سے ملے۔ شاعر کے اندر عیارے نئی سے ملنے کی تڑپ اس حد تک ہے کہ شاعر چاہتے ہیں کہ جب وہ حضورؐ سے ملیں تو ان کے سامنے عاجزی و انکساری سے ہاتھ جوڑے اور ان سے اپنی تڑپ کا ذکر کریں۔

ی۔ شاعر کے خیال میں یقیم اور سقیم کے لیے حضورؐ کی ذاتِ بابرکات کی اہمیت رکھتی ہے؟

جواب: شاعر عیارے نئی کی تعریف کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ آپؐ نے قییموں کی مدد کی۔ آپؐ کے آنے سے پہلے عرب لوگ جہالت کے اندھیروں میں گرے ہوئے تھے۔ آپؐ نے تمام لوگوں کو شمعِ ہدایت دکھائی۔ غلاموں، قبیلوں، دروے لاپار لوگوں کو حقوق دلائے۔ عرب لوگ بے کسوں، بے بسوں، غلاموں، قبیلوں اور لاپار لوگوں پر ظلم کے پہاڑ توڑا کرتے۔ ہر کوئی اپنے حقوق حاصل نہ کر سکتا تھا لیکن حضورؐ نے سب لوگوں کو ان کے حقوق و فرائض سے آشنا کر دیا۔ اس طرح قبیلوں اور غریبوں کو سہارا ملا۔ عرب معاشرے میں اگر کسی سے چھوٹی سے غلطی سرزد ہو جاتی تو اسے کڑی سے کڑی سزا دی جاتی۔ آپؐ نے ہر غلطی کی سزا کی ایک حد مقرر کی اور معاشرے کو ظلم و جبر سے بچایا۔ (سقیم / غلطی کرنے والا، منہگار)

سوال نمبر 2: ردیف کی تعریف بیان کریں، اس نعت میں کون سے الفاظ بطور ردیف استعمال ہوئے ہیں؟

جواب: کسی شعر میں قافیے کے بعد آنے والے ایک جیسے لفظ یا ایک جیسے الفاظ ردیف کہلاتے ہیں۔ اگر غزل کے مطلع میں ردیف موجود ہو تو باقی اشعار کے دوسرے مصرعے میں ردیف آتی ہے، تاہم غیر مرآت بھی ہوتی ہے۔ نعت میں ”کیا کروں“ ردیف ہیں۔

سوال نمبر 3: اس نعت کے حوالے سے شاعر کے احساسات اپنے الفاظ میں بیان کریں۔

جواب: شاعر ہیر مینائی نے اس نظم ”نعت“ میں نہایت ہی محبت بھرے انداز میں حضور ﷺ کی مدح سرائی کی ہے۔ اور آپ ﷺ سے محبت کا اظہار کیا ہے۔ شاعر عیارے نئی سے عقیدہ و محبت کے ساتھ اپنی حنا کا اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اسے نئی! میں آپ کی ذاتِ گرامی سے بے حد متاثر ہوں۔ میری محبت اور عقیدت آپؐ سے بہت زیادہ ہے۔ اس لیے میں چاہتا ہوں کہ آپؐ مجھ پر اپنی نظر کرم کریں۔ اور اپنی راہ میں جینے اور مرنے کی تمنائیں۔ شاعر کے لیے یہ دراصل کرم اور نعت کی بات ہے کہ انھیں حضورؐ سے ملنے کا شرف حاصل ہو سکے۔ اور شاعر اپنا حال دل پیارے نئی کو بھی سنائے۔ ماں باپ اس دنیا کے سب سے مہربان رشتہ میں پروئے گئے۔ لیکن شاعر کہتے ہیں کہ آپؐ کا رشتہ اپنی امت سے ماں باپ سے بھی زیادہ مہربان ہے۔ شاعر کہتے ہیں کہ میری آرزو ہے کہ میں حضورؐ کو اپنا حال دل سناؤ اور دل کا بوجھ ہلکا کر سکوں کیونکہ ان جیسا شفیق اور رقیق کو نہیں۔

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

سوال نمبر 4: مندرجہ ذیل سوالات کے درست جوابات پر (✓) کا نشان لگائیں:

- الف۔ شاعر نے نبی کریم ﷺ کی ذات کو کن کے لیے شفیق قرار دیا ہے؟
 الف۔ بھواؤں کے لیے ب۔ قیہوں کے لیے ج۔ بے کسوں کے لیے ✓
 ب۔ شاعر کے مطابق حضور ﷺ کی ذات مبارک بے کسوں کی ہے:
 الف۔ رحمت ب۔ رفیق ✓ ج۔ نعمت
 ج۔ امیر مینائی کے مطابق سقیم کے لیے حضور پاک ﷺ کی ذات ہے:
 الف۔ درد مند ب۔ دادر ج۔ چادر گر ✓
 و۔ شاعر کے مطابق حضور ﷺ کی ذات کس کے دادر گر ہیں؟
 الف۔ حیر کے ✓ ب۔ مسکین کے ج۔ غریب کے
 ر۔ شامل نصاب تحت کس شعر مجموعے سے لی گئی ہے؟
 الف۔ نجادِ قائم النبین (سیدنا محمد ﷺ) ب۔ منم خانہ عشق ✓ ج۔ مرآۃ الغیب

جوابات:

الف۔ ج	ب۔ ب	ج۔ ج	و۔ الف	ر۔ ب
--------	------	------	--------	------

سرگرمی

۱۔ شعر کی تعریف بیان کریں۔

جواب: شعر:

شعر کا لفظ شعور سے نکلا ہے۔ اصطلاحی معنوں میں لفظ اور خیال کے احترام کو حسن ترتیب سے بیان کرنے کا نام شعر ہے۔ اس کے لیے وزن بہت ضروری ہے۔ خیال کتنا ہی دلکش کیوں نہ ہو، اگر اس میں وزن نہیں ہے تو وہ شعر نہیں ہو گا۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ شعر کے لیے وزن کی قید ضروری نہیں، لیکن وزن کے بغیر شعر کی تاثیر میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔ شعر کا موسیقی سے گہرا تعلق ہے جس طرح تال کے بغیر موسیقی کا لطف نہیں رہتا اسی طرح وزن کے بغیر شعر بے تاثیر ہو جاتا ہے۔ اس نعت کا ہر شعر با وزن اور لفظ و خیال ہم آہنگ ہیں۔ آپ اس نعت میں سے اپنی پسند کا شعر چن کر کاپی میں لکھیں اور پسندیدگی کی وجہ بیان کریں۔

۲۔ امیر میتائی کی یہ نعت غزل کی ہیئت میں لکھی گئی ہے۔ دوسری شعری ہیئتوں میں بھی نعت لکھی جاتی ہے:

جیسے مثنوی، رباعی، مسدس، مخمس، قطعہ وغیرہ۔ ذیل میں دو نمونے پیش کیے گئے ہیں۔ آپ ان کی ہیئت کا تعین کریں۔

جواب: مسدس چھ مصرعوں کے ایک بند پر مشتمل شاعری کو کہتے ہیں۔ اس کے پہلے چار مصرعے، ہم قافیہ و ہم ردیف ہوتے ہیں۔ پانچواں اور چھٹا مصرع ہم قافیہ و ہم ردیف ہوتے ہیں۔ طویل اور مسلسل معجزات کے لیے اس کا استعمال بہت ہوا ہے۔ سب سے مشہور مولانا حالی کی مسدس مسدس حالی ہے۔
مندرجہ ذیل پیش کردہ دونوں نمونے مسدس کی ہیئت میں لکھے گئے ہیں۔

دو غیبوں میں رحمت لعل پائے دلا

مراویں غریبوں کی بر لائے دلا

معصیت میں غیروں کے کام آنے دلا

دوا پہ پرائے کا فم کھانے دلا

فقیروں کا لجا، ضعیفوں کا دوا

(الطاف حسین حالی)

قیموں کا دوا، غلاموں کا مولیٰ

=====

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

=====

سلام اس پر کہ جس نے بے کسوں کی دنگیری کی
سلام اس پر کہ جس نے بادشاہی میں فقیری کی .
سلام اس پر کہ اسرارِ محبت جس نے سمجھائے
سلام اس پر کہ جس نے زخم کھا کر پھول برسائے
سلام اس پر کہ جس کے گھر میں چاندی تھی نہ سونا تھا
سلام اس پر کہ ٹوٹا بوریا جس کا بچھوٹا تھا
(ماہر القادری)

ہدایات برائے اُستادہ

- نظم خوانی کسی خوش الحان طالبِ علم سے کرائی جائے۔
- نعت لکھتے ہوئے جس سلیقے اور قرینے کی ضرورت ہے، اس کے ہارے میں بتایا جائے۔

3۔ برسات کی بہاریں

نظیر اکبر آبادی (۱۸۳۰ء۔ ۱۸۳۵ء)

حالات زندگی:

دلی محمد نام، نظیر تخلص، دہلی میں پیدا ہوئے۔ والد کا نام محمد فاروقی تھا۔ ۱۸۶۱ء میں احمد شاہ ابدالی نے جب دہلی پر حملہ کیا تو نظیر آگرہ چلے گئے اور پھر وہیں کے ہو رہے۔ نظیر ہندی اور فارسی کے علاوہ کسی قدر عربی بھی جانتے تھے۔ اس زمانے کے رواج کے مطابق خوش فہمی سے بھی واقفیت رکھتے تھے۔ طبیعت میں قناعت پسندی تھی اس لیے دولت اور مقام و منصب کے حصول کی کوشش نہ کی۔ ابتدا میں مقرر کا سفر کیا اور کسی کتب میں معلم ہو گئے مگر پھر آ کر چلے آئے۔

نظیر کی شاعری کی زبان سادہ اور موضوعات عام ہیں۔ اسی لیے انھیں عوامی شاعر کہا جاتا ہے۔ وہ اپنی قصوں میں موسموں، تہواروں، مناظر فطرت، رسومات اور معاشرتی زندگی کے رنگارنگ پہلوؤں کو پیش کرتے ہیں۔ نظیر اکبر آبادی بنیادی طور پر نظم کے شاعر ہیں۔ ان کی شاعری کے موضوعات، ان کا ہر ایہ اظہار اور زبان اس دیس کی مٹی سے تعلق رکھتے ہیں۔ انھیں ایک عرصے تک قاعدہ سنجیدہ شاعر کے طور پر تسلیم نہیں کیا گیا مگر بعد میں اہل فن نے توجہ کی اور انھیں اردو کے اہم اور بڑے شاعروں کی صف میں جگہ دی گئی۔

(مشکل الفاظ کے معانی)

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
انٹاری	بالا خاند۔ کوٹھا	آسارا	تعمیر کیا۔ دیوار کھڑی کی
پکھیر	پرندہ	پتھر	پتھر۔ پازو
تاب	طاقت	خل نخل	فنگلی کا پانی سے بھر جانا
جھگڑاٹ	برم جھم	گزار	پھولوں کا باغ
لبلباہٹ	خوشی سے جھومنا	نقار	دھول جیسا ساز جو گلوں کے پالنے کی طرح ہوتا ہے جس کی کئی طرف چڑاڑ دیتے ہیں

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

مشکل الفاظ کے معانی: فیکسٹ بک صفحہ نمبر: 88

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
برسات	بارش کا موسم، ٹیڑھ برسنے کا زمانہ	مستی	مذہوشی
بہاریں	بہار کے موسم کا، بہار سے متعلق	ذہن میں	ہنگامہ، غل غبڑا
سبزہ	ہریالی، شادابی، گھاس	جل قفل	خنگی کا پانی سے بھر جانا
لہلہاہٹ	خوشی سے جھومنا	گزار	پھولوں کا باغ
یونہ	قطرہ	تن	جسم
جھمکات	یوم جھم	ہریالی	سبز تر و تازہ گھاس، ہراپن
قنطرات	پانی نا بوندیں، قطرے	گل	پھول
قماش	قماش کی جمع، کریم، قماش	جھاڑ بوئے	چھوٹے بڑے درخت اور پودے، غل بوئے
نحات	انداز، ڈھنگ، طور طریقہ	درج	طرز، روش، انداز
چمکا	ہوتا	چمک	جھلک، روشنی، تابانی
مست	نئے میں چہرہ، غمور	گرج	بادلوں کے ٹکرانے کی آواز
جھڑی	تیز اور مسلسل بارش	نوبت	حالت، کیفیت

مشکل الفاظ کے معانی: فیکسٹ بک صفحہ نمبر: 89

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
قدرت	خدا کی طاقت یا شان، خداوندی	ساتھ	دو چھریاں بچھاؤ لیرہ جو مکان یا خیمہ کے آگے دھوپ کی شعاع یا مینہ کی بوچھاڑ سے بچنے کے واسطے ڈال لیجئے ہا
تیز	ایک پریم جو کبوتر سے کسی قدر بڑا اور عموماً بھورے یا سیاہ رنگ کا ہوتا ہے	چھلنی	کسی چیز میں بہت زیادہ سوراخ ہو جانا

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

سبحان	چاک، ذات الہی	اٹاری	بالا خانہ۔ کوٹھا
ہے	بیابانی جمع، ایک خوبصورت چیز یا نما	کوٹھا	مکان کے اوپر کمرہ، چھت پرندہ (weaver)
پانی	پیشہ کی آواز	نہان	آخر کار، بعد میں
موسیا	ایک پہاڑی پرندہ کا نام، جو نہایت خوش آواز ہوتا ہے	اسارا	تھیر کیا۔ دیوار کھڑی کی
ہکا	ایک آبی پرندہ، ایک آبی دروازہ گردن پرندہ کا نام جو اکثر پانی کے کنارے پر رہتا ہے اور مچھلیاں پکڑ کر کھاتا ہے	آن لپٹنا	خلاف توقع کسی کا آجانا جو ناگوار ہو، ٹپک کر گرنا
ٹوٹو	بگے کی آواز	کچڑ	گیلی مٹی، دلدل
ہند	ایک مشہور خوبصورت پرندہ کا نام جس کے سر پر تاج ہوتا ہے	پھسنی	چپتی، پھسلنے کی تائیت
حق حق	ہند کی آواز	وال	وہاں کا مخفف
غامت	شرقی مائل خاکستری رنگ کا کپڑا سے قدرے چھوٹا پرندہ جس کی گردن میں کالی دھاری ہوتی ہے	رہ چلنا	راستے پر چلنا، راستہ طے کرنا
نور نور	غامت کی آواز	پھسلنا	(پھٹنے پر پہلے ہنسا یا ٹھیک کی وجہ سے) جھروغہ کا نہ بننا یا سرک جانا
زٹ	بار بار ایک ہی بات کہے جانے کا عمل	سنجھنا	گرتے سے بچنا، محفوظ ہونا
پتھر	پتھر۔ بازو	گھڑی	زمین میں دب جانا، دھسنا
پتھیر	پرندہ	ٹاپ	طاقت

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

آزاد ہونا، ابھرتا	لکھی	جہت سے پانی ٹپکنا، قطروں کا مسلسل گرتا	چٹا
-------------------	------	--	-----

اشعار کی تشریح

شعر ۱۔ ہیں اس ہوا میں کیا کیا، برسات کی بہاریں سبزوں کی لہلہاہٹ، باغات کی بہاریں
بوندوں کی جھجھکاٹ، قطرات کی بہاریں ہریات کے تماشے، ہر گھٹات کی بہاریں
کیا کیا چمکی ہیں یارو! برسات کی بہاریں

شاعر کا نام: نظیر اکبر آبادی نظم کا نام: برسات کی بہاریں

تشریح: نظیر اکبر آبادی برسات کے موسم یعنی بارش کے موسم کی منظر کشی کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ جب برسات کا موسم آیا تو ہوا اپنے ساتھ بادل اور گھٹائیں لے آئی اور ہر طرف جل جل ہو گیا۔ درخت، پودے اور سرسبز کھیت برسات سے ڈھل گئے۔ ہوا کے پر سرور جھوکے آتے ہیں تو سرسبز و شاداب کھیت جھوٹے نظر آتے ہیں۔ یوں محسوس ہوتا ہے کہ ہر طرف سرسبزی اور شادابی ہے۔ حد تک ہریلی ہی ہریلی دکھائی دیتی ہے۔ طبیعت میں فرحت سی محسوس ہوتی ہے۔ بارش کے قطرے اتنے خوبصورت دکھائی دیتے ہیں جیسے کسی چیز کے جگمگ کرنے کی کیفیت ہوتی ہے۔ انسانوں اور دوسرے جانداروں میں بے چینی کی کیفیت ختم ہو جاتی ہے۔ جب برسات کا موسم شروع ہوتا ہے تو دور دور تک سرسبزی و شادابی ہوتی ہے۔ مینے کے قطرے سرسبز فرش پر موجوں کی صورت بہاؤ دکھاتے ہیں۔ ایسا لگتا ہے کہ صرف کسی ایک جانب نہیں ہے بلکہ ہر جگہ بھی نظر اٹھائے یہی حسین اور دلربا ہیں۔ ہر طرف برسات کی بہاؤں کی دھوم ہے۔

شعر ۲۔ بادل ہوا کے اوپر، ہومست چھا رہے ہیں جھڑیوں کی مستیوں سے ڈھو میں چھا رہے ہیں
پڑتے ہیں پانی ہر جا، جل جل بنا رہے ہیں گلزار جھپکتے ہیں، سبز سہ نہا رہے ہیں

کیا کیا چمکی ہیں یارو! برسات کی بہاریں

شاعر کا نام: نظیر اکبر آبادی نظم کا نام: برسات کی بہاریں

تشریح: اس بند میں شاعر نظیر اکبر آبادی نے برسات کے مناظر کی مرقع نگاری کی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ برسات کا موسم شروع ہوتے ہی ہر طرف بادل ہی بادل نظر آنے لگے۔ ہوا کے ساتھ ساتھ مٹھکسور گھٹائیں چھانے لگیں ہواؤں پر بادل ہی بادل چھا گئے۔

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

برسات کے باعث خوب پانی برس رہا ہے۔ کہیں تو گڑھوں میں بے پناہ پانی جمع ہو گیا ہے اور جہاں جگہیں بلند ہیں وہ خشک رہ گئی ہیں۔ بعض مقامات پر جل تھل ایک ہو گئے ہیں۔ باغات میں بارش نے عجیب سا فرش کیا ہے۔ ہرے بھرے پودے چل چل اور پھول پانی سے جھپٹے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ شاعر برسات کے حوالے سے بتاتے ہیں کہ باغات اور سبزہ زاروں میں پانی ہی پانی رواں دواں ہے چنانچہ کوئی جگہ ایسی نہیں ہے جہاں پر بارش نہ ہوتی ہو۔

شعر ۱: جنگل سب اپنے تن پر ہریالی بچ رہے ہیں گل پھول جھاڑ بوٹے، کراہنی رنج رہے ہیں
بجلی چمک رہی ہے، بادل گر ج رہے ہیں اللہ کے نقارے نوبت کے بج رہے ہیں

کیا کیا پچھی ہیں یادو! برسات کی بہاریں

شاعر کا نام: نظیر اکبر آبادی قلم کا نام: برسات کی بہاریں

تشریح: اس نظم میں شاعر برسات کے موسم کی بات کر رہے ہیں۔ اور برسات کے دوران اور برسات کے بعد فرش آنے والے منظر کی منظر کشی کر رہے ہیں۔ اس شعر میں شاعر کہتے ہیں کہ بارش کے ہوتے ہی جنگل بھی اپنے اور ہریالی سہلوتا ہے اور پورا جنگل بھی براہراہ نھر آنے لگتا ہے۔ شاعر کہتے ہیں کہ پھول، پتے جڑی بوٹی ہر چیز اپنے آپ کو بارش کے وقت دھو لیتی ہے اور صاف ستھری نظر آنے لگتی ہے۔ شاعر کہتے ہیں کہ بارش کے وقت بجلی چمکنے لگتی ہے اور بادل گر جتے ہیں اور یہ تمام چیزیں اللہ تعالیٰ کی قدرت کے ظاہر بھادی ہوتی ہیں۔ پھر وہ اپنے دوستوں کو مخاطب کر کے کہتے ہیں کہ دیکھو یادو! برسات کی کیا کیا بہاریں ہوتی ہیں۔

شعر ۲: کیا کیا رکھے ہیں یارب! سامان تیری قدرت بدلے ہے رنگ کیا کیا، ہر آن تیری قدرت

سب مست ہو رہے ہیں، پہچان تیری قدرت تیرے پکارتے ہیں، سہان تیری قدرت

کیا کیا پچھی ہیں یادو! برسات کی بہاریں

شاعر کا نام: نظیر اکبر آبادی قلم کا نام: برسات کی بہاریں

تشریح: اس بندہ میں شاعر برسات کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء اور قدرت و عظمت بیان کر رہا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ باری تعالیٰ! میں ناچھو کس طرح تیری قدرت کو احاطہ قلم میں لاؤں اور بیان کروں، تو نے اس دنیا میں ہمارے لیے بے شمار سامان مہیا کئے ہیں۔ تیری قدرت اتنی بڑی ہے کہ تیری قدرت نے ہر جگہ جلوسے دکھائے ہیں۔ ہر طرف خوبصورت اور دلکش نظارے ہمیں دیتے ہیں۔ شاعر کہتے ہیں کہ انسانوں کی مستی اور دل فریبی تو ایک طرف، برسات کے حسین اور دل فریب مناظر سے لطف اٹھاتے ہوئے تیرے بھی حیرانگی میں مصروف ہو گئے ہیں۔ ان کی زبانوں سے بھی سہانہ رباعی آوازیں بلند ہو رہی ہیں۔ برسات کی بدولت انسان، چرند، پرند سبھی نہال ہیں اور قدرت کی عنایات دیکھ دیکھ کر شہنشاہ خدائی کر رہے ہیں۔ گویا ہر طرف برسات کی بہاروں کی دھوم مچی ہوئی ہے۔

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

شعر ۵۔ بولیں بے بشری، قمری پھرے کو کو
 بی بی کرے پیہا، بنگے پھاریں ٹوٹو
 کیا ہندوں کی حق حق، کیا فاختوں کی ٹوٹو
 سب ڈٹ رہے ہیں تجھ کو، کیا ہنگے کیا پھیرد

کیا کیا چچی ہیں یارو! برسات کی بہاریں

شاعر کا نام: نظیر اکبر آبادی نظم کا نام: برسات کی بہاریں

تشریح: شاعر برسات کے موسم کی مصوری کر رہے ہیں۔ برسات کا موسم ہر طرف چھا گیا ہے۔ ہر ذی روح برسات کے موسم سے خدا شکر ہے۔ موسم بارش سے نہ صرف انسانی دل بہا رہا ہے بلکہ چرند پرند بھی اس موسم کے دلکش و حسین نگاروں سے لطف اندوز ہو رہے ہیں۔

شاعر نے خاص طور پر اس بند میں پرندوں کے حال احوال کا ذکر کیا ہے۔ شاعر کہتے ہیں کہ بارش آنے سے تمام پرندوں کے قلب و جاں کو تروتللی ملتی ہے۔ برسات کی بدولت بشر اور قمری پرندہ اپنی آواز میں خدا تعالیٰ کی حمد و ثناء کرتے نظر آتے ہیں۔ قمری (فاختہ کی ایک قسم) پرندے کی کو کو سے سارے ماحول میں جشن کا سماں محسوس ہوتا ہے۔ گویا ایسا لگتا ہے کہ بھیریں بھی ان کے ساتھ مل کر جشن موسم برسات منا رہی ہیں۔ ہر طرف سرمستی اور دھوم مچی ہوئی ہے۔

وہ قمریوں کا چار طرف سرو کا جھوم کو کو کا شور نہالہ حق سرو کی دھوم

اس محفل برسات میں پیہا بھی اپنی بی بی سے اور بنگے اپنی توتو سے چمن کو گرہاتے ہیں۔ ہر ہندوں کی حق حق اور فاختوں کی ہو ہو سے اس محفل اہل چمن کو اور بھی رونق ملتی ہے۔ گویا ہر کوئی اپنی آواز میں حمد الہی کر رہا ہوتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کا شکر کر رہا ہوتا ہے۔ شاعر کہنا چاہتے ہیں کہ نہ صرف انسان بلکہ چرند پرند بھی موسم بارش سے لطف اٹھاتے ہیں۔ موسم برسات کی وجہ سے ہر طرف جب کر شاں سازیاں ہیں۔ موسم کی دھوم ہر طرف ہے۔ یہ سب قدرت کے کھیل ہیں۔

گمنا سادوں کی کالی تھوم رحمت کو چھلکائے چمن کا مٹھلیں دامن حمیس خنچوں سے بھر جائے

ہوا غمخواریوں سے شاخ بائے گل کو پھٹائے پیہا محفل اہل چمن ہی ہی سے گمائے

تو پھر تمہی کہو کیوں نہ تمہاری یاد آئے

شعر ۶۔ کوئی پکارتا ہے، لو! یہ مکان چکا گرتی ہے چھت کی مٹی اور ساہان چکا

چھلتی ہوئی ٹاری، کو ٹھاند ان چکا باقی تھا اک اسارہ سودہ بھی آن چکا

کیا کیا چچی ہیں یارو! برسات کی بہاریں

شاعر کا نام: نظیر اکبر آبادی نظم کا نام: برسات کی بہاریں

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

تشریح: شاعر برسات کے موسم کی تصویر کشی کر رہے ہیں۔ شاعر نے خاص طور پر مکان کی چھتوں اور دیواروں کو موضوع بند کیا ہے۔ شاعر کہتے ہیں کہ برسات کے موسم میں مکان کی چھتیں پانی سے بھر جاتی ہیں۔ ہر طرف پانی ہی پانی ہو جاتا ہے۔ زیادہ در چھتوں پر پانی کھڑا ہونے سے چھت خراب ہو کر ٹپکنے لگتی ہیں۔ خاص طور پر دیہی علاقوں میں چھتیں پختہ نہ ہونے کی وجہ سے ٹپکنے لگتیں ہیں۔ بچارے مکین بارش کے موسم سے پریشان رہتے ہیں۔ گویا شاعر ایسے لوگوں کی کہانی سن رہا ہے جن کی چھتیں ٹھن یا مٹی کی بنی ہوئی ہیں۔

ہاں ہے جو وہ ٹھن کا سا تھاں ہے اس وقت آرمین کا اس پر گماں
شاعر کہتے ہیں موسم باراں میں ہر طرف پانی کے بہنے کی آواز آتی ہے۔ گویا ہر طرف پانی ہی پانی موجود ہو رہا ہے۔
کئی اچھٹا نیند پانی کے شور سے
بکی جاتی ہیں تالیاں زور سے
نظیر عوامی شاعر ہیں۔ انہوں نے لوگوں کے احساسات و جذبات کو مد نظر رکھ کر یہ بند لکھا ہے۔ بارش کی وجہ سے چھتوں اور دیواروں میں پانی کھڑا ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے ان میں سوراخ ہو جاتے ہیں۔ ان میں سے مٹی گرنے لگتی ہے۔ اور پھر بارش
چھت گرنے کا کسی جاغل شور ہو رہا ہے
دیوار کا بھی دھڑکا کچھ ہوش کھو رہا ہے
دور در حویلی والا پر آن رہا ہے
مٹلس سوچ رہا ہے۔ اس میں دل شاد ہو رہا ہے
کا پانی ٹپک ٹپک کر سارے گھر کو خراب کر دیتا ہے۔ بارش کے موسم سے محن اور بالا خانہ بھی نہ بچ سکا۔ ان میں بھی ہر طرف پانی پانی ہو گیا۔ گویا شاعر مٹلس اور غریب لوگوں کا حال بتا رہا ہے۔
یہ بند محسوس ہے۔ یہ بند حقیقت پسندی، واقعہ نگاری، قلمی، روایت سے گریز کی عکاسی کرتا ہے۔ آخری مصرع میں شاعر نے برسات کی دھوم کا ذکر کیا ہے۔ گویا مناظر برسات سے ماحول کو رونق ملتی ہو۔
شعر
کچھڑے ہو رہی ہے، جس ہاڑ میں پھسلتی
مشکل ہوئی ہے واں سے، ہر اک کو راہ چلتی
پھسلا جو پاؤں، چکڑی مشکل ہے پھر سنبھلتی
جوتی کر کی تو واں سے، کیا تاب پھر لائیتی
کیا کیا مچی ہیں یارو! برسات کی بہاریں

تشریح: اس نظم میں شاعر برسات کے موسم کی بات کر رہے ہیں۔ پورے برسات کے دوران اور برسات کے بعد پیش آنے والے متحرک منظر کشی کر رہے ہیں۔ اس شعر میں شاعر کہتے ہیں کہ بارش کی وجہ سے جو پانی کچھڑ میں تھم رہا ہے وہاں سے زمین پھسل رہی ہے اور اس جگہ سے چلنے میں ہر انسان کو مشکل درپیش ہے شاعر کہتے ہیں کہ اگر بارش کے پانی میں کسی کا پاؤں گھسل گیا اور وہ گر گیا تو اسے لپٹی چکڑی سنبھالنا مشکل ہو جاتا ہے اور اس کا جو تا بھی وہیں آگیا گم ہو جاتا ہے۔ پھر شاعر اپنے دوستوں کو مخاطب کر کے کہتے ہیں کہ دیکھو یارو برسات کی کیا کیا بہاریں ہوتی ہیں۔ (نکلیات، نظیر اکبر آبادی)

مشق

سوال نمبر 1: مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں:

الف۔ شاعر نے برسات کے کون کون سے منظر بیان کیے ہیں؟

جواب: نظیر اکبر آبادی برسات کے موسم یعنی بارش کے موسم کی منظر کشی کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ جب برسات کا موسم آیا تو ہوا اپنے ساتھ بادل اور گھٹائیں لے آئی اور ہر طرف جل قفل ہو گیا۔ درخت، پودے اور سرسبز کھیت برسات سے داخل گئے۔ ہوا کے پر سرور جھوکے آتے ہیں تو سرسبز شاہاب کھیت جھوٹے نظر آتے ہیں۔ یوں محسوس ہوتا ہے کہ ہر طرف سرسبز اور شاہابی ہے۔ جگہ جگہ ہریالی ہی ہریالی دکھائی دیتی ہے۔ طبیعت میں فرحت سی محسوس ہوتی ہے۔ بارش کے قطرے اچھے خوبصورت دکھائی دیتے ہیں جیسے کسی چیز کے جگہ جگہ کرنے کی کیفیت ہوتی ہے۔ انسانوں اور دوسرے جانداروں میں بے چینی کی کیفیت ختم ہو جاتی ہے۔

ب۔ نظم کے چوتھے بند میں شاعر نے اللہ تعالیٰ کی کن قدرتوں کا ذکر کیا ہے؟

جواب: شاعر کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ میں ناچیز کس طرح حیرت کو احاطہ قلم میں لاکھ اور پہن کروں، ٹوٹنے اس دنیا میں ہمارے لیے بے شمار سامان مہیا کئے ہیں۔ تیری قدرت اتنی بڑی ہے کہ تیری قدرت نے ہر جگہ جلوے دکھائے ہیں۔ ہر طرف خوبصورت اور دلکش نظارے ہمیں دیئے ہیں۔ شاعر کہتے ہیں کہ انسانوں کی مستی اور دل فرمائی تو ایک طرف، برسات کے حسین اور دلنریب مناظر سے لطف اٹھاتے ہوئے تیرے بھی حیرت انگیز معرکوں میں مصروف ہو گئے ہیں۔ ان کی زبانوں سے بھی سبحان ربنا کی آوازیں بلند ہو رہی ہیں۔ برسات کی بدولت انسان، چاند، پرندہ سبھی نہال ہیں اور قدرت کی عنایات دیکھ دیکھ کر شاہ خواہی کر رہے ہیں۔ گویا ہر طرف برسات کی بہاروں کی دھوم مچی ہوئی ہے۔

ج۔ نظم میں کن کن پرندوں کے نام آئے ہیں؟

جواب: نظم میں جن پرندوں کا ذکر ہوا ہے وہ درجہ ذیل ہیں: تیر، شہر، قمری، بگے، ہندو، فاختوں۔

د۔ برسات کے موسم میں مکالوں اور گھروں کی کیا صورت ہوتی ہے؟

جواب: شاعر کہتے ہیں کہ برسات کے موسم میں مکان کی چھتیں پانی سے بھر جاتی ہیں۔ ہر طرف پانی ہی پانی ہو جاتا ہے۔ زیادہ تر چھتوں پر پانی کھڑا ہونے سے چھت خراب ہو کر ٹپکنے لگتی ہیں۔ خاص طور پر دیہی علاقوں میں چھتیں پختہ نہ ہونے کی وجہ سے ٹپکنے لگتی

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

ہیں۔ ہمارے لیکن ہارٹس کے موسم سے پریشان رہتے ہیں۔ گویا شاعر ایسے لوگوں کی کہانی سنا رہا ہے جن کی چھتیس نین پامنی کی بنی ہوئی ہیں۔

و۔ نظم کے آخری بند میں شاعر نے کس منظر کو پیش کیا ہے؟

جواب: اس نظم میں شاعر برسات کے موسم کی بات کر رہے ہیں۔ اور برسات کے دوران اور برسات کے بعد پیش آنے والے منظر کی منظر کشی کر رہے ہیں۔ اس شعر میں شاعر کہتے ہیں کہ ہارٹس کی وجہ سے جو پانی کچھڑ میں تہیل ہو گیا ہے وہاں سے زمین حاصل رہی ہے اور اس جگہ سے چلنے میں ہر انسان کو مشکل درپیش ہے شاعر کہتے ہیں کہ اگر ہارٹس کے پانی میں کسی کا پاؤں گھل گیا اور وہ گر گیا تو اسے لپٹی پکڑی سنبھالنا مشکل ہو جاتا ہے اور اس کا جو تا بھی وہیں کہیں گم ہو جاتا ہے۔ پھر شاعر اپنے دوستوں کو مخاطب کر کے کہتے ہیں کہ دیکھو بدو برسات کی کیا کیا بہاریں ہوتی ہیں۔

و۔ ٹیپ کا مصرع کسے کہتے ہیں؟

جواب: ایسا مصرع جو نظم میں دہرایا جائے ٹیپ کا مصرع کہلاتا ہے۔ شامل نصاب نظم ”برسات کی بہاریں“ میں مصرع ”کیا کیا بگنی ہیں بدو! برسات کی بہاریں“ ٹیپ کا مصرع ہے۔

و۔ ترکیب بند اور ترجیع بند میں کیا فرق ہے؟

جواب: ترکیب بند:

ہر وہ نظم جس کے متحدہ بند ہوں ترکیب بند کہلائے گی۔ ترکیب بند کے آخری شعر کے قوافی اور ردیف مختلف ہوتے ہیں۔

ترجیع بند:

ترجیع بند اور ترکیب بند میں معمولی سا فرق ہے۔ ترجیع بند کا آخری شعر یا مصرع جوں کا توں تمام بندوں میں دہرایا جاتا ہے۔ ترجیع کے لغوی معنی ”توہناتا“ کے ہیں۔ شامل نصاب نظم ”برسات کی بہاریں“ ترجیع بند ہے۔

ی۔ محسن کس نظم کو کہتے ہیں؟

جواب: جس نظم کے ہر بند کے ”پانچ مصرعے“ ہوں اسے محسن کہتے ہیں۔

سوال نمبر 2: نظم ”برسات کی بہاریں“ کا مرکزی خیال لکھیں۔

جواب: نظیر اکبر آبادی برسات کے موسم یعنی ہارٹس کے موسم کی منظر کشی کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ جب برسات کا موسم آیا تو ہوا اپنے ساتھ بادل اور گھٹائیں لے آئی اور ہر طرف جل قفل ہو گیا۔ درخت، پودے اور سرسبز گیہاں برسات سے ڈھل گئے۔ ہوا کے پس پردہ جمونے آتے ہیں تو سرسبز و شاداب گیہاں جھومتے نظر آتے ہیں۔ یوں محسوس ہوتا ہے کہ ہر طرف سرسبزی اور شادابی ہے۔ حد تک ہریالی ہی ہریالی دکھائی دیتی ہے۔ طبیعت میں فرحت سی محسوس ہوتی ہے۔ ہارٹس کے قطرے اتنے خوبصورت

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

دکھائی دیجے ہیں جیسے کسی چیز کے جنگم کرنے کی کیفیت ہوتی ہے۔ انسانوں اور دوسرے جانداروں میں بے چینی کی کیفیت محسوس ہوتی ہے۔ ہر طرف برسات کی بہاروں کی دھوم ہے۔

شاعر کہتے ہیں کہ انسانوں کی مسرت اور دل فریبی تو ایک طرف، برسات کے حسین اور دلچسپ مناظر سے لطف اٹھاتے ہوئے تیر بھی حیرت میں مصروف ہو گئے ہیں۔ ان کی زبانوں سے بھی سہانہ رنگا کی آوازیں بلند ہو رہی ہیں۔ برسات کی بدولت انسان، چہرہ پر نہ سبھی نہال ہیں اور قدرت کی حمایت دیکھ دیکھ کر شہنشاہی کر رہے ہیں۔ گویا ہر طرف برسات کی بہاروں کی دھوم مچی ہوئی ہے۔

سوال نمبر 3: مندرجہ ذیل سوالات کے درست جوابات پر (✓) کا نشان لگائیں:

- ۱۔ نظم کے پانچویں بند میں کس کا ذکر ہے؟
 الف۔ پریمے ✓ ب۔ ہانور
 ج۔ برسات د۔ مناظر
- ۲۔ نظیر اکبر آبادی کی وجہ شہرت کیا ہے؟
 الف۔ شاعری ✓ ب۔ سلی
 ج۔ سیاحت د۔ سیاست
- ۳۔ کیا کیا مچی ہیں یاد! برسات کی بہاریں قواعد کی زو سے اس مصرعے کو کیا کہیں گے؟
 الف۔ ٹپ کا مصرع ب۔ ٹپ کا مصرع ✓ ج۔ حاصل غزل مصرع
 د۔ نظم برسات کی بہاریں جنت کے اعتبار سے کیا ہے؟
- ۴۔ نظم برسات کی بہاریں جنت کے اعتبار سے کیا ہے؟
 الف۔ خمس ترکیب بند ب۔ خمس ترجیع بند ✓ ج۔ سدس ترکیب بند
 د۔ خمس
- ۵۔ ایسی نظم جس کے ہر بند میں پانچ مصرعے ہوں، کو کیا کہتے ہیں؟
 الف۔ خمس ✓ ب۔ سدس
 ج۔ قطع بند د۔ خمس
- ۶۔ اردو شاعری میں نظیر اکبر آبادی کو کیا کہا جاتا ہے؟
 الف۔ اسلامی شاعر ب۔ روحانی شاعر ج۔ عوامی شاعر ✓
 د۔ دلی عمر کس شاعر کا اصل نام ہے؟
- ۷۔ دلی عمر کس شاعر کا اصل نام ہے؟
 الف۔ حالی ب۔ بے نظیر شاہ ج۔ نظیر اکبر آبادی ✓
 د۔ حالی

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

۸۔ موسموں، تہواروں، مناظرِ فطرت، رسومات جیسے عوامی موضوعات کس شاعر کی شاعری کا اہم حصہ

ہیں؟

الف۔ مرزا غالب ب۔ میر تقی میر ج۔ نظیر اکبر آبادی ✓

جوابات:

۱۔ الف	۲۔ الف	۳۔ ب	۴۔ ب
۵۔ الف	۶۔ ج	۷۔ ج	۸۔ ج

سرگرمی

ذرا اس نظم کو پڑھ کر تقابلی مطالعہ کر کے بتائیں کہ کس شاعر نے برسات کی منظر نگاری بہت عمدہ کی ہے؟ کیوں؟

جو ٹوکی زمیں پہ ترخ ہوا نکلتی ہے بو سوہمی سوہمی سی کما
 گرہتے ہیں بادل ، چمکتی ہے برق ہوا صحن کا صحن پانی میں غرق
 مٹی نیند اُٹھ پانی کے شور سے بکری جاتی ہیں ٹالیاں دور سے
 ہوا دور سے چلتی ہے بار بار پہنچتی ہے کروں کے اندر پھوار
 بنا ہے جو وہ ٹہن کا ساہیل ہے اس وقت آرگن کا اس پر گماں
 صبا کے طمانچے جو کھائے ہیں آج تو پودے سروں کو جھکائے ہیں آج
 چلی آتی ہے بدلیوں کی قطار ہوا کے ہیں گھوڑے پہ بادل سوار
 دھواں دھواں اس وقت چھایا ہے ابر فلک پر سیہ مست آیا ہے ابر
 اٹھی شاخ گل سبزے کو چوم کر برستی ہے کیا کیا گھٹا جھوم کر
 ہیں آراستہ سبز پوشاں باغ ہوا فصل سے ہر شجر کو فراغ
 پکایک رُکی بوند ، ٹھہری ہوا نظر آتی ہے اور ہی کچھ فضا
 تروتازہ ہر غل سے شاد کام لبالب ہیں پانی سے تھالے تمام

=====

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

=====

کہیں کوئی چلا رہا ہے کہ ہاں
درا دیکھتا اس گھڑی کا ہاں

(بے نظیر شاہ)

ہدایات برائے اُساتذہ

- نظم غزالی سے قبل شاعر کا تعارف اور اس کی نظم نگاری کا پس منظر بیان کیا جائے۔
- نظم کی تشریح کے دوران الفاظ کے معانی بیان کرنے کے ساتھ ان کے صوتی آہنگ کا ذکر کیا جائے۔
- لفظوں کے ذریعے تصویریں بنانے اور ایک پورا منظر دکھانے کا عمل واضح کیا جائے۔
- نظم کا مجموعی تاثر قلم بند کرنے کا طریقہ سمجھایا جائے۔

4۔ دُعا (مسجدِ قرطبہ میں لکھی گئی)

علامہ محمد اقبالؒ (۱۸۷۷ء-۱۹۳۸ء)

حالاتِ زندگی:

محمد اقبال نام اور شخص اقبال تھا۔ سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ والد کا نام نور محمد اور والدہ کا نام لہام بی بی تھا۔ ابتدائی تعلیم سیالکوٹ میں حاصل کی۔ میٹرک کا امتحان امتیازی حیثیت سے پاس کرنے کے بعد مرے کالج سیالکوٹ میں داخل ہوئے جہاں خوش قسمتی سے انھیں مولوی سید میر حسن ایسے شفیق استاد مل گئے، جن سے انھوں نے بہت فیض حاصل کیا۔ گورنمنٹ کالج لاہور سے اقبال نے فلسفے کے مضمون میں ایم۔ اے کیا۔ یہاں انھیں پروفیسر نامس آرتلڈ جیسے استاد اور رہنما کی صحبت سے فیضیاب ہونے کا بھرپور موقع میسر آیا۔ گورنمنٹ کالج لاہور میں کچھ عرصہ انھوں نے بطور استاد فرائض انجام دیے مگر علم کی نگین انھیں یورپ لے گئی۔ قیام یورپ کے دوران انھوں نے کیمبرج یونیورسٹی سے پرائیٹ لاء کی ڈگری حاصل کی۔ علاوہ ازیں یونیورسٹی، جرمنی سے بی ایچ۔ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ ۱۹۰۸ء میں دو وطن واپس آ گئے اور اپنی شاعری کے ذریعے ملک و قوم کی اصلاح اور بیداری میں مصروف ہو گئے۔

علامہ اقبالؒ نے اردو اور فارسی میں پراثر اور دلنوا انگیز شاعری کی۔ انھوں نے اپنی شاعری کے ذریعے ملتِ اسلامیہ کے تباہ شدہ میں زندگی کی لہر دوڑادی اور اپنے اثر انگیز کام سے عالم اسلام کو گراں خوانی سے بیدار کیا۔

اقبالؒ کی اردو شاعری کی کتابوں میں بانگِ درا، بالِ جبریل اور ضربِ کلیم شامل ہیں۔ ارمغانِ حجاز میں بھی کچھ نظمیں اردو میں ہیں جب کہ اس کا بیشتر حصہ فارسی میں ہے۔ یہ سب مجموعے کلیاتِ اقبال کے نام سے شائع ہو چکے ہیں۔

(مشکل الفاظ کے معانی)

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
اہلِ صفا	نیک لوگ	پرسوز	پردرد
دراغ	نشان۔ زخم	روبرو	آمنے سامنے
سبو	صرافی	شرابِ کہن	پرانی شراب
صبحِ نشور	یومِ حساب کی صبح	کارِ خود کو	عمل، مالی شان و عزتیں
کدو	صرافی۔ پیالہ	لالہ	ایک پھول

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

لامکان	چتوں سے باوراء کائنات	لب آب جو	ندی کا کنارہ
مطلع	سورج نکلنے کی جگہ	نشین	گھونسلہ
لوا	آواز	چہتر	حلاش
سرخوش	سرور، مگن، بے خود، مست	سرور	کیف، خوشی، لذت
خسور	سانے، خدمت میں، بارگاہ میں	لہرائی	رہج، عکرائی، وقت، کائنات

مشکل الفاظ کے معانی: ٹیکسٹ بک صفحہ نمبر: 92

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
لوا	آواز	رد گیر میر	بادشاہوں کا دربار
جگر	کلیجا	وزیر	بادشاہ کے ساتھ کام کرنے والا
لہو	خون	گریباں	لباس یا کپڑے کا وہ حصہ جو گلے کے نیچے اور چھاتی کے وسط میں ہوتا ہے
اہل صفا	نیک لوگ	مطلع	سورج نکلنے کی جگہ
صحت	ساجھ، تعلق	مہج لشور	یوم حسب کی مہج
نور	روپ، چہرے کی چمک، رنگ	آتش اللہ ہو	مشق حقیقی کی آگ
خسور	سانے، خدمت میں، بارگاہ میں	سوز	درد
سرور	کیف، خوشی، لذت	تب	حرارت
سرخوش	سرور، مگن، بے خود، مست	دارغ	نشان، زخم
پر سوز	درد بھرا اثر میں ڈوبا ہوا	چہتر	حلاش
لالہ	ایک پھول	دیریں	اچھا ہوا، غیر آیا، تباہ
لب آب جو	ندی کا کنارہ	اجڑے	دیران، مہجے، رونق
رہج و محبت	عشق و محبت کا راستہ	کار و کو	عمل، عالی شان عمارتیں

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

رفیق	ساحر رہے والا، ساھی	شراب کھن	پرانی شراب
آرزو	تمنا، خواہش	جام	پیالا، شراب پینے کا برتن
ظہین	گھولسا	سبُو	صرافی

مشکل الفاظ کے معانی: ٹیکسٹ بک صفحہ نمبر: 93

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
چشم کرم	صرافی یا صحت کی نظر، نگاہ لطف	مگر	فکایت، کھو
ساتیا	اے شراب پلانے والے اے ساتی	لامکاں	جھوٹ سے بار بار کاکات
جلوت	وہ جگہ جہاں تنہائی نہ ہو	چار عو	چاروں طرف
سبُو	صرافی	قلندہ	حقیقت، علم و حکمت
غلوت	تنہائی	حرفِ تمنا	وہ لفظ جس میں تمنا کا اظہار پایا جائے
کدو	صرافی، پیالہ	زور برد	آسنے سامنے
جھوٹ	کسی چیز کی حد سے زیادہ دھن ہونا، دوچاند پن		

اشعار کی تشریح

شعر ۱۔ ہے یہی مری نماز، ہے یہی میرا وضو مری نواؤں میں ہے، میرے جگر کا لہو

نظم کا نام: دعا شاعر کا نام: علامہ محمد اقبال

تشریح: اقبال نے یہ نظم اس وقت لکھی جب 1932ء میں گول کاغذ رس میں شرکت کے لیے لندن گئے۔ تو وہیں سے فراغت کے بعد انھوں نے ہسپانیہ کا دورہ بھی کیا۔ مسلمان سلاطین نے قرطبہ کو اپنا دارا حکومت قرار دیا تھا۔ زیر شرح نظم علامہ اقبال نے قرطبہ کی جامع مسجد میں بیٹھ کر تحقیق کی۔ یہ مسجد مسلمانوں کے زوال کے بعد عیسائی حکمرانوں نے گرہا میں تبدیل کر دی تھی۔ اس لیے کے اثرات اقبال کی نظم میں بہت سا موجود ہیں۔

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

شاعر نے اس شعر میں عشق حقیقی کا ذکر کیا ہے۔ شاعر اللہ تعالیٰ سے محبت و عقیدت کا اظہار کر رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے اپنے تعلق اور رابطے کا ذکر کر رہے ہیں۔ چنانچہ وہ کہتے ہیں جب میرا اللہ تعالیٰ سے تعلق اتنا مضبوط اور پختہ ہے اور اس پر توکل ہے تو میرا عشق حقیقی اس ذات سے انتہا پر پہنچ جاتا ہے۔ تو ایسی کیفیت میں جب میں خدا سے آدھ فریاد کرتا ہوں تو میری ذات کا ایک ایک حصہ رب کائنات سے رابطے میں ہوتا ہے۔ شاعر نے مبالغہ آرائی سے کلام میں خوبصورتی اور دلکشی پیدا کی ہے۔ یعنی شاعر نے صنعت مبالغہ استعمال کرتے ہوئے کہا ہے کہ میرا عشق و محبت رب کائنات سے اس قدر ہے کہ میں جب اللہ کے سامنے اپنی دعا کرتا ہوں تو میرے جگر کا لہو بھی فریاد میں ڈھل جاتا ہے۔ یہی آدھ فریاد میری نماز اور وضو کا روپ دھار گئی ہے۔ یعنی شاعر کا کھل وجود رب سے تعلق استوار کرنے میں لگن ہے اور شاعر ہر وقت اس تعلق کو پختہ کرنے میں سر مست رہتے ہیں۔ اس طرح شاعر عبادت الہی میں شہمک ہو کر حق بندگی ادا کرتے ہیں۔

شعر ۲۔ جہیں سجدہ کرتے ہی کرتے گئی حق بندگی ہم ادا کر چلے
محبتِ اعلیٰ صفا، نور و حضور و سرور سر خوش دہر سوز ہے، لالہ لب آہنجو
نظم کا نام: ذہ شاعر کا نام: علامہ محمد اقبال

تشریح: اس شعر میں اقبال کہتے ہیں کہ صاف و پاکیزہ محبت سے قلب انسان چلا پاتا ہے۔ یعنی پاکیزہ اور محبت سے بھرے لوگوں کی محبت سے انسان قلبی اطمینان حاصل کرتا ہے۔ محبوب کی حضوری کے ساتھ کیف و سرور کی صورت ملتی ہے۔ اس عالم دنیاگی میں عاشق کو ہر طرف محبوب ہی کی صورت دکھائی دینے لگتی ہے۔ وہ دنیا جہاں کی ہر چیز سے غافل ہو جاتا ہے اور اسے دنیا کی کوئی پروا نہیں رہتی۔

شعر ۳۔ دکھائی دے ہو ما کہ بے خود کیا ہمیں آپ سے بھی جدا کر چلے
اس شعر کو اگر وسیع معنوں میں لے تو اس میں دراصل عشق حقیقی کا بیان ہے۔ جو لوگ اللہ کی معرفت پالیتے ہیں انہیں پر کیف و سرور کی ایسی حالت ملادی ہوتی ہے کہ وہ دنیا کی لذتوں سے دست کش ہو جاتے ہیں۔ اور اپنا سارا وقت یاو الہی میں بسر کرتے ہیں۔ ان کے جسم کو یاو الہی سے بالکل اسی طرح تڑپنا لگی ملتی ہے جس طرح نہر کے کنارے لانے کا پھول ہر اتار بہتا ہو اور ندی کی لہریں اسے ہمیشہ تازگی، سرخوشی اور سوز بخشی رہتی ہو۔

شعر ۴۔ سر دیا گل آکھ میں چپے نہیں دل پہ ہے نقش اس کی رحمتی بہت
رہو محبت میں ہے، کون کسی کا رفیق ساتھ مرے رہ گئی، ایک مری آرزو
نظم کا نام: ذہ شاعر کا نام: علامہ محمد اقبال

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

تشریح: شاعر نے ربو محبت میں آنے والی مشکلات اور مصائب کا ذکر کیا ہے۔ شاعر کہتے ہیں محبت کی راہ میں چلنا کوئی آسان کام نہیں یہ عشق و عاشقی کی راہیں نہایت سنگارخ ہیں ان پر بڑے صبر اور حوصلے کے ساتھ چلنا پڑتا ہے۔

عاشقی صبر طلب اور تمنا چاہتا ہے دل کا کیا رنگ کروں، خون جگر ہونے تک
شاعر کہتے ہیں ان بے چینی اور بے قراری کی کیفیت میں کوئی کسی کا ساتھ دینے کے لیے تیار نہیں ہوتا۔ اس کے برعکس لوگ ایسے عاشقوں کی زندگیوں میں مزید مشکل بنا دیتے ہیں۔

تاریکی میں خدا رہتا ہے سایہ بھی انسان سے آخری مصرعے میں شاعر اداسی کا ذکر کرتے ہیں کہ جب ان دشمن حالات میں میرا ساتھ کسی نے نہ دیا تو میری خواہشات میرے دل کے اندر ہی دہلی رہ گئی۔ میں اپنے جذبات اور احساسات کسی کو نہ بتا سکا۔ اس طرح میرے دل میں آرزوؤں کا انبار لگ گیا۔

ان حسرتوں سے کہہ دو کہیں اور جا سیں اتنی جگہ کہاں ہے دل داغ دار میں
شعر ۴۔ میرا دشمن نہیں، درگم میرا وزیر میرا دشمن بھی تو، شاہنشاہ دشمن بھی تو
نظم کا نام: دعا شاعر کا نام: علامہ محمد اقبال

تشریح: یہ شعر شاعر کی روحانی کیفیت کے بارے میں بتانے کے لیے عمدہ ثبوت بنیں کرتا ہے۔ علامہ اقبال کی شعر و شاعری میں عشق حقیقی کا بھاد کر ہے۔ انھوں نے شاعری کے ذریعے ملت اسلامیہ کے تین مردہ میں زندگی کی لہر دوڑادی اور اپنے اثر انگیز کلام سے عالم اسلام کو گراں خوابی سے بیدار کیا۔ شاعر کہتے ہیں کہ اے رب کائنات مجھے امیری یا غریبی سے کوئی سروکار نہیں۔ میری منزل اور میری راہ منزل تیری ذات ہے۔

چٹا نہیں نظروں میں یاں خلعتِ سلطانی کھلی میں مگن اپنی رہتا ہے گدا حیرا
دراصل شاعر روحانی کیفیت کے اعلیٰ درجہ پر فائز ہیں۔ اقبال عشق حقیقی میں سرمست ہیں۔ دراصل جو لوگ خدا تعالیٰ کی معرفت پا لیتے ہیں وہ دنیا کی لذتوں سے بے نیاز ہو جاتے ہیں۔ دیدار الہی کی آرزو انھیں ہر وقت بے قرار رکھتی ہے، ان کے لیے دنیاوی مال و دولت کوئی سستی نہیں رکھتے۔ وہ دنیا کی ہر شے پر خدا کی ذات کو ترجیح دیتے ہیں۔

ان کی نظر میں شوکتِ جنت نہیں کسی کی آنکھوں میں بس رہا ہے، جن کے حلال حیرا
شعر ۵۔ تجھ سے گریباں مرا، مطلع صبح نشور تجھ سے مرے سینے میں آتشِ اللہ ہو
نظم کا نام: دعا شاعر کا نام: علامہ محمد اقبال

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

تشریح: شاعر اس شعر میں اپنے اندر عشق حقیقی کے شعلے اور اللہ کے بھڑکنے کا ذکر کر رہے ہیں۔ علامہ اقبال خدا تعالیٰ سے خطاب ہو کر اس ذات کا شکر بجالا رہے ہیں کہ رب کائنات حیرالاکھ شکر ہے تو نے میرے دل کو اپنے عشق کی آگ سے روشن کیا ہے۔ شاعر نے صنعت مبالغہ استعمال کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ آگ قیامت کے روز بھڑکنے والی آگ سے کم نہیں ہے۔ میرے دل کے اندر ہمیشہ اللہ کی ذات رہتی ہے۔ میرے سینے کو خدا کی یاد سے نور در در حاصل ہوتا ہے۔

میں اس کو کعبہ دہت خانے میں کیوں وضو کرنے لگوں میرے ٹولے ہوئے دلی ہی کے اندر ہے مقام اس کا
 شاعر کہتے ہیں کہ میرے دل کا پر نور ہونا غالباً اسی وجہ سے کہ میرا دل "اللہ ہو" کی حرارت کی آماجگاہ بنا ہوا ہے۔ میرا دل ہر وقت اللہ کے ذکر سے معلق رہتا ہے۔

دونوں جہاں کہاں میری وسعت کو پانے میرا دل ہے جہاں تو مانگے
 شعر ۶۔ تجھ سے میری زندگی، سوز و تب و درد و داغ ٹوٹی میری آرزو، ٹوٹی میری جستجو
 نظم کا نام: دعا شاعر کا نام: علامہ محمد اقبال

تشریح: شاعر نے اپنی روحانی کیفیت اور عشق حقیقی کا بیان دیا ہے۔ شاعر کہتے ہیں کہ اے اللہ! اگرچہ میری زندگی میں بہت کٹھن حالات ہیں لیکن میری زندگی سوز و درد کے علامہ بھی پر روشنی ہے۔ میری زندگی نور سے ہمراہ ہے۔ مصیبت بھی راحت فرا ہو گئی ہے تیری آرزو درجہ ہو گئی ہے۔ اور میری زندگی روشنی کا مظہر بنی ہوئی ہے۔ کیونکہ تو میرے دل میں ہمیشہ رہتا ہے۔ جب اے رب کائنات کوئی مشکل حالات آجاتے ہیں تو ذکر سے میرے قلب کو اطمینان حاصل ہو جاتا ہے۔ شاعر اللہ تعالیٰ کی محبت کے طالب ہیں۔ خدا تعالیٰ ایسے میکش (شراب پینے والا) کو کبھی تھک نہ لب نہیں رکھتا۔ اس لیے ہر وہ شخص جو ذکر خدا میں مگن ہو جاتا ہے تو محبت سے سرشار ہر شخص کو خدا کی محبت فراہم کی جاتی ہے۔

پہنچتا ہے ہر میکش کے آگے دو جام اس کا کسی کو تھک نہ لب رکھتا نہیں ہے لفظو عام اس کا
 اقبال کہتے ہیں اے اللہ! تیری میرے عشق میں آرزو بن کر رہا ہوا اور یہی جذبہ جستجو کا حامل بن جاتا ہے۔ میری آرزو ہے کہ تیری معرفت کو پاس کروں۔

کبھی اے حقیقت شکر نظر آگیاں مجھ میں کہ ہزاروں سجدے تپ رہے تیری جبینا ہے نیاز میں
 شعر ۷۔ پاس اگر ٹو جنیں، شہر ہے دریاں تمام ٹو ہے تو آباد ہیں، اجڑے ہوئے کاغذ کو
 نظم کا نام: دعا شاعر کا نام: علامہ محمد اقبال

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

تشریح: اے آقا! حیرے ذکر سے ہی اس جہاں کو رونق ملتی ہے۔ جہاں حیرا ذکر کیا جاتا وہ جگہیں آباد اور ذمہ کی سے بھرپور گنتی ہیں۔ اسی طرح جب دل حیرے ذکر میں نکلے تو آباد رہتا ہے۔ اور اطمینان حاصل کرتا ہے۔
 ترجمہ: اور بے شک خدا کے ذکر سے ہی دلوں کو سکون ملتا ہے۔

اس کے برعکس جو دل یا بزم حیرے یاد سے غافل رہے تو وہ اجڑے ہوئے جن میں تبدیلی ہو جاتی ہے۔ حیرے یاد کے بغیر ہر عورت الٹی ہوئی نظر آتی ہے۔ تو شاعر عظام دینا چاہتے ہیں کہ خدا کے ذکر سے کبھی غافل نہ ہو۔

غافل خدا کی یاد میں مت بھول زندگی اپنے تئیں بھلا دے اگر بھلا سکے

خدا کی یاد میں اپنے آپ کو گم کر دے اور غرور و عجز سے احتساب کر کے صرف اس کی رضا طلب کر۔ شاعر کہتے ہیں کہ اے اللہ! جب مجھے حیرے قدرت کا احساس ہوتا ہے تو اجڑے ہوئے مخلات اور سلسلہ گلی کو سچے بھی آباد و روشن نظر آتے ہیں۔ مراد یہ کہ قرب الہی سے دلوں کو تروتازگی ملتی ہے اور انسان عظمت و بلندی سے ہم کنار ہوتا ہے۔ اس کے برعکس حلق الہی اور اس کی معرفت نہ ہو تو پھر معاملہ اجاز و سنان بن کر رہا جاتا ہے۔

تمہ سے گریاں میرا مطلع صبح نشور تمہ سے میرے سینے میں آتش، اللہ ہو

شعر ۸۔ بھر وہ شراب کہن مجھ کو عطا کر کہ میں ڈھونڈ رہا ہوں اُسے، توڑ کے جام و سہو

نغمہ کا نام: دعا شاعر کا نام: علامہ محمد اقبال

تشریح: شاعر حلق حقیقی میں سرشار قرب الہی کا طلبگار ہے۔ اقبال اللہ تعالیٰ سے خطاب ہو کر کہتے ہیں کہ اے اللہ حیرے ذات کو پانے کے لیے ہم نے دنیا کے تمام رنم و رواج سے کنارہ کشی کر لی۔ انھوں نے جدید تہذیب کے تمام لوازمات سے قطع تعلق کر لیا ہے۔ وہ اللہ سے فریاد کر رہے ہیں اے رب ذوالجلال تو اپنا قرب عطا کر دے۔ مجھے وہی جذبہ حلق سے نواز دے جو میرے اسلاف کا ورثہ ہے۔

کبھی اے حقیقت بکھر نظر آجاس مجاز میں کہ ہزاروں سہلے تیرے وہ حیرے جبین بے نیاز میں
 شاعر کہتے ہیں میں سب کچھ چھوڑ کر حلق الہی میں جذب ہو چکا ہوں۔ اے اللہ اب تو اپنی محبت کی شراب مجھے عطا کر دے۔ شاعر اللہ کی حاش میں مصروف ہیں۔ گویا شاعر اللہ کی معرفت حاصل کرنے کی جستجو کر کے اپنی ذات کو حیرہ روحانی کیفیت سے سرشار کر کے کھڑا ہوا ہے۔

اللہ سے عرفان جلی کی دعا مانگ اے ذوقِ نظر، اور لڑا، اور کھڑ جا

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

مر ۹۔ چشم کرم ساقیا! دیر سے ہیں منتظر جلو توجوں کے سبؤ، خلوت جوں کے کدو

نظم کا نام: دعا شاعر کا نام: علامہ محمد اقبال

ترج: یہ شعر بھی اپنے موضوع کے اعتبار سے پچھلے شعر کا تسلسل ہے۔ جس میں خدا تعالیٰ سے دعا کی گئی ہے کہ اے اللہ حیرتی لہر کرم کے طلبگار ہیں ہم۔ ہر کوئی چاہے وہ لوگ جو درویش صفت ہیں یا وہ لوگ جو متمتع ہیں، امیر ہو یا غریب، انفرض ہر طبقے کا سان حیرتی معرفت کو پالینا چاہتا ہے۔ کیونکہ تیری ذات بلند و بالا ہے۔ تو سب کا سننے والا ہے۔ ہر انسان چاہتا ہے کہ تو اس سے راضی ہے اس پر رحم کرے کیونکہ تیرے رحم کے بغیر ہر شخص لاچار اور بے بس ہے۔ جب تک ہم پر تیرے کرم کی نوازش نہیں نہ ہوگی بے تک ہم بے چین رہیں گے۔ شاعر خدا تعالیٰ سے فریاد کر رہے ہیں کہ اے اللہ مجھے اپنی محبت عطا کر۔ عشق حقیقی میں سرشار، امر کہتے ہیں کہ اس دنیا کے انسان اللہ کی فکر کرم کے محتاج ہیں۔ اس لیے اے اللہ! ان لاچاروں اور بے بسوں پر اپنی حمایت کر۔ رہی نعمتوں کی ہدیش سے نواز۔

مر ۱۰۔ بچتا ہے ہر ایک میکش کے آگے دور جام اس کا کسی کو تھک لب رکھتا نہیں لطف عام اس کا

نظم کا نام: دعا شاعر کا نام: علامہ محمد اقبال

ترج: اس شعر میں اقبال کا لہجہ قدرے تبدیل ہو گیا ہے۔ یہاں وہ مالک حقیقی سے گلہ کر رہے ہیں کہ اے اللہ حیرتی ذات تو مکان ہے یعنی تیرے لیے تو کوئی حد نہیں ہے۔ پر اے میرے مالک یہ دنیا جس میں تو نے انسان کو اپنا خلیفہ بنا کر بھیجا ہے وہ چاروں ف سے گہری ہوئی ہے یعنی اے رب تو نے ہمیں اس مختصر کائنات کے علاقے تک محدود کر دیا ہے۔ دراصل شاعر اس دنیا کے رود ہونے پر تالہ و شیدو کر رہے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ اے اللہ حیرتی تو افلاک و کائنات پر اہار و داری ہے لیکن مجھ جیسے ناچیز اس دنیا میں بے اختیار پیچھے گئے ہیں۔ گویا شاعر دنیاوی مشکلات پر شکوہ کر رہے ہیں کہ انسان اس دنیا میں بے اختیار ہونے کی وجہ سے بہت سے امتحانات اور تکلیف حالات سے گزر رہا ہے۔ انفرض اس دنیا میں مصائب اور آزمائشوں سے گزرنے کی وجہ سے شاعر کی زبان پر وہ نظر آتا ہے۔

مر ۱۱۔ تیرے آزاد بندوں کی نہ یہ دنیا نہ وہ دنیا یہاں مرنے کی پابندی وہاں چھینے کی پابندی

نظم کا نام: دعا شاعر کا نام: علامہ محمد اقبال

ترج: اس شعر میں شاعر کہتے ہیں کہ فلسفہ اور شعر کی تعریف مختصر آتی ہی ہے کہ ان کی وساطت سے اپنی دلی تمنا کا اظہار کمال نہیں کیا جاسکتا بلکہ یہاں بھی علامتوں کا سہارا لیا جاتا ہے۔ عام مشاہدہ ہے کہ لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ شاید شعر و شاعری سے ایک

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

شاعر کمال کر اپنے جذبات و احساسات کا تذکرہ کرتا ہے حالانکہ اس کے برعکس ہوتا ہے کیونکہ شعر و شاعری میں وزن، بحر، ردیف اور قافیہ وغیرہ کا خیال رکھنا بہت ضروری ہوتا ہے۔

باز ک تھے کہیں رنگ گل و بوئے سخن سے جذبات کہ آداب کے سانچے میں ڈھلے ہیں

خاموش اے دل! بھری محفل میں چلانا نہیں اچھا ادب پہلا قرینہ ہے محبت کے قریبوں میں

اگر اس شعر کو وسیع معنوں میں دیکھیں تو معلوم ہوتا ہے کہ اس میں بہت گہرا پیغام پوشیدہ ہے۔ یعنی اگر یہ دنیا ایک فلسفہ اور شعر کی مانند ہے تو انسان اس دنیا کا شاعر ہے۔ اُسے اس دنیا میں تو اذن برقرار رکھنے کے لیے اپنے احساسات و جذبات کو چھپانا پڑتا ہے۔ وہ مکمل طور پر کمال کر کبھی بھی اپنے حالات و احوال کسی کو بتا نہیں سکتا۔

(بال جبریل)

مشق

سوال نمبر ۱: مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جواب لکھیں:

الف۔ علامہ اقبال نے اس نظم میں کس آرزو کا اظہار کیا ہے؟

جواب: شاعر نے اپنی روحانی کیفیت اور مشق حقیقی کا بیان دیا ہے۔ شاعر کہتے ہیں کہ اے اللہ! اگرچہ میری زندگی میں بہت کٹھن حالات ہیں لیکن میری زندگی سوز و درد کے علاوہ بھی پُر رونق ہے۔ میری زندگی نور سے بھرپور ہے۔ معصیت بھی راحت فرا ہو گئی ہے تیری آرزو رہنا ہو گئی ہے۔ اور میری زندگی روشنی کا مظہر بنی ہوئی ہے۔ کیونکہ تو میرے دل میں ہمیشہ رہتا ہے۔ جب اے رب کائنات کوئی مشکل حالات آجاتے ہیں تو ذکر سے میرے قلب کو اطمینان حاصل ہو جاتا ہے۔ شاعر اللہ تعالیٰ کی محبت کے طالب ہیں۔ خدا تعالیٰ ایسے میکش (شراب پینے والا) کو کبھی تک لب نہیں رکھتا اس لیے ہر وہ شخص جو ذکر خدا میں مگن ہو جاتا ہے تو محبت سے سرشار ہر شخص کو خدا کی محبت فراہم کی جاتی ہے۔

ب۔ علامہ اقبال کی نظم 'دعا' کے دوسرے شعر میں کس طرف اشارہ کیا گیا ہے؟

جواب: دوسرے شعر میں اگر وسیع معنوں میں لے تو اس میں دراصل مشق حقیقی کا بیان ہے۔ جو لوگ اللہ کی معرفت پالیتے ہیں ان پر کیف و سرور کی ایسی حالت طاری ہوتی ہے کہ وہ دنیا کی لذتوں سے دست کش ہو جاتے ہیں۔ اور اپنا سارا وقت پاؤ الہی میں بسر

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

کرتے ہیں۔ ان کے جسم کو یاد الہی سے بالکل اسی طرح ترو تازگی ملتی ہے جس طرح نہر کے کنارے لانے کا پھول لہرا تا رہتا ہو اور ندی کی لہریں اسے ہمیشہ تازگی، سرخوئی اور سوز بخشی رہتی ہو۔

ج۔ علامہ اقبالؒ کی نظم ”ذُعا“ کا مرکزی خیال لکھیں؟

جواب: نظم میں عشق حقیقی کا تذکرہ ہے کہ اللہ سے ہندے تعلق اس طرح سے قائم کرو کہ اس سے تعلق قائم کرنے میں آپ کی کھل کوشش ہو۔ خدا سے عشق انسان کو ہمیشہ گلاب کے پھول کی مانند ترو تازہ رکھتا ہے۔ عشق حقیقی کی جستجو خود اکیلے ہی انسان کو کرنی پڑتی ہے اس راہ میں کوئی کسی کا ساتھ نہیں دیتا جن کے دل اللہ کی یاد سے منور ہو جاتے ہیں انہیں دنیاوی آسائش کی کوئی پروا نہیں رہتی۔ اللہ کی یاد سے ہر جگہ پر رونق ہو جاتی ہے۔ خدا سے فریاد ہے کہ وہ اپنا کرم اور محبت ان لوگوں کو عطا کرے جو سب کچھ چھوڑ کر اس کی راہ پر چل رہے ہیں۔

د۔ علامہ اقبالؒ اپنی نظم ”ذُعا“ میں کیا پیغام دینا چاہتے ہیں؟

جواب: خدا سے عشق ہر مشکل کا حل ہے۔ جو لوگ اللہ سے تعلق استوار رکھتے ہیں ان کے لیے یہ دنیا کوئی معنی نہیں رکھتی۔

و۔ علامہ اقبالؒ کی اس نظم کا پس منظر کیا ہے؟

جواب: اقبالؒ نے یہ نظم اس وقت لکھی جب 1932ء میں مول کا فرس میں شرکت کے لیے لندن گئے۔ تو وہاں سے فراغت کے بعد انھوں نے ہسپانیہ کا دورہ بھی کیا۔ مسلمان سلاطین نے قریبہ کو لہنا دارا حکومت قرار دیا تھا۔ زیر شرح نظم علامہ اقبالؒ نے قریبہ کی جامع مسجد میں بیٹھ کر تخلیق کی۔ یہ مسجد مسلمانوں کے زوال کے بعد عیسائی حکمرانوں نے گرجا میں تبدیل کر دی تھی۔ اس لیے کے اثرات اقبالؒ کی نظم میں جانتا ہوا موجود ہیں۔

سوال نمبر 2: مندرجہ ذیل الفاظ و تراکیب کے معانی لکھیں:

مُصِیبت	آبجو	لُغِیْن	ضَمِج لُغور	جُستجو
کاخ و کُو	جام و سبو	ساتیا	لامکاں	حرفِ تمنا

جواب:

الفاظ و تراکیب	معانی
مُصِیبت	رِفاقت، ساتھ
آبجو	ندی، تال، نہر

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

لشیں	آشپز، مسکن، مکان
صبح بخیر	صبح بخیر، روزِ قیامت
جستجو	دھونڈنے کا عمل، تلاش۔
کارخانہ	عمل اور کئی کو ہے۔
جام و سید	چال اور صراحت
ساقیا	شراب پلانے والا۔
لامکاں	خدا کا عرش
حرفِ تمنا	وہ لفظ جس میں تمنا کا اظہار پایا جائے۔ وہ لفظ جس میں خواہش کا اظہار پایا جائے۔ خلا کا ش، اے کاش وغیرہ

سوال نمبر 3: نظم اور غزل میں کیا فرق ہے؟

جواب: نظم: نظم سے مراد ایسا صنفِ سخن ہے جس میں کسی بھی ایک نپیل کو مسلسل بیان کیا جاتا ہے۔ نظم میں موضوع اور ہیئت کے حوالے سے کسی قسم کی کوئی پابندی نہیں۔ اس کی مثال یہ ہے کہ ہمارے ہاں نظمیں مثنوی اور غزل کے انداز میں لکھی گئی ہیں۔ جدید دور میں نظم اور غزل کی مراحل سے گزرتے ہوئے آج کی حالتوں میں تقسیم ہو چکی ہے، جس کی پانچ بنیادی قسمیں ہیں:

1۔ پابند نظم 2۔ نظم معراہ 3۔ آزاد نظم 4۔ تثری نظم 5۔ یک مصرعی نظم

غزل:

لغت میں غزل کے معنی "مورتوں سے باتیں کرنا" اصطلاح میں غزل شاعری کی وہ قسم ہے جس میں حسن و عشق کے موضوعات اور تجربات پیش کیے جاتے ہیں۔ غزل کے لہجے میں موسیقی اور ترمیم کے عناصر ہوتے ہیں۔ غزل میں مخصوص غلامتیں ہوتی ہیں جو غزل کو دوسری اصناف سے ممتاز کرتی ہیں۔ غزل میں حسن و عشق کے ساتھ ساتھ تصوف، اخلاق اور حیل و کائنات کے مضامین بھی ملتے ہیں۔

مطلع: مطلع کے معنی نکلنے کی جگہ یا نکلنے کے ہیں۔ اصطلاح میں غزل یا قصیدے کے پہلے شعر کو مطلع کہا جاتا ہے۔

=====

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

=====

مقطع: مقطع کے لغوی معنی ختم کرنے یا کاٹنے کے ہیں، اصطلاح میں مقطع غزل کے آخری شعر کو کہا جاتا ہے، جس میں شاعر اپنا ٹھکانہ استعمال کرتا ہے۔ جس شعر میں شاعر اپنا ٹھکانہ استعمال نہ کرے اسے غزل کا آخری شعر کہا جائے گا، مقطع نہیں۔

سوال نمبر 4: نظم خیال کے تسلسل کی وجہ سے اردو شاعری کی ایک اہم صنف ہے۔ غزل کے برعکس نظم کے اشعار موضوع کے اعتبار سے ایک دوسرے سے جڑے ہوتے ہیں۔ اسے غزل سمیت کسی بھی ہیئت میں لکھا جاسکتا ہے۔ علامہ اقبال کی یہ نظم غزل کی ہیئت میں لکھی گئی ہے۔ جو اس کے قافیوں سے ظاہر ہے۔ تاہم اس پر دیے گئے عنوان نے اسے غزل سے الگ کر دیا ہے۔ اس کے پہلے شعر میں ”وضو“ اور ”لبو“ کے قافیے آئے ہیں۔

(i) کنایہ: کنایہ کے معنی حقی اشارے یا پوشیدہ بات کے ہیں۔ الفاظ کا یہ استعمال جس میں الفاظ لغوی معنی سے الگ کوئی معنی دیتے ہیں اور اس سے لغوی معنی بھی مراد لیے جاسکتے ہوں اسے کنایہ کہتے ہیں۔ کنائے کی مختلف صورتیں ہو سکتی ہیں:

صفت اہل صفاء نور و حضور و فرد
 سرخوش و پر سوز ہے، نالہ لب آبجو

یہاں اہل صفائی محبت اور آبجو اور لالے کی قربت کا کنایہ استعمال ہوا ہے۔

(ii) کنایہ کجید: جب ایک شخص یا چیز سے بہت سی منفی صفات کی چابیں اور ان تمام صفتوں سے موصوف بھی مراد ہو۔ مندرجہ بالا شعر میں نور و حضور اور سرور کی غاصبتیں اہل صفائی محبت کی دین قرار دی گئی ہیں۔ جس طرح لالے میں بقی ہوئی ندی کی قربت میں سرگوشی اور پر سوزی کی صفات پیدا ہو جاتی ہیں۔

(iii) تصریح: کنائے کی وہ قسم جس میں موصوف مذکور نہ ہو جیسے:

بھر وہ شراب کہیں مجھ کو عطا کر کہ نہیں
 احوط رہا ہوں اُسے، توڑ کے جام و سہو

یہاں شراب کہیں عفت کے طور پر آیا ہے لیکن موصوف مذکور نہیں ہے۔

(iv) رحر: اگر کنائے میں واسطے بہت نہ ہوں لیکن پوشیدگی تھوڑی سی ہو تو اسے رحر کہتے ہیں جیسے:

سیاہی سونہ کی گئی، دل کی آرزو نہ گئی
 ہمارے جامد کہن سے سے کی بوند گئی

1۔ اُلٹی ہو گئیں سب تدبیریں کچھ نہ دوانے کام کیا

میر تقی میر (۱۷۲۵ء۔ ۱۸۱۰ء)

حالات زندگی:

میر محمد تقی نام، میر تحفص۔ آگرہ میں پیدا ہوئے۔ والد کا نام علی نقی تھا جو ایک درویش تھے۔ میر نے ابتدائی تعلیم سید لعل اللہ سے حاصل کی۔ سید لعل اللہ کی رحلت کے بعد ان کی تربیت والد نے کی مگر وہ بھی جلد ہی چل بسے تو میر کی پریشانیوں کے دور کا آغاز ہوا۔ ملاش ساش کی فکر دہلی لے گئی۔ پہلے ایک نواب کے ہاں ملازم ہوئے پھر اپنے سوتیلے بھائی کے ماموں سراج الدین آرزو کے پاس رہے مگر ان کی بدسلوکی کے باعث یہ گھر بھی چھوڑنا پڑا۔ نادر شاہ، احمد شاہ ابدالی اور سرہنوں کے حملوں نے جب دہلی کو تباہ و برباد کر کے رکھ دیا تو چار لکھنؤ چلے گئے اور نواب آصف الدولہ کی سرکار میں ملازم ہو گئے۔ مگر جی نہیں لگا تو واپس دہلی چلے آئے اور باقی حمرای شہر میں گزاری۔ میر کو خدائے سخن کہا جاتا ہے۔ انھوں نے بہت سی اصناف میں طبع آزمائی کی ہے۔ مگر ان کی شناخت غزل اور غزل کی شناخت ان سے ہے۔ انھوں نے غزل میں سادہ بیانی کو شعار بنایا اور اس میں وہ سوز و گداز اور تاثیر پیدا کی کہ بڑے بڑے استاد نے انھیں اپنا استاد تسلیم کیا ہے۔ ان کی زبان شستہ و سادہ اور پاکیزہ ہے۔ ان کے یہاں عاشقانہ مضامین اور غموں و الم کی بیہات ہے۔ تصوف کے مضامین بھی موجود ہیں اور اپنے عہد کے معاشرتی مائات کی عکاسی بھی کی گئی ہے۔ غزلوں کے چمکے دیوان اور کئی مثنویاں ان کی یاد گاریں ہیں۔ غزلوں کا مجموعہ کلیات میر کے نام سے شائع ہو چکا ہے۔

(مشکل الفاظ کے معانی)

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
مہر جوانی	جوانی کا وقت	تہمت	الزام
بیاری دل	دل کی بیاری۔ مراود عشق	عبت	بے کار۔ خوںہ خواہ
بختاری	بختیار	سپید و سیہ	سفید اور کالا۔ مراد ساری دنیا
جوں توں کر کے	بڑی مشکل سے، کسی نہ کسی طرح	سیسیں	زرد پہلاہ چاندی کا، مراد حسین خوب صورت

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

ذیر	وہ عہادت گاہ جہاں ایک اللہ کے علاوہ کسی دوسرے کی پرستش ہو۔ بہت خاندان، مندر، مگر جا	قصد	پیشانی پر مندر کیا زعفران کے دو نشانے۔ ٹکڑا۔ جگہ جو ہندو مانتے پر لگاتے ہیں۔
ساحہ	کلائی ہاتھ۔ قدرت اور قوت	خیال خام	بے کار، بے بنیاد توقع یا خواہش

مشکل الفاظ کے معانی: ٹیکسٹ بک صفحہ نمبر: 96

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
تدبیر	جوہر، ترکیب، کوشش	مختاری	اختیار
دوا	جڑی بوٹی یا دوسرے اجزا سے بنائی ہوئی چیز جس سے کسی بیماری کا علاج کیا جائے	مہش	بے کار۔ نولہ خواہ
بیماری دل	دل کی بیماری۔ مراد عشق	برنام	رموا، بے آبرو، بے عزت
کام تمام ہوتا	خاتمہ ہوتا، مرجاتا، برپادی ہو جاتا	یاں	یہاں کا مختلف، اس جگہ
عہد جوانی	جوانی کا وقت	سپید وسیہ	سلید اور کالا۔ مراد ساری دنیا
ہری	بڑھاپا، طبعی	بچوں کوں کر کے	بڑی مشکل سے، کسی نہ کسی طرح
آنکھیں موندنا	آنکھیں بند کر لینا	ساحہ	کلائی، ہاتھ۔ قدرت اور قوت
جہاں بخشی	معانی، درگزر	سیمیں	زود پہلا، چاندی کا، مراد حسین خوب صورت

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

قسمت	تقرر، مقدر، نصیب	قول و قسم	عہد و پیمان، اقرار و مدار
پیغام	دو امر یا بات وغیرہ جو کہلا کر یا لکھ کر بھیجیں	خیال خام	بے کار، بے بنیاد توقع یا خواہش
ناحق	نامناسب، بے جا	قلمہ	پیشانی پر مندر کیا زعفران کے دو نشانے۔ ٹیکا۔ تنک جو ہندو دھتے پر لگاتے ہیں۔
بمبھور	بے بس، لاچار، عاجز	ذیر	وہ عبادت گاہ جہاں ایک اللہ کے علاوہ کسی دوسرے کی پرستش ہو۔ بت خند، مندر، مگر جا
تہمت	الزام	ترک	دست برداری، چھوڑنا، کنارہ کشی

غزل کے اشعار کی تشریح

شعرا۔ الٹی ہو گئیں سب تدبیریں کچھ نہ دوائے کام کیا دیکھا اس بیماری دل نے آخر کام تمام کیا

شاعر کا نام: میر تقی میر

مرکزی خیال: عشق ایک نہ ختم ہونے والی بیماری ہے جو انسان کو موت کے دہانے پر پہنچا دیتی ہے۔

تشریح: مندرجہ بالا شعر میں شاعر نے عجب بے کسی کے ساتھ اپنی داستانِ حیات کو بیان کیا ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ ہم کو ایک نہایت سنگین مرض لاحق ہو گیا۔ زندگی گزرنے کے ساتھ ساتھ یہ مرض بڑھتا گیا اور اس کی آہر ظاہر ہونے لگے۔ ہم نے اس مرض کے علاج کے لیے طرح طرح کی تدبیریں کی اور مختلف دواؤں سے علاج کیا، ہر طرح سے جتن کر ڈالے۔ لیکن عشق کوئی ایسا مرض نہیں ہے کہ اس کا علاج ہو جائے۔ جوں جوں ہم اس کا علاج کرتے رہے اس کی سنگینی بڑھتی گئی 'دوائیں بے اثر ہو گئیں اور تمام تدبیریں الٹی ہو گئیں۔ پھر اودقت آ گیا کہ یہ بیماری ناقص برداشت ہو گئی اور اس کی وجہ سے ہم موت کے دہانے پر پہنچ گئے۔

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

اس روگ نے ہم سے ہماری زندگی چھین لی اور مرض دل کی بدولت ہم اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔ مصرعہ ثانی میں لفظ 'دیکھا' ایک اور نئی کیفیت پیدا کر رہا ہے۔ اس سے پتا چلتا ہے شاعر کو یہ اندیشہ پہلے ہی سے تھا۔ وہ اس اندیشہ جان کا ذکر محبوب سے پہلے بھی کر چکے تھے۔ اب یقین کے ساتھ محبوب کو جاتے ہیں کہ دیکھا! اس بیماری دل نے آخر کام تمام کیا۔

مرض عشق پر رحمت خدا کی مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی

شعر ۲۔ عہد جوانی رو رو کاٹا، جیری میں لیں آنکھیں موند یعنی رات بہت تھے جاگے، صبح ہوئی آرام کیا شاعر کا نام: میر تقی میر۔

مرکز خیال: پیش نظر شعر میں شاعر اپنی دکھ بھری داستان حیات بیان کر رہے ہیں۔

تشریح: زیر تشریح شعر میں شاعر نے اپنی حسرت و یاس بھری زندگی کی کہانی بیان کی ہے۔ جوانی کا دور حیات انسانی کا سنہرہ دور ہوتا ہے۔ یہ استغوں، آرزوؤں، خواہیوں اور دلکش درنائی کی نرم و ملائم جہت ہوتی ہے۔ اس میں انسان آزاد پنچھی کی مانند عزم و ہمت اور سہ فکری کی فضاؤں میں اڑتا ہے۔ اس عہد میں انسان کے پاس توانائیاں ہوتی ہیں اور اپنی خواہشات کی تکمیل کے لئے قوتیں ہوتی ہیں۔ شاعر کہتا کہ میں اتنا بد نصیب انسان ہوں کہ یہ سنہرہ دور بھی آلام و مصائب کی بندر ہو گیا اور میں اس دور کی لطافتوں اور قوتوں سے محروم کیا۔ میں نے یہ دور بھی نہایت دکھ درد اور بے چینی کے عالم میں اٹک بھاگتے ہوئے گزارا ہے۔ اب جب میں عمر کے آخری حصے میں پہنچ گیا ہوں تو میرے پاس اتنی ہمت و امید نہیں ہے کہ میں اپنے ہیالک ماضی کی وحشتیں دیکھ سکوں۔ میں اس قدر ناتواں اور بے جان ہو گیا ہوں کہ اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھا۔ میری زندگی ایک ایسے شخص کی مانند ہے جس کی آنکھیں غماز آلود اور جسم بوجھل صرف اس وجہ سے ہے کہ دورات بھر کسی فکر میں جاگتا رہا ہے۔ اب اس میں اتنی ہمت نہیں ہے کہ وہ دن اور طلوع آفتاب کے مناظر دیکھے۔ اسی لئے وہ خوابیدہ ہو جاتا ہے

دن زندگی کے ختم ہوئے شام ہو گئی پھیلا کے پاؤں سو میں گئے تنگ حصار میں

شعر ۳۔ حرف نہیں جاں بخشی میں اس کی خوبی اپنی قسمت کی

ہم سے جو پہلے کہ بھیجا سو کرنے کا پیغام کیا

شاعر کا نام: میر تقی میر۔

تشریح: میر کو "خدائے سخن" کہا جاتا ہے۔ ان کی غزل گوئی کو غالب نے بھی تسلیم کیا ہے۔

دیکھتے کے قہمی استاد نہیں ہو غالب کہتے ہیں اگلے زمانے میں کوئی میر بھی تھا

میر کہتے ہیں کہ مجھے اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ میری درخواست نہیں سنی گئی۔ دراصل شاعر مجتہدی معنوں میں کہہ رہے ہیں کہ ہم محبوب کے پاس اپنی درخواست بار بار دے کر جاتے ہیں۔ لیکن اس نے ہماری عرض نہیں سنی۔

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

۔ بار بار اس کے در پر جاتا ہوں حالت اب اضطراب کی سی ہے

شاعر کہتے ہیں کہ ہمیں کوئی افسوس نہیں کہ ہماری گزارش سننے سے پہلے ہی الٹا کر دیا گیا کیونکہ یہ ہماری قسمت کی خوبی ہے۔ یعنی شاعر نے طویر یہ کہا ہے کہ ہماری خراب قسمت ہی ایسی تھی کہ ہماری عرض سننے سے پہلے ہی فیصلہ سنا دیا کہ ہماری رحم کی اپیل ناقابل قبول ہے۔ ہم تو وہ ہیں جہاں بھی دعا مانگتے بھی نہیں اور دعا کے قبول نہ ہونے کا یقین کر بیٹھے ہیں۔

دراصل شاعر نے پیغام دیا ہے جب قسمت ہی خراب ہو تو کام ہونے سے پہلے ہی رکاوٹیں عائل ہونا شروع ہو جاتی ہیں اور دو کام آپ کی صورت نہیں کر سکتے۔

۔ یہ نہ تھی ہماری قسمت کہ دس سال یاد ہوتا اگر اور بچتے رہتے یہی انتظار ہوتا

شعر ۴۔ تاق حق ہم مجبوروں پر یہ تہمت ہے عیاری کی

چاہتے ہیں سو آپ کریں ہیں، ہم کو عیث بدنام کیا

شاعر کا نام: میر تقی میر

مرکزی خیال: اس شعر میں شاعر اپنی زندگی کی بے کسی اور مجبوری بیان کر رہا ہے۔

تشریح: مندرجہ بالا شعر میں شاعر اپنی مجبوری اور بے کسی کی منظر کشی کر رہا ہے۔ شاعر اپنے محبوب کو مخاطب کرتے ہوئے کہتا ہے کہ تم ہم سے یہ کیوں کہتے ہو کہ ہم اپنے فیصلوں اور ارادوں میں بالاختیار ہیں اور ہر فعل اپنی مرضی اور خوشنودی سے سرانجام دیتے ہیں، ہماری زندگی کے لحاظ ہمارے اپنے ہیں اور اس کا دار و مدار ہمارے ذہن اور ہمارے ارادوں پر ہے۔ جب کہ حقیقت اس کے برعکس ہے۔ ہم تو بے کس اور مجبور ہیں۔ ہم تو دعویٰ کرتے ہیں جو تم ہم سے کہتے ہو ہمارے تمام اعمال تو تمہاری خواہشات کے مطابق ہیں۔ ہماری عشق کی انتہا یہ ہے کہ ہم نے اپنی مرضی بالکل ختم کر دی ہے اور ہر کام کرتے ہوئے اس بات کا خیال کرتے ہیں کہ تمہاری کیا مرضی ہے، تم کس طرح رضامند ہو گے اور ہمیں اپنے چاہنے والوں میں جگہ دو گے۔ اس کے باوجود اگر تم ہمیں اپنے ارادوں میں خود مختار کہتے ہو تو یہ ہم کو بے وجہ بدنام کرنے والی بات ہے اور یہ محض ایک الزام ہے۔

اس شعر کو ہم حقیقی اور مجازی دونوں معنوں میں لے سکتے ہیں۔ حقیقی معنوں میں شاعر نے صوفیائے کرام کا نظریہ جبر پیش کیا ہے جس کے مطابق انسان اس دنیا میں ایک کلمہ چلی ہے جو کاتب تقدیر کا پابند ہے۔ محبوب کی خوشنودی یا نظریہ جبر دونوں حوالوں سے انسان ایک ایسی مجبور مخلوق ہے جسے اپنی زندگی پر کسی طرح کا اختیار نہیں ہے۔ اس شعر میں صنعت تضاد پائی جاتی ہے۔

۔ زندگی جبر مسلسل کی طرح کائی ہے جانے کس جرم کی سزا پائی ہے یاد نہیں

=====

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

=====

شعر ۵۔ یاں کے سپید و سہ میں ہم کو دل جو ہے سوتا ہے

رات کو درو رو صبح کیا، یادوں کو بجوں توں شام کیا

شاعر کا نام: میر تقی میر

مرکزی خیال: شاعر اپنی زندگی کی بے بسی، لاچاری اور مجبوری بیان کر رہا ہے۔

تشریح: شاعر کہتا ہے کہ میں ایک بے اختیار اور بے بس انسان ہوں۔ میری بے چارگی کی حد یہ ہے کہ میں اپنی زندگی کے تمام تر معاملات میں مجبور ہوں اور میری مرضی کوئی اور تشکیل دیتا ہے۔ اس بے کس زندگی کے کسی بھی معاملے میں میرا دخل نہیں ہے اور میں سب کچھ اپنی مرضی کے خلاف کرتا ہوں۔ میری اختیار ہے تو صرف اس حد تک کہ میں دن کو بے قراری میں گزار دیتا ہوں اور رات کو چند آنسو بہا کر صبح دیکھ لیتا ہوں۔ میری زندگی ایک ایسے پنجھی کی مانند ہے جو جگرے سے آزاد فضا میں اڑنا چاہتا ہو لیکن ہر کوشش اس کے لئے تکلیف کا سبب بنتی ہو۔ میں اپنی زندگی کو اپنی مرضی سے گزارنا چاہتا ہوں۔ میں اس میں بغض، سکون، راحت اور نشاط کے سوا کچھ نہ چاہتا ہوں لیکن کہیں بھی میری مرضی نہیں چلتی۔ میرے مقدر میں یہ نہیں لکھا کہ میں اپنے حالات تبدیل کر سکوں اور اپنی سوچوں کی بے چینی تبدیل کر سکوں۔ میں اپنی ذات پر جتنا اختیار رکھتا ہوں اسی کو استعمال کرتا ہوں۔ رات بھر بے قراری میں آنسو بہا کر وقت گزار لیتا ہوں اور دن میں مصیبتیں جھیل کر اپنی روح کو تسکین پہنچا لیتا ہوں۔ میں چاہتا ہوں کہ میری اس دنیا میں ناکامی و نامرادی کا کوئی سحرانہ ہو لیکن یہ ساج اور معاشرہ میری خواہشات کا احترام نہیں کرتا۔ میں جبر فطرت کو جھڑکار بنا ہوا ہوں اور یہ دردِ عالم بھری زندگی لاچاری اور مجبوری میں بسر کر رہا ہوں۔

ناحق ہم مجبوروں پر یہ تہمت ہے بخاری کی چاہتے ہیں سو آپ کریں ہیں ہم کو عیث بدنام کیا

شعر ۶۔ ساعد سیمیں دونوں اس کے ہاتھ میں لا کر چھوڑ دیے

بگوئے اس کے قول و قسم پر ہائے خیال خام کیا

شاعر کا نام: میر تقی میر

تشریح: میر کہتے ہیں ہم نے سب کچھ محبوب کے حوالے کر دیا۔ ہماری ہر چیز محبوب کے نام قربان ہونے کے لیے تیار ہے۔ ہم نے کوئی ایسا شے نہ چھوڑی جس میں محبوب کا فعل و فعل نہ ہو۔ ہمارا اضمنا، بیضنا، چلنا اور پھرتا محبوب کے دم سے ہی ہوتا ہے۔ مگر ہمارے محبوب نے ہماری وفات نہ جانے کا عزم کر لیا ہے۔ ہم نے ان کی قسموں اور وعدوں پر اعتبار کیا مگر محبوب نے ہمیں دھوکا دیا۔ شاعر افسوس کا اظہار کرتے ہیں ہوتے کہ رہے ہیں کہ محبوب نے اپنا عہد نہیں نبھایا۔ ہم ہی نادان لکھے جو اس پر اعتبار کر بیٹھے۔ ہم نے خاکِ لہو اس پر بھر دیا کہ اس کے اہل وقت ضائع کیا۔ ہمیں ایسے بے وفا پر یقین کرنا ہی نہیں چاہیے تھا۔

تری ماڑی سے جانا کہ بندھا تھا عہد بودا کبھی تو نہ توڑ سکتا، اگر استوار ہوتا

=====

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

=====

شعر۔ میر کے دین و مذہب کو اب پوچھتے کیا ہو، اُن نے تو

تشفہ کھینچا، ذہن میں بیٹھا، کب کا ترک اسلام کیا

شاعر کا نام: میر تقی میر

تشریح: شاعر کہتے ہیں کہ مجھ پر عشق نے اتنی وحشت خاوری کر دی ہے کہ جس کی وجہ سے میں نے اپنا دین ترک کر دیا ہے۔
ماری اور لاچاری کا اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ وہ لوگ جو میرے مذہب کے بارے میں پوچھتے ہیں تو وہ سن نہیں کہ میں نے ہاتھ
پر کیا لگا کر اسلام کو دور کر لیا ہے۔ اب وہ حصص کسی بت خانے میں نظر آئیں گے۔ شاعر نے بڑی گہری بات کی ہے۔ اپنی ذات اور
مذہب کی بات کرتے ہوئے پیغام دیا ہے کہ کبھی کسی بے بس اور لاچار انسان کی مدد کرتے وقت اس کے دین کو نہ دیکھو بلکہ یہ دیکھو
کہ اس مایوس انسان کو تمہاری مدد کے ذریعہ کوئی امید کی کرن حاصل ہو جائے۔ ورنہ کیا ہندو کیا مسلمان ہر کوئی اپنی تقدیر سے ٹالاں
اور پریشان ہو کر مذہب سے دور ہو سکتا ہے۔

مشق

سوال نمبر 1: مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں:

الف۔ غزل میں مطلع سے کیا مراد ہے؟

جواب: مطلع کسی بھی غزل، قصیدے یا نظم وغیرہ کا پہلا شعر ہوتا ہے جس کے دونوں مصرعے ہم قافیہ اور ہم ردیف ہوتے ہیں۔
پہلے شعر کو مطلع کہا جاتا ہے اور اگر دوسرا شعر بھی مطلع کی طرز پر ہو (یعنی اس کے بھی دونوں مصرعے ہم قافیہ اور ہم ردیف ہوں)
تو اس کو حسن مطلع کہا جاتا ہے۔

ب۔ میر تقی میر کی اس غزل میں مطلع کی نشاندہی کریں۔

جواب: مطلع کسی بھی غزل، قصیدے یا نظم وغیرہ کا پہلا شعر ہوتا ہے۔ میر تقی میر کی اس غزل کا مطلع درجہ ذیل ہے:

اُئی ہو گئیں سب تدبیریں کچھ نہ دوائے کام کیا

دیکھا اس بیماری دہ نے آخر کام تمام کیا

=====

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

=====

ج۔ میر تقی میر نے بیماری دل کے بارے میں کیا بتایا ہے؟

جواب: شاعر کہتا ہے کہ ہمیں عشق کا ایک نہایت سنگین مرض لاحق ہو گیا ہے۔ زندگی گزارنے کے ساتھ ساتھ یہ مرض بڑھتا گیا اور اس کی آثار ظاہر ہونے لگے۔ ہم نے اس مرض کے علاج کے لئے طرح طرح کی تدبیریں کی اور مختلف دواؤں سے علاج کیا، ہر طرح سے جن کر ڈالے۔ لیکن عشق کوئی ایسا مرض نہیں ہے کہ اس کا علاج ہو جائے۔ جوں جوں ہم اس کا علاج کرتے رہے اس کی بھی بڑھتی گئی، دواؤں بے اثر ہو گئیں اور تمام تدبیریں الٹی ہو گئیں۔

و۔ میر تقی میر نے عہد جوانی کس طرح کاٹا؟

جواب: شاعر اپنی عہد جوانی کی کہانی بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ جوانی کا دور حیات انسانی کا سنہرا دور ہوتا ہے۔ یہ انگلیں، آرزوؤں، خواہوں اور دلکش درنائی کی نرم و طام جہت ہوتی ہے۔ اس عہد میں انسان کے پاس توانائیاں ہوتی ہیں اور اپنی خواہشات کی تکمیل کے لئے قوتیں ہوتی ہیں۔ شاعر کہتا کہ میں اتنا بد نصیب انسان ہوں کہ یہ سنہرا دور بھی آلام و مصائب کی نذر ہو گیا اور میں اس دور کی لطافتوں اور قوتوں سے محروم ہوا۔

ر۔ میر تقی میر نے اس غزل میں خود کو مجبور کیوں کہا ہے؟

جواب: شاعر اپنی مجبوری اور بے کسی کی منظر کشی کر رہا ہے۔ شاعر اپنے محبوب کو مخاطب کرتے ہوئے کہتا ہے کہ تم ہم سے یہ کیوں کہتے ہو کہ ہم اپنے فیصلوں اور ارادوں میں با اختیار ہیں اور ہر فعل اپنی مرضی اور خوشنودی سے سر انجام دیتے ہیں، ہماری زندگی کے لمحات ہمارے پسپے ہیں اور اس کا دار و مدار ہمارے ذہن اور ہمارے ارادوں پر ہے۔ جب کہ حقیقت اس کے برعکس ہے۔ ہم تو بے کس اور مجبور ہیں۔

و۔ میر تقی میر کو یہاں کے سپید وسیہ میں کس قدر دخل ہے؟

جواب: شاعر کہتا ہے کہ میں ایک بے اختیار اور بے بس انسان ہوں۔ میری بے چارگی تو حد یہ ہے کہ میں اپنی زندگی کے تمام تر معاملات میں مجبور ہوں اور میری مرضی کوئی اور تکمیل دیتا ہے۔ اس بے کس زندگی کے کسی بھی معاملے میں میرا دخل نہیں ہے اور میں سب کچھ اپنی مرضی کے خلاف کرتا ہوں۔ میری اختیار ہے تو صرف اس حد تک کہ میں دن کو بے قراری میں گزار دیتا ہوں اور رات کو چند آنسو بے کرمج دیکھ لیتا ہوں۔ (سپید وسیہ: سفید اور کالا۔ مراد ساری دنیا)

و۔ غزل کے مقطع میں میر تقی میر نے اپنے مذہب کے متعلق کیا بتایا ہے؟

جواب: میر تقی میر مقطع میں کہتے ہیں تم میرا دین یا مذہب کیوں پوچھتے ہو میں نے تو سر پر تشکو (تک جو ہندو دھتے پر لگاتے ہیں) بھی لگایا میں تو ذر "بت خانہ، مندر" میں بھی بیٹھتا ہوں اور اسلام سے دور تو میں کب کا ہوں۔

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

سوال نمبر 2: مندرجہ ذیل الفاظ کو جملوں میں استعمال کریں:
عہد جوفانی، تہمت، عیث، سپید وسیہ، جوں جوں، ساعد، سیمیں، خیال خام، قشعہ، ذیر

جواب:

الفاظ	جملے
عہد جوفانی	مختلف شعبوں میں اپنے عہد جوفانی کی صلاحیتیں صرف کرینے والے قوم کے نوجوانوں کو ملنی سلیخ پر خراج عقیدت پیش کیا گیا۔
تہمت	کسی پر بے جا تہمت اور بہتان لگانا انتہائی سخت گناہ اور حرام ہے۔
عیث	مسکے کشمیر، اقوام متحدہ سے خیر کی امیدیں رکھنا عیث ہے۔
سپید وسیہ	اکرم اپنے سپید وسیہ کا مالک خود ہے۔
جوں جوں	ذہنی پر موجود غلطی نے جوں جوں ذہنی لڑکے کو بے رحم شیر کے چنگل سے چڑایا۔
ساعد	وہ آئیں چڑھی ہوئی ساعد و صاف صاف اگلی ہوئی قمی میمان سی شمشیر خوش علف
سیمیں	بادشاہ الہی ملکہ کے کانوں کو "صدف سیمیں" کہا کرتا تھا۔
خیال خام	حکومت کا ملک سے چند دنوں میں مہنگائی ختم کرنے کا دعویٰ محض ایک خیال خام کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔
قشعہ	ایک حسین صبح پیشانی پر کچھ صندل ہی کا قشعہ لطف دیتا ہے۔
ذیر	پڑھا خواہید گان ذیر پر افسون، بیداری برہمن کو دیا پیغام خورشید درخش کا

سوال نمبر 3: مندرجہ ذیل سوالات کے درست جوابات پر (✓) کا نشان لگائیں:

۱۔ خدائے سخن کس شاعر کو کہا جاتا ہے؟

الف۔ مرزا غالب ب۔ حیدر علی آتش ج۔ میر تقی میر ✓

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

- ۲۔ میر تقی میر کا کام تمام کس بیماری نے کیا؟
الف۔ بیماری دل نے ✓ ب۔ دماغ کی بیماری نے ج۔ سردی کی بیماری نے
۳۔ میر تقی میر نے کون سے عہدہ رو کر کاٹا؟
الف۔ بچپن کا ب۔ جوانی کا ✓ ج۔ بڑھاپہ کا
۴۔ میر تقی میر نے کس عہد میں آنکھیں موندنے کی بات کی ہے؟
الف۔ لوہین میں ب۔ نوجوانی میں ج۔ بڑی عمر میں ✓

جوابات:

۱۔ ج	۲۔ الف	۳۔ ب	۴۔ ج
------	--------	------	------

سوال نمبر 4: ردیف کے لفظی معنی گھوڑے پر کسی کے پیچھے سوار ہونے کے ہیں۔ غزل میں ایک یا ایک سے زائد الفاظ جو مطلع کے دونوں مصرعوں اور باقی اشعار کے دوسرے مصرعے کے آخر میں تسلسل سے استعمال ہوں، ردیف کہلاتے ہیں۔ اس غزل میں ”کیا“ کا الفاظ ردیف ہے۔ اسی طرح قافیہ کے لفظی معنی ہیں پیچھے آنے والا۔ شاعری میں قافیہ سے مراد وہ ہم آواز الفاظ ہیں جو ردیف سے پہلے آتے ہیں مثلاً اس غزل کے مطلع میں کام، تمام قافیہ ہیں۔ آپ اس غزل کے باقی اشعار میں سے قافیے چن کر لکھیں۔

جواب: کام، تمام، پیغام، بدنام، شام، خام، اسلام

سوال نمبر 5: میر تقی میر کی اس غزل کا کون سا شعر آپ کو پسند آیا ہے؟ پسندیدگی کی وجہ بھی لکھیں۔

جواب: ۱۔ عاشق ہم مجوروں پر یہ تہمت ہے بخاری کی چاہے ہیں سو آپ کریں ہم، ہم کو مہت بدنام کیا پسندیدگی کی وجہ: اس شعر میں شاعر اپنی زندگی کی بے کسی اور مجبوری بیان کر رہا ہے۔

سوال نمبر 6: غزل اردو کی ایک اہم اور مقبول ترین صنفِ سخن ہے۔ ہیئت کے اعتبار سے غزل کے

اجزائے ترکیبی یہ ہیں۔ مطلع۔ قافیہ۔ ردیف۔ مقطع۔ غزل کے ان اجزاء کے علاوہ ایک اہم اور

بنیادی چیز یہ ہے کہ غزل کا ہر شعر خیال اور موضوع کے لحاظ سے اپنی جگہ نہ صرف مکمل ہوتا ہے بلکہ

ہر شعر ایک نیا خیال اور موضوع پیش کرتا ہے مثلاً کسی شعر میں محبت اور حسن و عشق کی بات کی

=====

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

=====

جاسکتی ہے اور کسی شعر میں دنیا کی بے ثباتی کا نقشہ پیش کیا جاسکتا ہے۔ کسی شعر میں کوئی اخلاقی نکتہ بیان ہو سکتا ہے اور کسی میں مناظر فطرت کی تصویر کشی ہو سکتی ہے۔
میر تقی میر کی اس غزل کے ہر شعر میں الگ الگ موضوعات کی نشان دہی کریں۔

غزل مسلسل:

اگر غزل کے تمام اشعار ایک ہی موضوع پر ہوں تو اسے غزل مسلسل کہتے ہیں۔

جواب: عشق ایک نہ ختم ہونے والی بیماری ہے جو انسان کو موت کے دہانے پر پہنچا دیتی ہے۔ شاعر اپنی دکھ بھری داستانِ حیات بیان کر رہے ہیں۔ شاعر اپنی زندگی کی بے کسی اور مجبوری بیان کر رہا ہے۔ شاعر اپنی زندگی کی بے بسی، لاچاری اور مجبوری بیان کر رہا ہے۔

سرگرمی

جب لفظ اپنے لغوی معنی میں استعمال نہ کیا جائے اور اس کے حقیقی اور مجازی معنوں میں تشبیہ کا تعلق بھی نہ ہو تو وہ مجاز مرسل کہلاتا ہے۔ مثال کے طور پر اگر یوں کہیں کہ ”اس کا ہاتھ نہیں پہنچتا“ تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ اس شخص میں اتنی قدرت نہیں کہ یہ کام سرانجام دے سکے۔ مجاز مرسل کے طور پر اس کے حقیقی معنی ہاتھ اور مجازی معنی قدرت میں تشبیہ کا کوئی تعلق نہیں ہے بلکہ طاقات یا صلاحیت کا تعلق ہے۔ اس کی اقسام درج ذیل ہیں:

- ۱۔ کل کہہ کر پڑ مراد لیتا۔ نو شین اسلام آباد میں رہتی ہے۔
 - ۲۔ بجز کہہ کر کل مراد لیتا۔ شجاع نے کانوں میں انگلیاں دیں۔
 - ۳۔ ظرف کہہ کر موقوف مراد لیتا۔ سہالوں نے مشروب کی بوتلیں ہیں۔
 - ۴۔ موقوف کہہ کر ظرف مراد لیتا۔ چائے چوٹھے پر رکھی ہے۔
 - ۵۔ مسبب کہہ کر مسبب مراد لیتا۔ آج بادل خوب برسا۔
 - ۶۔ مسبب کہہ کر سبب مراد لیتا۔ افسوس اس کے ہاتھ سے سب کچھ نکل گیا۔
- مجاز مرسل، تشبیہ اور استعارے کی مثالیں استاد کی مدد سے بیان کریں

غزل

”غزل ایک ساز کی طرح ہے، اس کا ہر شعر ایک تار ہے۔ ہر تار کی آواز مختلف ہے مگر ان آوازوں کے اختلاص سے ایک ایسا دل نوا نغمہ ترتیب پاتا ہے جو ساز و آواز سے ہم آہنگ ہو کر فطاس گلال برساتتا ہے۔“
(ڈاکٹر اظہار احمد رضوی، تاریخ جدید اردو غزل)

ہدایات برائے اُساتذہ

- غزل خوانی سے قبل اردو غزل کا مختصر تعارف اور پس منظر پیش کیا جائے۔
- میر تقی میر کی غزل میں درد و غم اور سوز و گداز کے علاوہ اُن کے یہاں صوفیانہ رجحانات کی نشاندہی کی جائے۔ (مثلاً فنا و بقا، دنیا کی بے ثباتی وغیرہ)

2۔ دہن پر ہما اُن کے گماں کیسے کیسے

خواجہ حیدر علی آتش (۱۷۶۳ء۔ ۱۸۳۶ء)

حالات زندگی:

خواجہ حیدر علی نام، آتش تخلص۔ فیض آباد میں پیدا ہوئے۔ والد کا نام خواجہ علی بخش تھا۔ آتش کے والد ان کی کم عمری ہی میں وفات پا گئے تھے۔ اس لیے آتش کی تعلیم و تربیت بہتر طور پر نہ ہو سکی۔ آتش نے نواب مرزا تقی خان کی ملازمت اختیار کی۔ لکھنؤ کے دارالسلطنت قرار پانے پر نواب کے ساتھ لکھنؤ منتقل ہو گئے۔ یہ مصحفی اور انشاء کا زمانہ تھا۔ آتش نے مصحفی کی شاکر دی اختیار کی۔ مزاج میں قناعت اور توکل تھا۔ اس لیے کسی دربار سے وابستگی اختیار نہیں کی۔

آتش کو دبستان لکھنؤ کا لکھنؤ سمجھا جاتا ہے مگر ان کے کلام میں لکھنؤ اور دہلی ہر دو دبستانوں کی خصوصیات پائی جاتی ہیں۔ ان کے یہاں خارجی کیفیت، داخلی نثریت سے ہم آہنگ ہے۔ کلام میں سوز و گداز، جذبہ، عشق کی صداقت، تصوف اور سنی، محاورہ بندی، روزمرہ کی چاشنی، درد و مسرت نظر ہے۔ ان کا لب و لہجہ رجائی ہے اور وہ حرکت و عمل کے شاعر ہیں۔ اس لیے ان کی آواز ان کے عہد ہی کی نہیں، اردو شاعری کے تمام ادوار کی آواز قرار پاتی ہے۔

(مشکل الفاظ کے معانی)

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
اندوہ و حرمان	رج۔ ناامیدی۔ محرومی	دارا	ایرانی بادشاہ جس نے سکندر سے شکست کھائی
دہن	مونہ۔ چہرہ	سکندر	مشہور یونانی بادشاہ
گمان	شک و شبہ۔ وہم	غلی حلاتا	کسی ادا کی بات کو ظاہر کرنا

مشکل الفاظ کے معانی: فیکسٹ بک صفحہ نمبر: 99

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
دہن	مونہ۔ چہرہ	مکان	رہنے کے لیے بنی ہوئی عمارت یا جگہ

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

گمان	ٹھک دشبہ۔ وہم	غم و غم	ہراسی، طیف، غضب
چمن	باغ، باغیچہ، چمن، باغ	رج	تکلیف، دکھ
کل	وہ پھول جو کھڑے پر کاڑتے ہیں	اندوہ	غم، تکلیف
سکندر	مشہور پادشاہ	حرماں	مایوسی، ناامیدی
دارا	ایرانی بادشاہ جس نے سکندر سے شکست کھائی	مہرباں	شفیق، رحم دل، بردبار محبت یا شفقت کرنے والا
مٹانا	معدوم کرنا، کسی چیز کے موجودہ آثار کا مٹانا، ہے نشان کرنا	کلب	ہم
نای	بڑھنے والا، موبائے وال	قدرت	خدائی طاقت یا شان خداوندی
دیدہ	دیکھا ہوا	خوش رو	خوبصورت، حسین، اچھے چہرے والا
الہ عالم	دنیا کے لوگ	شکر نعمت	کسی عزیت اور نوازش کے سلسلے میں احسان ماننا

غزل کے اشعار کی تشریح

شعرا۔ دہن پر ہیں اُن کے گماں کیسے کیسے کلام آتے ہیں درمیاں کیسے کیسے
شاعر کا نام: خواجہ حیدر علی آتش

تشریح: شاعر کا یہ مطلع عشق مجازی کا غماز ہے۔ بلاشبہ جب محبوب عاشق سے محکوم ہوتا ہے تو اس کی گتگو جہاں تسکین دل کا باعث ہوتی ہے وہاں کبھی کبھی عاشق کے دل پر چٹ بھی لگا دیتی ہے اور یہ سب کچھ محبوب کی طبیعت یا انداز گتگو پر منحصر ہوتا ہے۔ محبوب کی ادائیں ایک عاشق صادق کے لیے لطف سے زیادہ آزمائش کا باعث ہوتی ہیں۔ وہ یہ کہتا چاہتا ہے کہ محبوب کی جنبش

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

لب سے ہمارے دل میں طرح طرح کے گمان پیدا ہوتے ہیں۔ یہ واضح ہوتا ہے کہ یہ کسی مہربانی کا پیش خیمہ ہے اور نہ یہ واضح ہوتا ہے کہ کوئی نئی آزمائش پیش آنے والی ہے۔

شعر ۲۔ زمین چمن، گل کھلاتی ہے کیا کیا بدلتا ہے رنگ آسمان کیسے کیسے

شاعر کا نام: خواجہ حیدر علی آتش

تشریح: اس شعر میں آتش نے ایک عاصیہ حقیقت کو بیان کیا ہے کہ دنیا کا چمن عجیب و غریب گل کھلاتا رہتا ہے۔ اور آسمان عجیب و غریب رنگ بدلتا ہے اس دنیائے فانی میں کوئی حالت بھی دائمی اور مستقل نہیں۔ یہاں ہر چیز کو فنا ہونا ہے۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ یہاں مجبوری و غمناکی، شہرت و گمنانی اور عروج و زوال کیوں لپٹی جگہ بدلتے رہتے ہیں۔ جیسے دن میں سائے لپٹی جگہ بدلتے ہیں۔ یہی فطرت جو آج بڑے عہدہ و منصب پر فائز ہے وہ کل کسی بحران کا شکار ہو کر زوال کی پستیوں میں گر جاتا ہے۔ ایک شخص آج امیر و زر ہے تو کل فقیر ہے گویا کسی کے عادات مستقل نہیں ہیں بلکہ انتہائی غیر یقینی ہیں۔ اس طرح کبھی کوئی قوم غلامی کا شکار ہو جاتی ہے تو کبھی آزادی کی تحریک کے ذریعے اس غلامی سے نکل جاتی ہے گویا مسلسل انقلاب آتے رہتے ہیں۔

سوائے ہم کے باقی اثر نکلتا ہے نہ تھے زمین سے دب گئے تھکے جو آسمان سے نہ تھے

دراصل آتش یہ کہنا چاہتے ہیں کہ دنیا کے حالات و واقعات بہت عارضی اور نا پائیدار ہیں یہی نہیں بلکہ اکثر اوقات یہ تہذیبیں ایک دوسرے پر آغیر ہوتی ہیں کہ عقل کے لئے تسلیم کرنا نا خواہ ہو جاتا ہے۔

شعر ۳۔ نہ گور سکندر، نہ ہے قبر دارا مٹے نامیوں کے نکلاں کیسے کیسے

شاعر کا نام: خواجہ حیدر علی آتش

تشریح: اس شعر میں شاعر نے دو تہذیبات "سکندر اور دارا" استعمال کر کے دنیا کی بے ثباتی اور فنا ہونے کی تصویر کشی کی ہے۔ یہ دو عظیم بادشاہ، سکندر اور دارا تو درکنار ان کی قبروں کے نشان بھی آج باقی نہیں ہیں۔ سکندر اعظم جو حالات کے نشے میں دنیا کو فتح کرنے لگا تو اس کا خیال تھا وہ ساری دنیا کو فتح کر کے ہمیشہ یہیں رہے گا۔ لیکن اس کے مقدر میں صرف چوبیس سال کی عمر لکھی ہوئی تھی۔ جب اس نے عدم کی طرف دایہ کی طرف سفر طے کیا تو اس کے دونوں ہاتھ خالی تھے۔ ان کی عظمت اور شان کے گیت سارے عالم میں گائے جاتے تھے ان کے رعب و دبدبہ سے ایک عالم کا چہرہ تھا اور ساری دنیا ان کی شان و شوکت سے مرعوب تھی جب آتے بڑے بڑے بادشاہوں کے نام و نشان مٹ چکے ہیں تو عام انسانوں کی کیا حالت ہو گی۔ اس لیے آتش کہتے ہیں کہ اس دنیا کی عارضی زندگی پر غرور مت کرو کیونکہ سکندر اور دارا جیسے عظیم بادشاہوں کی نشانیاں تک ختم ہو چکی ہیں۔

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

۱۔ کتنا ہے بد نصیب ظفرِ دفن کے لئے دو گز زمین بھی نہ فی کوئے یار میں
شعر ۳۔ دل و دیدۂ اہل عالم میں گھر ہے تمہارے لیے ہیں مکاں کیسے کیسے
شاعر کا نام: خواجہ حیدر علی آفقی

تشریح: اے محبوب تم اہل دنیا کے دلوں میں رہتے ہو۔ ان کی لگاؤں تمہارا گھر ہیں۔ لوگ جسیں اپنے دل میں رکھتے ہیں، اپنی آنکھوں میں تمہاری تصویر لیے پھرتا ہوں۔ لہذا تمہارے لیے کیسے کیسے بڑا مہیا مکان ہیں۔
شعر ۵۔ غم و غصہ درخ و اندوہ و حرمیں ہمارے بھی ہیں مہرباں کیسے کیسے
شاعر کا نام: خواجہ حیدر علی آفقی

تشریح: اردو شاعری کا محبوب ہمیشہ عالم و ستم گر اور قیوں پر نظر کرم آتا ہے۔ عاشق محبت میں گرفتار ہے جبکہ محبوب اس پر کبھی غم و غصہ کا اظہار کرتا ہے کبھی تاراشکی اور غلغلہ دکھاتا ہے لیکن اس کے باوجود عاشق محبوب کے در کو نہیں چھوڑتا۔

۲۔ ملنے سے گریزاں ہیں ملنے پہ فنا بھی دم فوڑنی چاہت ہے کس انداز کا رشتہ
شاعر کہتا ہے کہ ہمارے مہرباں ایسے ہی ہیں۔ ان کی طرف سے کبھی ہمدردی کتابوں میں بھی خوشی کی خبر نہیں ہوتی۔ وہ ہر وقت ہمیں تڑپاتے رہتے ہیں۔ انسان پر کبھی خوشی اور کبھی غم کا غلبہ ہو جاتا ہے لیکن ہمارا محبوب تو ایسا ہے کہ اس کی طرف سے ہمیں تو ہمیشہ غم، دکھ تکلیف ہی ملتے ہیں۔ مشتق جب درد جتنے جتنے دوا کی صورت اختیار کی لیتا ہے تو اس کی کیفیت کا سکا ہے۔ ایسے ہی محبوب کو شاعر نے مہربان قرار دیا ہے کہ اس کی نظر التفات کبھی ہم پر پڑے۔ غصے کی ہر قسم اس کے اندر موجود ہے وہ بد خو، بد عہد اور بد مزاج بھی ہے وہ اس قدر عالم ہے کہ عاشق کی عبرت ناک اور اذیت ناک موت بھی اس کے پتھر دل کو موسم نہیں کرتی۔

شعر ۶۔ تری ملک قدرت کے قربان آنکھیں دکھائے ہیں خوش رُخ و جاں کیسے کیسے
شاعر کا نام: خواجہ حیدر علی آفقی

تشریح: شاعر نے محبوب کی آنکھوں کی تعریف کی ہے۔ ہر شاعر نے اپنے محبوب کو خوبصورت ترین قرار دیا ہے کیونکہ عاشق کی دلی تمنا ہوتی ہے کہ اس کا محبوب دنیا کا دلکش ترین شخص قرار پائے۔ شاعر اس لیے ہر خوبصورت چیز سے محبوب کا موازنہ کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ کبھی ان کی زلفوں کی تعریف کرتا ہے، کبھی آنکھوں کی تو کبھی دراز قد کی، تو کبھی اس کے حسن کی تعریف کی جاتی ہے۔
۳۔ رات مجلس میں ترے حسن کے شعلے کے حضور شمع کے منہ پہ جو دیکھا، تو کہیں نور نہ تھا

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

شاعر نے محبوب کی تعریف کرتے ہوئے کہا ہے کہ اے خدا! تیری قدرت کے قلم نے کیا خوبصورت آنکھیں تراشی ہیں۔ تیری نین ہے کہ یہ آنکھیں اس قدر شوخ اور ہر مست ہیں کہ جس کی وجہ سے ہر کوئی ان کی طرف کھینچا جاتا ہے۔ تو نے ان کی آنکھوں میں رعنائی اور دلکشی پیدا کی ہے۔ ان آنکھوں میں دیکھنے والا کہیں کھو جاتا ہے۔

کیفیت چشم اس کی مجھے یاد ہے سودا
 شاعر کو میرے ہاتھ سے لہنا کہ چلا میں
 الغرض شاعر کے محبوب کی آنکھیں اس قدر پرکشش اور خوبصورت ہیں کہ شاعر کو مست و مگن کر دیتی ہیں۔
 میران غم باز آنکھوں میں ساری مستی شراب کی سی ہے

الغرض شاعر خدا سے طالع ہو کر کہتے ہیں کہ اے رب! تو نے اس دنیا کی بزم کو حسن سے سجایا ہے۔ تو نے خوبصورت لوگوں سے اس جہاں کو رونق بخشی ہے۔ اور ہمیں طرح طرح کے دھن لٹ لٹ دکھائے ہیں۔ تو اتنا ہر کار نگار اور مہربان ہے کہ تو نے اس جہاں کے لوگوں کی ہیکر تراشی اور مٹائی بڑی خوبصورتی سے کی ہے۔

ارے ذرے کی شہادت کہ خدا ہے موجود
 چہ پتہ کہ ہے مائع کی صفت کا
 شعر ہے کہ جس قدر شکر نعمت وہ کم ہے
 طرے لوتی ہے زباں کیسے کیسے
 شاعر کا نام: خواجہ حیدر علی آتش

تشریح: اس شعر میں خدا تعالیٰ کا شکر ادا کیا گیا ہے کہ اس مالک نے ہمیں بے شمار نعمتوں سے نوازا ہے۔ انسان اپنی زندگی میں طرح طرح کی نعمتوں سے لطف اندوز ہوتا ہے قسم قسم کے پھلوں کے دانوں سے لے کر زبان کے احساس کی تسکین کرتا ہے۔ خاص طور پر شاعر نے زبان کے احساس کو پارے کرنے والی نعمتوں کا شکر بھلا دیا ہے۔
 ترجمہ: اور تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹاؤ گے؟

الغرض خدا نے اتنی نعمتیں عطا کیں ہیں کہ وہ خود سوال کر رہا ہے کہ کوئی نعمت ایسی ہے جو ہمیں تسکین نہیں پہنچاتی۔ یوں تو انسانی جسم کے تمام اعضاء ہی خالق حقیقی کے لطف و کرم کی آیات ہیں مگر زبان ایک ایسا عضو ہے جس کی لذتیں بے شمار ہیں۔ کسی بھی غذا کی لذت زبان سے محسوس کی جاتی ہے۔ قوت گفتار بھی زبان کی بدولت ہے۔ قوت گویائی کا استعمال ہر انسان اپنی ذہنیت کے مطابق کرتا ہے۔ ان نعمتوں کے بدلے میں ہمارا خالق کسی چیز کا مطالبہ نہیں کرتا۔ انسان کو چاہیے کہ وہ رب کا شکر گزار رہے۔

یہ سب آیات الہی ہیں، ذرا غور سے دیکھ
 اس کی پھر حمدیں کر، اسی خالق کا پکار
 ابواب و اقسام کی نعمتوں اور لوازماتوں سے لطف اندوز ہونے کے بعد اگر انسان شکر بجا بھی لائے تو اللہ کی رفعت شان کے آگے انسان کی بساط نہیں کہ وہ اس کی بے کراں نعمتوں کا شکر بھی ادا کر سکے۔

گو سب سے مقدم ہے حق تبارک و تعالیٰ
 بندے سے مگر ہو اس حق کیسے ادا تبارک
 (کلیات آتش)

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

مشق

سوال نمبر 1: درج ذیل سوالات کے مفکر جواب لکھیں:

الف۔ اس غزل کے دوسرے شعر میں جو محاورے استعمال ہوئے ہیں ان کی وضاحت کریں۔

جواب: زمین چمن، گل کھلاتی ہے کیا کیا

بدل ہے رنگ آسمان کیسے کیسے

اس غزل کے دوسرے شعر میں جو محاورے استعمال ہوئے ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

گل کھلاتا: انوکھا کام کرنا۔ مصیبت آنا۔

مروج و زوال کے لیے زمین چمن کا گل کھلانا محاورے کے طور پر استعمال ہوا ہے۔ اگر ایک شخص آج امیر وزیر ہے تو

کل فقیر ہے گویا کسی کے حالات مستقل نہیں ہیں بلکہ انتہائی غیر یقینی ہیں۔ اس طرح کبھی کوئی قوم غلامی کا شکار ہو

جاتی ہے تو کبھی آزادی کی تحریک کے دریغ اس غلامی سے نکل جاتی ہے گویا مسلسل اٹھاپ آتے رہتے ہیں۔

رنگ بدلنا: تبدیل ہونا۔ کاپا پلٹنا۔

چونکہ دنیا کھاتی ہے اس لیے کبھی بھی حالات تبدیل ہو سکتے ہیں اور زندگی میں مروج و زوال آتے رہتے ہیں۔ حالات کے

بدلنے کو رنگ آسمان کے بدلنے سے تشبیہ دی۔

ب۔ چوتھے شعر میں ”مکان“ سے شاعر کی کیا مراد ہے؟

جواب: دل و دیر و اعلیٰ عالم میں گھر ہے

تمہارے لیے ہیں مکان کیسے کیسے

اے محبوب تم اعلیٰ دنیا کے دلوں میں رہتے ہو۔ ان کی نگاہیں تمہارا گھر ہیں۔ لوگ تمہیں اپنے دل میں رکھتے ہیں، اپنی

آنکھوں میں تمہاری تصویر لیے پھرتا ہوں۔ لہذا تمہارے لیے کیسے کیسے بڑا مکان ہیں۔

ج۔ اس غزل میں کون سے قافیے استعمال ہوئے ہیں؟

جواب: قافیہ: شعر کے آخر میں آئے والے ہم آواز الفاظ کو قافیہ کہا جاتا ہے۔ ہر شعر میں قافیہ تبدیل ہوتا ہے۔ تاہم ان کی

صوت (آواز) ایک جیسی رہتی ہے۔ قافیہ کی قیاس قوائی ہے۔

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

اس غزل میں گلیں دور مہاں، آسماں دشتاں، مکاں دھریاں، جواں دہاں قانیہ کے طور پر استعمال ہوئے ہیں۔

د۔ پانچویں شعر میں شاعر نے کن چیزوں کو اپنا مہرباں شمار کیا ہے؟

جواب: ۔ علم و فضلہ درج و اندوہ حرمیں ہمارے بھی ہیں مہرباں کیسے کیسے

اردو شاعری کا محبوب ہمیشہ ظالم و ستم گر اور قیہوں پر نظر کرم آتا ہے۔ عاشق محبت میں گرفتار ہے جبکہ محبوب اس پر بھی فخر و غصہ کا اظہار کرتا ہے کبھی ہذا غلی اور غفل دکھاتا ہے لیکن اس کے باوجود عاشق محبوب کے دور کو نہیں چھوڑتا۔ شاعر کہتا ہے کہ ہمارے مہرباں ایسے ہی ہیں۔ ان کی طرف سے کبھی اشاروں کتابوں میں بھی خوشی کی خبر نہیں ہوتی۔ وہ ہر وقت ہمیں تڑپاتے رہتے ہیں۔

د۔ آخری شعر میں شاعر کی زباں کس بات کے مزے لوتی ہے؟

جواب: ۔ کرے جس قدر فکر نعت وہ کرے مزے لوتی ہے زباں کیسے کیسے

آخری شعر میں خدا تعالیٰ کا شکر ادا کیا گیا ہے کہ اس مالک نے ہمیں بے شمار نعمتوں سے نوازا ہے۔ انسان اپنی زندگی میں طرح طرح کی نعمتوں سے لطف اندوز ہوتا ہے قسم قسم کے پالان کے ذائقوں سے اپنی زبان کے احساس کی تسکین کرتا ہے۔ خاص طور پر شاعر نے زبان کے احساس کو پورے کرنے والی نعمتوں کا شکر بھالایا ہے۔

سوال نمبر 2: صحیح عربی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی اشارہ کرنا یا اچھتی سی نگاہ ڈالنا ہے۔ اگر نظم یا نثر میں کسی

مشہور روایت، تاریخی قصے یا واقعے کی طرف دو تین الفاظ میں اشارہ کیا جائے تو اسے صحیح کہتے

ہیں۔ آپ آتش کے اس شعر پر غور کریں اور بتائیں کہ اس میں کس تاریخی روایت یا واقعے کی

طرف اشارہ ہے۔

۔ نہ گور سکندر، نہ ہے قبر دارا مٹے نامیوں کے نشان کیسے کیسے

جواب: اس شعر میں شاعر نے دو تسمیعات ”سکندر اور دارا“ استعمال کر کے دنیا کی بے ثباتی اور فنا ہونے کی تصور کشی کی ہے۔ یہ دو عظیم بادشاہ، سکندر اور دارا تو درکنار ان کی قبروں کے نشان بھی آج باقی نہیں ہیں۔

دارا ایران کا عظیم شہنشاہ اور فاتح تھا۔ سکندر عظیم مقدونیاوی شاہ کا بادشاہ تھا۔ بہت کم عرصے میں ہی انھوں نے آدمی سے زیادہ دنیا فتح کر لی تھی لیکن ایک لڑائی میں دارا سے لڑتے ہوئے شکست کھائی اور مر گئے۔ کہتے ہیں کہ جب وہ مر گیا تو اس کے ہاتھ کفن سے باہر تھے جس کا مطلب یہ لیا گیا کہ اتنا بڑا بادشاہ یوں خالی ہاتھ دنیا سے چلا گیا۔

=====

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

=====

جب اسے بڑے بڑے بادشاہوں کے نام و نشان مٹ چکے ہیں تو عام انسانوں کی کیا حالت ہوگی۔ اس لیے آتش کہتے ہیں کہ اس دنیا کی عارضی زندگی پر غرور مت کرو کیونکہ سکندر اور دارا جیسے عظیم بادشاہوں کی نشانیاں تک ختم ہو چکی ہیں۔

سوال نمبر 3: درج ذیل تراکیب کا مفہوم لکھیں۔

زمین چمن دل و دیدہ الہ عالم اندوہ و حراماں کلک قدرت

جواب:

مفہوم	الفاظ و تراکیب
دنیا کا باغ	زمین چمن
دل کی آنکھ	دل و دیدہ
دنیا کے لوگ	الہ عالم
رج۔ نامیدی۔ محرومی	اندوہ و حراماں
قدرت کا قلم	کلک قدرت

سوال نمبر 4: استعارے کے لفظی معنی اُدھار لینے کے ہیں۔ علم بیان میں اگر کوئی لفظ اپنے حقیقی معنوں کے بجائے مجازی معنوں میں اس طرح استعمال ہو جب کہ اس کے حقیقی اور مجازی معنوں میں تشبیہ کا تعلق ہو تو اسے استعارہ کہتے ہیں۔ آپ آتش کے درج ذیل شعر پر غور کریں اور استعاروں کی نشاندہی کریں:

دل و دیدہ الہ عالم میں گھر ہے تمہارے لیے ہیں مکاں کیسے کیسے

جواب: اس شعر میں دل و دیدہ استعارہ کے طور پر استعمال ہوا ہے۔

سوال نمبر 5: مقطع کی تعریف کریں۔

جواب: مقطع کا لفظ "قطع" سے بنا ہے جس کے معنی "کانٹا" کے ہیں۔ شاعری میں غزل کا آخری شعر، جس میں شاعر اپنا نام یا تخلص استعمال کرے، مقطع کہلاتا ہے۔ اگر آخری شعر میں، شاعر اپنا نام یا تخلص استعمال نہ کرے، تو اسے _____

=====

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

=====

آخری شعر کہیں گے، مقطع نہیں۔ اسی طرح اگر شاعر آخری شعر سے پہلے کسی شعر میں لہنا نام استعمال کرتا ہے تو اسے بھی مقطع نہیں کہیں گے۔ آتش کی اس غزل کے آخری شعر میں تخلص یا نام نہیں آیا۔ اس لیے اس غزل کا کوئی مقطع نہیں ہے۔

سرگرمی

ذیل میں کچھ اشعار درج ہیں جن میں سے آپ مقطع کی شناخت کریں۔

شعر نمبر 1۔	ابتداء عشق ہے روتا ہے کیا	مے آگے دیکھیے ہوتا ہے کیا
شعر نمبر 2۔	کیوں نے عرض مضطرب مومن	صنم آخر خدا نہیں ہوتا
شعر نمبر 3۔	بنا کر فقیروں کا ہم بھیں غالب	تماشاے الہی کرم دیکھتے ہیں
شعر نمبر 4۔	جگنو کو دن کے وقت پرکھنے کی ضد کریں	بچے ہمارے عہد کے چالاک ہو گئے
شعر نمبر 5۔	ہمارے گھر کی دیواروں پہ ناصر	اداسی ہال کھولے سورجی ہے
شعر نمبر 6۔	دلِ ناداں تجھے ہوا کیا ہے	آخر اس درد کی دوا کیا ہے
شعر نمبر 7۔	دمِ رخصت وہ چپ رہے عابد	آنکھ میں پھیلتا کیا کاجل

جواب: مقطع:

مقطع کا لفظ ”مقطع“ سے بنا ہے جس کے معنی ”کاٹنا“ کے ہیں۔ شاعری میں غزل کا آخری شعر، جس میں شاعر لہنا نام یا تخلص استعمال کرے، مقطع کہلاتا ہے۔ اگر آخری شعر میں شاعر لہنا نام یا تخلص استعمال نہ کرے تو اسے آخری شعر کہیں گے۔ شعر نمبر 2، 3، 5، 7 مقطع ہیں۔ کیونکہ ان اشعار میں شاعر نے اپنا تخلص استعمال کیا ہے۔ مومن، غالب، ناصر، عابد۔

ہدایات برائے اُستادہ

- غزل خوانی سے قبل آتش کی غزل گوئی اور اس کے پس منظر کے بارے میں بتایا جائے۔
- آتش کے اشعار میں ضرب المثل بننے کی ملاجیت موجود ہے۔ ضرب المثل کی تعریف بیان کی جائے اور
- آتش کے اشعار سے مثالیں دی جائیں۔
- ہر شعر کی تشریح الگ الگ بیان کی جائے۔
- مطلع اور مقطع میں فرق واضح کریں۔

3۔ کوئی اُمید بر نہیں آتی

مرزا اسد اللہ خاں غالب (۱۷۹۷ء۔ ۱۸۶۹ء)

حالات زندگی:

اسد اللہ بیگ نام، پہلے اسد اور بعد میں غالب متعین کیا۔ آگرہ میں پیدا ہوئے۔ والد کا نام عبداللہ بیگ تھا۔ پانچ برس کی عمر میں یتیم ہو گئے تو ان کی پرورش، ان کے چچا مرزا نصر اللہ بیگ نے کی مگر ابھی آٹھ برس کے تھے کہ چچا بھی وفات پا گئے۔ سرکار نے ان کے خاندان کا وظیفہ مقرر کر دیا، جس سے فکر معاش میں کچھ کمی آئی۔ انھوں نے ابتدائی تعلیم شیخ معظم سے حاصل کی۔ ماما عبدالصمد سے فارسی زبان سیکھی۔ تیرہ برس کی عمر میں نواب الہی بخش معروف کی صاحبزادی امراؤ بیگم سے شادی ہو گئی تو دہلی چلے آئے۔ چٹن میں اضافے کی کوشش میں دو برس تک ٹھکتہ میں مقیم رہے۔ ذوق کی وفات کے بعد بہادر شاہ ظفر کے استاد رہے۔ آخری عمر تنگدستی اور بیماری میں گزری۔

غالب کی شاعرانہ عظمت کو ہر دور میں تسلیم کیا گیا ہے۔ ان کی آواز دل فہم اور دل آویزی نہیں خیال انگیز اور فکر خیز بھی ہے۔ انھوں نے اردو نثر کو فکر و فلسفے سے آشنا کیا۔ ان کی شاعری ایک ایسا آئینہ ہے، جس میں ہر دور کا انسان اپنے کرد و پیش کی تصویر دیکھ سکتا ہے۔ انھوں نے فارسی زبان میں بھی شاعری کی۔ ان کی تصانیف میں دیوان اردو، کلیات نظم فارسی، کلیات نثر فارسی، غزوہ ہند، اردوئے معلیٰ، قاطع برہان، غمخیز روز اور دستبند شامل ہیں۔

(مشکل الفاظ کے معانی)

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
بر آنا	پراہوتا	زبان کننا	کچھ کہ نہ پانا
معین	مقرر، طے شدہ		

مشکل الفاظ کے معانی: فیکسٹ بک صفحہ نمبر: 102

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
امید	آس، خواہش	نوب	نیک کام کا بدلہ
بر آنا	پراہوتا	طاعت	عبادت، اطاعت، تابع رہنا

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

موت	جسم سے روح نکل جانے کی صورت حال، وقت	زہد	دنیا داری سے لاتعلقی عبادت و ریاضت، پرہیز گاری
محقق	مقرر، طے شدہ	کہے	قبلہ، بیت اللہ
حالی دل	حالت جو دل پر گزرے، دل کی کیفیت	شرم	پاس و لحاظ، غیرت

غزل کے اشعار کی تشریح

شعر ۱۔ کوئی امید بر نہیں آتی کوئی صورت نظر نہیں آتی

شاعر کا نام: مرزا اسد اللہ خاں غالب

تشریح: غالب فرماتے ہیں کہ نہ تو میری کوئی خواہش پوری ہوتی ہے اور نہ خواہش پوری ہونے کی کوئی صورت نظر آتی ہے۔
مراد یہ کہ ساری عمر تار ادی میں بسر ہو گئی اور آگے بھی مرادیں پوری ہونے کی کوئی امید نہیں ہے۔

شعر ۲۔ موت کا ایک دن محقق ہے نیند کیوں رات بھر نہیں آتی

شاعر کا نام: مرزا اسد اللہ خاں غالب

تشریح: شاعر فرماتے ہیں کہ موت تو بیک اپنے وقت مقرر ہو کر آئے گی۔ نہ اس سے پہلے آسکتی ہے اور نہ وقت نکلنے کے بعد۔ لیکن
اس نیند کو کیا ہو گیا ہے اس کا تو موت کی طرح کوئی وقت مقرر نہیں ہے، یہ تو کسی وقت بھی آسکتی ہے لیکن یہ رات بھر مجھے ترساتی
کیوں رہتی ہے۔ پوری رات آنکھوں میں کٹ جاتی ہے۔ شعر کا دوسرا پہلو یہ بھی ہے کہ موت کا ایک دن تو مقرر ہے یعنی وہ تو اپنے
مقررہ وقت پر آتی ہے، پھر موت کے خوف سے رات بھر نیند کیوں نہیں آتی ہے۔

شعر ۳۔ آگے آتی تھی حال دل پہ نہی اب کسی بات پر نہیں آتی

شاعر کا نام: مرزا اسد اللہ خاں غالب

تشریح: شاعر فرماتے ہیں کہ پہلے یہ حالت تھی کہ کبھی مجھے اپنے حالی زار پر نہی آ جاتی تھی کہ میں نے اپنی کیسی فعل بٹائی ہے لیکن
اب اُداسی اور مایوسی کی یہ حالت ہے اب مجھے اپنے حال پر نہی نہیں آتی۔ یہ صورت حال تب ہوتی ہے جب افسردگی اور اُداسی حد

=====

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

=====

شعر ۴۔ جانتا ہوں ثواب طاعت وزہد پر طبیعتِ ادا حرم نہیں آتی

شاعر کا نام: مرزا اسد اللہ خاں غالبؒ

تشریح: غالب کے شعر کا موضوع ایسا ہے جس میں ہر دور کا انسان اپنے گرد و پیش کی تصویر دیکھتا ہے۔ اس لیے غالبؒ کو ہر دور میں تسلیم کیا گیا۔ غالبؒ کہتے ہیں اگرچہ مجھے معلوم ہے کہ عبادت و ریاضت کا ثواب و اجر بہت زیادہ ہے۔ اطاعتِ مزاری اور تقویٰ و پرہیزگاری اپنانے والوں کو نیکیوں سے نوازا جاتا ہے۔ خدا متقی لوگوں کے اعمال سے خوش ہو کر انہیں بے شمار نعمتوں سے نوازا جاتا ہے۔ لیکن میں بے بس اور لاچار ہو چکا ہوں۔ میرا دل نیک کام اور عبادت و ریاضت میں نہیں لگتا۔ شاعر نے غزل میں لکھ دیا کہ وہ قلم نہیں کیا ہے کہ جب دل دنیاوی خیالات سے بھر ہو تو ہمارا دل اور طبیعت عبادت کی طرف نہیں جاسکتا۔ ہم لاکھ کوشش بھی کر لیں جب تک ہماری روح دنیاوی آسائشوں کی آماجگاہ بنی رہے گی تب تک ہمیں قلبی سکون حاصل نہ ہو گا اور ہماری ریاضت بھوکا پیاسی رہے گی۔ شاعر کا انداز بیان عاجزانہ اور منکسرانہ ہے۔ وہ اس بات کا خود اقرار کر رہے ہیں کہ ان کے دل میں دنیا کی محبت بڑی طرح پھنس چکی ہے جس کی وجہ سے وہ عبادت سے غافل ہو چکے ہیں۔ شعر بڑھ کر معلوم ہوتا ہے کہ ہمارا دل بھی ایسا ہی ہے۔ گو کہ یہ شعر ہماری لپٹی رو دا ہے اس طرح یہ شعر ”سہل ممتنع“ کی عمدہ مثال ہے۔ شاعر خود نام دیتا ہے کہ ان کا دل تقویٰ میں نہیں لگتا۔

کہے کس منہ سے جاگے غالبؒ شرمِ قم کو مگر نہیں آتی

شعر ۵۔ ہے کچھ ایسی ہی بات جو چپ ہوں ورنہ کیا بات کر نہیں آتی

شاعر کا نام: مرزا اسد اللہ خاں غالبؒ

تشریح: شاعر فرماتے ہیں کہ ایسی بات ہے جس کی وجہ سے میں بات نہیں کرتا اور خاموشی اختیار کیے ہوئے ہوں۔ ورنہ یہ بات نہیں کہ میں بات کرنا نہیں جانتا۔ مجھے بات کرنا خوب آتا ہے گویا شاعر کسی معصیت کی وجہ سے خاموش ہے جسے وہ ظاہر نہیں کرنا چاہتا ہے۔

شعر ۶۔ ہم وہاں ہیں، جہاں سے ہم کو بھی کچھ ہماری خبر نہیں آتی

شاعر کا نام: مرزا اسد اللہ خاں غالبؒ

تشریح: اس شعر میں شاعر اپنی مسقی کا ذکر کرتے ہوئے کہتا ہے کہ میں اپنے محبوب کی محبت میں اس قدر مست ہو گیا ہوں کہ مجھے دنیا جہاں کی خبر ہی نہیں ہے۔ میں تو بس اپنے حال میں مست ہوں۔ میں نے تو اپنے محبوب کی محبت میں اپنے آپ کو بھی بھلا دیا ہے۔ مجھے اس بات کا احساس بھی نہیں ہے کہ میرے ارد گرد کیا ہو رہا ہے۔

=====

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

=====

شعر۔ کبھے کس منہ سے جاؤ گے غالب۔ شرم تم کو مگر نہیں آتی!

شاعر کا نام: مرزا اسد اللہ خاں غالب۔

تشریح: غالب اپنے آپ سے مخاطب ہو کر طنز یہ لہجہ میں کہتے ہیں کہ تم نے تو اپنی ساری عمر گناہوں میں گزاری اور اب حج کرنے چلے ہو۔ اب تم کس منہ سے کبھے جاؤ گے؟ کیا تمہیں اپنے اعمال بد دیکھ کر شرم نہیں آتی کہ کیا منہ لے کر خدا کے گھر جاؤں؟ گویا اگر تمہیں شرم ہوتی تو تم وہاں جانے سے کتراتے لیکن ظاہر ہے کہ تم بے شرم ہو اور تمہیں اپنے گناہوں پر کوئی ندامت نہیں ہے۔ اور بے شرم ہو کر حج کرنے چلے ہو۔

(دیوانہ غالب: اردو)

مشق

سوال نمبر 1: مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں:

الف۔ غالب کو کون سی صورت نظر نہیں آتی؟

جواب: غالب فرماتے ہیں کہ نہ تو میری کوئی خواہش پوری ہوتی ہے اور نہ خواہش پوری ہونے کی کوئی صورت نظر آتی ہے۔ مراد یہ کہ ساری عمر نامرادی میں بسر ہو گئی اور آگے بھی مرادیں پوری ہونے کی کوئی امید نہیں ہے۔

ب۔ غزل کے دوسرے شعر میں غالب نے نیند آنے کی کیا وجہ بیان کی ہے؟

جواب: شاعر فرماتے ہیں کہ موت تو جگ اپنے وقت مقررہ پر آئے گی۔ نہ اس سے پہلے آسکتی ہے اور نہ وقت ٹٹنے کے بعد۔ لیکن موت کے خوف کی وجہ سے نیند غالب ہو گئی ہے۔ اس کا تو موت کی طرح کوئی وقت مقرر نہیں ہے، یہ تو کسی وقت بھی آسکتی ہے لیکن یہ رات پھر مجھے ترسائی کیوں رہتی ہے۔ پوری رات آنکھوں میں کٹ جاتی ہے۔

ج۔ غالب کو پہلے کس بات پر ہنسی آتی تھی؟

جواب: شاعر فرماتے ہیں کہ پہلے یہ حالت تھی کہ کبھی مجھے اپنے حال زار پر ہنسی آ جاتی تھی کہ میں نے اپنی کیسی شکل بنائی ہے لیکن اب لودھی اور ماہوی کی یہ حالت ہے اب مجھے اپنے حال پر ہنسی نہیں آتی۔

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

۱۔ غالب کی طبیعت، کس بات پر مائل نہیں ہوتی؟

جواب: غالب اپنے محبوب کی طرف اتنا مائل ہے کہ عبادت اور اللہ کے ذکر میں مشغول ہونے کے ثواب کا معلوم ہونے کے باوجود اس طرف طبیعت مائل نہیں ہوتی۔

۲۔ مقلع کے حوالے سے بتائیے کہ غالب کو کعبہ جاتے ہوئے کیوں شرم آتی ہے؟

جواب: غالب اپنے آپ سے محاب ہو کر طریہ لہجے میں کہتے ہیں کہ تم نے تو اپنی ساری عمر گناہوں میں گزار دی اور اب حج کرنے چلے ہو۔ اب تم کس منہ سے کعبہ جاؤ گے؟ کیا تمہیں اپنے اعمال پر بددیکھ کر شرم نہیں آتی کہ کیا منہ لے کر خدا کے گھر جاؤں؟ گویا اگر تمہیں شرم ہوتی تو تم وہاں جانے سے کھرتے لیکن ظاہر ہے کہ تم بے شرم ہو اور تمہیں اپنے گناہوں پر کوئی ندامت نہیں ہے۔ اور بے شرم ہو کر حج کرنے چلے ہو۔

سوال نمبر 2: مندرجہ ذیل محاوروں کو اپنے جملوں میں استعمال کریں:

امید بر آنا صورت نظر آنا طبیعت آنا خبر آنا شرم آنا

جواب:

محاورے	جملے
امید بر آنا	کے نو میں یکپہ پر اعتراف کے اعظافات ہونے سے کوہیٹاؤں کی امید بر آتی۔
صورت نظر آنا	کوئی امید بر نہیں آتی کوئی صورت نظر نہیں آتی
طبیعت آنا	شاعر محبوب کے حسن پر طبیعت آنے کے بعد درجنوں قصیدے لکھ چکے ہیں۔
خبر آنا	بچے نے عید منانے گھر آنا تھا لیکن موت کی خبر آگئی۔
شرم آنا	حق کی بات کرتے ہوئے شرم نہیں آتی چاہیے۔

سوال نمبر 3: اس غزل کے دوسرے اور چھپے شعر کی تشریح اپنے الفاظ میں کریں۔

جواب: دیکھیے صفحہ نمبر 234، شعر نمبر ۲ / دیکھیے صفحہ نمبر 235، شعر نمبر ۱۔

سوال نمبر 4: درج ذیل بیانات میں سے درست کی نشاندہی کریں:

۱۔ غالب بنیادی طور پر شاعر تھے:

الف۔ غزل کے ✓ ب۔ مرنے کے ج۔ نظم کے د۔ قصیدے کے

Visit www.downloadclassnotes.com for Notes, Old Papers, Home Tutors, Jobs, IT Courses & more.
(Page 228 of 285)

4۔ لگتا نہیں ہے دل مرا اُجڑے دیار میں

بہادر شاہ ظفر (۱۷۷۵ء - ۱۸۶۲ء)

حالات زندگی:

ابو ظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ ظفر مظہر خاندان کے آخری بادشاہ تھے۔ ۶۳ برس کی عمر میں تخت پر بیٹھے۔ ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کا سبب بنے ہوئے چنانچہ انگریزوں نے انہیں گرفتار کر کے برما کے دارالحکومت رگون میں قید کر دیا۔ مثل شہزادوں کو بادشاہ کی آنکھوں کے سامنے قتل کیا گیا۔ یہ اور اس طرح کے کئی قصبات تھے، جنہوں نے آخری عمر میں بادشاہ کو انتہائی لاچار کر دیا۔ انہوں نے رگون ہی میں انتہائی بے بسی کے عالم میں انتقال کیا۔

ظفر نے شعر و شاعری کے زمانہ عروج کے ماحول میں آنکھ کھولی۔ قلم معنی میں دن رات شعر و شاعری کی مجلسیں گرم رہیں۔ ان مجلسوں میں شاہ نصیر، لوق، مومن، غالب اور شیفہ جیسے شاعر شریک ہوتے تھے۔ ظفر شاعری میں پہلے توشہ نصیر کے شاگرد ہوئے پھر ذوق اور اس کے بعد غالب کی شاگردی اختیار کی۔ ۱۸۵۷ء تک وہ غالب ہی سے اصلاح لیتے رہے۔ ظفر آپ بیتی کے پرگو شاعر بنے تھے۔ ان کا دیوان چار جلدوں میں شائع ہو چکا ہے جس میں دیگر اصناف سخن کے علاوہ صرف غزلوں کے اشعار کی تعداد دس ہزار ہے۔ ظفر کو زبان و بیان پر قدرت حاصل تھی اور شعر کہنے کا خاص ملکہ تھا۔ اردو کے علاوہ پنجابی اور پوڑی میں بھی ان کے اشعار ملتے ہیں۔

(مشکل الفاظ کے معانی)

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
دیار	بستی، شہر، علاقہ	سج حزار	قبر کا گوشہ
دل و انداز	زخمی دل	کوئے دیار	محبوب کی گلی
میتاد	شکاری	ناپائدار	عارضی۔ کمزور

مشکل الفاظ کے معانی: فیکسٹ بک صفحہ نمبر: 104

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
اُجڑے	بے رونق، بد حال، ویران	قید	زندان، جیل خانہ

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

دیر	بستی، شہر، علاقہ	فصل، بہار	موسم گل، بہار کا موسم
عالم	دنیا، جہان	حسرت	آرزو، حق
ناپائیدار	بارش، کمزور	دل داغ دار	ذہن دل
بلبل	گوریا کے برابر ایک خوش آواز رنگ پرند جس کے سر کی غصورت چوٹی اور سر سیاہ بیچہ خاکستری اور دم کے نیچے سرخی ہوتی ہے اور جو بھول کا عاشق ہوتا ہے (یہ عموماً ایران میں پایا جاتا ہے)	پھیلا	کشادہ، بڑھا ہوا
باغبان	باغ کی دیکھ بھال کرنے والا	کچھڑا	قبر کا گوشہ
مٹاؤ	ٹھکری	دفن	کسی بھی چیز کے زمین میں کاڑے جانے کا عمل یا گڑا ہوتا
مکہ	مکات، ٹکڑہ	کوئے یار	عجوب کی گلی
قسمت	تقدیر، مقدر، نصیب		

غزل کے اشعار کی تشریح

شعر ۱۔ گلتا نہیں ہے دل مرا اُڑے دیار میں کس کی بنی ہے عالم ناپائیدار میں
شاعر کا نام: بہادر شاہ ظفر

تشریح: اس شعر میں شاعر نے اپنی زندگی کی مشکلات اور مصائب سے گھبرا کر اپنی عمر دیوں اور مجبوریوں کا اظہار کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اس اُجاز اور دورانِ بستی میں میرا دل ہر گز خوش نہیں ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ وہ دن گزر گئے جب میرے پاس سب کچھ تھا، ہادشاہت تھی۔ قوت اور طاقت تھی لیکن اب کچھ نہیں رہا۔ اس لئے اب ان دورانِ کوچوں میں میرا دل نہیں گلتا۔ شاعر کہتا ہے کہ آج تک اس دنیائے کسی کا ساتھ نہیں دیا تو میرا کیا کمر دے گی۔ میرا دل رنج و غم سے جو مچل رہا ہے ایک لمحہ بھی ایسا نہیں ملتا کہ میں اس غم سے چھٹکارا پاسکوں میں سخت پریشان اور بد حال ہوں مگر خود کو تسلی دیتے ہوئے کہتا ہے کہ کون ہے جسے دنیا میں بقاء اور دوام حاصل ہے اس دنیا میں کوئی شخص ایسا نہیں جو غم سے نجات حاصل کر لے۔ یہاں ہر شخص دنگی اور پریشان ہے۔

شعر ۲۔ بلبل کو باغبان سے نہ مٹا دے گلہ قسمت میں قید نکلی تھی فصل بہار میں
شاعر کا نام: بہادر شاہ ظفر

تشریح: اس شعر میں شاعر اپنی قسمت پر شاکر و دکھائی دیتا ہے۔ شاعر چونکہ زندان میں قید ہے اور اپنے قید ہونے کے بارے میں بالکل پریشان نہیں۔ دیے تو بلبل اپنی قید پر پریشان اور غم زدہ رہتا ہے کیونکہ ہر آواز پر نہ قید کو پسند نہیں کرتا مگر یہ ایسا بلبل ہے جو اپنی قید پر غم زدہ نہیں اسے نہ مٹی سے گلہ ہے اور نہ میاد سے شکوہ کرتا ہے۔ اس شعر میں بلبل سے مراد شاعر کی اپنی ذات، باغبان سے مراد دوست احباب اور میاد سے مراد فرنگی ہیں۔ شاعر کہتا ہے کہ مجھے نہ انگریزوں اور مزید واقارب سے گلہ ہے۔ اس میں کوئی قصور وار نہیں اور اپنی تباہی کا کسی سے کوئی گلہ اور شکوہ نہیں۔ یہ سب کچھ تو قسمت ہی میں لکھا تھا۔

شعر ۳۔ ان حسرتوں سے کہہ دو، کہیں اور جا بیس اتنی جگہ کہاں ہے دل داغ دار میں
شاعر کا نام: بہادر شاہ ظفر

تشریح: اس شعر میں شاعر انسان کی مختصر زندگی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہتا ہے کہ انسان اس دنیا میں آتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے یہ مختصر زندگی مانگ کر لایا تھا۔ شاعر نہایت مایوسی، محرومی اور بے بسی کی کیفیت کا اظہار کرتے ہیں کہ میرا دل دکھوں، غموں اور پریشانیوں سے بھرا ہوا ہے۔ ادھوری خواہشات کا بے انتہا جھوم ہے اسنے زخم اور داغ ہیں کہ اب یہاں مزید حسرتوں اور آرزوؤں کی محفائش نہیں ہے۔ چنانچہ ان نئی حسرتوں سے کہو کہ کوئی اور حکمانہ ڈھونڈیں۔ شاعر بہت پریشان ہے اور کہتا ہے کہ اب ساری خواہشیں اور تمنائیں غم ہو چکی ہیں، زندگی کے باقی دن میں گن گن کر گزار رہا ہوں۔

=====

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

=====

شعر ۴۔ دن زندگی کے ختم ہوئے، شام ہو گئی
بھیلے کے پاؤں سوئیں گے کچھ حرا میں
شاعر کا نام: بہادر شاہ ظفر

تشریح: شاعر کا یہ شعر ان کی بے بسی کی منہ پر لینی تصویر ہے۔ ان کی زندگی غم دالم سے بھری ہوئی تھی اور عمر کے آخری ایام تو انہیں گمن گمن کر گزارنے پڑے۔ چنانچہ یہ اندازہ ہو گیا تھا کہ ان کی زندگی کی شام ہونے والی ہے۔ چونکہ بہادر شاہ ظفر کے سامنے اپنی زندگی کی شانائی اور آزادی ہے اس لیے اسے چھائی اور قید ستائی ہے مگر خود کو کہتے ہیں کہ اب میری زندگی کے دن ختم ہو چکے ہیں۔ میں نے پریشانیوں اور تکالیف دیکھی ہیں اب ختم ہونے والی ہیں کیونکہ میری موت کا بیٹھام آگیا ہے موت ہی اس کے لیے نجات اور رہائی کا باعث ہے۔

شعر ۵۔ کتنا ہے بد نصیب ظفر، دفن کے لیے
دو گز زمین بھی نہ ملی کوئے یار میں
شاعر کا نام: بہادر شاہ ظفر

تشریح: شاعر چونکہ برصغیر کا بادشاہ تھا 1857ء کی جنگ آزادی کی زبردست ہلاکی کے بعد بہادر شاہ کو انگریزوں نے جلاوطن کر دیا۔ اسے لال قلعے سے لال کر رکوں میں قید کر دیا۔ ہر محب وطن کی طرح ان کی بھی دلی خواہش تھی کہ موت کے بعد ان کی آخری آرام گاہ وطن عزیز میں ہو مگر تقدیر کو یہ بھی گوارا نہ تھا۔ شاعر کتنا بد نصیب انسان ہے کہ جس محبوب وطن کی محبت میں اسے صدے اٹھائے، اس کی خاطر موت کو گھٹے لگایا، اسے اس گلی میں دفن ہونے کے لیے تھوڑی سی جگہ بھی نہ مل سکی۔ بہادر شاہ ظفر نے قسمت کی اسی حتم غریب کا، تم کیا ہے۔

(تلیات ظفر)



سوال نمبر 1: مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جواب لکھیں:

الف۔ بادشاہ ہونے کے باوجود بہادر شاہ ظفر کی اس غزل میں بے بسی کیوں نمایاں ہے؟

جواب: بادشاہ ہونے کے باوجود بہادر شاہ ظفر کو انگریزوں نے انہیں گرفتار کر کے برما کے دارالحکومت رگون میں نظر بند کر دیا۔ مثل شہزادوں کو بادشاہ کی آنکھوں کے سامنے قتل کیا گیا۔ یہ اور اس طرح کے کئی صدمات تھے، جنہوں نے آخری عمر میں بادشاہ کو انتہائی لاچار کر دیا۔ انہوں نے رگون ہی میں انتہائی بے بسی کے عالم میں انتقال کیا۔ یہی وجہ ہے کہ بادشاہ ہونے کے باوجود بہادر شاہ ظفر کی اس غزل میں بے بسی نمایاں ہے۔

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

ب۔ چوتھے شعر میں ”زندگی کی شام ہو گئی“ سے کیا مراد ہے؟

جواب: ۔ دن زندگی کے ختم ہونے، شام ہو گئی پھیلا کے پاؤں سوئی گئے سچ مراد میں بہادر شاہ ظفر کی زندگی ختم و الم سے بھری ہوئی تھی اور عمر کے آخری ایام تو انھیں مگن مگن کر گزارنے پڑے۔ چنانچہ یہ اندازہ ہو گیا تھا کہ ان کی زندگی کی شام ہونے والی ہے۔ چونکہ بہادر شاہ ظفر کے سامنے اپنی زندگی کی شادمانی اور آزادی ہے اس لیے اسے تمنا تھی اور قید ستانی ہے مگر خود کو کہتے ہیں کہ اب میری زندگی کے دن ختم ہو چکے ہیں۔ میں نے پریشانیوں اور تکالیف دیکھی ہیں اب ختم ہونے والی ہیں کیونکہ میری موت کا پیغام آگیا ہے موت ہی اس کے لیے نجات اور رہائی کا باعث ہے۔

ج۔ غزل کے آخری شعر میں شاعر نے اپنی کس حسرت کا ذکر کیا ہے؟

جواب: ۔ کتنا ہے بد نصیب ظفر، دفن کے لیے دو گز زمین بھی نہ ملی کوئے پار میں شاعر چونکہ برصغیر کا بادشاہ تھا 1857ء کی جنگ آزادی کی زبردست ناکامی کے بعد بہادر شاہ کو انگریزوں نے جلاوطن کر دیا۔ اسے لال قلعے سے نکال کر رنگون میں قید کر دیا۔ ہر عیب وطن کی طرح ان کی بھی ولی خواہش تھی کہ موت کے بعد ان کی آخری آرام گاہ وطن عزیز میں ہو مگر تقدیر کو یہ بھی گوارا نہ تھا۔ شاعر کتنا بد نصیب انسان ہے کہ جس محبوب وطن کی محبت میں اسے مددے اٹھائے، اس کی خاطر موت کو گلے لگایا، اسے اس گلی میں دفن ہونے کے لیے تھوڑی سی جگہ بھی نہ مل سکی۔

د۔ دوسرے شعر میں ”بلبل“ اور ”مٹاؤ“ سے شاعر کی کیا مراد ہے؟

جواب: ۔ بلبل کو باغیاں سے نہ مٹاؤ سے گلہ قسمت میں قید کسی ختمی فصل بہار میں بلبل کو باغیاں اور صیاد سے کوئی گلہ نہیں ہے بلکہ بلبل کا قید ہو جانا اس کی تقدیر میں تھا۔ شاعر کا کہنا یہ ہے، کہ مجھے نہ تو اپنے ساتھیوں سے شکوہ ہے نہ قابض انگریزوں سے بلکہ اپنے وطن سے دور قید ہو جانا اس کی قسمت میں تھا۔ یہاں بلبل سے مراد بہادر شاہ ظفر خود ہیں جبکہ انگریزوں کو مٹاؤ کہا گیا ہے۔

ہ۔ غزل کے مقطع میں ”کوئے پار“ سے کیا مراد ہے؟

جواب: ۔ کتنا ہے بد نصیب ظفر، دفن کے لیے دو گز زمین بھی نہ ملی کوئے پار میں کوئے پار سے مراد محبوب کی گلی ہے۔ شاعر نے اپنے محبوب کی گلی یعنی وطن میں دفن نہ ہونے کی بد نصیبی کا ذکر کیا ہے۔ بہادر شاہ ظفر نے اجڑے دیار سے کیا مراد لی ہے؟

جواب: بہادر شاہ ظفر نے اجڑے دیار سے مراد وہاں بستی لی ہے۔ شاعر کہتے ہیں کہ اس اجڑا اور رہاں بستی میں میرا دل ہرگز خوش نہیں ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ وہاں گزر گئے جب میرے پاس سب کچھ تھا، بادشاہت تھی۔ قوت اور طاقت تھی لیکن اب کچھ نہیں رہا۔ اس لیے اب وہاں ان کوچوں میں میرا دل نہیں لگتا۔

=====

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

=====

سوال نمبر 2: مندرجہ ذیل تراکیب کے معنی لکھیں اور جملوں میں استعمال کریں:

عالم ناپائیدار عمر دراز فصل بہار دلی داغ دار
 سنج حرار کوئے یار

جواب:

الفاظ و تراکیب	معنی	جملے
عالم ناپائیدار	جہان غالی	انبیاء کی اس عالم ناپائیدار میں بشت کا مقصد ہی غیر کا بول بالا کر بنا اور شر کو نیست و نابود کرنا تھا۔
عمر دراز	لمبی عمر، طویل زندگی	ذو ہے اللہ تعالیٰ ہمارے والدین کو عمر دراز عطا کرے۔
فصل بہار	موسم گل، بہار کا موسم	ماہ رمضان مسلمانوں کے لیے ایمان و اعمال کی فصل بہار ہے۔
دلی داغ دار	عجب دہر دل	ہو کر کی فصل مکر زخم بکلی ہی جاتے ہیں سدا بہار دلی داغ دار رہتا ہے
سنج حرار	قہر کا گوش	کیا آئے راحت آئی جو سنج حرار میں وہ لولہ وہ شوق و ارمان تو کیا
کوئے یار	محبوب کی گلی یا گھر، دوست کا کوچہ	کیا کروں اسے الہی جنت کچھ نظر آتا نہیں میری آنکھوں میں بھری ہے خاک کوئے یار

سوال نمبر 3: غزل کے دوسرے چوتھے اور پانچویں شعر کو نثر کی صورت میں لکھیں۔

جواب: شعر نمبر ۱۔ بلبل کو باغیاں سے نہ مٹا دے گلہ قسمت میں تہہ نکسی حتی فصل بہار میں
 نثر: بلبل کو باغ اور صیاد (شکاری) سے گلہ (ٹھکڑ) نہیں ہے فصل بہار میں قسمت میں تہہ نکسی حتی
 شعر نمبر ۲۔ ان زندگی کے ختم ہوئے، شام ہو گئی پھیلا کے پاؤں سوئیں گے سنج حرار میں
 نثر: شام ہو گئی ہے اور زندگی کے دن ختم ہو گئے ہیں۔ سنج حرار میں پاؤں پھیلا کر سوئیں گے۔

=====

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

=====

شعر نمبر ۵۔ کتنا ہے بد نصیب ظفر، وطن کے لیے دو گز زمین بھی نہ ملی کوئے یار میں

نثر: ظفر کتنا بد نصیب ہے کہ اسے وطن کے لیے کوئے یار میں دو گز زمین نہیں ملی۔

سوال نمبر 4: بہادر شاہ ظفر کے خیال میں عالم ناپائیدار میں کس کی کیوں نہ بن سکی؟

جواب: شاعر کہتا ہے کہ وہ دن گزر گئے جب میرے پاس سب کچھ تھا، ہادشاہت تھی۔ قوت اور طاقت تھی لیکن اب کچھ نہیں رہا۔ اس لیے اب ان ویران کو چوں میں میرا دل نہیں لگتا۔

شاعر کہتا ہے کہ آج تک اس دنیائے کسی کا ساتھ نہیں دیا تو میرا کیونکر دے گی۔ میرا دل رنج و غم سے بوجھل ہے ایک لمحہ بھی ایسا نہیں ملتا کہ میں اس غم سے چھٹکارا سکوں میں سخت پریشان اور بد حال ہوں مگر خود کو قتل دہشتہ ہوئے کہتا ہے کہ کون ہے جسے دنیا میں ۱۱ اور دوام حاصل ہے اس دنیا میں کوئی شخص ایسا نہیں جو غم سے نجات حاصل کر لے۔ یہی وجہ ہے کہ ہر شخص دکھی اور پریشان ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بہادر شاہ ظفر کے خیال میں عالم ناپائیدار میں کس کی کسی سے بھی نہ بن سکی۔

سوال نمبر 5: مطلع غزل کے اس پہلے شعر کو کہتے ہیں جس کے دونوں مصرعے ہم قافیہ ہوں۔ اگر ایسا نہ ہو تو اسے

مطلع نہیں بلکہ پہلا شعر کہیں گے۔ شامل نصاب تمام غزلوں کے مطلعے تحریر کریں۔

جواب: شامل نصاب تمام غزلوں کے مطلعے مندرجہ ذیل ہیں۔

پہلی غزل کا مطلع:

الٹی ہو گئیں سب تدبیریں کچھ نہ دوانے کا کیا

دیکھا اس پہلا دل نے آخر کام تمام کیا

دوسری غزل کا مطلع:

دہن پر ہیں ان کے گلے کیسے کیسے

کلام آتے ہیں وہ میاں کیسے کیسے

تیسری غزل کا مطلع:

کوئی امید رہ نہیں آتی

کوئی صورت نظر نہیں آتی

چوتھی غزل کا مطلع:

لگتا نہیں ہے دل مرا اجڑے دیار میں

کس کی بنی ہے عالم ناپائیدار میں

مکالمہ نویسی

مکالمہ نویسی:

مکالمہ دو یا دو سے زیادہ آدمیوں کی باہمی بات چیت کو کہتے ہیں۔ اس بات چیت یا گفتگو کے کئی پہلو ہوتے ہیں۔ اسی گفتگو سے ہم ایک دوسرے تک اپنے دل کی بات پہنچاتے ہیں اور ایک دوسرے کے خیالات سے آگاہ ہوتے ہیں۔ مکالمہ باہمی کلام اور بات چیت کو کہتے ہیں۔ مکالمے میں ہم ایک دوسرے تک اپنے خیالات، تاثرات اور جذبات پہنچاتے ہیں۔ مکالمہ ہمیشہ کسی ایک متعین موضوع پر ہوتا ہے۔ مکالمہ اپنی اصل ماہیت کے اعتبار سے زبانی ہوتا ہے، تاہم اسے تحریری شکل بھی دی جاسکتی ہے۔ مکالمے میں باہم کلام کرنے والے شخص کے جوہر و کردار، نقطہ نظر، شخصیت کی گہرائی، زبان پر قدرت، مسائل کو سمجھنے کی اہلیت کا پتا چلتا ہے۔

مکالمہ فطری بات چیت ہے۔ مگر چونکہ یہ نگہا جاتا ہے اور فرضی کرداروں کے درمیان گفتگو کو مکالمے کی شکل دی جاتی ہے، اس لیے مکالمہ ایک حد تک مصنوعی بھی ہو جاتا ہے۔ تاہم اچھا مکالمہ وہ ہے جس میں کردار اپنی ذہنی سطح، اپنے طبقاتی احساس، اپنے علم و مرتبے کے مطابق گفتگو کرتے دکھائے جائیں۔ یہ نہ ہو کہ ایک طالب علم پروفیسر کی طرح اور ایک عورت مردوں کی طرح گفتگو کرتی دکھائی جائے۔ مکالمے میں گفتگو کا انداز ایسا ہونا چاہیے کہ بات سے بات خود بہ خود تعلق جائے، تاہم باتوں کو دہرانے سے گریز کرنا چاہیے۔ مکالمے کی زبان روزمرہ اور محاورے کے مطابق ہو اور مکالمے کے کردار کی شخصیت کے مطابق زبان کا انتخاب کرنا چاہیے۔ مکالمے ڈرامے کی جان ہیں۔ یہ ناول اور افسانے میں بھی لکھے جاتے ہیں۔ مکالمہ نویسی کے لیے اچھے ڈراموں کا خاص طور پر مطالعہ کرنا چاہیے۔

گفتگو کا انداز ایسا ہونا چاہیے کہ بات سے بات خود بخود تعلق آئے۔ ایک ہی بات بار بار دہرانے سے بھی گفتگو میں پیکا پن پیدا ہو جاتا ہے۔ زبان کا روزمرہ کے مطابق ہونا ضروری ہے۔ زبان جس قدر روزمرہ کے مطابق ہوگی، اتنی ہی موثر ہوگی۔ اب ہم چند مکالمے بطور نمونہ درج کرتے ہیں۔

سوال نمبر 1: مریض اور طبیب کے درمیان مکالمہ لکھیں۔

1۔ مریض اور طبیب / ڈاکٹر

مریض: السلام علیکم! حکیم صاحب۔

طبیب: وعلیکم السلام! تشریف رکھیے۔

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

- مریض: حکیم صاحب! تشریف رکھنا ہی تو مشکل ہے۔
- طیب: کیوں بھی لہی کہا تکلیف ہو گئی ہے۔
- مریض: تکلیف ہی تکلیف ہے۔ رات بھر پریشان رہا ہوں۔ گھڑی بھر سو نہیں سکا۔
- طیب: تکلیف تو بھی تکلیف ہی ہے۔ صحت ٹھیک نہ ہو تو چین نہیں آتا۔
- مریض: کچھ دوا بھی دیجیے مرا جا رہا ہوں۔
- طیب: بیماری بتاؤ تو دوا دوں۔
- مریض: حکیم صاحب! ہیٹ میں سخت درد ہے۔ پیٹھے چکن آتا ہے نہ لپٹے۔
- طیب: یہ درد کب سے ہے؟
- مریض: آج رات سے۔
- طیب: رات کیا کھایا تھا؟
- مریض: روٹی کا ایک کلوڑ۔
- طیب: کیا آپ نے پہلے کبھی روٹی نہیں کھائی؟ رات کی روٹی میں کیا خاص بات تھی؟
- مریض: رات کی روٹی میں خاص بات یہ تھی کہ وہ جلی ہوئی تھی۔
- طیب: ارے! تم جلی ہوئی روٹی کھا گئے؟
- مریض: صرف ایک کلوڑ کھایا تھا۔
- طیب: ادھر! کیا آپ کی نظر کمزور ہے۔ لیٹ جانا تھوڑی آنکھوں میں دارو ڈالنا ہوں۔
- مریض: نظر ٹھیک ہے۔ پیٹ میں کچھ لالچے تاکہ درد سے جان بچے۔
- طیب: وعدہ کر دو کہ آئندہ جلی ہوئی روٹی نہیں کھاؤ گے۔
- مریض: سو بار وعدہ کرتا ہوں۔ بس میرا پیٹ ا
- (طیب ایک گولی مریض کو کھاتا ہے)
- مریض: حکیم صاحب! شکریہ۔ درد کم ہو رہا ہے۔ میں جاتا ہوں۔
- طیب: ارے میاں! دوا کی قیمت تو دینے چاہئے۔
- مریض: دوا کی قیمت درد سے آرام ہی تو ہے۔
- طیب: دوا کی قیمت دامن بھی لہی جن سے دوا کی خریدی جاتی تھی۔
- مریض: (دوا کی قیمت ادا کر کے) السلام علیکم! حکیم صاحب

=====

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

=====

طیبہ: ولیم السلام۔ روٹی کھانے سے پہلے دیکھ لیا کرو کہ جلی ہوئی تو نہیں۔
(مریض شکر یہ ادا کرتا ہوا چلا جاتا ہے)

سوال نمبر 2: دو کاندھ اور خریدار کے درمیان خریداری کے متعلق مکالمہ لکھیں۔

2- دکاندار اور خریدار / خریداری

خریدار: السلام علیکم!
دکاندار: ولیم السلام! آئیے تشریف لائیے۔
خریدار: آپ کی دکان میں روٹل بھی ہوں گے۔
دکاندار: روٹل ہی نہیں جرائیں 'بنائیں' پھتیں سبھی کچھ ہے۔
دکاندار: یہ دیکھیے روٹل۔ نہایت نغیس اور نرم۔
خریدار: آپ نے جرابوں کا ذکر کیا تھا۔ وہ بھی دکھائیے۔
دکاندار: روٹل کے متعلق کیا فیصلہ ہے۔ کتنے ٹش کروں؟
خریدار: جرائیں دکھائیے تو روٹل کا فیصلہ بھی ہو جائے گا۔
دکاندار: یہ دیکھیے جرائیں۔ ریشی ہیں ریشی۔ کتنے جڑی ٹش کروں۔
خریدار: آپ مال دکھا رہے ہیں قیمت نہیں بتاتے۔ کیا آپ اپنی چیزیں من داموں بیچتے ہیں؟
دکاندار: ہاں صاحب! بالکل مفت۔ قیمت برائے نام ہے۔ دو مال سو روپے کا ہے اور جرابوں کا جوڑا دو سو روپے کا۔
خریدار: میں دکاندار یہ قیمت تو بہت زیادہ ہے۔ ویسے روٹل بھی نغیس ہے اور جرائیں بھی۔
دکاندار: ہم اپنے مال کو چند پیسوں کے لٹح پر بیچتے ہیں۔ کسی اور دکان سے دریافت کر لیں۔ پھر آپ کی نقل ہو جائے گی۔
خریدار: روٹل اور جرابوں کی صحیح قیمت بتائیے۔ میں کچھ اور چیزیں بھی خریدوں گا۔
دکاندار: صاحب! ہمارے دکان کا حساب "ہاتا" جیسا کیجیے۔ ایک زبان ایک دام۔
خریدار: اگر آپ سچ و درست کہتے ہیں تو مجھے آپ کی سچائی پر فخر ہے۔ اب میں سچی دکان چھوڑ کر بھوئی دکانوں پر نہیں ہلوں گا۔
دکاندار: پھر حکم کیجیے۔ آپ کی قدر دانی کا شکریہ!

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

خریدار: پانچ رمال 'پانچ جوڑے جراب' اور ایک چھتری بھی ہاتھ دیجیے 'مگر اچھی سی ہو۔
دکاندار: یہ لیجیے۔ آپ کی تشریف آوری کا شکریہ
خریدار: رقم تو آپ نے نہ بتائی نہ وصول کی۔ شکریہ مفت میں دے مار۔
دکاندار: یہ لیجیے بل اکل ۷۰۰ روپے ہی تو ہوئے۔
خریدار: یہ لیجیے دو ہزار روپے۔ اپنی رقم وصول کیجیے اور بتایا دیجیے۔
دکاندار: یہ تو لینے کے دینے پڑ گئے۔ ابھا آپ کی خوشی کے لیے یہ لیجیے سو روپے۔
سوال نمبر 3: دو ہم جماعتوں کے درمیان ایک دوسرے کی پڑھائی میں مدد کرنے پر مکالمہ لکھیں۔

3- دو ہم جماعت

ناصر: کہاں جا رہے ہو؟ باسٹ میاں!
باسٹ: آخاف۔ آپ ہیں۔ السلام علیکم۔
ناصر: یہ کیا کہ سرور کا ہوش نہیں اور بازار کو بھاگے جا رہے ہو۔
باسٹ: بھائی صاحب! سلام کا جواب تو دیا ہوتا۔
ناصر: وعلیکم السلام۔ سچ مانو تمہیں دیکھ کر سلام کا جواب تک یاد نہ رہا۔
باسٹ: اور اب بھی بے خودی میں بھاگ رہے ہو۔
ناصر: نہیں تو بے خودی کی کیا بات ہے۔ انگریزی کتاب کا ترجمہ خریدنے جا رہا ہوں۔ انگریزی کمزور ہے تاہمیری۔
باسٹ: انگریزی ایسا مضمون نہیں جس کے متعلق پریشان ہونے کی ضرورت ہو۔
ناصر: کیا مطلب؟
باسٹ: مطلب یہ ہے کہ میں مدد کیلئے تیار ہوں۔
ناصر: حباب میں تمہاری مدد میں کر سکتا ہوں۔
باسٹ: شکریہ! مگر یہ دونوں مضمون چار کیسے ہوں گے اور ہم ایک دوسرے کی مدد کیوں کر کریں گے۔
ناصر: ہمارے گھر میں آجایا کرو اور حباب کی مشق کر لیا کرو۔
باسٹ: شکریہ ہے۔ آئندہ ہم دونوں مل کر سکول کا کام کیا کریں گے اور ایک دوسرے کی مدد سے اپنی اپنی پوری کر لیا کریں گے۔

=====

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

=====

سوال نمبر 4: دو دوستوں اور درزی کے درمیان کپڑوں کی سلائی پر مکالمہ لکھیں۔

4- درزی خانے میں

(شاگرد اور نامزدوں بھائی درزی خانے میں داخل ہوتے ہیں)

شاگرد: السلام علیکم!

درزی: وعلیکم السلام! کیسے کیسے آنا ہوا؟ کہیں بھول تو نہیں پڑے۔

شاگرد: آپ کی طبیعت کیسی ہے ماسٹر جی!

درزی: فکر ہے

نامزد: ماسٹر جی! یہ کپڑا لیجئے۔ میرا سوٹ تیار کر دیجئے۔ شاگرد کے لیے دو شلواریں اور ایک قمیض تیار کیجئے۔

درزی: کس صلیب سے خریدنا ہے یہ کپڑا؟

شاگرد: تین سو روپے فی میٹر۔

نامزد: میری قمیض کے لیے کتنا کپڑا درکار ہو گا؟

شاگرد: اڑھائی میٹر۔ یہ کپڑا تین میٹر ہے۔ آدھ میٹر کی واسٹ بنا دیجئے۔

درزی: جو ارشاد ہو مگر لانے کے فیشن کا خیال بھی رکھنا پڑتا ہے نہ۔

نامزد: اب ہمارے کپڑے کب تک تیار ہو جائیں گے؟

درزی: صرف چند دن تک۔ آج ہی ہے اگلا چر چھوڑ کر آئندہ چر کو آجئے ان شاء اللہ آپ کے کپڑے تیار ہوں گے۔

شاگرد: ماسٹر جی! اجروں کے پھیر میں نہ رکھیے گا۔ ہمارے پاس اتنا وقت نہیں۔

درزی: فکر نہ کریں۔ میں اپنے وقت کی بھی قدر ہے۔ کام آ رہا ہے اور ختم ہونے میں نہیں آتا۔ جی بات بھی کہتے ہیں اور لوگوں کو دھروں پر بھی فرماتے ہیں۔

نامزد: مگر ہمیں نہ فرماتا درنہ ہماری دوستی بھی خراب جائے گی۔

درزی: نہیں یہ صرف باتیں ہی ہیں۔ بھلا نرا دھروں سے کام چلتا ہے کتنا!

شاگرد: فکر یہ ماسٹر صاحب!

درزی: دونوں جوانوں کی آمد کا فکر یہ۔

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

سوال نمبر 5: استاد اور شاگرد کے درمیان تاریخ پاکستان کے متعلق مکالمہ لکھیں۔

5- تاریخ پاکستان

(کلاس میں لڑکے شور مچا رہے ہیں۔ استاد صاحب کے آتے ہی خاموشی چھا جاتی ہے)

- استاد: جاوید! بتائیے پاکستان کب وجود میں آیا تھا؟
جاوید: پاکستان ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کو وجود میں آیا تھا۔
استاد: سب سے پہلے برصغیر پاک و ہند میں اسلامی سلطنت کی بنیاد کس نے رکھی تھی؟
جاوید: محمد بن قاسم نے برصغیر میں اسلامی سلطنت کی بنیاد رکھی تھی اور بعد میں آنے والے فاتحوں کے لیے سلطان محمود غزنوی اور محمد غوری نے راستہ صاف کیا تھا۔
استاد: شاہنشاہ محمد بن قاسم نے کس سنہ میں ہندوستان پر حملہ کیا تھا؟
ناصر: ۱۲ھ تھا جب کہ اس لوہان قانچ نے راجہ داہر کو شکست دے کر سندھ میں اسلامی حکومت قائم کی۔
استاد: سلطان محمود غزنوی نے ہندوستان پر کتنے حملے کیے اور اسلامی حکومت کو کس قدر وسعت دی؟
ناصر: سلطان محمود غزنوی نے ہندوستان پر ستر حملے کیے اور پنجاب و سندھ کو اسلامی حکومت میں شامل کیا۔
استاد: سلطان محمود غزنوی نے دہلی کو فتح کیا اور اسلامی سلطنت کی حدود کو وسعت دی۔ اب بتائیے کہ مستقل اسلامی سلطنت کا بانی کون تھا۔
کبیل: ہندوستان میں مستقل اسلامی حکومت کا بانی سلطان قطب الدین ایبک تھا۔ اس کے بعد غلامی، تغلق، لودھی خاندان حکمران رہے۔
استاد: غلامی خاندان کا بانی کون تھا اور اس دور کے مشہور حکمرانوں کے نام بتائیے؟
قاسم: غلامی خاندان کے بانی کا نام ظہیر الدین بابر تھا۔ اس خاندان کے مشہور بادشاہ ہمایوں، اکبر، جہانگیر، شاہجہاں، اورنگ زیب اور بہادر شاہ ظفر ہیں۔
استاد: ہندوستان پر ہزار سالہ اسلامی حکومت کا خاتمہ کس بادشاہ پر ہوا؟
ناصر: ہندوستان میں مسلمانوں کی ہزار سالہ حکومت بہادر شاہ ظفر پر ختم ہوئی اور انگریز ہندوستان کے حاکم ہو گئے۔
استاد: پاکستان کس طرح تمام پڑے ہوا؟

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

نہمان: برصغیر پاک و ہند میں مسلمانوں کی حالت نہایت اتر ہو گئی۔ انگریز اور ہندو دونوں مسلمانوں پر مظالم کے پہاڑ توڑ رہے تھے۔ علامہ اقبال نے قوم کو بھینچوڑا اور پاکستان کا نظریہ پیش کیا۔ جسے قائد اعظم محمد علی جناح کی شہانہ روز محنت اور جدوجہد نے انگریز اور ہندو کو شکست دے کر قائل کر لیا کہ پاک و ہند کے وہ علاقے جن میں مسلمانوں کی اکثریت ہے پاکستان کے نام سے آزاد و آباد رہیں۔۔۔ چنانچہ ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کو پاکستان کے قیام کا اعلان ہوا اور قائد اعظم پاکستان کے پہلے حاکم مقرر ہوئے۔

سوال نمبر 6: گاہک اور ہوٹل منیجر کے درمیان مکالمہ لکھیں۔

6- ہوٹل میں

(مکالمہ) (مسٹر حامد اپنے بارہ سالہ بیٹے کے ساتھ ہوٹل میں داخل ہوتے ہیں)

حامد: السلام علیکم!

منیجر: دیکھیں السلام! خوش آمدید۔ کیا حکم ہے؟

حامد: مجھے دو بستر کا کمرہ چاہیے۔

منیجر: آج کل مہمانوں کی آمد زیادہ ہے۔ تیسری منزل پر صرف ایک کمرہ خالی ہے۔

حامد: منیجر صاحب! کمرہ صاحب سحر اور ہوا دار ہونا چاہیے۔

منیجر: ہمارے ہوٹل کا ہر کمرہ نہایت صاف سحر ہے۔ آپ اوپر جا کر دیکھ لیں۔

حامد: مجھے آپ کی باتوں پر اعتماد ہے۔

منیجر: آپ کتنے دن تک ٹھہریں گے؟

حامد: صرف دو دن تک۔ ہم مری جا رہے ہیں واپسی پر پھر دو دن ٹھہریں گے۔

منیجر: ۲۸۵ نمبر کمرے کی چابی لیجئے۔ امید ہے کہ آپ ہماری خدمت سے خوش ہوں گے۔

حامد: شکریہ!

دبیر: کیا تبادلہ فرمائیں گے آپ؟

حامد: ظاہر بیٹے! آپ کیا کھائیں گے؟ کھانوں کی فہرست دیکھتا ہے۔

ظاہر: دہی پلاؤ اور شامی کباب۔

حامد: دبیر! میرے لیے بھنا ہوا مرغ اور بچے کے لیے ایک پلیٹ پلاؤ! ایک پلیٹ شامی کباب، دہی اور سلاوا لاف۔

=====

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

=====

(دشرب کچھ حاضر کرتا ہے۔ کھانے سے قاری ہو کر)

حاجہ: دشر! ملی لاؤ۔

دشر: یہ لیجیے جناب!

حاجہ: ایک ہزار پچیس روپے ہوئے سب۔ یہ لو پچاس روپے انوم۔

دشر: شکریہ جناب!

رُوداد نویسی

انسان کو زندگی میں طرح طرح کے معاملات کو ضبط تحریر میں لانا پڑتا ہے۔ مثلاً کسی واقعے کی روداد، ذاتی ڈائری، درخواست، مکالمہ یا بین دین کی رسیدیں وغیرہ۔ ذیل میں کلیہ کی رہنمائی کے لیے چند مثالیں پیش کی گئی ہیں۔

روداد: عدالت کی کارروائی اور مقدمے کی کیفیت کو بھی کہتے ہیں۔ کسی تقریب، اجلاس، مشاعرے اور ادبی محفل کی صورت حال اور کیفیت یعنی جو کچھ وہاں پیش آیا اسے قلمبند کرنا بھی روداد کہلاتا ہے۔ اس کے علاوہ حادثات و واقعات، جلسوں، جلوسوں کی کیفیت اور آنکھوں دیکھا حال تحریری طور پر بیان کرنے کو بھی روداد کہتے ہیں۔

رُوداد نویسی کے اصول

- لکھنے والے کا مشاہدہ گہرا، نظر وسیع اور انداز اچھوتا ہو، تقریب کا کوئی اہم پہلو اس کی نظر سے اوجھل نہ رہے۔
- جلسے کی نوعیت، تاریخ، مقام، حاضرین اور مقررین کا ذکر ضروری ہے۔
- مقررین کی تقریروں کے اہم نکات، شاعروں کے وہ اشعار جن پر داد ملی ہو اور جناب صدر کے خیالات کا مختصص حسن ترتیب اور حسن ادا کے ساتھ پیش کرنا چاہیے۔
- روداد میں واقعیت ہونی چاہیے۔ اس میں حسن ادا ہونا چاہیے۔ مگر اس قدر زیادہ نہیں کہ روداد ایک مضمون معلوم ہو،
- آغاز کا پیرا اگر اہم موضوع کے مناسبت سے تعارفی حیثیت کا ہونا چاہیے۔ انداز سادہ اور پر وقار ہونا چاہیے۔
- ایک روداد نویس (رپورٹر) کو اپنی رائے، تبصرے یا تنقید سے گریز کرنا چاہیے۔ بلکہ یہ بتانا چاہیے کہ سامعین کا کسی مقرر، شاعر یا ادیب کے بارے میں مجموعی تاثر کیا تھا۔

نصاب / سلیبس (محترم) فیڈرل بورڈ قواعد و انشاپ وازی (برائے جماعت نہم)

- ۱۔ جملے کے اجزائے ترکیبی کی تعریف کرنا
- ۲۔ جملہ اسمیہ اور جملہ فعلیہ میں امتیاز کرنا
- ۳۔ ذو معنی الفاظ کا استعمال
- ۴۔ علم بیان کی بنیادی اصطلاحوں مثلاً تشبیہ، استعارہ، کنایہ، مجاز مرسل کی تعریف
- ۵۔ شعری اصطلاحات (مصرع، شعر، بند، مطلع، مقطع، قافیہ، ردیف) کی تعریف
- ۶۔ مہتمد اور خیر کا فرق اور آگاہی
- ۷۔ روزمرہ اور محاورے کے لحاظ سے غلط فقرات کی درستی
- ۸۔ مختلف اصناف سخن میں امتیاز
- ۹۔ مختلف انداز بیان (ادبی، صحافتی، دفتری، قانونی، نگہبانی) میں امتیاز کرنا
- ۱۰۔ مرکب ناقص اور مرکب تام میں فرق
- ۱۱۔ مکالمہ / روداد نویسی
- ۱۲۔ خط (رسمی اور غیر رسمی)

جملے کے اجزائے ترکیبی

جملے کے اجزائے ترکیبی: جملہ الفاظ کے ایسے مجموعے کا نام ہے، جس سے بات پورے طور پر سمجھ آجائے۔ ہر جملے کے دو حصے ہوتے ہیں، جن کا آپس میں گہرا تعلق ہوتا ہے۔ اس تعلق کو قواعد میں اسناد کہتے ہیں۔ جس شخص یا چیز کی نسبت یا تعلق ہوا اسے منہ اور جس کے ساتھ تعلق یا نسبت ہوا اسے منہ الہ کہتے ہیں۔ منہ ہمیشہ اسم (نام) ہوتا ہے۔ منہ کبھی اسم اور کبھی فعل ہوتا ہے۔

مثالیں :- (الف) اور دوڑا۔ (ب) فریہ مغل منہ ہے۔

پہلے جملے میں منہ الہ (اور) اسم ہے جب کہ منہ (دوڑا) فعل۔ دوسرے جملے میں منہ الہ (فریہ) اسم ہے اور منہ (مغل) فعل بھی اسم ہے۔

=====

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

=====

جملہ اسمیہ: وہ جملہ جس میں مسند اور مسند الیہ دونوں اسم ہوں۔ مثلاً: "اسلم شریف" ہے۔ اس جملے میں "شریف" اسم مفت
مسند اور "اسلم" مسند الیہ ہے

جملہ اسمیہ کے اجزاء: ۱۔ اسم یا مبتدا۔ ۲۔ متعلق خبر۔ ۳۔ خبر۔ ۴۔ فعل ناقص۔
جیسے احسن دفتر میں موجود ہے۔ اس جملے میں "احسن" اسم یا مبتدا ہے۔ اور "دفتر میں" متعلق خبر ہے۔ موجود "خبر" ہے "فعل
ناقص" ہے۔

جملے کے اجزاء کو ملحدہ ملحدہ کرنا اور ان کے باہمی تعلق کو ظاہر کرنا ترکیب نحوی کہلاتا ہے۔

جملہ اسمیہ کی ترکیب نحوی: احسن دفتر میں موجود ہے۔

احسن _____ اسم یا مبتدا

دفتر _____ اسم مجرور

میں _____ حرف جار متعلق خبر

موجود _____ خبر

ہے _____ فعل ناقص

سادہ جملہ فعلیہ کی ترکیب

جملہ فعلیہ خبریہ: وہ جملہ جس میں مسند فعل ہو اور مسند الیہ اسم ہو جیسے: اسلم نے قلم سے خط لکھا۔ اس جملے میں "لکھا" مسند فعل
ہے "اسلم" مسند الیہ ہے۔

جملہ فعلیہ کے اجزاء: ۱۔ فعل ۲۔ قائل ۳۔ مفعول ۴۔ متعلق فعل

مثلاً: اسلم نے قلم سے خط لکھا۔

اس جملے میں لکھا "فعل" ہے۔ اسلم "قائل" خط "مفعول" اور قلم سے "متعلق فعل" ہے۔

ترکیب نحوی: جملے کے اجزاء کو الگ الگ کرنا اور ان کے باہمی تعلق کو ظاہر کرنا ترکیب نحوی کہلاتا ہے۔

"تمینہ نے تصویر بنائی ہے" کی ترکیب نحوی لکھیں۔

تمینہ _____ قائل - نے _____ ملامت قائل

تصویر _____ مفعول - بنائی _____ فعل

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

جملہ اسمیہ اور فعلیہ میں امتیاز کرنا

جملہ اسمیہ: ایسا جملہ جس میں مسند اور مسند الیہ دونوں اسم ہوں، جملہ اسمیہ کہلاتا ہے جیسے:

(الف) اکبر بہادر ہے۔

(ب) زید بزدل تھا۔

(ج) لڑکے چالاک ہیں۔

ان تین جملوں میں مسند الیہ (اکبر، زید اور لڑکے) اسم ہیں۔ اسی طرح مسند (بہادر، بزدل اور چالاک) بھی اسم ہیں۔

اسیہ جملے کے مسند و ذیل تین اجزاء ہوتے ہیں۔

مسند الیہ: اسے مبتدئ بھی کہتے ہیں۔ اوپر کی مثالوں میں اکبر، زید اور لڑکے مسند الیہ ہیں۔

مسند: اسے خبر بھی کہتے ہیں۔ اوپر کی مثالوں میں بہادر، بزدل اور چالاک مسند ہیں۔

فعل تا قص: فعل تا قص سے زمانے کا قصین ہوتا ہے اوپر کی مثالوں میں ہے، تھا، اور ہیں فعل تا قص ہیں۔

جملہ فعلیہ: ایسا جملہ جس میں مسند الیہ اسم اور مسند فعل ہو۔ جیسے:

(الف) وہ پڑھتا تھا۔ (ب) عائشہ روتی ہے۔

(ج) میں کھانا کھاتا ہوں۔

ان تین جملوں میں مسند الیہ (وہ، عائشہ اور میں) اسم ہیں جب کہ مسند (پڑھتا، روتی اور کھاتا) فعل ہیں۔ فعلیہ جملے

کے اجزاء اور جزیل ہیں:

مسند الیہ:

اسیہ جملے کے مسند الیہ کو مبتدئ کہتے ہیں جب کہ مسند کو خبر۔ مثالیں دیکھیں۔

(الف) عادل اچھا تھا۔ (ب) اسلم نالائق ہے۔

(ج) پتھر سخت ہے۔ (د) کلزی مضبوط ہے۔

ان مثالوں میں عادل، اسلم، پتھر اور کلزی مبتدئ ہیں۔ جبکہ اچھا، نالائق، سخت اور مضبوط (مسند) خبر۔

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

دُود معنی الفاظ

دُود معنی الفاظ:

کچھ الفاظ دُود معنی ہوتے ہیں یعنی ایسے الفاظ جن کے دو ملہوم ہوں مثلاً

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
تکرار	۱۔ جھگڑا ۲۔ بار بار	عرض	۱۔ گزارش ۲۔ چوڑائی
مطلع	۱۔ غزل اور قصیدے کا پہلا شعر ۲۔ طلوع ہونے کی جگہ	آب	۱۔ پانی ۲۔ چمک
قلم	۱۔ صفائی ۲۔ لکھنے کا آلہ	کان	۱۔ پودے کی شاخ ۲۔ عضو
چاہ	۱۔ سعدن ۲۔ کنواں	مہر	۱۔ سورج ۲۔ محبت
گزر	۱۔ گزرتا ۲۔ گزراؤ قات	لگن	۱۔ برتن ۲۔ لگاؤ۔ محبت
مد	۱۔ دریا کا چڑھاؤ ۲۔ حساب کا میخ	گلستان	۱۔ باغ ۲۔ سعدی کی کتاب
عرض	۱۔ چوڑائی ۲۔ التماس	آہنگ	۱۔ اربوہ ۲۔ آواز
تال	۱۔ تالاب ۲۔ وزن	بار	۱۔ بوجھ ۲۔ دفعہ۔ ہاری
یولی	۱۔ زبان ۲۔ غلامی	بری	۱۔ پاک ۲۔ نکلی
یوتا	۱۔ لگانا ۲۔ چھوٹا	رقم	۱۔ روپیہ ۲۔ لکھنا

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

۱۔ مقام	شکل	۱۔ تفریح	شرح
۲۔ پگڑی		۲۔ قانون	
۱۔ طاقت	مور	۱۔ قاضی	عالم
۲۔ چھٹی		۲۔ دنیا	
۱۔ مثل	مثال	۱۔ جندگی	میل
۲۔ طرح		۲۔ ملاپ	
۱۔ مہارت	ملکہ	۱۔ مسلمان	مسلم
۲۔ ہنرمند		۲۔ بچہ	
۱۔ حکیم	دید	۱۔ خوراکیں	غصہ
۲۔ کتاب		۲۔ سائنس	
۱۔ موت	اجل	۱۔ جلا	ہر
۲۔ بزرگ		۲۔ گفت	

علم بیان کی بنیادی اصطلاحوں مثلاً تشبیہ، استعارہ، کنایہ، مجاز مرسل کی تعریف

تشبیہ

تشبیہ: کسی ایک چیز کو کسی مشترکہ خوبی یا برائی کی وجہ سے کسی دوسری چیز جیسا قرار دینا "تشبیہ" کہلاتا ہے۔

تشبیہ کی مثالیں:

بکر شیر جیسا بہادر ہے۔

زید حاتم کی طرح حق ہے۔

مجید کوئے کی طرح سیاتا ہے۔

ہمیں طوطے کی مانند رہتا ہے۔

آپ نے دیکھ لیا کہ "سعادۃ" کی وجہ سے "زید" کو "حاتم" سے مشابہ ظاہر کیا گیا ہے۔ اسی طرح شیر بڑا بہادر اور دلیر ہوتا ہے۔

بکر کی بہادری کی قرینہ میں اسے شیر کی مانند کہا گیا ہے۔

Visit www.downloadclassnotes.com for Notes, Old Papers, Home Tutors, Jobs, IT Courses & more.
(Page 241 of 285)

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

استعارہ

استعارہ: استعارے کے لغوی معنی اُدھار لینا کے ہیں۔ علم بیان کی اصطلاح میں کسی چیز کے معنی عارضاً یا مستعار لے کر دوسری چیز کے لیے استعمال کرنا، استعارہ کہلاتا ہے۔ ان دونوں میں تشبیہ کا تعلق ضروری ہے۔ استعارہ میں ہمیلی چیز کو "مستعار لہ"، (جس کے لیے کوئی معنی اُدھار لیا جائے، دوسری چیز کو مستعار منہ، (جس کے معنی اُدھار لیا جائے) اور دونوں کے درمیان مشترکہ صفت کو درجہ جامع کہا جاتا ہے۔ استعارے میں مستعار لہ، کا ذکر نہیں کیا جاتا۔ اس کی جگہ پر مستعار منہ، آتا ہے۔ مستعار منہ، اپنے حقیقی معنی نہیں دیتا، بلکہ مستعار لہ، کے معنی دیتا ہے۔ استعارے کی مندرجہ ذیل مثالیں دیکھیں:

- (الف) ماں نے کہا: میرا چاند سوراہ ہے۔ (ب) اس کی چٹکیوں پر ستارے چمک رہے ہیں۔
(ج) پاکستانی شیروں نے بھارتی گیدڑوں کو جھکا دیا۔ (د) عرب کا چاند طور ہو اٹو کفر کے اندھیرے چھٹ گئے۔
(و) پنڈی اکیس برس نے سارے کھلاڑیوں کے چمکے چمکا دیے۔

ہمیلی مثال میں چاند مستعار منہ، ہے جو بچے کے معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ دوسری مثال میں ستارے کا لفظ آنسوؤں کے لیے آیا ہے۔ تیسری مثال میں پاکستانی شیر سے پاکستانی فوجی اور بھارتی گیدڑ سے بھارت کے فوجی مراد ہیں۔ چوتھی مثال میں عرب کا چاند (مستعار منہ) حضور ﷺ کے لیے مستعار لیا گیا ہے۔ آخری مثال میں پنڈی اکیس برس پاکستان کے حیدر قائد باڈر شعیب اختر کے لیے مستعار ہے۔ استعارے کے استعمال سے بیان میں خوب صورتی اور دل کشی پیدا ہو جاتی ہے۔

استعارہ: لغت میں عارضاً لینے اور کچھ دیر کے لیے ہانگ لینے کو کہتے ہیں۔ یعنی ہم نے لفظ "شیر" کو عباس کے لیے اور لفظ "چاند" کو بچے کے لیے عارضاً لے لیا۔

استعارے کی تعریف: کسی ایک چیز کو کسی مشترکہ خوبی، برائی یا نقص کی وجہ سے بعینہ دوسری چیز قرار دے دینا "استعارہ" کہلاتا ہے۔ جیسے: بہادر کو شیر۔ بزدل کو گیدڑ۔ شریر لڑکے کو شیطان کہنا۔

کنایہ

کنایہ: کنایہ کے لغوی معنی چھپی ہوئی بات کرنے کے ہیں۔ اصطلاح میں کنایہ ایسے لفظ یا لفظوں کے مجموعے کو کہا جاتا ہے جو عجازی یا طبعی حقیقی معنوں کے لیے استعمال کیے جائیں۔ کنایہ کے عجازی معنی لغوی معنی سے کچھ نہ کچھ تعلق رکھتے ہیں۔ مگر یہ تعلق تشبیہ کا نہیں ہوتا۔ کنایہ کی چند مثالیں دیکھیں:

- (الف) اس کو کالے نے کانا۔ کالیاں سانسے کا کنا ہے۔
(ب) بچے کو مرے بعد دیکھ کر ماں کا کچھ ٹھنڈا ہوا۔ کچھ ٹھنڈا ہونا یہاں کنایہ ہے خوشی اور راحت کے لیے۔

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

- (ج) اپنے سفید بالوں کا کچھ خیال کرو۔ سفید بال یہاں بڑھاپے کے لیے کنایہ ہیں۔
(د) جب سے چو لھا لفظ اہوا، کسی رشتے دار نے خبر نہ لی۔ چو لھا لفظ اہوا غریب کے لیے کنایہ ہے۔
(و) وہ بڑا تنگ دل ہے۔ تنگ دل، گھٹیا اور سنجوس آدمی کے لیے کنایہ ہے۔
- کنایہ: ایک لفظ کو طرح طرح سے استعمال کرتے ہیں، اس سے رفتار تک خوبیاں پیدا ہوتی ہیں تشبیہ، مہاز اور استعارہ میں اس کے کچھ نمونے آپ نے دیکھ لیے۔ لفظ کے استعمال کا ایک اور ذرا دیکھئے:
- شتر بے مہار: زبان دراز۔ بیہود باتیں کرنے والا۔
پیٹ کا ہلکا: راز کی بات کہہ دینے والا۔

ذکوہ بالا کلمات کنایہ ہیں۔ "شتر بے مہار" اور "پیٹ کا ہلکا"۔ "شتر بے مہار" کا معنی ہے۔ "وہ اونٹ جس کی تکمیل نہ ہو۔" دوسرے مرکب کا معنی ہے۔ "پتلے اور ہلکے پیٹ والا آدمی" لیکن جب ان کلمات سے ایسے معانی مراد لیے جائیں جو ان کے اصلی معنوں کے لئے لازمی یا معنائی ہیں تو اس لفظ یا کلمے یا مرکب کو کنایہ کہیں گے۔ جب اونٹ کے گھیل نہ ہوگی تو لازماً وہ ہلکا پھرے گا۔ ہلکے پیٹ کی لازمی صفت یہ ہوگی کہ کوئی چیز اس میں نہ ٹھہرے گی۔ علم بیان کی یہ بہت اچھی صفت ہے۔ جس سے بیان میں لطف پیدا ہوتا ہے اور بات واضح طور پر بیان بھی نہیں ہوتی۔

کنایہ کے معانی ہیں اشارے سے بات کہنا اور کنایہ کی تعریف ہے: "کسی لفظ سے ایسی بات مراد لیتا جو اس کے معنوں کو لازم ہو۔"

مجاز مرسل کی تعریف

مجاز مرسل کی تعریف:

- اگر کسی لفظ کو حقیقی یا لغوی معنی کے بجائے غیر حقیقی یا مرادی معنوں میں استعمال کیا جائے اور حقیقی و مجازی معنوں میں تشبیہ کا تعلق نہ ہو مگر کوئی تعلق ضرور ہو، اسے مجاز مرسل کہا جاتا ہے۔ مجاز مرسل کی کئی صورتیں ہیں، جیسے:
- ۱۔ بیز کر ٹھل مراد لینا۔ مثال: اس نے کانوں میں اٹھیاں دے لیں۔ یہاں اٹھیاں مجاز مرسل ہے۔ کیوں کہ کانوں میں پوری یا اٹھلی کا کچھ حصہ دیا جاتا ہے، پوری اٹھلی نہیں دی جاتی ہے۔
 - ۲۔ ٹھل کہ کر بیز مراد لینا۔ مثال: میں پاکستان میں رہتا ہوں۔ یہاں پاکستان مجاز مرسل ہے، کیوں کہ میرا گھر پاکستان کے کسی ایک شہر کے کسی ایک محلے میں ہے، پورے پاکستان میں نہیں۔

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

۴۔ مطرف کہ کر ظرف مراد لیتا۔ مثال: چائے چلے پر دھری ہے۔ چائے چلے پر نہیں دھری جاتی بلکہ چٹکی یا دھجی دھری جاتی ہے، جس میں چائے فٹی ہے۔

۵۔ سبب کہ کر مسبب (نتیجہ) مراد لیتا۔ مثال: آج بادل خوب برسے۔ بادل نہیں برستا بلکہ ہادش برستی ہے۔ بادل سبب ہے اور ہادش مسبب ہے۔

۶۔ مسبب (نتیجہ) کہ کر سبب مراد لیتا۔ مثال: افسوس! اس کے ہاتھ سے سب کچھ نکل گیا۔ ہاتھ مسبب ہے اور اقتدار یا حکمرانی سبب ہے۔ ہاتھ سے نکل گیا یعنی اب حکومت یا اقتدار نہیں رہا۔

مجاز مرسل کی تعریف: وہ لفظ جس کے معنی مراد ہوں مگر حقیقی اور مراد معنوں میں تشبیہ کا تعلق نہ ہو۔ لفظ جب

پہلے معنوں میں استعمال ہو تو یہ استعمال "حقیقت" کہلاتا ہے اور جب دوسرے معنوں میں استعمال ہو تو "مجاز" ہے۔

(۱) یونین کی صدارت تک اس کا ہاتھ نہیں پہنچتا۔ (۲) ہم آپ کی چشم حمایت کے محتاج ہیں۔

(۳) ایک گلاس ہمیں بھی دیجئے۔

ہاتھ: جسم کا ایک جزو (حقیقی معنی) قدرت و امکان (مجازی معنی)

چشم: آنکھ (حقیقت) توجہ (مجاز)

گلاس: ایک برتن کا نام (حقیقت) پانی (مجاز)

کلمات کا یہ استعمال "مجاز مرسل" ہے۔

شعری اصطلاحات (مصرع، شعر، بند، مطلع، مقطع، قافیہ، ردیف) کی تعریف

مصرع: شعری ایک سطر مصرع کہلاتی ہے۔ ایک شعر میں دو مصرعے ہوتے ہیں۔ پہلے مصرعے کو مصرع اولیٰ اور دوسرے کو مصرع ثانی کہتے ہیں۔

شعر: کلام جو مقررہ اوزان اور بحر میں لکھا جاتا ہے۔ جب کہ نثر میں وزن اور بحر نہیں ہوتی۔ شعر شاعری کا لازمی جزو ہے۔

بند: دو اشعار کا مجموعہ ایک بند ہوتا ہے۔ بند میں تمام معلوم و معلول، مقصد اور بیان پورا ہوتا ہے۔

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

غزل: لغت میں غزل کے معنی "مورتوں سے باتیں کرنا" (مثنیٰ بازین گفتن) یا مورتوں کی باتیں کرنا (مثنیٰ ہوزین گفتن) کے ہیں۔ اصطلاح میں غزل شاعری کی وہ قسم ہے جس میں حسن و عشق کے موضوعات اور تجربات پیش کئے جاتے ہیں۔ غزل کے لہجے میں موسیقی اور ترقم کے عناصر ہوتے ہیں۔ غزل میں مخصوص ملائیں ہوتی ہیں۔ جو غزل کو دوسری ہوائ سے ممتاز کرتی ہیں غزل میں حسن و عشق کے ساتھ ساتھ صوفیہ، اخلاقی اور حیات و کائنات کے مضامین بھی ملتے ہیں۔ غزل کے پہلے شعر کے دونوں مصرعے ہم قافیہ اور ہم ردیف ہوتے ہیں۔ باقی اشعار کے ہر دوسرے مصرعے میں قافیہ موجود ہوتا ہے۔ غزل کا آخری شعر مطلع کہلاتا ہے، بشرطیکہ شاعر نے اس میں اپنا ٹھکانا رکھا ہو۔ غزل کی ایک انفرادی خصوصیت یہ ہے کہ اس کا ہر شعر موضوع کے اعتبار سے مکمل ہوتا ہے۔ اس حوالے سے وہ دوسرے اشعار کا مقابلہ نہیں ہوتا۔

مطلع

مطلع: مطلع کے لغوی معنی طلوع ہونے کا ہونا ہے کی جگہ یا چاند سورج نکلنے کی جگہ ہیں۔ لیکن شاعری کی اصطلاح میں غزل کے پہلے شعر کو مطلع کہا جاتا ہے۔ اس شعر کے دونوں مصرعے ہم قافیہ ہوتے ہیں۔

مثلاً میر کا یہ شعر

میر درد ہے سنے شعر زبانی اس کی اللہ اللہ رے طبیعت کی روانی اس کی
یہ شعر میر کی غزل کا مطلع ہے۔ اس میں زبانی روانی قافیہ ہیں۔ اور دونوں مصرعے ہم قافیہ ہیں۔

مقطع

مقطع: مقطع کے لفظی معنی کاٹنے یا ختم ہونے کے ہیں۔ شعری اصطلاح میں اس سے مراد غزل کا آخری شعر جس میں شاعر اپنا ٹھکانا (مختصر ہم) استواء کرے مقطع کہلاتا ہے۔ جیسے غالب لکھتے ہیں۔

میں نے بھنوں پہ لڑکھن میں اسد سنگ اٹھایا تھا کہ سر یاد آیا
اس میں "اسد" غالب کا ٹھکانا ہے۔

قافیہ

قافیہ: شعر کے آخر میں آنے والے ہم آواز الفاظ کو قافیہ کہا جاتا ہے۔ ہر شعر میں قافیہ تبدیل ہوتا ہے۔ تاہم ان کی صوت (آواز) ایک جیسی رہتی ہے۔ قافیہ کی جمع قوافی ہے۔ قافیے کی چند مثالیں دیکھیں۔

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

دل تادیں تجھے نہ اکیلا ہے
آخر اس درد کی دوا کیا ہے
ہم ہیں مشتاق اور وہ بے زار
یا الہی! یہ مانجہ اکیلا ہے
جانِ قہر پر ڈار کرتا ہوں
میں نہیں جانتا دوا کیا ہے

ان اشعار میں ہوا، دوا، مانجہ اور دھاکا لے لیے ہیں۔ یہ تمام الفاظ ہم آواز ہیں۔

روایف

روایف: روایف کے لغوی معنی سوار کے پیچھے پیٹنے والے کے ہیں۔ شعر کے آخر میں آنے والے لفظ یا الفاظ کے مجموعے کو روایف کہا جاتا ہے۔ چونکہ یہ لفظ یا الفاظ قافیے کے بعد آتے ہیں اس لیے انہیں روایف کا ہم دیا گیا ہے۔ ہر شعر میں روایف کا لفظ یا الفاظ ہو سبب دہرائے جاتے ہیں اور ان میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی۔ روایف کی چند مثالیں دیکھیں:

کوئی امید بر نہیں آتی
کوئی صورت نظر نہیں آتی
موت کا ایک دن معین ہے
خیند کیوں رات بھر نہیں آتی
پہلے آتی تھی حالِ دل پہ نہیں
اب کسی بات پر نہیں آتی

ان اشعار میں الفاظ ”نہیں آتی“ روایف کی مثالیں ہیں۔ یہ الفاظ بغیر کسی تبدیلی کے ہر شعر میں دہرائے گئے ہیں۔

مبتدا اور خبر کا فرق اور آگاہی

مبتدا اور خبر کا فرق اور آگاہی: اسے جملے کے مندرجہ ذیل کو مبتدا کہتے ہیں جب کہ مندرجہ ذیل کی مثالیں دیکھیں۔

(الف) عادل ذہین تھا۔ (ب) اسلم ہلاکت ہے۔

(ج) پتھر سخت ہے۔ (د) کلوی مضبوط ہے۔

ان مثالوں میں عادل، اسلم، پتھر اور کلوی مبتدا ہیں۔ جب کہ ذہین، تالاقتی، سخت اور مضبوط (مُسند) خبر۔

روزمرہ اور محاورے کے لحاظ سے غلط تقررات کی درستی

روزمرہ اور محاورے کے لحاظ سے غلط تقررات کی درستی: اہل زبان کی عام بول چال کو روزمرہ کہا جاتا ہے۔

روزمرہ میں الفاظ اپنے حقیقی معنوں میں استعمال ہوتے ہیں، جب کہ ادبیاد سے زیادہ لفظوں کا ایسا مجموعہ ہے جو اپنے غیر حقیقی معنوں

میں استعمال ہوتا ہے۔ کسی بھی زبان کو درست بولنے یا لکھنے کے لیے اس کے روزمرے اور محاورے سے آشنائی ضروری ہے۔

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

اگر خلاف زبان کوئی لفظ بولنا پالکھا جائے تو وہ غلط شمار ہوگا۔ ذیل میں ایسی چند مثالیں پیش کی جاتی ہیں، جن میں روزمرے یا محاورے کی غلطی موجود ہے۔

غلط فقرات	درست فقرات
آج ہم نے مچھ کھیا ہے۔	آج ہمیں مچھ کھینا ہے۔
اسلم شام کے پانچ بجے اکرم کو ملا۔	اسلم شام کے پانچ بجے اکرم سے ملا۔
تم تو ناک پر مگر نہیں بیٹھنے دیجے۔	تم تو ناک پر کبھی نہیں بیٹھنے دیجے۔
صاحب کا حکم سرتھے پر۔	صاحب کا حکم سر آکھوں پر۔
اگر ممکن ہو سکے تو میرا کام کر دیجیے۔	اگر ممکن ہو تو میرا کام کر دیجیے۔
برام سہرائی فرما کر خط کا جواب جلدی دینا۔	سہرائی فرما کر خط کا جواب جلدی دینا۔
وہ تو ہمیشہ بے پرکی ساتی ہے۔	وہ تو ہمیشہ بے پرکی اڑاتی ہے۔
یہ عورت تو آفت کی پرکالہ ہے۔	یہ عورت تو آفت کا پرکالہ ہے۔
میں نے ریلوے کی ٹکنیں خریدیں۔	میں نے ریلوے کے ٹکن خریدے۔
بارش سے کمرے کا چھت چلنے لگا۔	بارش سے کمرے کی چھت چلنے لگی۔
آج دو آدمیوں میں خوب جگہ ہو۔	آج دو آدمیوں میں خوب جگہ ہوئی۔
بچوں نے تل کر کرہ میں ہماڑ دیا۔	بچوں نے تل کر کرہ میں ہماڑ دی۔
کو اور خیل اڑ گیا۔	کو اور خیل اڑ گئی۔
میرا جیب کٹ گیا۔	میری جیب کٹ گئی۔
ٹنکی کا ارادہ اختیار کرو۔	ٹنکی کی راہ اختیار کرو۔
خند کرنی ابھی نہیں۔	خند کرنا ابھی نہیں۔
میں نے عرض کیا تھا۔	میں نے عرض کی تھی۔
برخورداری شائستہ آگئی۔	برخوردار شائستہ آگئی۔
عرب انبیاء اور اولیاء کی سر زمین ہے۔	عرب انبیاء اور اولیاء کی سر زمین ہے۔

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

اس نے گھر کا مریح کھایا۔	اس نے گھر کا مریح کھایا۔
قاضی نے فتویٰ دے دیا۔	قاضی نے فتویٰ دے دیا۔
یہ شارع عام نہیں ہے۔	یہ شارع عام نہیں ہے۔
خالص گھی آج کل مشکل سے ملتا ہے۔	خالص گھی آج کل مشکل سے ملتا ہے۔
شبِ برات کی رات برکت والی ہے۔	شبِ برات کی رات برکت والی ہے۔
یہ سالن بڑا احرار ہے۔	یہ سالن بڑا احرار ہے۔
دیکھنے و سننے میں بڑا فرق ہے۔	دیکھنے و سننے میں بڑا فرق ہے۔
نہ مطوم افراد نے اسے لوٹ لیا۔	نہ مطوم افراد نے اسے لوٹ لیا۔
میں اس معاملے کی تحقیق کروں گا۔	میں اس معاملے کی تحقیق کروں گا۔
آپ کی حراج کیسی ہے؟	آپ کی حراج کیسی ہے؟
یہ دینی بہت کھٹی ہے۔	یہ دینی بہت کھٹی ہے۔
اس کی سانس پھولا ہوا ہے۔	اس کی سانس پھولا ہوا ہے۔
السلام و علیکم۔	السلام و علیکم۔
ماہِ رمضان کا مہینہ بھی آگیا۔	ماہِ رمضان کا مہینہ بھی آگیا۔
برائے سہریانی کر کے بندھا جائیگا۔	برائے سہریانی کر کے بندھا جائیگا۔
کوہِ ہمالیہ بہت اونچا ہے۔	کوہِ ہمالیہ بہت اونچا ہے۔
وہ بڑا بے پردہ ہے۔	وہ بڑا بے پردہ ہے۔
یہ پھول آپ کی نظر کرتا ہوں۔	یہ پھول آپ کی نظر کرتا ہوں۔
وہ بے ناغہ سکول جاتا ہے۔	وہ بے ناغہ سکول جاتا ہے۔
عیدِ اضحیٰ مسلمانوں کا نہ ہی تہوار ہے۔	عیدِ اضحیٰ مسلمانوں کا نہ ہی تہوار ہے۔
میں نے تمہارا حساب بے باک کر دیا۔	میں نے تمہارا حساب بے باک کر دیا۔
بھوکے کو کھانا کھانا سوا ہے۔	بھوکے کو کھانا کھانا سوا ہے۔
نقطہ چینی کرنا بھی کوئی کام ہے۔	نقطہ چینی کرنا بھی کوئی کام ہے۔

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

بے فصول بات مت کرو۔	فصول بات مت کرو۔
بچے ماسوم ہوتے ہیں۔	بچے مسموم ہوتے ہیں۔
عرض پاک خوبصورت ہے۔	عرض پاک خوبصورت ہے۔
یہ چیزیں تو سرکہ خدہ ہیں۔	یہ چیزیں تو سرکہ خدہ ہیں۔
اس کپڑے کا عرض چالیس میٹر ہے۔	اس کپڑے کا عرض چالیس میٹر ہے۔
فقیر نے صدائے گائی صدائے غم رہی۔	فقیر نے صدائے گائی صدائے غم رہی۔
بیاز میں سرکہ ڈالو۔	بیاز میں سرکہ ڈالو۔
اس کاہل دستا بکھر گیا۔	اس کاہل دستا بکھر گیا۔
اس میں آپ کی نگاہ ہے۔	اس میں آپ کی نگاہ ہے۔
باہل کے سامنے مت جھکو۔	باہل کے سامنے مت جھکو۔
اس آم کا خاتمہ ٹھیک نہیں۔	اس آم کا خاتمہ ٹھیک نہیں۔
میں آپ کا شکور ہوں۔	میں آپ کا شکور ہوں۔
آپ کا غریب خانہ کہاں ہے؟	آپ کا دولت خانہ کہاں ہے؟
کو لبس نے امریکا اچھا کیا۔	کو لبس نے امریکا اچھا کیا۔
وہ آئے روز غیر حاضر رہتا ہے۔	وہ آئے دن غیر حاضر رہتا ہے۔
وہ قصہ سے لال سرخ ہو گیا۔	وہ قصہ سے لال بیٹلا ہو گیا۔
شور کی وجہ سے میری نیند کھل گئی۔	شور کی وجہ سے میری آنکھ کھل گئی۔
اسلام آباد پاکستان کا دار الخلافہ ہے۔	اسلام آباد پاکستان کا دارالحکومت ہے۔
یہ بالکل ٹھیک ہے۔	یہ بالکل ٹھیک ہے۔
سرخ سیاہی سے نہ لکھ۔	سرخ روشنائی سے نہ لکھ۔
یہ آپ کی کرم لوازی ہے۔	یہ آپ کی کرم فرمائی ہے۔
اس پر یہ مثال صادق آتی ہے۔	اس پر یہ مثال صادق آتی ہے۔
جہادی مرض خطرناک ہے۔	جہادی مرض خطرناک ہے۔

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

اس کی بیوی لڑا ہے۔	اس کی بیوی لڑا ہے۔
وہ صحیح سالم پہنچ گیا۔	وہ صحیح سالم پہنچ گیا۔
چمے بکثرت مر رہے ہیں۔	چمے بکثرت مر رہے ہیں۔
وہ بہت گالیاں لگا رہا ہے۔	وہ بہت گالیاں لگا رہا ہے۔
گائے کے اوپر مضمون لکھو۔	گائے کے اوپر مضمون لکھو۔
چور کی داڑھی میں چاول کا دانہ۔	چور کی داڑھی میں چاول کا دانہ۔
پاکستان دن بدن ترقی کر رہا ہے۔	پاکستان دن بدن ترقی کر رہا ہے۔
ایک اتار کئی بیمار۔	ایک اتار کئی بیمار۔
ایک اکیلا دو دوس۔	ایک اکیلا دو دوس۔
آسمان سے گر اور رخت میں اٹکا۔	آسمان سے گر اور رخت میں اٹکا۔
اندھا کیا جانے بسنت کا مڑا۔	اندھا کیا جانے بسنت کا مڑا۔
بوڑھی گھوڑی سرخ لکام۔	بوڑھی گھوڑی سرخ لکام۔
مصل مند کی دھنسی سے بے وقوف کی دوستی اچھی۔	مصل مند کی دھنسی سے بے وقوف کی دوستی اچھی۔
بے کار سے بیکار نہ رہی۔	بے کار سے بیکار نہ رہی۔
جو گر جتے ہیں وہی رہتے ہیں۔	جو گر جتے ہیں وہی رہتے ہیں۔
چیر و تو بدن میں لہو نہیں۔	چیر و تو بدن میں لہو نہیں۔
دودھ کا دودھ لسی کی لسی۔	دودھ کا دودھ لسی کی لسی۔
جور و کا بھائی ایک طرف باقی سارا گھر ایک طرف۔	جور و کا بھائی ایک طرف باقی سارا گھر ایک طرف۔
گھر کا بھیدی نکلا جائے۔	گھر کا بھیدی نکلا جائے۔
یہ منہ اور ماش کی دال۔	یہ منہ اور ماش کی دال۔

مختلف اصناف سخن میں امتیاز

مختلف اصناف سخن میں امتیاز سے مراد اصناف نظم اور اصناف نثر میں فرق کرنا ہے۔

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

اصنافِ نظم

۱۔ حمد: نظم جس میں اللہ تعالیٰ کی تعریف و توصیف بیان کی گئی ہو۔ حمد ایک عربی لفظ ہے، جس کے معنی "تہنیت" کے ہیں۔ اللہ کی تعریف میں کہی جانے والی نظم کو حمد کہتے ہیں۔

۲۔ نعت: پیغمبر اسلام حضرت عمر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدحت، تعریف و توصیف، شائک و خصائص کے نظمیں اندازِ بیاں کو نعت یا نعت خوانی یا نعت گوئی کہا جاتا ہے۔ عربی زبان میں نعت کیلئے لفظ "مدح رسول" استعمال ہوتا ہے۔ نعتیں لکھنے والے کو نعت گو شاعر جبکہ نعت پڑھنے والے کو نعت خواں یا شاعر خواں بھی کہا جاتا ہے۔

۳۔ نظم: نظم سے مراد ایسا صنفِ سخن ہے جس میں کسی بھی ایک خیال کو مسلسل بیان کیا جاتا ہے۔ نظم میں موضوع اور بحث کے حوالے سے کسی قسم کی کوئی پابندی نہیں۔ اس کی مثال یہ ہے کہ ہمارے ہاں نظمیں مشغی اور غزل کے انداز میں لکھی گئی ہیں۔ جدید دور میں نظم اور نثاری سرائل سے گزرتے ہوئے آج کئی حالتوں میں تقسیم ہو چکی ہے، جس کی پانچ بنیادی قسمیں ہیں:

1۔ پابند نظم 2۔ نظم معراء 3۔ آزاد نظم 4۔ نثری نظم 5۔ یک مصرعی نظم

۴۔ غزل: غزل اس آواز کو کہا جاتا ہے جو ہرن کے گلے سے اس وقت نکلتی ہے جب وہ شیر کے خوف سے بھاگ رہی ہوتی ہے۔ لیکن آجکل اس کے کئی اور بھی مطلب لیے جاتے ہیں اس کا آغاز قدسی زبان سے ہوتا ہے۔ لیکن اس سلسلے میں اسکے عربی زبان سے تعلق سے بھی اظہار نہیں کیا جاسکتا۔ کیونکہ عربی صنفِ قصیدہ میں موجود تشبیہ سے ہی غزل کی ابتدا ہوئی۔

غزل کا ایک مطلع ہوتا ہے جس کے دونوں مصرعے ہم قافیہ اور ہم ردیف ہوتے ہیں۔ اس کے بعد غزل کے ہر شعر کا دوسرا مصرع مطلع کے قافیے اور ردیف سے متعلق ہوتا ہے۔ اس طرح یہ سلسلہ جاری رہتا ہے۔ اور پھر آخری شعر میں شاعر اپنا ٹھکانا استعمال کرتا ہے اور اسے مطلع کہا جاتا ہے۔ کلیم الدین احمد نے غزل کو ایک نیم وحشی صنفِ سخن قرار دیا ہے، یعنی غزل کے اشعار میں موضوع کے حوالے سے کوئی ربط نہیں ہوتا اور ہر شعر کا موضوع اور مطلب الگ الگ ہوتا ہے۔

۵۔ قصیدہ: "لفظ قصیدہ عربی لفظ قصد سے بنا ہے اس کے لغوی معنی قصد (امراد) کرنے کے ہیں۔ گویا قصیدے میں شاعر کسی خاص موضوع پر اظہارِ خیال کرنے کا قصد کرتا ہے اس کے دوسرے معنی مغز کے ہیں یعنی قصیدہ اپنے موضوعات و مضامین کے اعتبار سے دیگر اصنافِ شعر کے مقابلے میں وحی نمایاں اور امتیازی حیثیت رکھتا ہے جو انسانی جسم و اعضاء میں مغز کو حاصل ہوتی ہے فارسی میں قصیدے کو چامہ بھی کہتے ہیں۔

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

اردو ادب میں قصیدہ فارسی سے داخل ہوا۔ اردو میں میرنا ربیع سودا اور ابراہیم ذوق جیسے شعراء نے قصیدے کی صنف کو اعلیٰ مقام تک پہنچایا۔ قصیدہ حیات کے اعتبار سے غزل سے ملتا ہے بحر شروع سے آخر تک ایک ہی ہوتی ہے پہلے شعر کے دونوں مصرعے اور باقی اشعار کے آخری مصرعے ہم قافیہ وہم ردیف ہوتے ہیں۔ مگر قصیدے میں ردیف لازمی نہیں ہے۔ قصیدے کا آغاز مطلع سے ہوتا ہے۔ بعض اوقات درمیان میں بھی مطلع لائے جاتے ہیں ایک قصیدے میں اشعار کی تعداد کم سے کم پانچ ہے زیادہ سے زیادہ کوئی حد مقرر نہیں۔ اردو اور فارسی میں کئی کئی سو اشعار کے قصیدے بھی ملتے ہیں۔

۶۔ مرثیہ: مرثیہ عربی لفظ "رثا" سے بنا ہے جس کے معنی مردے کو رونے اور اس کی خوبیاں بیان کرنے کے ہیں۔ یعنی مرنے والے کو رونا اور اس کی خوبیاں بیان کرنا مرثیہ کہلاتا ہے۔ مرثیہ کی صنف عربی سے فارسی اور فارسی سے اردو میں آئی۔ لیکن اردو اور فارسی میں مرثیہ کی صنف زیادہ تر اہل بیت یا واقعہ کربلا کے لیے مخصوص ہے۔ لیکن اس کے علاوہ بھی بہت سی عظیم شخصیات کے مرثیے لکھے گئے ہیں۔ اردو میں مرثیہ کی ابتداء دکن سے ہوئی۔ دکن میں عادل شاعر اور قطب شاعر سلطانوں کے ہائی نامیہ مذہب کے پیر و کار تھے اور وہ اپنے ہاں امام پڑوں میں مرثیہ خوانی کرواتے تھے۔ اردو کا سب سے پہلا مرثیہ گو دکنی شاعر ملا وجہی تھا۔ لکھنؤ میں اس صنف کو مزید ترقی ملی اور میر انیس اور میر دبیر جیسے شعراء نے مرثیہ کو اعلیٰ مقام عطا کیا۔ مرثیہ کا زیادہ استعمال واقعہ کربلا کو بیان کرنے میں ہوتا ہے۔۔۔ مرثیہ کے مندرجہ ذیل حصے ہیں۔

- | | | | |
|----------|-----------|-----------|---------|
| (1) چہرہ | (2) سراپا | (3) رخصت | (4) آمد |
| (5) رجز | (6) جنگ | (7) شہادت | (8) دعا |

۷۔ مخمس: ایسی نظم جو پانچ مصرعوں پر مشتمل ہو مخمس کہلاتی ہے۔

۸۔ مسدس: ایسی نظم جو چھ مصرعوں پر مشتمل ہو مسدس کہلاتی ہے۔

۹۔ رباعی: رباعی عربی کا لفظ ہے جس کے لغوی معنی چار چار کے ہیں۔ شاعرانہ مضمون میں رباعی اس صنف کا نام ہے جس میں چار مصرعوں میں ایک مکمل مضمون ادا کیا جاتا ہے۔ رباعی کا وزن مخصوص ہے، پہلے دوسرے اور چوتھے مصرعے میں قافیہ لانا ضروری ہے۔ تیسرے مصرعے میں اگر قافیہ لایا جائے تو کوئی عیب نہیں۔ اس کے موضوعات مقرر نہیں۔ اردو فارسی کے شعراء نے ہر نوع کے خیال کو اس میں سمویا ہے۔ رباعی کے آخری دو مصرعوں خاص کر چوتھے مصرعے پر ساری رباعی کا حسن و اثر اور زور کا انحصار ہے۔ چنانچہ علمائے ادب اور فصحاء سخن نے ان امور کو ضروری قرار دیا ہے۔

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

اصنافِ نثر

۱۔ مضمون:

کسی متعین موضوع پر اپنے خیالات اور جذبات کا تحریری اظہار مضمون ہے۔ مضمون کے لئے موضوع کی کوئی تید نہیں۔ اردو میں سرسید نے مضمون نویسی کا باقاعدہ آغاز کیا۔ رسالے تہذیب الاخلاق نے مضمون نویسی کی ترویج و ترقی میں اہم کردار ادا کیا۔

۲۔ ڈو معنی الفاظ کا استعمال:

ڈو معنی الفاظ: کچھ الفاظ ڈو معنی ہوتے ہیں یعنی ایسے الفاظ جن کے دو مفہوم ہوں مثلاً

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
تکرار	۱۔ جگہ ۲۔ بار بار	عرض	۱۔ گزارش ۲۔ چڑائی
مطلع	۱۔ غزل اور قصیدے کا پہلا شعر ۲۔ طلوع ہونے کی جگہ	آب	۱۔ پانی ۲۔ چمک
قلم	۱۔ صفائی ۲۔ لکھنے کا آلہ	کان	۱۔ پودے کی شاخ ۲۔ عضو

۳۔ ناول: ناول اطالوی زبان کے لفظ Novecla سے نکلا ہے۔ لغت کے اعتبار سے ناول کے معنی نادر اور نئی بات کے ہیں۔ لیکن صنف ادب میں اس کی تعریف بنیادی زندگی کے حقائق بیان کرنا ہے۔ ناول کی اگر جامع تعریف کی جائے تو وہ کچھ یوں ہو گی "ناول ایک نثری قصہ ہے جس میں پوری ایک زندگی بیان کی جاتی ہے۔" ناول کے عناصر ترکیبی میں کہانی، پلاٹ، کردار، مکالمے، اسلوب اور موضوع وغیرہ شامل ہیں۔

ناول وہ کہانی ہے، جس کی بنیاد حقیقی زندگی پر ہوتی ہے۔ اس میں زندگی کا کوئی ایک دور اس طرح پیش کیا جاتا ہے کہ وہ دور اپنے تمام تر رنگوں کے ساتھ موجود ہوتا ہے۔ کہانی کے واقعات کے بہاؤ میں ایک فطری پن ہوتا ہے۔ اس کے کردار گوشت و پوست کے انسان ہوتے ہیں۔ جن میں خرابیاں بھی ہوتی ہیں۔ اور خامیاں بھی۔ کرداروں کے مکالموں کی زبان، ان کے سرے اور مزاج کے مطابق ہوتی ہے۔

=====

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

=====

۴۔ افسانہ:

افسانہ ہر دو ادب کی نثری صنف ہے۔ لغت کے اعتبار سے افسانہ جموں کہانی کو کہتے ہیں لیکن ادبی اصطلاح میں افسانہ زندگی کے کسی ایک واقعے یا پہلو کی وہ خلافتانہ اور فنی پیش کش ہے جو عوام کہانی کی شکل میں پیش کی جاتی ہے۔ ایسی تحریر جس میں اختصار اور ایجاز بنیادی حیثیت رکھتے ہیں۔ وحدت تاثر اس کی سب سے اہم خصوصیت ہے۔ ناول زندگی کا کل اور افسانہ زندگی کا ایک جز پیش کرتا ہے۔ جبکہ ناول اور افسانے میں طوالت کا فرق بھی ہے۔

افسانہ اور کہانی کی دیگر اصناف میں فرق:

داستان، ناول، ڈراما اور افسانہ بنیادی طور پر کہانی ہونے کے باوجود تکنیک کے اصول و قواعد کے اعتبار سے ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ داستان میں محفل اور تصور کی رنگینی، ڈرامے میں کوئی نہ کوئی کش مکش، ناول میں زندگی کی وسعت اور گہرائی اور افسانہ میں موضوع کی اکائی، یہ امتیازی اور انفرادی خصوصیات ہیں۔

۵۔ ڈراما:

ڈراما جس یونانی لفظ سے ماخوذ ہے، اس کے معنی ہیں ”کر کے دکھانا۔“ ڈراما بھی ایک کہانی ہوتی ہے۔ لیکن اسے کرداروں کی حرکات و سکنات اور مکالموں کی مدد سے پیش کیا جاتا ہے۔ چنانچہ اگر یہ کہا جائے تو بے چارہ ہو گا کہ ڈراما بڑھنے کی چیز نہیں ہے بلکہ پیش کرنے کی چیز ہے۔ اس میں سٹیج، اداکاروں اور مکالموں کی بہت زیادہ اہمیت ہوتی ہے۔ یوں تو ڈراما سٹیج کے تقاضوں کو پیش نظر رکھ کر لکھا جاتا ہے۔ لیکن بعض لوگوں نے ادبی ڈرامے بھی لکھے ہیں۔

۶۔ مکالمہ نویسی:

مکالمہ دو یا دو سے زیادہ آدمیوں کی باہمی بات چیت کو کہتے ہیں۔ اس بات چیت یا گفتگو کے کئی پہلو ہوتے ہیں۔ اسی گفتگو سے ہم ایک دوسرے تک اپنے دل کی بات پہنچاتے ہیں اور ایک دوسرے کے خیالات سے آگاہ ہوتے ہیں۔ مکالمہ زبانی بھی ہوتا ہے اور تحریری بھی۔ اسی سے ایک دوسرے کے جوہر و کردار کا پتا چلتا ہے اور کسی کردار کی شخصیت کل کر سامنے آتی ہے۔ یہی مکالمات ڈرامہ ناول اور افسانے کی جان ہیں۔ انہی کی کامیابی سے ناول، افسانہ اور فلم وغیرہ کی کامیابی کی شہرت بچھتی ہے اور ان ہی سے ہم ایک دوسرے کی قدر و قیمت کا اندازہ کرتے ہیں۔

مختلف انداز بیان (ادبی، صحافتی، دفتری، قانونی، ٹیکنیکی) میں امتیاز کرنا

مختلف انداز بیان (ادبی، صحافتی، دفتری، قانونی، ٹیکنیکی) میں امتیاز کرنا:
جملوں پر غور کیجئے:

- (الف) پاکستان کو ۲۰۰ سالگیا کی بجائے پاکستان کی کیسا سا بنا ہے۔
- (ب) چٹائی نمبری ۲۱۵/ اے کے تحت، علی کی خدمات عہدہ تسلیم کے بعد دی جاتی ہیں۔
- (ج) قرار دیا جاتا ہے کہ فلاں این فلاں تحریرات پاکستان دفعہ فلاں کے تحت فلاں جرم کا مرتکب ہوا ہے۔
- (د) کمیٹی رپورٹ کا ہر ڈویژن اس کا مدلل اور سافٹ ویئر اس کا ذہن ہے۔
- (ه) اگر حیران قبول صادق ہے تو شہد فائق ہے، ورنہ قحوک دینے کے لائق ہے۔

آپ نے غور کیا کہ یہ پانچوں جملے اردو زبان میں ہونے کے باوجود اپنے لہجہ، تہذیب، اسلوب اور لفظوں کے انتخاب کے اعتبار سے مختلف ہیں۔ اختلاف کا سبب ایک طرف وہ بات یا مفہوم ہے، جسے اظہار میں لانا مقصود ہے اور دوسری طرف وہ حقیقی یا فرضی سامعین / قارئین ہیں۔ جن تک بات پہنچانا مقصود ہے۔ گویا مابین الغمیر اور مخاطبین کو لحاظ میں رکھ کر مخصوص ہر ایہ اظہار کا انتخاب کیا جاتا ہے۔ پہلا جملہ کسی اخبار کی خبر ہے، اس لیے اسے صحافتی قرار دیا جاسکتا ہے۔ صحافتی ہر ایہ بیان سادہ ہوتا ہے کہ اخبار کے قارئین میں ہر طرح کے اور ہر ذہنی سطح کے لوگ ہوتے ہیں۔ دوسرا جملہ دفتری زبان کا ہے۔ دفتری زبان کی مخصوص اصطلاحات ہوتی ہیں۔ جنہیں دفتر سے متعلق لوگ سمجھتے ہیں۔ تیسرا جملہ قانونی اور عدالتی زبان کا ہے۔ قانون اور عدالت کی مخصوص زبان ہوتی ہے۔ مخصوص لفظیات اور اصطلاحات ہوتی ہیں، جن کے مفہوم و مطالب طے شدہ ہوتے ہیں اور ابہام سے یک سرپاک ہوتے ہیں۔ چوتھا جملہ ٹیکنیکی زبان کا ہے۔ ہر شعبہ علم کی خاص زبان ہوتی ہے۔ طب، انجینئرنگ، کامرس، طبیعیات، حیاتیات، فلکیات، ان سب کی ہر اہم از زبان ہے۔ اور ہر ایک کی الگ الگ اصطلاحات ہیں، جنہیں متعلقہ شعبہ علم کے اساتذہ، طلبہ اور دیگر متعلقین ہی سمجھتے ہیں۔

غور کریں تو آخری جملہ، دیگر تمام جملوں سے مختلف ہے۔ دیگر جملوں کے مفہوم میں قطعیت اور کامل وضاحت ہے، مگر آخری جملے میں ہلکا سا ابہام ہے۔ ایک اور فرق یہ ہے کہ باقی جملوں میں ایک قسم کا سہا پنا ہے۔ لیکن آخری جملے میں ایک طرح کا حسن موجود ہے۔ پہلے چاروں جملوں میں براہ راست بات بیان کی گئی ہے۔ مگر آخری جملے میں اظہار بالواسطہ ہے۔ جملے میں ابہام اور حسن بالواسطہ اظہار سے ہی پیدا ہوا ہے۔ لہذا ادبی ہر ایہ بیان میں ابہام اور حسن ہوتا ہے۔ اس لیے کہ ادبی اظہار میں خیال اور جذبہ دونوں ہوتے ہیں۔ مگر صحافتی، دفتری، قانونی اور ٹیکنیکی بیان میں صرف خیال اور مطوعات ہوتی ہیں۔ خیال میں قطعیت جبکہ جذبہ میں ایک قسم کی دھند اور ابہام ہوتا ہے۔

=====

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

=====

مرکب ناقص اور مرکب تام میں فرق

مرکب ناقص اور مرکب تام میں فرق:

دو یا دو سے زیادہ لفظوں کے مجموعے کو مرکب کہتے ہیں۔ مرکب کی دو بڑی قسمیں ہیں۔

(الف) مرکب ناقص (ب) مرکب تام

مرکب ناقص:

دو یا دو سے زیادہ لفظوں کا ایسا مجموعہ جو چار یا معلوم ادا کرے اور سننے والے پر اس کا مطلب واضح نہ ہو۔

مثالیں دیکھئے:

(الف) میرا بھائی (ب) کرسی پر (ج) چار آم

(د) مضبوط دھار (و) قیمتی گھڑی وغیرہ۔

مرکب تام:

دو یا دو سے زیادہ لفظوں کا ایسا مجموعہ جو چار یا معلوم ادا کرے اور سننے والے پر اس کا مطلب ابھی طرح واضح ہو۔ مرکب

تام کو جملہ بھی کہتے ہیں۔ مثالیں دیکھئے:

(الف) میرا بھائی بڑا ہے۔

(ب) وہ کرسی پر بیٹھا تھا۔

(ج) میں نے چار آم خریدے۔

(د) یہ گھڑی بڑی مضبوط ہے۔

(و) اسلم نے ایک قیمتی گھڑی خریدی۔

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

- 13- تمام پہاڑوں سمندروں اور دریائوں کے نام مذکور ہیں جیسے کوہِ مالِیہ۔ کوہِ سلیمان۔ کوہِ ہندو کش۔ بحرِ الکاہل۔ بحرِ اوقیانوس۔
ب۔ بحرِ ہند۔ دریائے سندھ۔ دریائے جہلم۔ دریائے چناب۔ گنگا۔ جمنائون ہیں۔
- 14- تمام سیاروں کے نام مذکور ہیں جیسے چاند۔ سورج۔ زہرہ۔ مشتری۔ عطارد۔ زحل۔ مریخ۔ مگر زمین سوٹ ہے۔
- 15- تمام وحالتوں کے نام مذکور ہیں جیسے سونا۔ تانبا۔ نیکل۔ مگر چاندی سوٹ ہے۔
- 16- تمام مہینوں اور دنوں کے نام مذکور ہیں جیسے: محرم۔ سفر۔ ربیع الاول۔ ربیع الثانی۔ جمادی الاول۔ جمادی الثانی۔ رجب۔ شعبان۔ رمضان۔ شوال۔ ذیقعد۔ ذوالحجہ اور جماد۔ ہفتہ۔ اتوار۔ پیر۔ منگل۔ بدھ مگر جمعرات سوٹ ہے۔
- 17- اردو میں انگریزی کے جو الفاظ مستعمل ہیں۔ ان کی تذکیر و تانیث کے لحاظ سے اردو کے مستعمل ادیبوں کی بیرونی کی جاتی ہے مثلاً بائیکل۔ پارٹی۔ میننگ۔ رجسٹر۔ لاری۔ ڈیٹ۔ اکیل۔ کاپی۔ لیوب۔ پلیٹ۔ گلاس۔ لائن۔ سوٹ۔ استعمال ہوتے ہیں اور اسٹیشن۔ ٹکٹ۔ سنول۔ کمیشن۔ ایڈیشن۔ فوٹو۔ آفس۔ گیٹ۔ ڈیم۔ غل۔ مذکور ہوئے جاتے ہیں۔
- 18- مندرجہ ذیل اسماء مذکور ہیں۔
قلم۔ انہار۔ تار۔ ہوش۔ مزاج۔ پیش۔ قبض۔ دہی۔ درد۔ پرہیز۔ مرہم۔ جھاگ۔ مرض۔ ماضی۔ رحمہ۔ پیاز۔ گوند۔
چرچا۔ کھوج۔ گھاٹ۔ انجیر۔ میل۔ خلعت۔ پوریا کلام۔ ایثار۔ انتظار۔ غار۔ سر۔ لالچ۔ کھیل
- 19- مندرجہ ذیل اسماء سوٹ ہیں:
سائیکل۔ ٹاک۔ گیند۔ چھت۔ معراج۔ چپ۔ ڈکار۔ رلو۔ پتنگ۔ آواز۔ کیچڑ۔ گھاس۔ جامن۔ اردو۔ شراب۔ جھاڑ
بکواس۔ دول۔ سوچ۔ اسم اللہ۔ دسترس۔ وعظ۔ ہارون۔ قرازد۔ محراب۔ میو۔ جنگ۔
- 20- مندرجہ ذیل الفاظ مذکور اور سوٹ دونوں طرف مستعمل ہیں۔ آغوش۔ نقاب۔ سانس۔ غور۔ طرز۔ فاتحہ۔ نشاط۔ زہار۔
مترج۔ مالا۔ الماء۔ موٹر۔ آب۔ دگل۔ نشوونما۔ گزند۔

خطوط نویسی / خط (رکی اور غیر رکی)

خط نویسی:

ہم سب دوسروں سے بہت کچھ کہنا چاہتے ہیں۔ اپنے خیالات، اپنے حالات اور اپنے جذبات میں دوسروں کو شریک کرنے کے خواہش مند رہتے ہیں۔ اگر اس خواہش کی تکمیل نہ کر کے رہے تو اسے خط نویسی کہا جائے گا۔

خط: خط ایک تحریری ملاقات ہے جس سے ہم اپنے اپنے حالات ایک دوسرے کو بتاتے ہیں۔ انی وجہ سے خط کو نصف ملاقات کہا جاتا ہے۔

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

نوٹ: عربی زبان میں خط کو مکتوب، لکھنے والے کا کاتب یا مکتوب نگار اور جسے خط لکھا جائے اسے مکتوب الیہ کہا جاتا ہے۔

خط کے حصے:

عموماً خط مندرجہ ذیل حصوں پر مشتمل ہوتا ہے:

- (۱) مقامِ روانگی اور تاریخ (۲) القاب (۳) آداب و تسلیمات (۴) خط کا مضمون
- (۵) اختتامِ مکتوب (۶) کاتب یا خط لکھنے والے کا نام اور پتا (۷) مکتوب الیہ کا پتا

خطوط کی اقسام:

- (۱) نجی خطوط (۲) کاروباری خطوط
- (۳) سرکاری خطوط (۴) مراسلہ جاتی خطوط

القاب و آداب

مکتوب الیہ	القاب و آداب	خاتمہ
والد	محترم ابا جان! السلام علیکم۔	آپ کا بیٹا
والدہ	محترم امی جان! السلام علیکم۔	آپ کا بیٹا
چچا	محترم چچا جان! السلام علیکم۔	آپ کا بھتیجا
چچی	محترم چچی جان! السلام علیکم۔	آپ کا بھتیجا
ماسوں	محترم ماسوں جان! السلام علیکم۔	آپ کا بھانجا
ممائی	محترم ممائی جان! السلام علیکم۔	آپ کا بھانجا
خالہ	محترم خالہ جان! السلام علیکم۔	آپ کا فرما تیردار
خالہ	محترم خالہ جان! السلام علیکم۔	آپ کا فرما تیردار
استاد	استاد محترم! السلام علیکم۔	آپ کا شاگرد
دوست	سید بھائی! چودھری بھائی۔ پیارے دوست السلام علیکم۔	آپ کا سادق
بڑا بھائی	محترم بھائی جان! السلام علیکم۔	آپ کا ننھا بھائی
چھوٹا بھائی	پیارے بھائی! السلام علیکم۔ عزیزم!	آپ کا دادا گرو

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

بڑی بہن	بیاری آپاجان! السلام علیکم۔	آپ کا عزیز بھائی
چھوٹی بہن	بیاری بہن! السلام علیکم۔ معنی آپا!	آپ کا بھائی
سہیلی	عزیز سہیلی! بیاری سہیلی! سہیلی! سہیلی! بانی بیاری! معنی! السلام علیکم۔	آپ کی سہیلی
اجنبی	کرمی! محترمی! فتح صاحب! سید صاحب! کرم بندہ! السلام علیکم	نیاز مند۔ خاکسار۔ خیر اندیش۔ آپ کا مقصد۔ بہی خواہ۔ خیر مطلب۔

خط و قسم کے ہوتے ہیں: رکی اور غیر رکی۔

رکی خط: وہ خط ہوتا ہے جو کسی صاحب اختیار کو بھیجے جاتے ہیں اور ان میں عام طور پر اپنے حالات و مسائل سے اسے آگاہ کیا جاتا ہے۔ اور ان مسائل کے حل کے لئے ایک طرح سے درخواست کی جاتی ہے۔ اسی لیے رکی خط اور درخواست میں کچھ فرق نہیں ہوتا۔ اخبارات کے مدیروں کو لکھے گئے خطوط بھی رکی خطوط کہلاتے ہیں۔

غیر رکی خط: غیر رکی خط وہ ہوتا ہے جو اپنے دوستوں، عزیزوں، والدین اور بے تکلف جاننے والوں کو بھیجے جاتے ہیں۔ چونکہ ان خطوط میں اپنے جذبات اور خیالات کا بے ساختہ ذکر ہوتا ہے، اس لیے انہیں آدمی ملاقات بھی کہا گیا ہے۔

سوال ۱: اپنے والد صاحب کے نام خط لکھیں جس میں انہیں اپنے نتیجے کے بارے میں آگاہ کریں؟

(سکول میں امتحانی نتیجہ کی روداد بیان کرنا)

کریم احسان

یکم مارچ ۲۰۲۲ء

محترم ابا جان! السلام علیکم۔

مہلک ہو۔ یکم اپریل آئی میری کامیابی کی خوشخبری لائی۔ میں بے رنگ ماسکول پہنچا۔ سکول کا وسیع صحن طلبہ سے بھرچا رہا تھا۔ اساتذہ صاحبان تشریف لارہے تھے۔ نونج چکے تو میڈیٹر صاحب جلوہ افروز ہوئے۔ ہر جماعت کی قطار لگ گئی مگر دل دھڑک رہے تھے۔ معلوم نہیں کیا نتیجہ نکلے۔ پاس ہیں یا ٹیبل یا زیر غور۔ خدا خدا کر کے نتیجے کی لہر میں اساتذہ کو ملیں وہ غراں غراں لپٹی لپٹی جماعت میں گئے۔ نتیجہ سنایا۔ پاس ہونے والے طلبہ کی خوشی کی انتہاء تھی۔ وہنا چہ تھے 'گاتے تھے' گمیر

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

کے نعرے لگاتے تھے۔ کبھی سکول زندہ باد کا نعرہ لگتا کبھی ہیڈ ماسٹر صاحب زندہ باد کا نعرہ بلند ہوتا۔ کوئی آدھ گھنٹہ بھی کھیل ہوتا تھا۔ آخر سب لڑکے سکول سے نکل گئے۔ صرف نویں جماعت بیٹھی تھی جو ہیڈ ماسٹر صاحب کی طرف سے آنکھیں لگائے تھی۔ ہیڈ ماسٹر صاحب اٹھے تو ہمارے دل مضطرب تھے۔ انہوں نے نتیجہ سنائے بغیر پاس ہونے والے طلبہ کو مہارک باد دی اور لیل ہونے والے طلبہ کو باجی سی سے نکل کر آئندہ سال زیادہ محنت کر کے اچھے نمبروں میں پاس ہونے کی نصیحت کی۔ پھر نتیجہ سنایا۔ ہمارے فریق کے پانچ لڑکے لیل ہوئے اور باقی ہم سب پاس۔ ہماری خوشی کا ٹھکانا نہ تھا۔ اچھلنے پھلانگنے کوئی چاہتا تھا مگر پاس ادب سے خاموش اپنے اپنے گھروں کو چل دیئے۔ لیل ہونے والے طلبہ گردنیں جھکائے منہ لٹکائے سکول سے نکل گئے۔

بیارے ابا جان! یہ سب آپ کی اور امی جان کی دعاؤں کا صدقہ ہے۔ انشاء اللہ دسویں جماعت امتیازی نمبروں کے ساتھ پاس کروں گا اور وعید حاصل کرنے کے لیے سخت محنت کروں گا۔ امید ہے اللہ تعالیٰ مجھے باجی س نہیں کرے گا۔ آپ بھی دعا کرتے رہیں۔

امی جان کو سلام۔ گڑیا باجی کو دعا۔

آپ کا بیٹا

ا۔ ب۔ ج

سوال 2: اپنی والدہ صاحبہ کے نام خط لکھیں جس میں ان کی خیریت دریافت کیجیے۔

(موسم گرمی کی تعطیلات کا ذکر)

کرو امتحان

یکم جون ۲۰۲۲ء

محترمہ امی جان! السلام علیکم۔

میں نے س۔ ایپریل کو آپ کی خدمت میں خط لکھا تھا۔ آج تک انتظار کر رہا ہوں کہ آپ کا گرامی نامہ آئے تو جواباً کچھ عرض کروں مگر پتھر ہی رہا۔ اب مئی کا مہینہ ختم ہونے کو ہے۔ اور جون کی آمد آ رہی ہے۔ یہ مہینہ خصوصی طور پر گرم ہوتا ہے۔ اسی لیے موسم گرمی کی تعطیلات اس مہینے میں ہو آ کر تھیں۔ امید ہے دس بارہ تاریخ تک تعطیلات ہو جائیں گی اور میں فوراً آپ کی خدمت میں پہنچنے کی کوشش کروں گا اور گھر آکر ابا جان کا ہاتھ بٹاؤں گا اور کاشت کاری میں ان کی مدد کروں گا۔ مجھے بروقت آپ کی محنت کا خیال رہتا ہے۔ خدا کرے کہ آپ کا سایہ ہمیشہ ہمارے سر پر قائم رہے اور ہم آپ کی دعاؤں کی برکت سے اس قابل ہو جائیں کہ

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

ملک اور قوم کی خدمت کر سکیں۔ میں ہر نماز میں آپ کے لیے دعائیں مانگتا ہوں۔ آپ کی دلائل نے مجھے دوسری عصمت میں پہنچایا ہے اور آئندہ بھی میری ترقی میں رشتہ رکھیں گی۔ زیادہ آداب۔

سب۔ ج

سوال 3: اپنے بڑے بھائی کے نام خط لکھیں جس میں انہیں اپنی خیریت سے آگاہ کرنے پر یاد دہانی کرائیں۔
 (خط لکھنے کا تقاضا کرنا)

کمرہ امتحان

۱۵ فروری ۲۰۲۲ء

محترم بھائی جان! السلام علیکم۔

آپ کو گھر سے گئے ہوئے ایک مہینہ ہو گیا ہے۔ مگر آپ نے اپنی خیریت کا ایک خط بھی نہیں بھیجا۔ والدہ صاحبہ بہت پریشان اور فکر مند ہیں۔ خدا کرے کہ آپ بخیر دعائیت ہوں اور ہم لوگوں کی یاد آپ کو بے قرار کرتی رہے۔
 اباجان بھی فکر مند ہیں۔ ننانو جو اباجان کی گردان سے جھٹکا نہیں بسا اوقات آپ کی تصویر کارنس سے اتار لیتے ہیں اور سارے گھر میں لیے پھرتا ہے۔ پر سوں آپا جان آئی نہیں، آپ کا پوچھ رہی ہیں۔ رات دو لکھا بھائی آگئے اور آج دوپہر چلی گئیں۔
 اگر آپ کا خیریت نامہ جلد نہ آیا تو اباجان کی شکل آپ کی لیت دسل کے لیے آفت بن جائے گی وہ آپ کا کوئی عذر قبول نہیں فرمائیں گے۔ بس خیریت اسی میں ہے کہ اپنی خیریت سے جلد از جلد مطلع فرمائیں۔
 زیادہ آداب۔

آپکا بھائی

سب۔ ج

سوال 4: اپنی بہن کے نام خط لکھیے جس میں اسے اپنے ساتھ موسم سرما کی تعطیلات گزارنے کی دعوت دیں۔
 (دوسرے کی چٹھیاں ایک ساتھ گزارنے کے لیے)

کمرہ امتحان

۰۲۔ نومبر ۲۰۲۲ء

محترمہ آپا جان! السلام علیکم۔

آپ کا خط آیا، انی جان کو سنایا، اباجان نے بھی پڑھا، سب خوش ہوئے اور آپ کی صحت و سلامتی کے لیے دعائیں کیں۔

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

ابھی آپ! آپ نے اپنی خیریت تو کبھی 'مگر دو گنا بھائی کے متعلق کچھ نہیں لکھا۔ معلوم ہوتا ہے کہ وہ دورے پر ہیں۔ اگر عمر بے ہونے تو آپ ضرور لکھتیں۔

اچھا تو اب بچو سکول جانے لگا یا نہیں۔ بیماری بہن! بچوں کی بھلائی اسی میں ہے کہ وہ پڑھ لکھ کر بہترین آدمی بنیں۔ ملک کو قابل آدمیوں کی بے حد ضرورت ہے۔ خاندان اور قریبی کا نام اسی سے روشن ہوتا ہے اور یہی روشنی تمام مستحقین کی آنکھوں کے نور کو ڈھاتی ہے۔ دسمبر کی چھٹیوں میں آپ ضرور تشریف لائیں۔ ان دنوں ہم سب بہن بھائی اسٹے تعطیلات گزریں گے۔ اسی جان کی جی بھئی تاکید ہے، لہذا آپ ضرور تشریف لائیں۔ زیادہ آداب زیادہ۔

آپ کا بھائی

ا۔ب۔ج

سوال 5: اپنے چچا جان کے نام خط لکھیں جس میں اپنی چچی کی خیریت دریافت کریں۔

(مزاج پڑی اور چچی کی بیماری پر تشویش ظاہر کرنا)

مکرمہ امتحان

سہ نومبر ۲۰۲۲ء

محترم چچا جان! السلام علیکم۔

شاید آپ نے خط نہ لکھنے کی قسم کھا رکھی ہے۔ اباجان نے خط لکھا۔ جواب نہ دیا۔ اسی جان نے کتبوت بھیجا۔ دسمبر میں ہے۔ اب میں خود یعنی آپ کا بھتیجا خط لکھ رہا ہوں۔ امید ہے کہ جواب سے محروم نہیں رہوں گا۔

سب سے پہلے یہ بتائیے کہ اب چچی جان کی صحت کیسی ہے۔ بخار اترا یا نہیں۔ ڈاکٹر صاحب کی رائے کیا ہے؟ اگر آپ کے ہاں کتنی آئینہ علاج کا ٹکٹن ہے تو انٹن یہاں لے آئیے۔ لاہور میں اچھے سے اچھا اور بہتر سے بہتر علاج میسر آسکتا ہے۔ تکلیف فرمائیے اور چچی جان کو یہاں لے آئیے۔

دسمبر آ رہا ہے۔ جائے کی تعطیلات لا رہا ہے۔ میں حاضر ہونے کی کوشش کروں گا۔ اگر افتخار بھائی آجائیں تو بہت اچھا ہو۔ لاہور کی سیر کریں گے اور مل کر پڑھیں گے۔ میں انہیں بھی خط لکھ رہا ہوں۔ چچی جان کی خدمت میں میرا سلام عرض کر دیں۔ زیادہ آداب۔

آپ کا بھتیجا

ا۔ب۔ج

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

سوال 6: اپنے چھوٹے بھائی کے نام خط لکھیں جس میں اسے بڑی صحبت چھوڑنے اور پڑھائی کی طرف راغب ہونے کی نصیحت کریں۔

(اچھی صحبت اختیار کرنے کے لیے نصیحت)

مکرمہ احسان

۱۲۔ جنوری ۲۰۲۲ء

لوید سہا! السلام علیکم

آپ کا خط آیا، پڑھ کر خوش ہوئی کہ آپ اب صحت یاب ہو گئے ہیں۔ اللہ جلن کا کتب بھی موصول ہوا کہ لوید کو تعلیمی احتیاط کی ضرورت ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ آپ دل لگا کر پڑھنے لکھتے نہیں اور ایسے دوست پیدا کر رکھے ہیں جو شریف کم اور آواز زیادہ ہیں۔ یاد رکھیے ایسے دوستوں کی صحبت تعلیم میں ناکامی اور اخلاق میں پستی کا موجب ہوتی ہے۔ اپنے آپ کو سنبھالو، خوب محنت کرو اور پاکیزہ اخلاق نیکو بنا کہ نہ صرف آپ دولت و سوائی سے نجات پائیں، بلکہ آپ کے بزرگوں کی عزت پر بھی کوئی حرف نہ آئے۔

نوید! آپ میرے چھوٹے بھائی ہیں۔ مجھے حق پہنچتا ہے کہ آپ کو سزا دوں، مگر اب میں ایسا نہیں کر سکتا، بہتر ہے کہ اب ایسے دوستوں کو سلام کرو اور پڑھنے لکھنے میں پوری توجہ صرف کرو۔ احسان سر پہ ہے نہ پڑھو گے، محنت نہیں کرو گے تو مل ہو کر ناک کٹواؤ گے۔ خاندان کے نام پر حرف نہ آئے گا۔ دوستوں میں کیا عزت رہ جائے گی۔ ہاں باپ کو کتنی کوفت ہوگی۔ مجھے امید ہے کہ آئندہ ایسی شکایت نہیں آئے گی اور آپ خود اپنی عزت کا پاس کریں گے۔ زیادہ دعا۔

آپ کا بھائی

لب بچ

سوال 7: اپنے دوست کے نام خط لکھ کر اس کی ناراضگی دور کریں۔

(ناراض دوست کو منانا)

مکرمہ احسان

۱۲۔ اپریل ۲۰۲۲ء

سید بھائی! السلام علیکم

روشنی ہو۔ روغن۔ ہم منانے کو تیار، مگر یہ تو کہہ کر دھڑکے کیوں اس لیے کہ آپ کو منانا جائے، خوشامد کی جائے، معافی مانگی جائے، کیا دوستی روغننے ہی کا نام ہے۔ اب خد چھوڑیے۔ سنا ہے سیدوں کا معاملہ بڑا ہوتا ہے۔ ان کے دل میں ایسی ویسی باتیں جگہ نہیں پاتیں۔ آپ بھی تو سید ہیں، پال فطرت ہیں، پھر یہ روغننا کیا معنی؟

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

اچھا تو آپ سید سے بڑھ کر قبلہ و کعبہ ہیں۔ مان لیں۔ کہیے اب تو خط کا جواب دیجیے گا یا نہیں۔ اگر "نہیں" کا تم ہے اور اسے قائم رکھنا ہے تو میں حاضر ہو کر منتوں گا۔ پاؤں پڑوں گا۔ اس پاک ہستی کا واسطہ دوں گا۔ جس نے آپ کو سید ہونے کا خلعت بخشا ہے۔ نیچے صاحب! آپ سید ہیں تو ہم بھی چوہدری ہیں۔ آپ جھکتا نہیں جانتے تو ہماری گردن میں بھی غم نہیں آسکتا۔ بھائی دوستی میں ادنیٰ بچے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ دوستی تو برابر کا رشتہ ہے 'جب تک رہتی ہے' ہم سزا رہتی ہے۔ اگر برابری نہ رہے تو پوری اور مریدی ہے اور اس کے لیے بیعت کرنا پڑتی ہے۔ کیا اب آپ کی بیعت کی جائے۔ ٹھیک ہے چیری! خط والسلام
آپ کا قصہ
ا۔ ب۔ ج

سوال 8: اپنی سہیلی کے نام خط لکھیں جس میں اسے فراموش کر دینے پر شکوہ کریں۔
(دوستانہ شکوہ کے کھونچکار کو بھلا دیا گیا ہے)

کرہ احسان

۱۱۔ مارچ ۲۰۲۲ء

بیاری روٹی! السلام علیکم۔

کہیے آپ کی طبیعت تو ٹھیک ہے۔ قرب حانقہ میں کمی تو نہیں آگئی۔ مجھے دہم بھی نہ تھا کہ آپ مجھے بھول جائیں گی۔ نئی جگہ پر نئی سہیلیاں بنائے بغیر چارہ نہیں ہوتا۔ مگر ساتھ کھلی کھلی فراموش نہیں ہوتی۔ جس طرح آپ مجھے بھولیں، کیا میں بھی آپ کو بھول جاؤں۔

اپنی امی جان سے پوچھ کر لکھیے اور ضرور لکھیے کہ بھولنا اچھا ہے کہ یاد رکھنا۔ تاکہ اسی کے مطابق میں بھی اب اپنے کو تیار کر سکوں۔ میری امی اور بہن بھائی تو آپ کو یاد کرتے رہتے ہیں پر سر ابا جان بھی پوچھ رہے تھے۔ کیا اب ہمیں یاد کرتے آپ کو برا محسوس ہوتا ہے۔

میں اپر مل کی تعطیلات میں امی جان کے ساتھ آ رہی ہوں۔ مل کر بیٹھیں گے تو کھوؤں کے دفتر کھلیں گے۔ اپنی امی اور ابا جان کو میرا سلام عرض کر دیں۔

والسلام
آپ کی سہیلی
ا۔ ب۔ ج

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

سوال 9: اپنے دوست کے نام خط لکھیں جس میں اُسے اپنی بہن کی شادی پر فضول خرچی پر منع کریں۔

(جھنجھڑ اور شادی کے موقع پر بے جا اسراف کی مذمت کرنا)

مکرمہ امتحان

۱۷۔ مارچ ۲۰۲۲ء

میرے پیارے دوست اکرم!

السلام علیکم۔

آپ کا خط ملا۔ آپ نے لکھا ہے کہ اگلے ماہ آپ کی بڑی ہمشیرہ کی شادی ہو رہی۔ بارات دھوم دھام سے آئے گی۔ چنڈ موسیقی کا ہر دم گرام چلے گا۔ آتش بازی کا مظاہرہ ہو گا، جھنجھڑ کی نمائش ہو گی، مہمانوں کو پُر ٹکلف کھانے کھائے جائیں گے وغیرہ میں یہ خوشخبری سن کر بہت خوش ہوا اور آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے یاد فرمایا لیکن اس سلسلے میں حق کی بات بتانا بھی میرا فرض بننا ہے۔ میرے خیال میں یہ سب چیزیں غیر ضروری، غیر اسلامی اور اسراف پر مبنی ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ فضول خرچی کرنے والے شیطان کے بھائی ہیں۔ حضور اکرم ﷺ کی زندگی ہمارے لیے بہترین اسوہ حسنہ ہے۔ آپ نے اپنی بیٹیوں کی شادیاں کس طرح کیں؟ باہر اٹھ کیسے آئیں؟ مہمانوں کو کیسے کھانا کھلایا؟ اور جھنجھڑ کیا دیا؟

السلام میں سادگی کی تعلیم دیتا ہے اور ہر کام میں کفایت شعاریت کی ترغیب دلاتا ہے۔ آپ کے والدین کو آپ کی دوسری بہنوں اور بھائیوں کی شادیاں بھی کرتی ہیں۔ مجھے آپ کے کہنے کی آمدنی کا بھی علم۔ قرض لے کر برادری میں ناک کٹ جانے کے خوف سے فضول رسوں پر بے دریغ خرچ کرنا کہاں کی عقلندی ہے۔ ہماری حکومت نے آتش بازی اور جھنجھڑ کی نمائش پر پابندی عائد کی ہوئی ہے۔ مہمانوں کی تعداد بھی مقرر کر رکھی ہے، لیکن ہم لوگ قانون کا احترام نہیں کرتے۔

تعلیم کا مقصد اچھے بُرے کی پہچان ہے۔ ہمیں تمام غیر اسلامی رسومات کو ترک کر دینا چاہیے اور ان رسوں پر خرچ ہونے والی رقم لافانی اداروں کو عطیہ دینی چاہیے۔ سماجی برائیاں دور کرنا ہم سب کا فرض ہے۔ میں نے یہ اصول بتا رکھا ہے کہ میں کسی ایسی تقریب میں شرکت نہ کروں جہاں فضول خرچی اور خلاف اسلام رسومات کا مظاہرہ ہو۔ اگر آپ اپنے والدین کو سمجھائیں کہ وہ اپنی بیٹی کی شادی سادگی سے کر لیں تو میں ضرور حاضر ہو جاؤں گا۔ اگر ایسا نہ ہو سکا تو پھر میں حاضر ہونے سے قاصر ہوں۔ امید ہے کہ آپ میری اس صاف گوئی کو معاف کر دیں گے۔ محترم خالو جان اور محترمہ خاندانہ جان کو سلام عرض کر دیں۔ بخئی کلثوم اور اسلم کو دعا لیں۔

والسلام

آپ کا دوست

اسد سہیل

=====

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

=====

سوال 10: بذریعہ وی۔ پی۔ پی کتب منگوانے کے لئے دوکاندار کے نام خط لکھیں۔

(کتابیں منگوانے کے لیے خط لکھنا)

مکرمہ احسان

۲۳۔ اپریل ۲۰۲۲ء

مکرمی جناب منیر صاحب۔ سر تاج پک ڈپو۔ لاہور

السلام علیکم برائے کرم مندرجہ ذیل کتب بہت جلد بذریعہ وی۔ پی۔ پی اور سال فرما کر لوازیں۔ کرم ہو گا۔

۱۔ اسلامی جنگیں جلد اول، دوم، سوم

۲۔ کرد قواعد و انتظامات خیم و دہم

۳۔ فارسی گرامر برائے جماعت خیم و دہم

مخلص

ا۔ ب۔ ج

سوال 11: مسائے کے نام خط لکھ کر اسے ادنیٰ آواز میں موسیقی سننے پر منع کریں۔

(موسیقی بند کرنے کی درخواست کرنا کہ پڑھائی میں دقت ہو رہی ہے)

مکرمہ احسان

۲۲۔ فروری ۲۰۲۲ء

مکرمی جناب شیخ صاحب!

السلام علیکم: آپ جانتے ہیں کہ ہمارے سکول کے امتحانات قریب آ رہے ہیں۔ دن سکول میں گزر جاتا ہے۔ اور رات کا وقت ہی بچا ہوتا ہے جس میں طالب علم پڑھ کر امتحان کے لیے تیاری کر سکتا ہے۔ مجھے یاد ہے کہ آپ کو موسیقی بہت پسند ہے اور عام طور پر ریڈیو کو چلا رکھتے ہیں اور آواز بھی عموماً اونچی ہوتی ہے جس سے میرے مطالعے کی یکسوئی ختم ہو جاتی ہے۔ لہذا آپ سے درخواست ہے کہ اگر رات کو ریڈیو سے فٹل نہ فرمائیں تو احسان ہو گا۔ اگر ریڈیو سنالازی ہو تو آواز کو اتنا کم کر دیں کہ آپ کی دوجاںں صبور نہ کر سکے تاکہ میں بھی کچھ پڑھ کر آپ کو دعا دوں۔ امید ہے آپ ممنونیت کا موقع دیں گے۔

فتنہ السلام

مخلص

ا۔ ب۔ ج

=====

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

=====

سوال 12: ایڈیٹر کے نام خط لکھ کر بذریعہ وی پی پی رسالہ منگوائیں۔

(رسالہ منگوانے کے لیے)

کرمہ احسن

یکم ستمبر ۲۰۲۲ء

کرمی جناب منبر صاحب ماہنامہ نقوش۔ لاہور

السلام علیکم: 'میتس ہوں کہ آپ اپنا باوقار رسالہ "ماہنامہ نقوش" بھیج کر ممنون فرمائیے۔ رسالہ بذریعہ وی۔پی۔پی
بھیجیں اور ایک سال کے لیے میرے نام جاری کر دیں۔ ممنون ہوں گا۔

والسلام

عظم

اسپ۔ج

=====

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

=====

(دشرب کچھ حاضر کرتا ہے۔ کھانے سے قاری ہو کر)

حاجہ: دشر! ملی لاد۔

دشر: یہ لیجیے جناب!

حاجہ: ایک ہزار پچیس روپے ہوئے سب۔ یہ لو پچاس روپے انوم۔

دشر: شکریہ جناب!

رُوداد نویسی

انسان کو زندگی میں طرح طرح کے معاملات کو ضبط تحریر میں لانا پڑتا ہے۔ مثلاً کسی واقعے کی روداد، ذاتی ڈائری، درخواست، مکالمہ یا بین دین کی رسیدیں وغیرہ۔ ذیل میں کلیہ کی رہنمائی کے لیے چند مثالیں پیش کی گئی ہیں۔

روداد: عدالت کی کارروائی اور مقدمے کی کیفیت کو بھی کہتے ہیں۔ کسی تقریب، مجلس، مشاعرے اور ادبی محفل کی صورت حال اور کیفیت یعنی جو کچھ وہاں پیش آیا اسے قلمبند کرنا بھی روداد کہلاتا ہے۔ اس کے علاوہ حادثات و واقعات، جلسوں، جلوسوں کی کیفیت اور آنکھوں دیکھا حال تحریری طور پر بیان کرنے کو بھی روداد کہتے ہیں۔

رُوداد نویسی کے اصول

- لکھنے والے کا مشاہدہ گہرا، نظر وسیع اور انداز اچھوتا ہو، تقریب کا کوئی اہم پہلو اس کی نظر سے اوجھل نہ رہے۔
- جلسے کی نوعیت، تاریخ، مقام، حاضرین اور مقررین کا ذکر ضروری ہے۔
- مقررین کی تقریروں کے اہم نکات، شاعروں کے وہ اشعار جن پر داد ملی ہو اور جناب صدر کے خیالات کا خلاصہ حسن ترتیب اور حسن ادا کے ساتھ پیش کرنا چاہیے۔
- روداد میں واقعیت ہونی چاہیے۔ اس میں حسن ادا ہونا چاہیے۔ مگر اس قدر زیادہ نہیں کہ روداد ایک مضمون معلوم ہو،
- آغاز کا پیرا اگر اہم موضوع کے مناسبت سے تعارفی حیثیت کا ہونا چاہیے۔ انداز سادہ اور پر وقار ہونا چاہیے۔
- ایک روداد نویس (رپورٹر) کو اپنی رائے، تبصرے یا تنقید سے گریز کرنا چاہیے۔ بلکہ یہ بتانا چاہیے کہ سامعین کا کسی مقرر، شاعر یا ادیب کے بارے میں مجموعی تاثر کیا تھا۔

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

سوال نمبر 1: یوم قائد اعظم کے منائے جانے پر روداد کا ایک مختصر سا مودوش کیا جاتا ہے۔

1- یوم قائد اعظم کی روداد

سکول میں ہر سال بڑے اہتمام اور جوش و خروش سے یوم قائد اعظم منایا جاتا ہے۔ اس بار بھی قائد اعظم کے یوم ولادت کے موقع پر ایک شاندار اور بڑے وقار تقریب کا اہتمام کیا گیا۔ اس تقریب کا لہجہ سکول ہال میں منعقد ہونے والا جلسہ تھا جس کے لیے تحریک پاکستان کے ممتاز قائدین کو مدعو کیا گیا تھا تاکہ وہ اپنے چشم دید مشاہدات اور تجربات کی روشنی میں طلبہ کو حصول پاکستان کی تاریخ ساز جدوجہد کے مختلف پہلوؤں سے آگاہ کریں۔

جلسہ ٹھیک دس بجے شروع ہوا۔ کارروائی کا آغاز تلاوت کلام پاک سے کیا گیا۔ صدارت کے فرائض سکول کے پرنسپل صاحب نے انجام دیے۔ سٹیج سیکرٹری کا فریضہ سکول کے سینئر نیچر جناب سلیمان بشیر نے سنبھالا۔ مقررین کو خطاب کی دعوت دینے سے پہلے سٹیج سیکرٹری نے جامع انداز میں قائد اعظم کی سیرت و کردار اور ان کے افکار پر روشنی ڈالی۔ اس کے بعد وہ ایک ایک کر کے دوسرے مقررین کو تقریر کی دعوت دیتے رہے۔ مقررین نے بہت خوبی سے تحریک پاکستان کے مختلف مراحل پر روشنی ڈالی۔ ان کی تقریروں سے پوری طرح واضح ہو گیا کہ برصغیر کے مسلمانوں کو یہ سمجھنے میں دیر نہ لگی کہ وہ تاریخ کے ایسے موڑ پر آ پہنچے ہیں جہاں ان کی موت و حیات کا فیصلہ ہونے والا ہے۔ اگر انہوں نے تحریک پاکستان کا ساتھ لپٹے پورے عزم اور استقامت سے نہ دیا تو مخالف قوتیں ان کی قومی ہستی کو ملبا میٹ کر کے رکھ دیں گی۔

سکول کے طلبہ کے ذہن نشین ہو گیا کہ ان کے آباؤ اجداد نے حصول پاکستان کے لیے بے مثل قربانیاں پیش کیں، یہ انہی کا فریضہ ہے کہ آج ہم قوموں کی برادری میں سر اٹھا کر چلنے کے قابل ہیں۔ جناب صدر نے آخر میں اپنے اختتامی کلمات میں معزز مہمانوں، مقررین اور حاضرین جلسہ کا شکریہ ادا کیا اور اجلاس کے اختتام کا اعلان کیا۔

سوال نمبر 2: اپنے سکول میں منعقد ہونے والی تقریب "بلسلہ یوم اقبال" کی روداد لکھیں۔

2- روداد بلسلہ یوم اقبال

علامہ اقبال کے یوم ولادت کے حوالے سے 9 نومبر 2020 کو ایف جی سکول راولپنڈی کے جہلی ہال میں ایک خصوصی تقریب ہوئی۔

مہمان خصوصی کے بروقت پہنچنے پر تقریب کا باقاعدہ آغاز بھی تلاوت کلام پاک سے بروقت ہوا۔ تلاوت کے بعد کلاس جم کے طالب علم علی شیر نے سرود کاکات گیت کی بارگاہ میں نذرانہ نعت پیش کیا۔ اس کے بعد

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

کلاس دہم کے طالب علم محمد عمران نے اقبال اور تصور عشق کے حوالے سے تقریر کی اس نے اقبال کی زندگی اور کام سے مشعلوں کے ذریعے اس نکتے کی وضاحت کی کہ اُن کا دل عشق رسول ﷺ کے جذبے سے کس طرح لبریز تھا۔ ان طلباء کے سٹیج سیکرٹری نے مہمان خصوصی سے درخواست کی کہ وہ فکرِ اقبال کے حوالے سے اپنے قیمتی خیالات سے حاضرین کو مستفید کریں۔ مہمان خصوصی نے اقبال کی شخصیت پر گفتگو کرتے ہوئے خاص طور پر اس امر کا اظہار کیا کہ عصر حاضر میں فکرِ اقبال پر عمل ہی ہماری ملکی و ملی بقا کا انحصار ہے اس کے نتیجے میں ہم اپنے معاشرے میں موجود سلبی گہرائیوں اور قوی سطح پر ظاہر ہونے والی منفی اخلاقی اقدار سے ہمٹا کر ترقی کے راستے پر گامزن ہو سکتے ہیں۔ انہوں نے طلباء کو تلقین کی کہ وہ فکرِ اقبال کی پیروی کرتے ایک مضبوط اور مستحکم پاکستان کی تعمیر و تشکیل میں اپنا کردار ادا کریں۔ اس کے بعد سٹیج سیکرٹری نے تقریب کے اختتام کا اعلان کیا۔ مہمان خصوصی، اساتذہ کرام اور مقرر طلباء کی چائے کے ساتھ ضیافت کی گئی جبکہ باقی طلباء نے اپنے اپنے گھروں کا رخ کیا۔

سوال نمبر 3: تقریب یوم آزادی کی روداد قلمبند کیجئے۔

3۔ روداد تقریب یوم آزادی

آزادی جیسا نعمت ہے اس نعمت کی قدر ایک غلام ہی جانتا ہے انسان کو باشعور ہستی ہے۔ ایک پرندہ جب بچرے میں قید ہوتا ہے تو وہ آزادی کے لئے تڑپتا ہے۔ زندہ قوم کی علامت ہے کہ وہ اپنی تاریخ کو یاد رکھتی ہے اور اپنی تاریخ کو ہر آنے والی نسل کے سینوں میں اتارتی رہتی ہے۔

اس سال ہمارے سکول میں بھی یوم آزادی کی تقریب کا اہتمام کیا گیا ہے۔ تقریب کے صدر جناب پرنسپل رانا محمد سمیل تھے اور سٹیج سیکرٹری کے فرائض سینئر لیچر قیصر محمود نے ادا کیے۔

تقریب کا قاعدہ آغاز قرآن مجید کی تلاوت سے ہوا۔ میزبان کے طالب علم راشد عور نے بڑی خوش آہنگی سے قرآن حکیم کی چند آیات تلاوت کیں۔ اس کے بعد نعمت رسول ﷺ کے لئے کلاس نمبر کے ایک طالب علم نے آواز کا ایسا جادو بگایا کہ حاضرین پر سرور و مسرت کی کیفیت طاری ہو گئی۔

اس کے بعد سیکرٹری صاحب نے تقریر کے لئے کلاس دہم کے طالب علم تنویر نیاز کا نام پکارا۔ تقریر کا موضوع تھا تخلیق پاکستان کا مقصد۔ مقرر نے اس بات پر زور دیا کہ ہمیں پاکستان کے بنیادی مقصد کو نہیں بھلنا چاہیے۔ پاکستان کے قیام کا مقصد یہ تھا کہ یہاں اسلامی قوانین کا نفاذ کیا جائے اور اسلامی لادنی مملکت قائم کی جائے لیکن افسوس اتنا عرصہ گزرنے کے بعد بھی ہم اس مقصد کو حاصل نہیں کر سکے۔

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

ایک اور طالب نے اپنی تقریر میں کہا کہ وطن عزیز بے شمار قربانیوں سے حاصل کیا گیا تھا۔ لیکن کس قدر افسوس ناک بات ہے کہ ہم وطن عزیز میں صوبائی، علاقائی اور لسانی زہر پھیلا رہے ہیں۔ آج ہم ایک دوسرے پر کچھ اچھال کر خوش ہو رہے ہیں۔ کوئی پنجاب کو برا کہتے ہیں، کوئی سندھ کو، اور کوئی تلخک کی کافرہ لگاتا ہے۔ کوئی بختون خواہ کا ذہن رکھتا ہے۔ یوں مملکت پاکستان کو ٹکڑے کرنے کی کوششیں کی جا رہی ہیں۔ ایسے لوگ کسی طور پر وطن عزیز کے خیر خواہ نہیں ہو سکتے۔

تحریک پاکستان اور قائد اعظم کے عنوان سے پروفیسر احسان الحق نے جامعہ اوزیر حاصل تقریر کی۔ انہوں نے قائد اعظم کی خدمات کو سراہا اور ثابت کیا کہ وہ ایک عظیم لیڈر تھے۔ انہوں نے مسلمانوں کو ایک پلیٹ فارم پر اکٹھا کیا اور ایک زرغ مضمین کیا۔ قائد اعظم کی شب و روز محنت سے اللہ تعالیٰ نے ہمیں پاکستان جیسی عظیم الشان ریاست عطا کی۔ ہمیں چاہیے کہ اس کا دل و جان سے تحفظ کریں۔

آخر میں مہمان خصوصی کو دعوت سخن دی گئی۔ خورشید ساجد، عالم فاضل آدمی ہیں۔ تاریخ پر ان کی نگاہ گہری ہے۔ انہوں نے تخلیق پاکستان کے مختلف مراحل کا ذکر کیا اور نہایت دل سوزی سے نوجوانوں کو اس بات کی تلقین کی کہ وہ ملک کی قدر کریں اور اس کی ترقی کے لئے اپنی صلاحیتوں کو وقف کر دیں۔

مہمان خصوصی کی تقریر کے بعد مجلس نے تمام معزز مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ یوں اس تقریب کا اختتام ہوا۔ مہمانوں کی چائے سے تواضع کی گئی۔

سوال نمبر 4: بازار میں ہونے والے بم دھماکے کی روداد تحریر کریں۔

4۔ بم دھماکے کی روداد

آج ہم حسب معمول نیند سے بیدار ہوئے تھا دھماکا ناشتہ کرنے کے بعد اپنے دفتر روانہ ہوئے۔ مین بازار سے گزرے مین بازار میں بہت ہلچل اور رونق تھی گاڑیوں کا جھوم، گاؤں کے جھوم، موٹر سائیکلوں کا شور، بریڈ می بالوں کی صدائیں، غرض کان پڑی آواز سنانی نہ دیتی تھی۔ مین بازار دھماکا شہر کا معروف ترین بازار ہے یہاں ضرورت کی ہر چیز با آسانی سستے داموں دستیاب ہے۔

2 نومبر صبح 9 بجے جبکہ مین بازار کے پاس جھوم اپنے عروج پر تھا، تمام دفتر کے لوگ بھی گزر رہے تھے کہ ایک زور دار دھماکا کی آواز گونجی جس سے آس پاس کی تمام عمارتوں کے شیشے ٹوٹ گئے۔ دھماکے سے بازار میں ایک ہنگامہ مچ گئی جس کا ہر مرتبہ اٹھا وہ ادھر ہی بھاگ کھڑا ہوا۔ اس وقت کسی کی سمجھ میں نہ آئی کہ کیا واقعہ

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

روٹا ہوا ہے۔ بس ایک قیامت کا منظر تھا بازار میں دھواں کے بادل دکھائی دے رہے تھے ہر کوئی دوسرے کی مدد کرنے کی بجائے اپنی اپنی جان بچانے کی فکر میں تھا۔ جس وقت دھماکے کی آواز آئی میں اس وقت میں بازار کے باہر اپنی موٹر سائیکل شیڈ پر کھڑی کر رہا تھا۔ سڑک پر موجود کچھ پولیس والے اور چند راغبگیر اس سمت بھاگے جدھر سے دھماکے کی آواز آئی تھی میں بھی ان میں شامل ہو گیا۔

ایسا خوفناک منظر تھا جسے الفاظ بیان کرنے سے قاصر ہیں۔ دھواں چھٹنے کے بعد معلوم ہوا کہ ایک خودکش حملہ آور نے کسی سرکاری بس کو چرگٹ کیا ہے۔ جس میں تقریباً پچاس سرکاری ملازم سوار تھے ان میں دس افراد تو موقع پر دم توڑ گئے تھے۔ بقیہ افراد شدید زخمی تھے اور کچھ تھوڑے زخمی۔ لوگوں کی چیخ و پکار اور حالت زار دیکھ کر دل خون کے آنسو رونے لگا۔

اسنے میں حکومت پنجاب کی ایف ایف 1122 اور ایف سی دہلوں کی امدادی گاڑیاں موقع پر پہنچ گئیں پولیس نے قہر گزرنے والے راستوں کو سیل کر دیا اور ایک ایک کر کے لاشوں کو نکالنے لگے۔ زخمیوں کو قریبی ہسپتالوں میں بھجوانا شروع کر دیا۔ میں نے دیکھا کہ کئی لاشوں کے جسم کے ٹکڑے قریبی درختوں پر اٹکے ہوئے تھے۔ لوگوں نے ان ٹکڑوں کو اتار اور اکٹھا کرنے لگے۔ ہر طرف خون کی ندیاں بہہ رہی تھیں۔ گرد و غبار، شور اور زخمیوں کی کراہوں کے باعث ایک ناقابل فراموش منظر تھا۔ لوگ گل مل کر دھاڑیں مار کے رہے تھے اور ساتھ ساتھ ملہ ہٹانے کی کوششیں بھی کر رہے تھے۔ صدر اور وزیر اعظم نے فوری طور پر دھماکے کی پر زور مذمت کی اور کہا کہ ہماری جنگ دہشت گردوں کے خلاف جاری رہے گی۔ انہوں نے مرنے والوں کے درجہ سے تعزیت کی اور مرنے والوں کے درجہ کو تین تین لاکھ اور زخمیوں کو ایک ایک لاکھ مالی تعاون کا اعلان کیا۔ اللہ تعالیٰ ہمارے ملک کو ایسی ناگہانی آفات و بلیات اور دہشت گردی سے محفوظ رکھے۔

سوال نمبر 5: کسی ناقابل فراموش سانچہ کی مراد کیا ہے۔

5- ناقابل قرا مویش سانچہ کی روداد

میں نے اپنی زندگی کے اندر بہت سے واقعات دیکھے ہیں لیکن آج میں ایک ایسے سانحہ کا ذکر کر رہا ہوں جسے میں آج تک فراموش نہیں کر سکا۔

حادثہ سے بڑھ کر سانچہ یہ ہے ۱

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

یہ ان دنوں کی بات ہے کہ جب میٹرک کا طالب علم تھا۔ سردیوں کے دن تھے صبح کے آٹھ بجے ہوں گے کہ میں صدر سے سٹیشن کی طرف جا رہا تھا۔ موسم خاصا غرقوار تھا۔ سردی کی چھین اور شدت کی بجائے ہوا کی معتدل خشکی بڑی سہانی اور بجلی لگ رہی تھی۔ لوگ بچے بوڑھے اور جوان خاصی بڑی تعداد میں سڑکوں پر نکل آئے تھے۔ بڑی رونق اور چہل پھل ہو رہی تھی۔ سائیکل سوار بڑی پھرتی سے بسوں کاروں تاکوں اور پیدل چلنے والے کے پیچھے بچے سے ہوتے ہوئے یہ مادہ جا کا مظاہرہ کرتے دکھائی دے رہے تھے۔ ہر کسی کو جلدی تھی۔ یہ سکولوں سکولوں اور دفاتروں کے کھیلنے کا وقت تھا۔ ایسے میں یہ تیزی، یہ جھلک کوئی تعجب خیز نہیں تھی۔

میں ابھی چند قدم آگے ہی بڑھا تھا کہ کیا دیکھا ہوں ایک تیز رفتار فیکسی اسٹائی فیر دمہ داری کا مظاہرہ کر رہے ہوئے اسٹیشن کے گول چوک کی طرف مڑی تھی اس نے گول چکر نصف ہی کر اس کیا تھا کہ دوسری طرف صدر سے آتے ہوئے ایک نو عمر لڑکے کی سائیکل کے ساتھ دودھ سے ٹکرائی۔ ایک دغراش چچ اس کے منہ سے نکل اور ساری فضا کانپ کر رہ گئی۔ مگر اس کے باوجود یوں لگا جیسے وہ لڑکا لٹنے اور سنہلنے کی کوشش میں ہو۔ کچھ آوازیں سنائی دیں خیر فک کیا ہے۔

مگر یہ دراصل موت سے زندگی کا آخری مقابلہ تھا۔ لوگ ادھر ادھر سے دوڑتے ہوئے بڑھ رہے تھے۔ اور ایک دائرہ کی صورت میں لڑکے کے گرد جمع ہو رہے تھے ان میں بھی شامل تھا۔ سڑک کے وسط میں گورے رنگ کا لڑکا ترپ رہا تھا۔ اس کا سر پٹ چکا تھا منہ اور ناک سے خون بہہ رہا تھا اور اس کے حلق سے بے معنی آوازیں اور کراہیں نکل رہی تھیں۔ افسوس قدر دودھ ناک اور ہولناک منظر تھا میرے جسم کے روکنے کھڑے ہو گئے تھے خون جیسے رنگوں میں منجمد ہو گیا اور دماغ ماؤف ہو گیا تھا۔ میری ایسی حالت تھی کہ جیسے ہوش و حواس کھو چکا ہوں۔ اس کے بعد پولیس والے پہنچ گئے انہوں نے فیکسی ڈریور کو اپنی گمرانی میں لیا۔ فیکسی کا نمبر لائنس وغیرہ دیکھا۔ جائے حادثہ کا نقشہ بنایا اور پھر رپورٹ درج کرنے لگا۔

اس کے ساتھ ایک نخت چیخوں کا شور بلند ہوا کیونکہ لڑکوں کے کا جسم اب ٹھنڈا ہو چکا تھا۔ اور اسکی روح نفس غصہ سے پرواز کر گئی تھی۔ اس کے بعد میں کیا دیکھا ہوں کہ ایک ادیب عمر کا شخص مجمع کو چھڑتا ہوا دھائیں بدلتا ہوا آگے بڑھا یہ اس لڑکے کا باپ تھا پیچھے پیچھے اسکی ماں سر کو ہٹاتی ہوئی بین کرتی ہوئی چلی آ رہی تھی کچھ اور عزیز واقارب بھی ان کے ساتھ تھے۔ لڑکے کا باپ یکدم اپنے بیٹے کی لاش پر گرا اور لپٹ کر دھائیں بدلتے لگا۔ اس کی ماں بچھڑیں کھا کھا کر گرنے لگی۔ غرض ایک کھرام فک کیا۔ پولیس والوں نے آگے بڑھ کر باپ کو اولاد سے جدا کیا۔ دو آدمیوں نے بڑھ کر اسکو سہا دیا کہ اتنے میں اسکی ماں چل کر گری اور فٹن کھا گئی۔ پولیس نے لاش کو ایسپولینس میں ڈالا والدین کو ساتھ بٹھایا اور ہسپتال روانہ ہوئے۔

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

جب ایبویٹس روانہ ہوئی تو میرے کانوں میں کسی کی یہ آواز پڑی کہ اس گھر کا چرخہ اٹھ گیا۔ وہ والدین کا اکلوتا بیٹا تھا۔ اور ساتویں جماعت کا طالب علم تھا۔
میں اس سانحہ کو کبھی نہیں بھلا سکوں گا۔ اسکی یاد جڑوں میں میرے جسم میں کھنکی سی دوڑ جاتی ہے اور میں اب بھی حشر حراہٹ سی محسوس کر رہا ہوں۔
سوال نمبر 6: جلسہ عید میلاد النبی ﷺ کی روداد لکھیں۔

6- جلسہ عید میلاد النبی ﷺ

یوں تو ہمارے شہر میں جشن عید میلاد النبی ﷺ بڑی شان و شوکت سے مناتے ہیں۔ مگر اس سال تو نہایت ہی خشک و احتیاط سے منایا گیا۔ بارہ ربیع الاول کو شہر بھر کے بازاروں میں میلاد منعقد کئے گئے۔ ہمارے سکول نے بھی اس سال عید میلاد النبی ﷺ کے سلسلے میں ایک عظیم الشان جلسہ منعقد کرایا۔ اس سلسلے میں ملک کے نامور طلبہ اور نعت خواں کو بھی بلایا گیا۔

تقریب کو پرموڈ کاربنائے کے لئے پرنسپل صاحب نے بہت محنت کی اور ان کی اس لگن کو دیکھتے ہوئے اساتذہ نے بھی ان کی مدد کی۔ تقریب کو پرموڈ کاربنائے کے لئے دو دن مسلسل محنت کی گئی تاکہ کہیں کوئی غلطی نہ ہو جائے۔ طلبہ نے بھی جوش و خروش سے اس تیاری میں حصہ لیا۔ سکول کی کلاسز کو صاف کیا گیا، کمروں کو سجے سرے سے رنگ و روغن کیا گیا، سکول کے باغیچوں کی تراش و تراش کی گئی پورے سکول میں رنگ برنگی جھنڈیاں لگائی گئیں۔ ایک دن پہلے شاد مہمانے لگا دیئے گئے اور مدد ہوتی کر سی کے ساتھ صوفوں اور کرسیوں کی قطاریں مہمانوں کے لئے ترتیب سے آراستہ کی گئیں۔ غرضیکہ سکول کا رنگ ہی گھر گھر بہت سے طلبہ نے جلسہ میں ہونے والے مقابلہ نعت خوانی اور قرأت میں بھی حصہ لیا۔ ہمارے عربی کے استاد نے طلبہ کی مدد کی جس سے طلبہ میں اعتماد بڑھا۔ 12 ربیع الاول کو تمام مہمان وقت سے پہلے پہنچ گئے۔ پرنسپل صاحب نے خود تمام مہمانوں کا استقبال کیا اور ہادی بدایہ تمام اساتذہ کا ان سے تعارف کرایا۔ تعارف کے دوران پرنسپل صاحب نے تمام اساتذہ کی بڑی تعریف کی اور کہا کہ یہ وہ لوگ ہیں جن پر سکول کو فخر ہے اور آج علم و نور اور آگہی کا یہ سفر ان کی رہنمائی کا ہی نتیجہ ہے۔ اس کے بعد سب اپنی نشستوں پر بیٹھ گئے۔ اسٹیج سیکرٹری نے تقریب کا آغاز کرتے ہوئے ملک کے نامور قاری کو تلاوت کے لئے مدعو کیا۔ انھوں نے سورۃ وطن کی ابتدائی سات آیت تلاوت کیں اور ترجمہ بھی پیش کیا۔ ان کی قرأت اور آواز نے ایک سحر طاری کر دیا اور بے اختیار لوگوں کی زبان سے خراج تحسین کے الفاظ نکلنے لگے۔ اس کے بعد ایک اور مہمان کو آپ ﷺ کی بارگاہ میں نعت پیش کرنے کے لئے مدعو کیا۔ انھوں نے بہت ہی زیادہ انداز میں آپ ﷺ کے حضور نعت کا حدیہ پیش کیا۔

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

اس کے بعد طلباء کے درمیان قرأت اور نعت خوانی کا مقابلہ ہوا۔ طلباء نے نہایت گرم جوشی سے مقابلہ میں حصہ لیا۔ اس کے بعد مہمان خصوصی کو مذاکرہ کا اعلان کرنے کے لئے مدعو کیا۔ انھوں نے تمام طلباء کو سراہا اور ایک ایک طالب علم کو سند دیتے، سر پر ہاتھ پھیرتے اور کچھ تحریری کلمات بھی کہتے ہیں جو بے شک سنائی تو نہ دیتے لیکن ہونٹوں کی جنبش، طالب علم کے چہرے پر کھلتی مسکراہٹ اور پرنسپل صاحب کے مشفقانہ توجہ صورتحال کی عکاسی کے لئے کافی تھی۔ مختصر یہ کہ ہر طالب علم کو اس کا صلہ مل گیا۔ اس کے بعد مہمان خصوصی نے آپ ﷺ کی زندگی پر مختصر اور نہایت اہم روشنی ڈالی۔ مہمان خصوصی نے آپ ﷺ کی زندگی کے مختلف پہلوں پر روشنی ڈالی اور آپ ﷺ کی زندگی پر پلٹے کی تبلیغ بھی کی۔ انھوں نے بہت ہی اچھے انداز سے خطاب کیا اور تمام حاضرین نے ان کے انداز کو سراہا۔

اس کے بعد پرنسپل صاحب نے اسٹیج پر آکر آپ ﷺ کی زندگی پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اور تمام مہمانان خصوصی کا ایک بار دوبارہ شکریہ ادا کیا۔ اور آخر میں آپ ﷺ کے حضور سلام پیش کیا۔ اور تمام مہمانوں کی کھانے سے تواضع کی۔ اس طرح تقریب دو بجے یہ تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔

سوال نمبر 7: تقریب تقسیم اسناد کی روداد لکھیں۔

7- تقریب تقسیم اسناد

انسان کی محنت کا پھل اُسے سرشار کر جاتا ہے۔ اسے کام کی محنت پر حسب توقع نتائج نکلنے پر جو خوشی حاصل ہوتی ہے اسے کسی بچانے سے ہانپ نہیں جاسکتا۔ یہی کیفیت اس دن ہوتی ہے جب طلباء سارا سال محنت سے تعلیم حاصل کرنے کے بعد اسناد حاصل کرتے ہیں۔ لڑکپن کا یہ دور، ان کی تعلیمی جدوجہد اور حصول علم کی تڑپ اس وقت دہانی ہوتی ہیں جب انھیں اسناد کی صورت میں اس کا صلہ ملتا ہے۔

مجھے بخوبی یاد ہے کہ یہ 25 مارچ 2021ء کی ایک خوشگوار صبح تھی۔ ہمارے سکول کا یہ ایک یادگار دن تھا اس روز تمام کامیاب طلباء کو اسناد تقسیم کی جاتی تھیں۔ تقریب کو پروکار اور منظم بنانے کے لئے دو دن تک مسلسل محنت کی گئی تاکہ کہیں کوئی خلاء خامی نہ رہ جائے۔ طلباء نے بھی جوش و خروش سے اس تیاری میں حصہ لیا۔ سکول کی کلاسز کو صاف کیا گیا، کمروں اور دروازوں پر نئے سرے سے رنگ دیا، دیواروں پر تراش و تراخی کی گئی پورے سکول میں رنگ برنگی جھنڈیاں لگائی گئیں۔ ایک دن پہلے شاد مینانے لگا دیئے گئے اور صدارتی کرسی کے ساتھ صوفوں اور کرسیوں کی قطاریں مہمانوں کے لئے ترتیب سے آراستہ کی گئیں۔ غرضیکہ سکول کا رنگ ہی گھبر گیا۔

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

مہمان خصوصی کے طور پر وزیر تعلیم کو مدعو کیا گیا۔ ڈائریکٹر تعلیم خود تمام انتظامات میں دلچسپی لے رہے تھے اور ان کی اس دلچسپی کو دیکھ کر پرنسپل صاحب شاداں و فرماں سکول کے اسٹاف کے ساتھ متحرک تھے۔ مقررہ وقت سے تقریباً 10 منٹ قبل سے وزیر تعلیم تشریف لے آئے انھیں گیٹ ہی پر ڈائریکٹر اور پرنسپل صاحب نے خوش آمدید کہا اور انھیں لے جا کر کرسی صدارت پر تقریب رکھنے کی استدعا کی گئی۔

پرنسپل صاحب نے سکول کے اساتذہ کا فردا فردا تعارف کرایا اور مسکراتے ہوئے کہا یہ وہ لوگ ہیں جن پر سکول کو فخر ہے اور آج علم و نور اور آقا ہی کا یہ سران ہی کی رہنمائی کا نتیجہ ہے۔ وزیر تعلیم اساتذہ سے مل کر بہت خوش ہوئے اور کہنے لگے کہ آج میرا یہ مقام بھی میرے اساتذہ کا مہون مت ہے۔ اس کے بعد سب اپنی نشستوں پر بیٹھ گئے۔

اسٹیج سیکرٹری نے تقریب کا آغاز کرتے ہوئے قاری محمد طیب کو تلاوت قرآن حکیم کے لئے کہا۔ انھوں نے سورۃ رحمن کی ابتدائی سات آیتیں تلاوت کیں اور ترجمہ بھی پیش کیا۔ ان کی قرأت اور آواز نے ایک سحر طاری کر دیا اور بے اختیار لوگوں کی زبان سے تحسین و آئرس اور سبحان اللہ کی آوازیں بلند ہوئیں۔ ان کے بعد آقائے نامدار فخر موجودات، امام الانبیاء علیہ السلام کی بارگاہ میں نعت پیش کی۔ یہ سعادت میٹرک کے طالب علم رشید عثمانی کے حصے میں آئی۔

اس کے بعد بڑے پروقار طریقے سے تقسیم اسناد کا سلسلہ شروع ہوا۔ وزیر تعلیم ایک ایک طالب علم کو سند دیتے، سر پر ہاتھ پھیرتے اور کچھ تعریفی کلمات بھی کہتے ہیں جو بے شک سنائی توتہ دیتے لیکن ہونٹوں کی جنبش، طالب علم کے چہرے پر کھلتی مسکراہٹ اور پرنسپل صاحب کے شفقانہ توجہ صورتحال کی عکاسی کے لئے کافی تھی۔ مختصر یہ کہ ہر طالب علم کو اس کا صلہ مل گیا۔ پرنسپل صاحب نے سکول کی کارکردگی اور پچھلے نتائج پر روشنی ڈالی اور محبت کر دیا کہ ہمارا سکول مطالعے کے دیگر سکولوں کی نسبت زیادہ فعال اور اچھے نتائج کا مظاہرہ کرتا ہے۔ انہوں نے سکول کے چند مسائل کا تذکرہ بھی کیا اور انھیں ان کے حل کے لئے وسائل مہیا کرنے کی استدعا کی۔

وزیر تعلیم نے طلباء، ان کے والدین اور اساتذہ کو اس شاندار کارکردگی پر مبارکباد پیش کی اور اس پر کاغذ کیا کہ آئندہ بھی یہ روایات باقی رہیں گی۔ انھوں نے یہ وعدہ بھی کیا کہ وہ اعلیٰ حکام کے سامنے فروغ تعلیم کے سلسلے میں کچھ نئی تجاویز بھی رکھیں گے کیونکہ آج کی تقریب کے نتیجے میں ان کی سوچ کو بھی ایک نئی جہت ملی ہے۔ انھوں نے جدید ٹیکنالوجی کے حوالے سے کمپیوٹر کی کلاسوں، انفارمیشن ٹیکنالوجی، بیالوجی اور تجربہ گاہوں میں سامان کی فراہمی کے سلسلے میں سرکاری توجہ دلانے کا وعدہ کیا اور خود اپنے صوابدید پر اختیارات کے تحت لائبریری کے لئے ضروری کتابوں کی خرید اور اس کے معیار کی بلندی کے لئے ایک لاکھ روپے کی گرانٹ اور کمپیوٹر کی فراہمی کے لئے مزید ایک لاکھ کی منظوری دلوانے کا وعدہ فرمایا۔ حاضرین نے ان کی علم دوستی کو بے حد سراہا۔ انھوں نے اساتذہ کو دوبارہ مبارکباد پیش کی اور اپنی نشست پر چلے گئے اس طرح تقریب ختم ہو گئی۔

سوال نمبر 8: اپنی ساگرہ کی روداد لکھیں۔

8- ساگرہ

میں نے اپنی ساگرہ بڑی دھوم دھام سے منائی۔ میں نے اپنی ساگرہ کے موقع پر اپنا گھر خوبصورت لڑیوں اور چھنڈیوں سے سجایا ہوا تھا۔ اس کے علاوہ رنگ برنگ کے غباروں کو بھی سجاوٹ کے طور پر لگایا تھا۔ میں نے اپنے بہت سے دوستوں اور رشتہ داروں کو بھی بلایا ہوا تھا۔ جن میں سے بہت سے وقت سے پہلے پہنچ گئے تھے اور باقی پہنچنے والے تھے۔ باورچی خانے میں پکنے والے کھانوں کی خوشبو سارے گھر میں پھیلی ہوئی تھی۔

کئی ننھے ننھنچ بھی اس تقریب میں آئے تھے جو رنگ برنگ کے کپڑوں میں تھیلوں کی مانند لگ رہے تھے۔ تقریباً ایک گھنٹے تک تمام کے تمام مہمان پہنچ چکے تھے۔ میرے تمام دوست میرے لئے بہت سے تحائف لے کر آئے تھے۔ تھوڑی دیر بعد میرے والد صاحب بہت بڑا ایک لے کر آئے اور انہوں نے اس کے ارد گرد آنا نئی موم بتیاں روشن کیں۔

میری والدہ بھی میرے ساتھ آکر بیٹھ گئیں اور مجھ سے باتیں کرنے لگی۔ اس کے بعد میں ایک کانٹے کے لئے اٹھا تو تمام مہمان اور بچے ایک کے ارد گرد کھڑے ہو گئے۔ میں نے تالیوں اور ساگرہ مہارک کی گونج میں ایک کانٹا۔ میں نے ایک کانٹا کر سب سے پہلے اپنی والدہ اور والد کو ایک کھلایا۔ انہوں نے مجھے بہت زیادہ مبارک باد اور دعاؤں دیں اور مجھے اپنے اپنے تحائف بھی دیئے۔ جن کو دیکھ کر میں بہت خوش ہوا۔ اس کے بعد میں نے ایک کانٹا کر باہری باہری تمام لوگوں کو پیش کیا۔

اس کے بعد میرے دوست میرے ساتھ آکر بیٹھ گئے اور میں ان کے ساتھ باتیں کرنا لگا۔ تھوڑی دیر بعد کھانے کا انتظام بھی ہو گیا اور سب لوگ کھانا کھانے میں مصروف ہو گئے۔ اس کے بعد میں نے تحائف کھولنا شروع کر دیے۔ تمام تحائف بہت خوبصورت تھے کسی نے کتابیں تھیلے میں دیں کسی نے سوٹ، کسی نے قلم، کسی نے پرفیوم اور کسی نے پھولوں کا گلہ دست دیا۔ میری والدہ نے میرا دل پسند پرفیوم مجھے گفٹ میں دیا جسے دیکھ کر میں بہت خوش ہوا اور میرے والد صاحب نے مجھے ایک بہت ہی باری گھڑی گفٹ میں دی جو میری کلائی میں بہت خوبصورت نظر آ رہی تھی۔

تقریب کے اختتام پر میں نے اور میرے والدین نے تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کیا اور تمام مہمانوں نے بھی اتنی خاطر مدارت کا شکریہ ادا کیا۔ اس تقریب کی کمرے سے بہت سی تصویریں بھی بنائی گئیں۔ بہت سے مہمان جاچکے تھے اور میں اپنے دوستوں کے ساتھ جا کر خوش گپیوں میں مصروف ہو گیا آہستہ آہستہ تمام مہمان جو ابھی تک نہیں گئے تھے وہ بھی چلے گئے۔ اس وقت رات کے گیارہ بج رہے تھے اور میں بھی تھک چکا تھا اور سونے کے لئے اپنے کمرے میں چلا گیا۔ تقریب اتنی دلچسپ تھی کہ وقت گزرنے کا احساس بھی نہ ہوا۔

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

تذکیر و تانیث

عربی اور سنسکرت کی طرح اردو میں بھی الفاظ کی تذکیر و تانیث پائی جاتی ہے اور اگرچہ خود قاری میں تذکیر و تانیث کا اعتبار نہیں ہے لیکن قاری کے جو الفاظ اردو میں آئے ہیں ان کو بھی اردو میں مذکر یا مؤنث قرار دے دیا ہے بہر کیف اردو میں تذکیر و تانیث کی پابندی کو ملحوظ رکھے بغیر گزارہ نہیں۔

- 1- جن اسموں کے آخر میں "سی" ہو وہ عام طور پر مؤنث ہوتے ہیں۔ جیسے ٹوپی۔ مولیٰ۔ چھڑی۔ ٹوکری۔ روٹی۔ میز می۔ البتہ۔ موتی تھی۔ دبی۔ پانی نہ کر تھی۔
- 2- جن اسمائے مصغر کے آخر میں "یا" ہو وہ مؤنث ہونے جاتے ہیں جیسے پڑیا۔ لڑیا۔ لٹیا۔ کتیا
- 3- ایسے سر حروف عربی الفاظ جن کے آخر میں "الف" ہو مؤنث ہونے جاتے ہیں جیسے ادلہ۔ وقار۔ جفا۔ خطا۔ سفا۔ رضا۔ حیا۔ نقلا۔ خطا۔ ثنا۔ فطا۔ دقا۔ دعا
- 4- جن الفاظ کے آخر میں "و" ہو بلحوم مؤنث آتے ہیں جیسے راہ۔ لگاؤ۔ درگاہ۔ چراگاہ۔ تھوڑا۔ پتہ خانہ۔ توجہ۔ توپ۔ سمجھ۔ سوچ۔ بوجھ۔ ٹوہ۔ جگہ۔ راکہ۔ ساکھ
- 5- تمام زبانوں کے نام مؤنث ہوتے ہیں جیسے اردو۔ فارسی۔ انگریزی۔ عربی۔ بنگالی۔ ہندی۔ پشتو
- 6- تمام نمازوں کے نام مؤنث ہوتے ہیں جیسے فجر۔ ظہر۔ عصر۔ مغرب۔ عشاء۔
- 7- تمام آوازیں مؤنث ہوتی ہیں بادل کی گرج۔ کونل کی کوکو۔ کھیوں کی جھنجھٹ۔ ہوا کی سرسراہٹ
- 8- بعض اسما جسامت میں بڑا ہونے کی بنا پر مذکر ہونے جاتے ہیں لیکن جب ان کے آخر میں یائے مصدر (ی) لگا کر انہیں اسم مصغر میں بدل لیا جائے تو مؤنث بن جاتے ہیں جیسے: تھیلا۔ ٹوکرا۔ صندوق۔ جھنڈ۔ پھل۔ ہتھوڑ۔ پیالہ۔ مذکر ہیں اور تھیلی۔ ٹوکری۔ صندوق۔ حلقی۔ پہاڑی ہتھوڑی۔ پیالی مؤنث ہیں۔
- 9- جن اسمائے کیفیت یا حاصل مصدر کے آخر میں "ت"۔ "ی"۔ "گی"۔ "ش" ہو وہ عموماً مؤنث آتے ہیں جیسے: شرافت۔ نہایت۔ بہادری۔ تکی۔ بدی۔ دیوانگی مردانگی۔ کوشش۔ بخشش
- 10- جن اسموں کے آخر میں "آئی" آئے وہ عموماً مؤنث ہوتے ہیں جیسے: اچھائی۔ برائی۔ رگائی۔ دھلائی۔ پڑھائی۔ اترائی
- 11- جن اسمائے کیفیت کے آخر میں "او"۔ "پن" آئے وہ بلحوم مذکر ہوتے ہیں جیسے: جھکاؤ۔ ہکاؤ۔ بھکاؤ۔ بچھن۔ لڑکھن۔ دیوانہ پن۔ بھولا پن
- 12- تمام براعظموں ملکوں اور شہروں کے نام: کر ہیں جیسے: ایشیا۔ یورپ۔ افریقہ۔ امریکہ۔ پاکستان۔ ایران۔ افغانستان۔ ہندوستان۔ گجرات۔ پٹاور۔ لاہور۔ حیدرآباد۔ (دلی کو مؤنث ہونے لگے ہیں اور دہلی کو مذکر)

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

- 13- تمام پہاڑوں سمندروں اور دریائوں کے نام مذکور ہیں جیسے کوہِ مالِیہ۔ کوہِ سلیمان۔ کوہِ ہندو کش۔ بحرِ الکاہل۔ بحرِ اوقیانوس۔
ب۔ بحرِ ہند۔ دریائے سندھ۔ دریائے جہلم۔ دریائے چناب۔ گنگا۔ جمنائون ہیں۔
- 14- تمام سیاروں کے نام مذکور ہیں جیسے چاند۔ سورج۔ زہرہ۔ مشتری۔ عطارد۔ زحل۔ مریخ۔ مگر زمین سوٹ ہے۔
- 15- تمام وحالتوں کے نام مذکور ہیں جیسے سونا۔ تانبا۔ نیکل۔ مگر چاندی سوٹ ہے۔
- 16- تمام مہینوں اور دنوں کے نام مذکور ہیں جیسے: محرم۔ سفر۔ ربیع الاول۔ ربیع الثانی۔ جمادی الاول۔ جمادی الثانی۔ رجب۔ شعبان۔ رمضان۔ شوال۔ ذیقعد۔ ذوالحجہ اور جماد۔ ہفتہ۔ اتوار۔ پیر۔ منگل۔ بدھ مگر جمعرات سوٹ ہے۔
- 17- اردو میں انگریزی کے جو الفاظ مستعمل ہیں۔ ان کی تذکیر و تانیث کے لحاظ سے اردو کے مستعمل ادیبوں کی بیرونی کی جاتی ہے مثلاً بائیکل۔ پارٹی۔ میننگ۔ رجسٹر۔ لاری۔ ڈیٹ۔ اکیل۔ کاپی۔ لیوب۔ پلیٹ۔ گلاس۔ لائن۔ سوٹ۔ استعمال ہوتے ہیں اور اسٹیشن۔ ٹکٹ۔ سنول۔ کمیشن۔ ایڈیشن۔ فوٹو۔ آفس۔ گیٹ۔ ڈیم۔ غل۔ مذکور ہوئے جاتے ہیں۔
- 18- مندرجہ ذیل اسماء مذکور ہیں۔
قلم۔ انہار۔ تار۔ ہوش۔ مزاج۔ پیش۔ قبض۔ دہی۔ درد۔ پرہیز۔ مرہم۔ جھاگ۔ مرض۔ ماضی۔ رحمہ۔ پیاز۔ گوند۔
چرچا۔ کھوج۔ گھاٹ۔ انجیر۔ میل۔ خلعت۔ پوریا کلام۔ ایثار۔ انتظار۔ غار۔ سر۔ لالچ۔ کھیل
- 19- مندرجہ ذیل اسماء سوٹ ہیں:
سائیکل۔ ٹاک۔ گیند۔ چھت۔ معراج۔ چپ۔ ڈکار۔ رلو۔ پتنگ۔ آواز۔ کیچڑ۔ گھاس۔ جامن۔ اردو۔ شراب۔ جھاڑ
بکواس۔ دول۔ سوچ۔ اسم اللہ۔ دسترس۔ وعظ۔ ہارون۔ قرازد۔ محراب۔ میو۔ جنگ۔
- 20- مندرجہ ذیل الفاظ مذکور اور سوٹ دونوں طرف مستعمل ہیں۔ آغوش۔ نقاب۔ سانس۔ غور۔ طرز۔ فاتحہ۔ نشاط۔ زہار۔
مترج۔ مالا۔ الماء۔ موٹر۔ آب۔ دگل۔ نشوونما۔ گزند۔

خطوط نویسی / خط (رکی اور غیر رکی)

خط نویسی:

ہم سب دوسروں سے بہت کچھ کہتا چاہتے ہیں۔ اپنے خیالات، اپنے حالات اور اپنے جذبات میں دوسروں کو شریک کرنے کے خواہش مند رہتے ہیں۔ اگر اس خواہش کی تکمیل نہ کر کے رہے تو اسے خط نویسی کہا جائے گا۔

خط: خط ایک تحریری ملاقات ہے جس سے ہم اپنے اپنے حالات ایک دوسرے کو بتاتے ہیں۔ انی وجہ سے خط کو نصف ملاقات کہا جاتا ہے۔

1۔ سیرت سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شبلی نعمانی (۱۸۵۷ء۔ ۱۹۱۳ء)

حالاتِ زندگی:

شبلی نعمانی ضلع اعظم گڑھ کے ایک نواحی قصبے بندول میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد شیخ حبیب اللہ وکالت کرتے تھے۔ مولوی محمد فہرودق چڑیا کوٹی سے عربی اور فارسی کی تعلیم پائی۔ مولانا ارشاد حسین سے حدیث اور فقہ کی کتابیں پڑھیں۔ مولانا احمد علی بھی ان کے اساتذہ میں شامل تھے۔ جدید مغربی تحقید کے اصول اور فرانسیسی زبان پر و غیر قلماس آرٹلز سے بھی۔ شبلی نے وکالت کا امتحان بھی پاس کیا تھا۔ ۱۸۸۲ء میں علی گڑھ مسلم کالج میں قاری کے امتداد مقرر ہوئے۔ وہ سرسید کے نامور رفقاء میں سے ایک تھے۔ اگرچہ ان کے درمیان اختلاف بھی رہا۔

۱۸۹۸ء میں علی گڑھ سے مستعفی ہو کر حیدر آباد دکن میں چند سال تدریسی خدمات انجام دیتے رہے۔ سرسید کی وفات کے بعد پہلے دارالعلوم ندوہ کے ناظم رہے اور پھر ۱۹۱۳ء میں اعظم گڑھ آکر وہاں دارالمصنفین قائم کیا۔ انھیں انگریزی حکومت نے عس العلما کے خطاب سے نوازا۔

ان کی مشہور تصنیفات میں الفاروق، المامون، شعر النعم، موازنہ آفیش و دیگر، سفرنامہ روم و شام اور آٹھ جلدوں پر مشتمل مقالاتِ شبلی شامل ہیں۔ سیرۃ النبی شبلی کا ایک اہم کارنامہ ہے جسے ان کی وفات کے بعد ان کے شاگرد مولانا سلیمان ندوی نے مکمل کیا ہے۔ شبلی کی نثر سادہ رواں اور منطقی ہوتی ہے۔ بات میں ایجاز و اختصار سے کام لیتے ہیں۔ چھوٹے چھوٹے جملوں میں بڑی بات کہہ جاتے ہیں۔ وہ محاوروں کا استعمال کبھی کبھار کرتے ہیں۔ خیالات کے بیان میں الفاظ کی عکرا سے ان کی نثر میں آہنگ پیدا ہو جاتا ہے۔ ان کی تحریروں میں طنز کا عنصر بھی پایا جاتا ہے۔

(مشکل الفاظ کے معانی)

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
جنسِ فرادوں	ایک چیز جو کثرت میں پائی جائے	اجرامِ ستاری	آسمان کے ستارے اور سیارے
ناور الوجود	جو چیز نہایت کم ہو	اربع	بہت بلند

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

مکروہ تحریمی	اسکی چیز جو حرام تو نہ ہو لیکن سخت نا پسند کی گئی ہو	مہالہ آمیز	جسے بڑھا چھا کر بیان کیا گیا ہو
زور و سہم	مال و دولت	مدح	تقریف
فاقہ کش	بھوک کاٹنے والا	شو مند	بھاری بھر کم جسم والا، صحت مند
صانع	غلہ ناپنے کا مکان	ناگہانی	اچانک آنے والی پریشانی یا مصیبت
اولوالعزم	بندہ بہت اور حوصلے والے	ابر کرم	رحمت کا بادل
انبیائے کبار	عظیم رسول	صیغہ تعظیم	ایسی بات جو سب لوگوں کے لیے ہو
ودیعت	حطا کی گئی	سفارت	کسی ریاست کی نمائندگی کرنے والا
رحمت حق	سپائی کی رحمت	تکو سیرت	نیک کردار
وقار و عزت	انبیاء کی عزت	مصالحہ	ہاتھ ملانا
عزم ربانی	خدا کی مرضی	استقامت	ثابہ رہنا

مشکل الفاظ کے معانی: ٹیکسٹ بک صفحہ نمبر: 6

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
دقیقہ کلمہ	صحیحہ بات	سنن	سنت کی جمع، سنن
اخلاق حسنہ	اچھے اخلاق، اچھی شخصیت	استقامت حال	پامردی، عاقبت قدمی کی حالت / کیفیت
دائمی	ہمیشہ کا، مستقل، دوامی	دیرینہ	بارش کی جھڑی
غیر متبدل	جو تبدیل نہ کیا گیا ہو	تکو سیرت	نیک کردار
سرزد ہونا	واقفہ ہونا، کوئی کام ہونا	خاطر فہمی	دل توڑنا، ناخوش کرنا

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

صادر	جاری ہونا واقع ہونا	زائر	مکھنے
آلب	سورج	ہم فہم	ایک ساتھ جھٹنے والا، دوست، احباب، ساتھی
مدہومت عمل	کام کا تسلسل	قوی مانع	سختی سے منع کیا ہوا
مدہومت	تسلل		

مشکل الفاظ کے معنی: فیکسٹ بک صفحہ نمبر: 7

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
نجاشی	پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مہدے میں حبشہ کا عیسائی بادشاہ جس نے اسلام قبول کر لیا تھا	فنی	دولت مند، امیر آدمی
سفارت	کسی ریاست کی نمائندگی کرنے والا	عاجت	ضرورت، خواہش
پہلے نہیں	خود ذاتی طور پر، اپنے آپ بذات خود	زیر بار	بوجھ سے دبا ہوا
ارشاد	فرمان، کہنا	ناگہانی مصیبت	اچانک آنے والی آفت
خدمت گزاری	کسی کی خدمت کرنا	سرمایہ	دھن دولت
عالمی صحبت		جٹائے گا	بھوک میں گر کر
ناگوار	نامناسب	مستبر	لائق احرام، قابلِ احرام
دعوتِ دلیہ	وہ دعوت جو نکاح کے بعد لڑکے والوں کی طرف سے دی جائے	شرک	خدا کے ساتھ کسی اور کو شریک کرنا، کفر
پردہ	عزت، لاج	سلما	نیک، پارسا
مجلس	مجمع، محفل، وہ جگہ جہاں آدمیوں کا گروہ جمع ہو	مہالہ آمیز	جیسے بڑھا چڑھا کر بیان کیا ہوا، حد سے بڑھا ہوا
مجمع	بہت سے لوگوں کا جھوم، بھیڑ	دع	تعریف

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

میںہِ قعیم	ایسی بات جو سب لوگوں کے لیے ہو۔	نصاری	عیسائی
طریقہ کہام	پوشیدہ کہنا، تشابہات کے ساتھ بات کرنا	فرستادہ	بھیجا ہوا، اپیل
احساسِ غیرت	احساسِ عزت	حیرہ	کوفہ کے پاس ایک بستی ہے
ہرِ کرم	رحمت کا بادل	رہنمائی شر	شہر کا حکمران، صاحبِ اقتدار
بے ضرورت شدید		مستحق	ضرورت مند
سنتِ گراں	بہت زیادہ بُرا لگنا	سورج گرہن	سورج یا چاند کا زمین کے درمیان میں آجانے سے جزوی یا کُلّی طور پر تاریک ہو جانا، کسوف
کڑی کاٹھ	اکٹھی بندھی ہوئی کڑیاں	مخمل	خیال میں لانا، سوچنا
آبرو	عصمت، عزت	اجرامِ سدی	آسمان کے ستارے اور سیارے
چترِ الوداع		محول کرنا	قیاس کرنا، پیش گوئی کرنا
صدق	وہ چیز جو خدا نے تعالیٰ کے نام پر دی جائے، خیرات	چاہ پسند	رجب و منصب چاہنے والا، اقتدار کا خواہش مند۔
عومند	بھاری بھر کم جسم والا، صحت مند		

مشکل الفاظ کے معانی: ٹیکسٹ بک صفحہ نمبر: 8

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
پدرجہا	بہت زیادہ، کئی گنا	الوداع	رخصت ہونا، خدا حافظ

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

ارفع داعی	بلند تر اور اونچے درجے والا	مصطفین	مصطفیٰ کی جمع، تصنیف کرنے والے، کتابیں لکھنے والے لوگ
آیت قدرت	ہند توحانی کی نشانی	دبیر	خدا کا حکم لانے والا
گرہن	جہر کی، اندھیرا	درہنگیں	مطلع، قحوم
اولوالعزم	بلند سمت اور حوصلے والے	فائق کش	بہوک کائنات والا
انبیائے کہد	عظیم رسول	زور	آہنی جنگی لباس
مدح	تقریب	صلح	قلم ناپے کا پیکار
خاتم الرسل	آخری نبی	جر	ایک قسم کا تاج
وصف	صفت، خوبی	گروی	رہن رکنا
دولت	عطا کی گئی	بچہ	پہنے ہوئے کپڑے وغیرہ پر لگایا ہوا جوڑ
ابتداء سے انتہا تک	شروع سے آخر تک	حدود	آخری سرا
عزم	ارادہ، نیت	عدن	یمن کا عارضی دارالحکومت
استقلال	ثابت قدمی، قائم رہنا	زور و سم	مل دولت
منظر اتم	کامل نمود	ذخیرہ	جمع پونجی
کفرستان	کافروں کا ملک، جہاں کفر کثرت سے ہوں	نادر الوجود	جو چیز نہایت کم ہو
بے پردہ و دگر	بے سہارہ بے کس	غلور و گذر	نظام و تصور معاف کرنا
دعوت حق	سہائی کی دعوت	حامل دینی نبوت	مراد حضرت محمد ﷺ کی ذات اقدس
صدائیں	آواز	ذات اقدس	نہایت مقدس ہستی، حد درجہ پاکیزہ ذات

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

و قار ثبوت	انبیا کی عزت	جنس فروع	ایسی چیز جو کثرت میں پائی جائے
حرم ربانی	خدا کی مرضی	شریعت	وہ قانون جو حق تعالیٰ نے بندوں کے واسطے مقرر فرمایا (اسلامی قوانین)
پنچر پھور	کھلے کھلے	فریضیت	فرض ہونا
جاں نثاروں	کسی پر جان قربان کرنے والا	مکروہ تحریمی	ایسی چیز جو حرام تو نہ ہو لیکن سخت ناپسند کی گئی ہو
دنیا سے نفرت	عقلم ہونے والی دنیا		

سوال نمبر 1: بحوالہ سبق اور مصنف مندرجہ ذیل اقتباس کی تشریح کیجیے:

شرک کا پہلا دیباچہ انبیا اور صلحا کی مہالہ آمیز تعظیم ہے، آنحضرت ﷺ اس نکتہ کا بڑا لحاظ فرماتے تھے، حضرت یحییٰ علیہ السلام کی مثال پیش نظر تھی، فرمایا کرتے تھے کہ ”میری اس قدر مہالہ آمیز مدح نہ کیا کرو جس قدر نصاریٰ ابن مریم کی کرتے ہیں، میں تو خدا کا بندہ اور اس کا فرستادہ ہوں۔“ پس بنی سعد کہتے ہیں ایک دفعہ میں حیرہ گیا وہاں لوگوں کو دیکھا کہ ریحان شہر کے دربار میں جاتے ہیں تو اس کے سامنے سجدہ کرتے ہیں، آنحضرت ﷺ کی خدمت میں واقعہ بیان کیا اور عرض کی کہ آپ ﷺ کو سجدہ کیا جائے تو آپ ﷺ اس کے زیادہ مستحق ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم میری قبر پر گزرو گے تو سجدہ کرو گے؟ کہا نہیں، فرمایا تو جیتے ہی بھی سجدہ نہیں کرنا چاہیے۔

جواب: سبق کا نام: سیرت سرور عالم مصنف کا نام: شبلی نعمانی
 متن کا حوالہ / سیاق و سباق:

یہ سبق ”سیرت سرور عالم“ مصنف ”مولانا شبلی نعمانی“ کا تحریر کردہ ہے۔ شبلی نے پیارے نبیؐ کے اخلاق حسنہ پر روشنی ڈالی ہے۔ زیر تفریح اقتباس شبلی کی تصنیف ”سیرۃ النبیؐ“ سے لیا گیا ہے۔ سیرۃ النبیؐ شبلی کا ایک اہم کارنامہ ہے جسے ان کی وفات بعد کے ان کے شاگرد سلیمان ندوی نے مکمل کیا ہے۔ شبلی کی ستر سادہ، ررواں اور متعلقی ہوئی بات میں ایمان و اختصار سے کام لیتے ہیں۔ چھوٹے چھوٹے جملوں میں بڑی بات کہہ جاتے ہیں۔ خیالات کے بیان میں الفاظ کی تکرار سے ان کی نثر میں آہنگ پیدا ہو جاتی ہے۔ تحریروں میں طنز کا عنصر بھی پایا جاتا ہے۔

زیر تشریح اقتباس میں شبلی نے "شرک" کے موضوع پر حضورؐ کی تعلیمات کا تذکرہ کیا ہے۔ رسولؐ کی ولادت گمراہی کو رشد و ہدایت کے آفتاب سے تشبیہ دی ہے کہ جس کی نورانی کرنوں سے دنیا منور ہو گئی تھی۔ شرک کی غلطیوں اور جہالت کے گمراہ فوہ اندھیرے کا خاتمہ ہو گیا تھا۔ آپؐ نے تمام نوع انسانی کو حق اور جھوٹ میں فرق بتایا۔

مشق

سوال نمبر 1: مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات تحریر کریں:

الف۔ اخلاق کا دقیق نکتہ کیا ہے؟

جواب: اخلاق کا ایک دقیق نکتہ یہ ہے کہ انسان اپنے لیے اخلاقی حسنہ کا جو پہلو پسند کرے، اس کی اس شدت سے پابندی کرے اور اس طرح دائمی اور غیر متبدل طریقے سے اس پر عمل کرے کہ گویا وہ اپنے عقیدہ کے باوجود اس کام کے کرنے پر مجبور ہے اور لوگ دیکھتے دیکھتے یہ یقین کر لیں کہ اس شخص سے اس کے علاوہ اور کوئی بات سرزد ہو ہی نہیں سکتی، گویا اس سے یہ انضام اس طرح صادر ہوتا ہے جیسے آفتاب سے روشنی، درخت سے پھل اور پھول سے خوشبو کہ یہ خصوصیات ان سے کسی حالت میں الگ نہیں ہو سکتیں، اسی کا نام حقہ متہ حال اور مداومتِ عمل ہے۔

ب۔ مجالسِ صحبت میں ناگوار باتوں پر آنحضور ﷺ کا طریقہ کار کیا ہوتا تھا؟

جواب: مجالسِ صحبت میں لوگوں کی ناگوار باتوں کو برداشت فرماتے اور اس کا اظہار نہ کرتے، حضرت زینبؓ سے جب نکلج ہوا اور مدعت و لہجہ کی تو کچھ لوگ کہنا کھا کر دہی بیٹھے رہے، اس وقت پر وہ کاظم تازل نہیں ہوا تھا اور حضرت زینبؓ بھی مجلس میں شریک تھیں، آپ ﷺ چاہتے تھے کہ لوگ اٹھ جائیں لیکن زبان سے کچھ نہیں فرماتے تھے، لوگوں نے کچھ خیال نہ کیا، آپ ﷺ اٹھ کر حضرت عائشہؓ کے حجرہ تک گئے، وہاں آئے تو اسی طرح مجمع موجود تھا، پھر وہاں چلے گئے اور دوبارہ تشریف لائے، پر وہی آیت اسی موقع پر اتری۔

ت۔ آنحضور ﷺ اپنے تمام کاموں میں کس اصول کی پابندی فرماتے تھے؟

جواب: آنحضور ﷺ اپنے تمام کاموں میں اسی اصول کی پابندی فرماتے تھے، جس کام کو جس طریقہ سے جس وقت آپ ﷺ نے شروع فرمایا، اس پر برابر شدت کے ساتھ قائم رہتے تھے، ملت کا لفظ ہماری شریعت میں اسی اصول سے پیدا ہوا ہے، ملت وہ فعل ہے جس پر آنحضور ﷺ نے ہمیشہ مداومت فرمائی ہے اور بغیر کسی قوی مانع کے کبھی اس کو ترک نہیں فرمایا، اس بنا پر جس قدر سنیں ہیں وہ درحقیقت آپ ﷺ کی استقامتِ حال اور مداومتِ عمل کی ناقابلِ انکار مثالیں ہیں۔

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

بج۔ سنت کی تعریف بیان کریں؟

جواب: سنت کا لفظ ہماری شریعت میں اسی اصول سے پیدا ہوا ہے، سنت وہ فعل ہے جس پر آنحضرت ﷺ نے ہمیشہ
داومت فرمائی ہے اور بغیر کسی قوی مانع کے کبھی اس کو ترک نہیں فرمایا، اس بنا پر جس قدر سنن ہیں وہ درحقیقت آپ ﷺ کی
استقامتِ حال اور مداومتِ عمل کی ناقابلِ افکار مثالیں ہیں۔

رخ۔ نبی اکرم ﷺ معافیے کے دوران کس بات کا خیال رکھتے تھے؟

جواب: آپ ﷺ نہایت نرم مزاج، خوش اخلاق اور کمزیر تھے، آپ ﷺ کا چہرہ ہنستا تھا، دھڑ دھڑاتا
ہے مگھو فرماتے تھے، کسی کی خاطر غصی نہیں کرتے تھے معمول یہ تھا کہ کسی سے ملنے کے وقت بیٹھ پہلے خود سلام اور معافی
فرماتے، کوئی شخص جب کہ آپ ﷺ کے کان میں کچھ بات کہتے تو اس وقت تک اس کی طرف سے رخ نہ پھیرتے جب
تک وہ خود نہ ہنسنے، معافی میں بھی یہی معمول تھا، یعنی کسی سے ہاتھ ملاتے تو جب تک وہ خود نہ چھوڑ دے، اس کا ہاتھ نہ
چھوڑتے، مجلس میں بیٹھے تو آپ ﷺ کے زانوں بھی ہم نشینوں سے آگے نکلے ہوئے نہ ہوتے۔

و۔ سید الانبیاء ﷺ نے نجاشی کے ہاں سے آنے والی سفارت کی کس طرح مہمان لواری فرمائی؟

جواب: ایک دفعہ نجاشی کے ہاں سے ایک سفارت آئی، آپ ﷺ نے اس کو اپنے ہاں مہمان رکھا اور عودہ نفس
نہیں مہمان داری کے تمام کام انجام دیے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی کہ ہم یہ خدمت انجام دیں گے، ارشاد ہوا کہ
ان لوگوں نے میرے دوستوں کی خدمت گزاری کی ہے، اس لیے میں خود ان کی خدمت گزاری کرتا چاہتا ہوں۔

و۔ پردے کی آیت کب نازل ہوئی؟

جواب: مجالسِ محبت میں لوگوں کی ناگوار باتوں کو برداشت فرماتے اور اس کا اظہار نہ کرتے، حضرت زینبؓ سے جب نکاح ہوا
اور دعوتِ ولیدہ کی تو کچھ لوگ کھانا کھا کر وہیں بیٹھے رہے، اس وقت پردہ کا حکم نازل نہیں ہوا تھا اور حضرت زینبؓ بھی مجلس میں
شریک تھیں، آپ ﷺ چاہتے تھے کہ لوگ اٹھ جائیں لیکن زبان سے کچھ نہیں فرماتے تھے، لوگوں نے کچھ نیل نہ کیا،
آپ ﷺ اٹھ کر حضرت عائشہؓ کے حجرہ تک گئے، وہاں آئے تو اسی طرح مجمعِ موجود تھا، پھر وہاں چلے گئے اور دوہرا
تشریف لائے، پردہ کی آیت اسی موقع پر اتری۔

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

جہاں الوداع کے موقع پر صدقات کا مال تقسیم کرتے ہوئے۔ آنحضرت ﷺ نے دو تومند لوگوں کو کیا نصیحت فرمائی؟

جواب: جہاں الوداع میں آنحضرت ﷺ صدقات کا مال تقسیم فرمادے تھے کہ دو صاحب اگر شامل ہوئے، آپ ﷺ نے ان کی طرف نظر اٹھا کر دیکھا تو وہ عومند اور ہاتھ پاؤں کے درست معلوم ہوئے، آپ ﷺ نے فرمایا اگر تم چاہو تو میں اس میں سے دے سکتا ہوں لیکن فنی اور تندرست کام کرنے کے لائق لوگوں کا اس میں کوئی حصہ نہیں ہے۔

کن تین لوگوں کو سوال کرنا اور لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلا کر دے؟

جواب: قیصر نام ایک صاحب تھے، وہ مقروض ہو گئے تھے، آپ ﷺ کے پاس آئے تو اپنی حاجت عرض کی، آپ ﷺ نے وعدہ کیا، اس کے بعد ارشاد فرمایا ”اے قیصر! سوال کرنا اور لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلنا صرف تین مخصوص کو روا ہے، ایک اس شخص کو جو قرض سے زیادہ زبردبار ہو، وہ مانگ سکتا ہے، لیکن جب اس کی ضرورت پوری ہو جائے تو اس کو رک جانا چاہیے، دوسرے اس شخص کو جس پر کوئی ایسی ناگہانی مصیبت آگئی جس نے اس کے تمام مالی سرمایہ کو برباد کیا، اس کو اس وقت تک مانگنا جائز ہے، جب تک اس کی حالت کسی قدر درست نہ ہو جائے، تیسرے اس شخص کو جو جتلانے لاق ہو اور محلہ کے تین معتبر آدمی گواہی دیں کہ ہاں اس کو قاعدہ ہے، اس کے علاوہ جو کوئی کچھ مانگ کر حاصل کرتا ہے، وہ حرام کھاتا ہے۔“

انسان کے ذخیرہ اخلاق میں سب سے کم یاب اور نادر الوجود

جواب: انسان کے ذخیرہ اخلاق میں سب سے زیادہ کم یاب اور نادر الوجود چیز، جنہوں پر رحم اور ان سے عنود گذرے لیکن حامل وحی و نبوت کی ذات اقدس میں یہ جنس فراوان تھی، دشمن سے انتقام لینا انسان کا قانونی فرض ہے لیکن اخلاق کے دائرہ شریعت میں اگر یہ فریست کردہ و تحریک بن جاتی ہے، تمام روایتیں اس بات پر متفق ہیں کہ آپ ﷺ نے کبھی کسی سے انتقام نہیں لیا۔

سوال نمبر 2: مندرجہ ذیل الفاظ و تراکیب کے معانی لکھیں اور جملوں میں استعمال کریں۔

جنس فراوان	نادر الوجود	مکروہ تحریمی
زرد سم	اولوالعزم	اجرام سلوی
مبالغہ آمیز	ابر کرم	صیغہ تعظیم
نگو سیرت		

جواب:

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

الفاظ و تراکیب	معنی	جملے
جنس فراواں	ایسی چیز جو کثرت میں پائی جائے	میں ٹھکر کہا کہ دنیا میں ہے الفت کی کمی مجھ کو ہے لیکن اسی جنس فراواں کی تلاش
نادر الوجود	جو چیز نہایت کم ہو	حکومت نادر الوجود بدلیوں کے طالع پر بہت کم توجہ دیتی ہے۔
مکروہ تحریمی	ایسی چیز جو حرام تو نہ ہو لیکن ملت ناہند کی ممانعت ہو	قمار کے دوران لپٹے کپڑوں کے ساتھ کھیلنا مکروہ تحریمی ہے۔
زرو سم	مال و دولت	ہمارے حکمران جن کا کام عوام کی اطلاع و بہبود کی بجائے زرو سم کی محبت اور ذاتی مفادات کے تحفظ کے شہدائی ہیں کئے ہیں۔
اولوالعزم	بلند ہمت اور حوصلے والے	کاظم اعظم محمد علی جناح بلند قامت، قد آور اور اولوالعزم و مالی ہمت شخصیت تھے۔
اجرام سماوی	آسمان کے ستارے اور سیارے	زمین، سورج، مریخ اور مینار سیارے تمام اجرام سماوی اس وسیع عریض کائنات میں محض چھوٹے چھوٹے نقطوں کی حیثیت رکھتے ہیں۔
مبالغہ آمیز	بے حد بڑھا چڑھا کر بیان کیا گیا ہو	پاکستان میں ہونے والی سرورے رپورٹ کے مطابق پاکستانیوں کی اکثریت کو دونا کے خطرے کو مبالغہ آمیز سمجھتی ہے۔
ابر کرم	رحمت کا بادل	ابر کرم برسے تو بچے خوشی سے ناچتے ہوئے گھروں سے نکل آتے ہیں۔ برسات پانی اُن کے لیے میلے کا سماں پیدا کرتا ہے۔
صیغہ تعظیم	ایسی بات جو سب لوگوں کے لیے ہو	حی کریم ﷺ کسی کی کوئی بات بری معلوم ہوتی تو مجلس میں نام لے کر اس کا ذکر نہیں کرتے تھے، بلکہ صیغہ تعظیم کے ساتھ فرماتے تھے کہ لوگ ایسا کہتے ہیں۔

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

نگو میرت	نیک کردار	جی کریمس، جی کریمس، نہایت نرم حراج، خوش اخلاق اور گوسیرت تھے۔
----------	-----------	---

سرگرمی

روداد:

کسی بھی نوعیت کی تقریب کی کارروائی تحریر کی جائے تو اسے روداد بھی کہا جاسکتا ہے۔ روداد کے لغوی معنی سرگزشت یا اجراء کے ہیں۔ حقائق کا بے کم و کاست بیان چاہے وہ کسی اجلاس سے متعلق ہو یا کسی واقعہ کے بارے میں روداد کہلاتا ہے اور روداد موضوعات کے لحاظ سے ادبی، دفتری یا صحافیانہ ہو سکتی ہے۔ صحافیانہ روداد دراصل خبر یا خبروں کا مجموعہ ہوتی ہے اور اخبار کی ضروریات اور تقاضوں کے پیش نظر لکھی جاتی ہے۔

ادبی روداد کو رچر تاڑ بھی کہتے ہیں۔ اگر آپ نے کوئی سفر کیا ہو تو اس کی روداد لکھیں۔ مندرجہ ذیل نکات کو ملحوظ رکھیں:

- ۱۔ تمام ضروری نکات درج ہوں۔
- ۲۔ افراد، مقامات اور کتابوں کے نام درست ہوں۔
- ۳۔ حقائق کے خلاف کچھ نہ ہو۔
- ۴۔ اپنے ذاتی تاثرات، احساسات اور جذبات اس طرح سے لکھے جائیں کہ دوسروں کے مشاہدے اور تصویریں واضح ہو سکیں۔
- ۵۔ جملے چھوٹے اور مسلسل ہوں۔
- ۶۔ ایک ہی اگر ہف میں صرف ایک ہی بات درج ہو۔

دفتری روداد نویسی

- ۱۔ روداد کے آغاز میں اجلاس کی نوعیت کا ذکر ہونا چاہیے مثلاً "مقتدرہ قومی زبان کی ہیئت حاکمہ کا اجلاس" اگر اس ادارے کا میعادہ اجلاس منعقد ہوتا تو پھر اجلاس کا نمبر شمار بھی درج کرنا چاہیے مثلاً "علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی ہیئت حاکمہ کا اجلاس"۔

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

- ۲۔ اگر اجلاس ہنگامی، غیر معمولی یا خصوصی نوعیت کا ہو تو اس کا ذکر بھی ضروری ہے۔ دوسری صورت یہ ہے کہ اجلاس جس سلسلے میں منعقد ہو رہا ہے اس کے بارے میں ذکر کیا جائے مثلاً "اجلاس وزارتی کمیٹی"۔ سلسلہ تقریبات، یوم آزادی۔"
- ۳۔ اجلاس کی نوعیت، انعقاد کی تاریخ، وقت اور مقام کا ذکر زوداد کی پیشانی پر بطور عنوان تحریر کیا جاتا ہے مثلاً زوداد اجلاس وزارتی کمیٹی منعقد، یکم جنوری ۱۹۹۰ء، بروز جمعہ، پونت دس بجے صبح، سلسلہ تقریبات، یوم آزادی۔
- ۴۔ اس کے بعد اجلاس کے انعقاد کی تاریخ، دن، وقت اور مقام تحریر کیا جاتا ہے۔
- ۵۔ یہ بھی تحریر کیا جاتا ہے کہ اجلاس کس سلسلے میں منعقد ہوا۔
- ۶۔ صدر اجلاس اور حاضر راہین کے نام تحریر کیے جاتے ہیں۔ حاضرین اجلاس کے نام کے سامنے ان کی حیثیت کی وضاحت بھی کی جاتی ہے۔
- ۷۔ بعض لوگ اجلاس میں رکن کی حیثیت سے نہیں بلاتے جاتے لیکن وہ بطور ماہر، کسی اور وجہ سے بلاتے جاتے ہیں یہ لوگ اجلاس کی کارروائی میں حصہ لے سکتے ہیں لیکن رائے شماری کے وقت انھیں رائے دینے کا حق نہیں ہوتا۔ حاضرین اجلاس کا نام لکھتے وقت ان کی حیثیت واضح کرنا بھی ضروری ہے۔
- ۸۔ حاضرین کے ساتھ ساتھ غیر حاضر راہین اور غیر حاضری کی وجہ وغیرہ کا بھی ذکر کیا جاتا ہے۔
- ۹۔ اگر کسی ادارے کا یہ اجلاس منعقد ہو تو پھر ہر اجلاس میں گزشتہ اجلاس کی زوداد بھی منقوری کے لیے پیش کی جاتی ہے۔
- ۱۰۔ مختلف امور کے بارے میں زوداد کی ترتیب دینی رکھی جاتی ہے جن کا ضمن پیشانے میں کر دیا گیا ہو۔
- ۱۱۔ اجلاس کی زوداد لکھنے کے تین اسلوب ہیں:-
- الف۔ ہر شق پر ہونے والی بحث کی پوری تفصیل قلم بند کی جاتی ہے۔ اس کے بعد فیصلہ لکھا جاتا ہے۔
- ب۔ اجلاس میں پیش کیے جانے والے امور اور مین پر ہونے والے فیصلوں کو اختصار سے لکھا جاتا ہے۔ بعض اداروں میں تو پیش نامہ اس طرح مرتب کیا جاتا ہے کہ اس کی عبارت معمولی رود بدل سے زوداد بن جائے۔ اس سے یہ تاثر ابھرتا ہے کہ پہلے سے کیے گئے فیصلوں کی اجلاس کے ذریعے توثیق کرانی جا رہی ہے۔
- ج۔ ہر شق پر ہونے والی بحث کو مختصر طور پر تحریر کیا جاتا ہے اور اس کے بعد فیصلہ لکھا جاتا ہے۔
- ۱۲۔ زوداد میں کسی شخص کے انفرادی نقطہ نظر کو عام طور پر درج نہیں کیا جاتا لیکن اگر کوئی شخص درخواست کرے تو اس کی رائے کو زوداد میں شامل کیا جاسکتا ہے۔
- ۱۳۔ زوداد کے اختتام پر صدر اجلاس اور حاضرین کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔

=====

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

=====

- ۱۴۔ زُوداد لکھتے ہوئے ذومعنی الفاظ استعمال نہیں کیے جاتے۔
- ۱۵۔ زُوداد جامع انداز اور سادہ زبان میں اختصار کے ساتھ لکھی جاتی ہے۔ مشکل یا طویل الفاظ تراکیب کے مقابلے میں سادہ اور مختصر تراکیب و الفاظ استعمال کرنے کی کوشش کی جاتی ہے تاکہ سمجھنے میں آسانی رہے۔ غیر مانوس الفاظ کی جگہ مانوس الفاظ استعمال کیے ہیں۔ تحریر میں زور پیدا کرنے کے لیے مترادفات استعمال نہیں کیے جاتے۔ صفات و قیود کا بے جا استعمال بھی نہیں کیا جاتا۔
- ۱۶۔ صحت تحریر برقرار رکھنے کے لیے قواعد، صرف و نحو، جملوں اور رموز و اوقاف کا خیال رکھا جاتا ہے۔ آسانی کے لیے مختصر ذیلی سرعیاں قائم کی جائیں۔

ہدایات برائے اُساتذہ

- زبان و ادب میں سیرت نگاری کی روایت کا تعارف کروایا جائے۔
- سیرت النبیؐ کی روشنی میں اخلاقیات کی وضاحت کی جائے۔
- سیرت نگاری پر لکھی گئی چند کتابوں کے نام بتائے جائیں؟

2۔ قومی اتفاق

سر سید احمد خان (۱۸۱۷ء-۱۸۹۸ء)

حالات زندگی:

سر سید احمد خان دہلی میں پیدا ہوئے۔ والد کا نام عمر شمس تھا۔ ابتدائی تعلیم گھر پر حاصل کی۔ ان کے والد مغلیہ دربار سے وابستہ تھے۔ ابتدا میں یہ بھی مغلیہ دربار سے متعلق ہوئے لیکن بعد میں انگریز حکومت میں ملازمت کر لی اور ترقی کر کے منصف کے عہدے پر پہنچ گئے۔ ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں ناکامی اور مسلمان قوم کے زوال نے انھیں بہت متاثر کیا، چنانچہ انھوں نے مسلمانوں کی بہتری اور اصلاح کے لیے کوششیں شروع کر دیں۔ مسلمانوں میں جدید علوم اور سائنس کے فروغ کے لیے انھوں نے علی گڑھ میں انگریزی طرز کے سکول کی بنیاد رکھی جسے بعد میں کالج اور پھر یونیورسٹی کا درجہ دے دیا گیا۔ ان کے اہم کارناموں میں رسالہ ”تہذیب الاخلاق“ کا اجرا اور محضن انجیر کیشل کانفرنس کا قیام ہے۔

وہ اپنے خیالات مسلمانوں کے وسیع طبقات تک پہنچانا چاہتے تھے، جس کے لیے انھوں نے صاف، سادہ اور عام فہم اسلوب میں مضامین لکھے جن میں بے تکلفی کے ساتھ اصلاحی اور اخلاقی موضوعات پیش کیے۔ ان کی اہم کتابوں میں: آئینہ العناوید، رسالہ اسباب بغاوت ہند، قرآن مجید کی تفسیر اور خطبات احمدیہ وغیرہ شامل ہیں۔ سر سید احمد خان کی تحریروں سے اردو زبان اور جدید ادب کو فروغ حاصل ہوا۔

(مشکل الفاظ کے معانی)

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
پلی انت دای	میرے ماں باپ آپ پر قربان	بمقتضائے بشریت	انسانی تقاضوں کے مطابق
تقاضات	جھگڑے، رنجشیں	جلب منفعت	فلاح حاصل کرنا
حمل التین	مضبوط روی۔ پکا وسیلہ	دفع معرت	قصان سے بچنا
ریہ گویا	گھاس کا شٹا	مانع	روکنے والا
مبدل	تبدیل	مردود	روک دیا گیا

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

شکل الفاظ کے معانی: فیکسٹ بک صفحہ نمبر: 11

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
لہانہ دہار	طویل مدت	کلمہ توحید	کلمہ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ اس میں اللہ کی وحدانیت (اور آنحضرت ﷺ کی رسالت) پر ایمان لانے کا اقرار ہے اس لیے اسے کلمہ توحید کہتے ہیں۔
بالا تر	بہت بلند، زیادہ مرتبہ والا	سقم	پائیدار، مضبوط، پختہ
باپ انتہائی	میرے ماں باپ آپ پر قربان	برادران یوسف	مراد حضرت یوسفؑ کے بھائی
تفرقہ قومی	نسلی فرق	یک جہتی	اتفاق، دوستی
دنیاوی اعتبار	دنیا کے لحاظ سے	حسد	کینہ، بدخواہی
روحانی رشتہ	روح کا تعلق مراد دینی تعلق	عداوت	دشمنی، مخالفت
حیل العین	مضبوط دہری۔ نگاہ وسیلہ	صراط مستقیم	سیدہ عداوت، مراد دین اسلام
نیمت و ناپود	تہوار و براد، ستیاناس	لورائی چیلے	فریب، مکر، چال
ترک	ترک ایک قدیم قوم ہے جو وسطی ایشیا اور ترکی میں آباد ہے۔	نفاق و نفاق	نا اٹھائی پیدا کرنا
خفق	نا اٹھائی، اختلاف	خالص دوستی	بے غرض اور بے لوث دوستی
ہاجین	عظیم ہجمن کی ریاست، گھروئے ہجمن کے جنوب اور ہندوستان کے مشرق میں ایک قدیم ملک کا نام جو عام طور پر لفظ ہجمن کے ساتھ مستعمل ہے، سکرت میں ہاجین کہتے ہیں۔	تاجک	تاجک قدسی بولنے والے لوگ ہیں جن کا تعلق وطن تاجکستان، شمالی افغانستان اور جنوبی ازبکستان ہے۔

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

مرد لا وطنی	مضبوط حلقہ۔ مضبوط کڑا	مردود	ر لاکیا گیا
-------------	-----------------------	-------	-------------

مشکل الفاظ کے معانی: ٹیکسٹ بک صفحہ نمبر: 12

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
بائیں ہمہ فردی سائل	ان سب معمولی سائل کے باوجود	باہمی دوستی	آپس کا تعلق، آپس ہی محبت
اختلاف	جھگڑ، فرق	اعانت	مدد، سہارا
اخوت	بھائی چارہ	برادرانہ رشتہ	بھائیوں جیسا سلوک
اتفاق	اختلاف، عداوت	قوی اتفاق	قوی اتحاد
ضعیف	کمزور، ناتواں	رد سانی بھائی	دشمنی بھائی
جمیت	اتحاد، اکٹھے	وطنی بھائی	ہم وطن، ایک جگہ کا رہنا والا
یکہ جہتی	اتحاد، اتفاق	تمدنی امور	سماجی و معاشرتی معاملات
مبدل	تبدیل کرنا، بدل دینا	مصل	مانند
عقائد	ایمان و یقین	جزو	کھڑا، حصہ
عقلی	مصل کے مطابق	وسعت	پھیلاؤ، کشادگی
فردی	اطاعت، فرمانبرداری	اسویر انسانیت	تہذیبی معاملات
قوی اتحاد	قوی یکجہتی، قوی اتفاق	تمدن و معاشرت	آپس میں مل جل کر رہنے سننے کے طریقے
اپنائے جنس	نوع انسانی کے افراد۔ جو آدم۔ ہم جنس	برادری	برداشت کرنا
اتحاد	ایمان، یقین	باہمی اتفاق	آپس کا اتحاد
شریک	ساتھی، مددگار	قول	ایمان، بات
آقا	جانا بچھانا، واقف	طمانح	طبیعت کی جمع مراد حراج، نظرت

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

مہر و	زکا ہوا، مقرر کروں	افراش	جانتیں، مقاصد، خواہشیں
مخالفت	خلاف کرنا، ضد	مہذب	شائستہ۔ آراستہ۔ تہذیب یافتہ
ہر	کام، فعل و عمل	پرہیز	پوشیدگی

تشکیل الفاظ کے معانی: ٹیکسٹ بک صفحہ نمبر: 13

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
حکارت	ذلت، خوارگی، رسوائی	اہم بارہ	اہم حسین کی یاد میں نئی عبارت
بحث کرنا	مکمل کرنا، جانچنا، جانچنا لینا	نہیں	اچھا، عمدہ
بہت محاسن بشریت	انسانی خصوصیات کے مطابق	خانقاہ	درگاہ
جلب منفعت	نفع حاصل کرنا	یادگار	یاد آور، یاد دلانے والا
دفع محنت	تقصان سے بچنا	فخراہات	مدد، خدا کی راہ میں مستحقین کو دیا جانے والا مال
خلق	اتفاق کرنے والا، رضامند، ہم خیال	والست	علم، سمجھ
تہذبات	بھگتے۔ دہشیں	قیامت	یوم حساب، روزِ حشر، کائنات کے خاتمے کا دن
سبب	وجہ	روزِ حشر	روزِ حساب
حزول	پستی	خود غرض	اپنا لاکھ دو کھنا، مطلب پرستی
نیا طبیب	بھولی بھری	جوش	شدت، کثرت
ہجرتی	اپنے علاقہ (اپنی ذات کے علاقہ)	ذہن نشین	یادداشت، ذہن میں محفوظ کر لینا
غرض	مطلب	امتیاز	فرق
بہ نظر	وہ چیز جو نظروں کے سامنے ہو	مالی شان	پانسہ اور شاندار، عظیم الشان
قوی بھلائی	ملک و قوم کی فلاح	پردہ پوشی	پردہ داری، رازداری

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

سوال نمبر ۱: بحوالہ سبق اور مصنف مندرجہ ذیل اقتباس کی تشریح کیجیے:

بعض قابل ادب بزرگوں کا قول ہے کہ جس طرح اصلی دینی دنیا میں ناپید ہے اسی طرح آپس کا اتفاق بھی ناممکن ہے۔
 ان کی دلیل یہ ہے کہ تمام انسانوں کی طبع اور ان کے اغراض مختلف ہیں تو ضرور ہے کہ وہ ایک دوسرے کے مختلف ہوں۔ کوئی قوم
 مہذب یا نامہذب ایسی نہیں پائی جائے گی جس میں باہم حسد و خفا، عداوت اور باہمی حقارت نہ پائی جاتی ہو۔ ہاں! یہ بات سچ ہے،
 مگر جس اتفاق پر ہم بحث کرتے ہیں وہ شخصی اتفاق نہیں ہے، بلکہ قومی اتفاق ہے! ہمارے آپس میں، مقتضائے بشریت کو کیسا ہی خفا
 ہو، جو خدا کے نزدیک ایک سخت گناہ یا قومی برائی کا اثر تمام قوم کے لوگوں پر پکڑتا ہے، اس لیے جلب منفعت یا دفع ضرر میں سب
 لوگ حلق ہو جاتے ہیں اور شخصی تنگدماغی کا اس وقت کچھ اثر باقی نہیں رہتا ہے۔

جواب: سبق کا نام: قومی اتفاق: مصنف کا نام: سر سید احمد خان:

متن کا حوالہ / سیاق و سباق:

یہ سبق ”قومی اتفاق“ مصنف ”سر سید احمد خان“ کا تحریر کردہ ہے جو کہ ان کی تصنیف ”مقالات سر سید: حصہ پنجم“
 سے لیا گیا ہے۔ سر سید نے قومی اتحاد و اتفاق پر بات کی ہے۔ وہ اپنے خیالات مسلمانوں کے وسیع طبقات تک پہنچانا چاہتے تھے۔ جس
 کے لیے انھوں نے صاف، سادہ اور عام فہم اسلوب میں مضامین لکھے۔ جن میں بے تقصیر کے ساتھ اصلاحی اور اخلاقی موضوعات
 پیش کیے۔ سر سید کے تحریروں سے اردو زبان اور جدید ادب کو فروغ ملا۔

تشریح:

سر سید نے عنوان ”قومی اتفاق“ کے ذریعے قوم کو اتفاق کا درس دیا ہے۔ اس کی ضرورت، اہمیت اور فوائد پر روشنی ڈالی
 ہے کہ ہمیں جذبہ قوموں، نسلوں اور انسانوں کی ترقی کا احساس ہے۔ وہ کہتے ہیں بھول بزرگ اگرچہ جس طرح اس دنیا میں شخص
 دوست ملنا ناممکن ہو گیا ہے اسی طرح آپس کا اتحاد بھی ناممکن ہے۔ پھر وہ بزرگ یہ وجہ پیش کرتے ہیں کہ نا اتفاقی کارگروں میں
 شامل ہونے کی وجہ لوگوں کی طبیعت اور خواہشات کا نہ ملنا ہے۔ جس کی وجہ سے ہر شخص اپنی رائے دیتا ہے اس طرح نا اتفاقی جہم لیتی
 ہے۔ اور قوم ایک دوسرے کی دشمن بن جاتی ہے۔ سر سید کہتے ہیں کہ یہ بات سو فیصد سچ ہے کہ لوگوں کے خیالات نہ ملنے سے
 تصہبات پیدا ہوتے ہیں۔ لیکن یہ تعصب قوم کے لیے زہر ہے۔ بقول شاعر: حسن احسان:

تکبر کی صورت یہ تعصب ہے کھائے گا لہتی ہر سوچ کو حسن نہ ملا کافی کر

سر سید کہتے ہیں کہ ہر قوم چاہے وہ اعلیٰ اقدار کی پاسدار کیوں نہ ہو اس میں حسد، نا اتفاق اور نفرت ہر جہاں نظر آتی
 ہے۔ یہ سب اس لیے ہوتا ہے کہ ہم شخصی اتفاق کی بات کرتے ہیں۔ ہم اپنے مفاد کی خاطر قوم کا مفاد بھول جاتے ہیں۔

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

ب۔ سرسید نے مسلمانوں کی کن باتوں پر افسوس ظاہر کیا ہے؟

جواب: مجھے اس بات کے دیکھنے سے نہایت افسوس ہے کہ ہم سب آپس میں بھائی تو ہیں، مگر حش برادران یوسف کے ہیں۔ آپس میں دوستی اور محبت، یک دلی اور یک جہتی بہت کم ہے۔ حصہ، بغض و عداوت کا ہر جگہ اٹھایا جاتا ہے جس کا نتیجہ آپس کی نا اقلاتی ہے۔ شیطان، جس نے خدا سے وعدہ کیا کہ:

لَا أَقْعُدَنَّ لَكُمْ حِوَارَاطَكَ الْمُسْتَقِيمِ

ترجمہ: ”میں ضرور ان کو تیری صراطِ مستقیم سے ہٹا کر رہوں گا“

ج۔ قومی ترقی کا سب سے اوّل مرحلہ کیا ہے؟

جواب: قومی ترقی کا سب سے اوّل مرحلہ یہ ہے کہ ہم سب آپس کی محبت سے اس عدولت و خفا کی کو یکنائی و یک جہتی سے مبدل کریں۔ یکنائی و یک جہتی سے میرا مقصد یہ نہیں ہے کہ سب لوگ اپنے اپنے عقائد کو چھوڑ کر ایک عقیدے پر قائم ہو جائیں، یہ امر تو قانونِ قدرت کے برخلاف ہے، جو ہو نہیں سکتا۔ نہ تو پہلے کبھی ہوا اور نہ آئندہ کبھی ہو گا۔

د۔ بقول سرسید انسان کی ہستی میں کون سے دو حصے شامل ہیں؟

جواب: انسان جب اپنی ہستی پر نظر ڈالے گا تو کہنے میں دو حصے پائے گا۔ ایک حصہ خدا کا اور ایک حصہ اپنے ابتائے جنس کا۔ انسان کا دل یا اس کا اعتقاد یا مختصر الفاظ میں یوں کہوں کہ اس کا مذہب خدا کا حصہ ہے جس میں دوسرا کوئی شریک نہیں۔ اس کے عقائد کی جو کچھ بھلائی یا برائی ہو اس کا معاملہ اس کے خدا کے ساتھ ہے۔ نہ بھائی اس میں شریک ہے، نہ بیٹا نہ دوست، نہ آشنا اور نہ قوم۔ پس ہم کو اس بات سے جس کا اثر ہر ایک کی صرف ذات تک محدود ہے اور ہم سے کچھ تعلق نہیں ہے۔ کچھ بھی تعلق رکھنا نہیں چاہیے۔ ہم کو کسی شخص سے، جبکہ وہ خدا اور خدا کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو برحق جانتا ہے کسی قسم کی عداوت و مخالفت رکھنی نہیں چاہیے، بلکہ اس کو بھی بھائی اور کلمے کا شریک سمجھنا اور اس اخوت کو جس کو خدا نے قائم کیا ہے قائم رکھنا چاہیے۔

و۔ معصف کے نزدیک قومی ہمدردی کن باتوں کا مجموعہ ہے؟

جواب: نہایت افسوس اور نادانی کی بات ہے کہ ہم کسی سے ایسے امر میں عداوت رکھیں، جس کا اثر خود اسی تک محدود ہے اور ہم کو اس سے کچھ بھی ضرر و نقصان نہیں۔ جو حصہ کہ انسان میں اس کے ابتائے جنس کا ہے اس سے ہم کو فرض رکھنی چاہیے اور وہ حصہ آپس کی محبت، باہمی دوستی، ایک دوسرے کی اعانت، ایک دوسرے کی ہمدردی ہے، جس کے مجموعے کا نام قومی ہمدردی ہے۔ یہی ایک طریقہ ہے جس سے خدا کے حکم کی بھی اطاعت اور آپس میں برادرانہ برحق، قومی اتفاق، قومی ہمدردی قائم ہو سکتی ہے، جو قومی ترقی کے لیے پہلی منزل ہے۔

=====

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

=====

ۛ۔ ہماری قوم کے حنزل کا سب سے بڑا سبب کیا ہے؟

جواب: اس زمانے میں جو سب سے بڑا سبب ہماری قوم کے حنزل کا ہے وہ یہی ہے کہ ہم میں قومی اتفاق کا خیال نسیا ٹھپا ہو گیا ہے۔ کسی کو بھڑاتی منفعت کے قومی بھلائی یا قومی منفعت کا خیال بھی نہیں آتا ہے۔ اگر کوئی کچھ کرتا بھی ہے تو اس کو پہلے اپنی ذاتی غرض پر نظر ہوتی ہے اور قومی بھلائی کے پردے سے اس کی پردہ پوشی کرنا چاہتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے کاموں میں برکت نہیں ہوتی۔

ۛ۔ قومی ہمدردی کا جوش کیسے پیدا کیا جاسکتا ہے؟

جواب: جب تک کہ ہمارے دل میں یہ جوش نہ پیدا ہو کہ جو کام ہم کریں وہ قوم کے لیے کریں، نہ ثواب آخرت کے لیے۔ اس وقت تک قومی ہمدردی کا جوش پیدا نہیں ہو سکتا۔ میرا یہ مطلب نہیں ہے کہ میں ان ثواب کے کاموں کو برا جانتا ہوں یا ان کی کچھ حثرت کرتا ہوں، بلکہ میرا مقصد یہ ہے کہ میں اصلی قومی ہمدردی کو ذہن نشین کرنے میں کوشش کروں اور دوسرے کاموں سے جو احتیاط ہے اس کو بھلاؤں۔

ی۔ اس سبق کا مرکزی خیال تحریر کریں۔

جواب: سرسید کے نزدیک اس زمانے میں جو سب سے بڑا سبب ہماری قوم کے حنزل کا ہے وہ یہی ہے کہ ہم میں قومی اتفاق کا خیال نسیا ٹھپا ہو گیا ہے۔ کسی کو بھڑاتی منفعت کے قومی بھلائی یا قومی منفعت کا خیال بھی نہیں آتا ہے۔ اگر کوئی کچھ کرتا بھی ہے تو اس کو پہلے اپنی ذاتی غرض پر نظر ہوتی ہے اور قومی بھلائی کے پردے سے اس کی پردہ پوشی کرنا چاہتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے کاموں میں برکت نہیں ہوتی۔

جب تک کہ ہمارے دل میں یہ جوش نہ پیدا ہو کہ جو کام ہم کریں وہ قوم کے لیے کریں، نہ ثواب آخرت کے لیے۔ اس وقت تک قومی ہمدردی کا جوش پیدا نہیں ہو سکتا۔

سوال نمبر 2: درج ذیل الفاظ و تراکیب کے معانی لکھیں:

حلالتین	نہایت و تابود
عروۃ المہتمی	ایٹائے جنس
مقتضائے بشریت	نسیا نسیا
جلب منفعت	دفع معرت
	حنزل

=====

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

=====

جواب:

معنی	الفاظ و تراکیب
مضبوط ری۔ پکا وسیلہ	جلالتین
مردوم۔ تہاد و آباد	نیست و نابود
مضبوط حلقہ۔ مضبوط کڑا	عردہ ملوثی
نوع انسانی کے افراد۔ جو آدم۔ ہم جنس	اینائے جنس
انسانی تقاضوں کے مطابق	مقتضائے بشریت
بھولی بھری	زیان کشی
نفع حاصل کرنا	جلب منفعت
نقصان سے بچنا	دفع مضرت
پہنچتی۔ زوال	تنزل

سوال نمبر 3: درست الفاظ کی مدد سے خالی جگہ پُر کریں۔

- الف۔ ہماری قوم نے اس جلالتین کی _____ کو توڑا ہے۔ (پابندی۔ بندش۔ مضبوطی)
- ب۔ عداوت و نفاق کو یکنائی دیک جہتی سے _____ کریں۔ (مبدل۔ تبدیلی۔ قسم)
- ج۔ روحانی بھائیوں کے علاوہ اور بھی ہمارے _____ بھائی ہیں۔ (قومی۔ دینی۔ وطنی)
- د۔ مہذب ملکوں میں جو کچھ طاقت ہے وہ سب _____ کی بدولت ہے۔ (اتحاد۔ اتفاق۔ انتظام)
- ه۔ جو کام ہم کریں وہ _____ کے لیے کریں۔ (قوم۔ مذہب۔ انسان)

جوابات:

۱۔ بندش	۲۔ مبدل	۳۔ وطنی	۴۔ اتفاق	۵۔ قوم
---------	---------	---------	----------	--------

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

سوال نمبر 4: سبق کے متن کو مد نظر رکھ کر درست بیان پر (✓) کا نشان لگائیں تاکہ جملہ مکمل ہو جائے:

- 1۔ سبق قوی اتفاق متقرب ادب کے اعتبار سے کیا ہے؟
الف۔ المائدہ ب۔ ناول ج۔ ڈراما د۔ مضمون ✓
- 2۔ سبق قوی اتفاق مقالات سرسید کی کس جلد سے لیا گیا ہے؟
الف۔ اول ب۔ دوم ج۔ چہارم د۔ پنجم ✓
- 3۔ سرسید احمد خان کے مطابق ہماری قوم سے کس کی برکت جاتی رہی ہے؟
الف۔ مذہب کی ب۔ اخلاقی ج۔ ہیبت کی ✓ د۔ خوش حالی کی
- 4۔ سرسید احمد خان نے کون سا علمی ادبی رسالہ جاری کیا تھا؟
الف۔ نون ب۔ بلور ج۔ اوراق د۔ تہذیب الاخلاق ✓

جوابات:

1۔ د	2۔ د	3۔ ج	4۔ د
------	------	------	------

سوال نمبر 5: درج ذیل الفاظ کے جمع لکھیں:

اتفاق	ملک	شیطان	برکت	مرحلہ
مقصد	حصہ	امر	دلیل	غرض
مطلب				

جواب:

اتفاق	جمع
اتفاق	اتفاقات
ملک	ممالک

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

شیطان	شیاطین
برکت	برکات
مرحلہ	مراحل
مقصد	مقاصد
حصہ	حصص، حصے
امر	امور
دلیل	دلائل، ادلہ
غرض	اغراض
مطلب	مطالب

سرگرمی

سوال نمبر 6: کلام کی تعریف کریں اور اس کی اقسام بیان کریں۔

جواب: کلام: جب دو یا دو سے زیادہ کلمات ترکیب پائیں تو اسے کلام کہتے ہیں۔

کلام کی اقسام: کلام کی دو قسمیں ہیں۔ ناقص اور تام۔

کلام ناقص:

کلام ناقص وہ مرکب ہے جس سے سننے والے کو پورا فائدہ حاصل نہ ہو اور بات نامکمل رہے۔ مثلاً زید کی کتاب۔ خالد کا سبق۔

ان کلمات سے سننے والے تک مکمل بات نہیں پہنچتی اور وہ مزید کسی بیان کا منتظر رہتا ہے۔ ایسے کلام کو مرکب ناقص کہتے ہیں۔

کلام تام: کلام تام وہ مرکب ہے جس سے سننے والے کو پورا فائدہ حاصل ہو۔ اسے مرکب مفید یا جملہ بھی کہا جاتا ہے جیسے:

زید کی کتاب میز پر ہے۔ خالد کا سبق ادھر موجود کیا۔

چنانچہ مرکب ناقص میں بات نامکمل رہتی ہے جب کہ مرکب تام میں بات مکمل ہوتی ہے۔

=====

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

=====

ہدایات برائے اساتذہ

- سبق خوانی سے پہلے مصنف کا تعارف کرایا جائے۔
- سبق کے مرکزی خیال کی وضاحت کی جائے۔
- مصنف کے بعض دیگر مضامین کا حوالہ دے کر بتایا جائے کہ وہ کن اصلاحی مقاصد کو پورا کرنا چاہتا ہے۔
- مصنف کی زبان اور اسلوب پر روشنی ڈالی جائے۔

3۔ غالب کا اچھوتا پن

خواجہ الطاف حسین حالی (۱۸۳۷ء-۱۹۱۳ء)

حالات زندگی:

خواجہ الطاف حسین حالی، پانی پت میں پیدا ہوئے۔ ۷ سال کی عمر میں دہلی چلے گئے، جہاں تحصیل علم اور مشق سخن میں مشغول ہوئے۔ مرستہ کے رہائے کار میں وہ اس غلط سے نمایاں ہیں کہ انھوں نے قومی اور اصلاحی کاموں میں شرکت کی اور شاعری اور نثر دونوں میں تہذیبی کا عمل سرانجام دیا۔

اردو نثر میں حالی نے جدید سوانح نگاری کی بنیاد ڈالی اور حیات جاوید، حیات سعدی اور یادگار غالب جیسی کتابیں تحریر کیں۔ اردو تنقید میں بھی انھیں اہمیت کا درجہ حاصل ہے۔ مقدمہ شعر و شاعری اصول تنقید پر اردو میں پہلی کتاب ہے۔ حالی کا اسلوب تحریر سادہ، خلوص اور مدلل ہے۔ انھوں نے اردو نثر کو سوانحی اور تنقیدی دونوں اہتمام سے مالا مال کیا۔ وہ ہر بات کو سنجیدگی اور عقلیت کی میزان میں پرکھتے ہیں اور ہر دور سے اپنے خیالات جاری رکھتے ہیں۔

(مشکل الفاظ کے معانی)

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
اندک	آرزو	اسلوب	طریقہ۔ طرز
بر خلاف	الٹا۔ مخالف	بشرط استواری	تعلق قائم رکھنا
بہید	دور	بلبل	ہاسنی گفتگو کرنے والا
سب گوردکن	بغیر قبر اور کفن کے	تاخیر	در
تائید	حمایت	خش	اضطراب
ڈز پردہ	غائبانہ۔ خفیہ طور پر	ڈسوائی	بدنامی
عزم و اصرار	بالکل انکار	سہل انگاری	آرام۔ چلی۔ سستی
عجز و نیاز	انکسار	عدم استطاعت	استقامت نہ ہونا
غیب	پوشیدہ۔ اور مجمل	فسون نیاز	خواہش کا غائب جادو

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

فہم	حاصل۔ سمجھ	لیکھ	حقیقت
قانع	جول جائے اس پر راضی رہنے والا	قلم	کم
لاچار	بے بس	لیک	پرانا دستور، راستا
غمول	لادا گیا۔ اٹھایا گیا	متناسب	متناسب رکھنے والا
منتظر	کئی	بھارت	حقیقت کے برعکس۔ با اختیار
مرکب	کرنے والا	مضانقہ	دھواڑی۔ قہاحت
مقلدین	پیروی کرنے والے	ملخصی	تفصلاً کرنے والا
نشاہتگر	کام کی خوشی	واصل	حلاپ
ہوس	لاالچ۔ حرص	ہبت عالی	اعلیٰ ہبت

مشکل الفاظ کے معانی: فیکسٹ بک صفحہ نمبر: 16

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
مقلدین	پیروی کرنے والے	ترا لا	سب سے الگ
عاشقانہ	عشق آمیز	خواتین	نزاکت کی جمع مراد نازک ہونا
اولا	ابتداء	شاہراہ	کشادہ راست، بڑی سڑک
روزمرہ	انفاظ یا محاورات جو اہل زبان بولیں	سرمواخراف	بالکل انکار
غزل گو	غزل لکھنے اور کہنے والا	متوازی	برابر برابر، مطابقت رکھنے والا
اہل زبان	ماہرین زبان	جی آگیا جانا	دل بھر جانا
محدود	مقرر کردہ، حد بندی کیا گیا	دیوان	غزلوں کی کتاب
منتقد	کئی	سیاح	سیر و سیاحت کرنے والا
بندشوں	بندش کی جمع مراد پابندی	تراہی	انوکھی
کیفیت	کسی شے کی حالت	ہوس	لاالچ۔ حرص
سبقت	فوش قدمی، آگے نکل جانا	بلغ	ہا معنی گفتگو کرنے والا
منس	چھوٹا	اسلوب	طریقہ۔ طرز

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

مشکل الفاظ کے معانی: فیکٹ بک صفحہ نمبر: 17

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
نشاط	خوشی	الہی	اے میرے اللہ
نشاط کار	کام کی خوشی	حضرتی مردراز	حضرت حضرت علیؓ
نہر خیال ہونا	صرف گمان ہونا	حسرت	آرزو، تمنا
حیث	حقیقت	گنہ	غہ اور رسول کی نافرمانی
چہل پہل	کہا سمجھی، دھوم دھام	خوشی	شرارت، بے باکی
طبعی	فطری	اچھوتی	بنا چھوٹی ہوئی
فرصت	مہلت، خالی وقت	درخواست	گزارش، عرض
ھلک	کم	درپردہ	غائبانہ۔ خفیہ طور پر
سرگرمی	تیزی، گرم جوشی	گناہ	خطا، قصور
مہلت	کسی کام کے انجام دینے کے لیے وقت یا موقع، فرصت	دارغ	عیب
تاخیر	دیر	مرکب	کرنے والا
سہل کاری	آرام طلبی۔ سستی	توبہ	بڑے کاموں سے باز رہنا، استغفار کرنا
اچھوتا	الگ تھلک، تازہ تر	عدم استقامت	ملا جیت کا نہ ہونا
فہم	عقل۔ سمجھ	خاطر خواہ	خواہش کے مطابق، طبیعت کے موافق
قصور	خطا، غلطی، کوتاہی	دیار غیر	پردیس، دوسرا ملک
دعویٰ	مطالبہ، حق چاہنا	بے کسی	عاجزی، لاپرواہی
ہت بہت عالی	اعلیٰ ہت	پردیس	غیر ملک یا شہر
موافق	لائق، مناسب	ناگوار	نامناسب

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

تائید	حمایت	بے گور و کفن	بغیر قبر اور کفن کے
غیب	پوشیدہ۔ اوجھل	مضائقہ	دشواری۔ قحط
ثبوت	گواہی، شہادت	رُتبہ	درجہ، مقام
قطرہ، قطر	آنسو کا قطرہ	واقف، حال	حال احوال سے واقف
قالع	جول جائے اس پر راضی رہنے والا	خریدار	خریدنے والا
درجہ	منزل، رتبہ	غم خوار	غم کھانے والا، دکھ درد کا شریک
حریف	مخالف	غردے	مراہوا، بے جان
نسون نیاز	خواہش کا خوار۔ جادو	زسوائی	بدنامی، ذلت
مطلع	کسی غزل کا پہلا شعر جس کے دونوں مصرعے ہم قافیہ اور ہم ردیف ہوتے ہیں مطلع یا حسن مطلع کہلاتا ہے۔	مصرع	آدھا شعر، شعر کی ایک سطر کو مصرع کہتے ہیں
مستغنی	تقاضا کرنے والا	فی الحقیقت	حقیقت میں، یقیناً
ذلت	بے عزتی، خواری	سراسر	بلکل، تمام کا تمام
بعید	دور	الہی وطن	ہم وطن، ایک ہی وطن کے رہنے والے
سو گئی	خیال گزرا	قدایہ	طرز، انداز
عجز و نیاز	اکتسار	متر	جادو کے بول یا الفاظ، جادو

مشکل الفاظ کے معانی: ٹیکسٹ بک صفحہ نمبر: 18

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
سہل	آسان	عالم	جہان، کائنات
دشوار	تنگن، مشکل	الہی ہمت	ہمت والے لوگ
متناسب	تناسب رکھنے والا	جام و سیر	بیالہ اور صرائی (شراب پینے والے برتن)

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

مجاہدات	مجاہدہ کی جمع، بات چیت	مثیل	مشابہت
دستیاب	میسر، موجود	ناجیز	جس کی کوئی اہمیت نہ، حقیر
اتفاق	اتحاد، ایک	اتفاقات	عتاقت، محبت، مہربانی
حقیقت	اصلیت	منقود	کھویا ہوا، گم شدہ
ہزار	ہزار	دلالت	ساریت، سفارش، رہنمائی
محمول	لاوا کیا۔ اٹھایا گیا	محدوم	غیر موجود
دقت	تنگی، پریشانی، مشکل	ناکردہ گناہ	نہ کیا ہوا گناہ
شوق	رقبت، پسند	کردہ گناہ	کیا ہوا گناہ
خلش	اضطراب	جذبت مضامین	تحریروں میں نیا پن
بشرط استواری	تعلق قائم رکھنا	طرز خیالات	خیالات کا اثر کھاپن، عمدہ سوچ
بیت خانے	وہ جگہ جہاں بت پرستوں کے لیے نصب ہوتے ہیں، مندر، مورت	خصوصیت	خاص خوبی، مخصوص صفت
گازو	زمین میں دفن کرد	کلام	کھنگو، بات چیت
برہمن	ہندوؤں کا پہاڑی	رہنمہ گوہیں	نردو بولنے والے (مراد نردو کے شعر اور ادیب)
نذرت	لطف، سواو	رہنمہ	نردو کا ابتدائی نام
گویا	بولنے والا	شاو نارد	بہت کم، کبھی کبھار
سامع	سننے والا شخص	آرزو	قن، اُٹک، خواہش
حب	بے ہمتی، شک ہونا		

سوال نمبر 1: بحوالہ سبق اور مصنف مندرجہ ذیل اقتباس کی تشریح کیجیے:

خلاصہ یہ ہے کہ اور لوگوں نے تو اول سے آخر تک قوم کی شاہرہ سے سرواخراف نہیں کیا اور جس چال سے انھوں نے راوٹے کی قمی، اسی چال سے تمام دستے طے کیا ہے۔ مرزا نے اول شاہرہ کا رخ چھوڑ کر دوسرے رخ چلنا اختیار کیا اور جب راوٹ کی

=====

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

=====

حکلات نے مجبور کیا، تو ان کو بھی آکر اسی زرخ پر چلنا پڑا۔ مگر جس نیک پر قافلہ جا رہا تھا اس کے سوا ایک اور نیک اس کے متوازی اپنے لیے نکالی اور جس چال پر اور لوگ چل رہے تھے اس چال کو چھوڑ کر دوسری چال اختیار کی۔

جواب: سبق کا نام: غالب کا اچھوتا پن مصنف کا نام: خواجہ الطاف حسین حالی
متن کا حوالہ / سیاق و سباق:

یہ سبق ”غالب کا اچھوتا پن“ مصنف ”خواجہ الطاف حسین حالی“ کا تحریر کردہ ہے۔ ان کی تصنیف ”یادگار غالب“ سے لیا گیا ہے۔ سترہ سال کی عمر میں حصول علم مشق سخن کے لیے دلی آگئے۔ یہیں سے مرزا غالب سے فن شعر میں بہ صلاح لی۔ حالی کا اسلوب تحریر سادہ، محسوس اور مدلل ہے۔ انھوں نے اردو نثر کو سوانحی اور تنقیدی دونوں اعتبار سے مالا مال کیا۔ وہ ہر بات کو سنجیدگی اور عقلیت کے میزان پر رکھتے ہیں اور بروایت اپنے خیالات قاری تک پہنچاتے ہیں۔
تشریح:

زیر تشریح اقتباس میں حالی نے اپنے استاد محترم غالب کے اسلوب بیان پر بات کی ہے۔ غالب نے شعر گوئی میں پہلے تو مشکل پسند اختیار کی لیکن پھر سادہ طرز اپنایا۔ دراصل شعر و شاعری کے لیے زبان و بیان، لب و لہجہ وغیرہ کے بہت ہی مشکل طریقے تھے۔ جو عام انسان کی فہم سے دور تھے۔ غالب شاعری میں وہ کیفیت پیدا کرنا چاہتے تھے جو ان کی آواز دل نشین اور دل آویز ہی نہیں خیال انگیز اور فکر انگیز بھی ہے۔ غالب نے صرف کلاسیکی اور روایتی شاعری نہیں کی بلکہ ان کی شاعری میں موضوعات کی رنگارنگی ہے۔ انھوں نے پرانے شاعروں کی طرح صرف عاشقانہ مضامین پر شاعری نہیں کی۔ عاشقانہ مضامین اولاً تو قاری پھر اندو غزل میں بندھتے گئے۔ لیکن مرزا غالب اس محدود دائرے پر نہ چل سکے۔ انھوں نے اردو غزل کو فکر و فلسفہ سے آشنا کیا۔ الغرض غالب نے اردو شعر و شاعری میں لطافت، طرزِ ادا کی شوخی اور موضوعات کی رنگارنگی پیدا کی۔ جس نے ان کے کلام کو منفرد اور دلکش بنادیا۔ اس طرح ان کا کلام ہر دور میں تسلیم کیا گیا۔

اگرچہ میر و سودا انھوں نے غزل کی بنیاد عاشقانہ موضوع پر رکھی۔ اسی موضوع کی ہر شاعر نے جیروی کی ہے مگر غالب کا راستہ جدا تھا۔ الغرض انھوں نے نئے موضوعات کی عمارت تو قائم کی ہے لیکن پرانے دستور سے نئے دستور کچھ اس طرح نکالنے کے کچھلی شاعری کی روایت کے رستے سے جدا نہ ہوئے۔ اس طرح پرانی اور نئی طرز کی شاعری میں توازن پیدا کیا۔ اور کلام کو خوبصورت بنادیا۔

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

مشق

سوال نمبر 1: مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیں:

الف۔ الطاف حسین حالی کے نزدیک میرؔ و سوداؔ اور اُن کے مقلدین نے غزل کی بنیاد کس بات پر رکھی؟

جواب: میرؔ و سوداؔ اور اُن کے مقلدین نے اپنی غزل کی بنیاد اس بات پر رکھی ہے کہ جو عاشقانہ مضامین صدیوں سے اُردو فارسی اور ہس کے بعد اُردو غزل میں بندھے چلے آئے ہیں، وہی مضامین، اہل زبان کی معمولی بول چال اور روز مرہ میں ادا کیے جائیں۔ چنانچہ میرؔ سے لے کر ذوق تک جتنے مشہور غزل گو، مرزا غالب کے سوا، اہل زبان میں گزرے ہیں، ان کی غزل میں ایسے مضامین بہت ہی کم لکھیں گے، جو اس محدود دائرے سے خارج ہوں۔ ان کی بڑی کوشش یہ ہوتی تھی کہ جو مضمون پہلے متعدد طور پر بندھ چکا ہے، وہی مضمون ایسے لطیف اسلوب میں ادا کیا جائے کہ تمام اگلی بندشوں سے سبقت لے جائے۔

ب۔ مرزا غالبؔ کی شاعری میں وہ کون سی بات ہے جو دوسرے شاعروں میں نہیں ہے؟

جواب: ان کی غزل میں زیادہ تر ایسے اچھوتے مضامین پائے جاتے ہیں، جن کو اور شعرا کی فکر نے بالکل منس نہیں کیا اور معمولی مضامین ایسے طریقے میں ادا کیے گئے ہیں، جو سب سے نرالا ہے اور ان میں ایسی نواکتیں رکھی گئی ہیں، جن سے اکثر اساتذہ کا کلام خالی معلوم ہوتا ہے۔

ج۔ ”مرزا کے دیوان میں ایک اور ہی سماں نظر آتا ہے“۔ اس جملے کا مفہوم کیا ہے؟

جواب: مرزا کے دیوان پر نظر ڈالتے ہیں تو اس میں ہمیں ایک دوسرا عالم دکھائی دیتا ہے اور جس طرح ایک فکلی کا بیج سمندر کے سفر میں، یا ایک میدان کا رہنے والا پہاڑ پر جا کر ایک بالکل نئی اور نرالی کیفیت کا مشاہدہ کرتا ہے، اسی طرح مرزا کے دیوان میں ایک اور ہی سماں نظر آتا ہے۔ مرزا کے دیوان ان کے خیالات کا اچھوتا پن ثابت ہوتا ہے۔

د۔ مرزا غالبؔ نے یہ کیوں کہا کہ بُت خانے میں مرنے والے برہمن کو کبھے میں دفن کیا جائے؟

جواب: وفا داری بشرط استواری، اصل ایمان ہے۔ مرے بُت خانے میں تو کبھے میں گاؤں برہمن کو جب برہمن اپنی ساری عمر بُت خانے میں کاٹ دے اور وہیں مرے، تو وہ اس بات کا مستحق ہے کہ اس کو کبھے میں دفن کیا جائے کیوں کہ اس نے وفا داری کا حق پورا پورا ادا کر دیا اور یہی ایمان کی اصل ہے۔

=====

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

=====

۱۔ سبق کی روشنی میں مرزا غالب کے کلام کی خصوصیات لکھیں۔

جواب: مرزا غالب کے کلام کی خصوصیات:

1. مرزا غالب کے کلام میں نئی طرح کی شوفی ہے جو بالکل اچھوتی ہے۔
2. مرزا غالب کی تشیل نے اس مضمون کو بالکل ایک اچھوتا مضمون بنادیا ہے۔
3. مرزا غالب کی خصوصیات جن میں علاوہ جذبات مضامین اور طرقلی خیالات کے اور بھی چند خصوصیتیں مرزا صاحب کے کلام میں الکی ہیں جو اور دیکھنے گوہوں کے کلام میں شاذ و نادر پائی جاتی ہیں۔

سوال نمبر 2: درج ذیل الفاظ کے معانی لکھیں:

مقتدین اسلوب سہل انکاری درپردہ بعید

جواب:

معنی	الفاظ
بھڑکی کرنے والے	مقتدین
طریقہ۔ طرز	اسلوب
آرام طلبی۔ سستی	سہل انکاری
قائمہ۔ خفیہ طور پر	درپردہ
دور	بعید

سوال نمبر 3: درج ذیل الفاظ و تراکیب کو جملوں میں استعمال کریں:

اسلوب۔ ٹیکٹ۔ درپردہ۔ بے گورو کفن۔ مضائقہ۔ شاذ و نادر۔

جواب:

الفاظ و تراکیب	معنی	جملے
اسلوب	انداز، ڈھنگ، طرز	ہر ادیب کے لکھنے کا انداز اور اسلوب جداگانہ ہوتا ہے۔ اسلوب شخصیت کا آئینہ دار ہوتا ہے۔

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

حقیقت	مرنے کے بعد کی زندگی محض ایک خیال ہی نہیں، بلکہ ایک حقیقت ہے۔
درپردہ	اکثر تاجر نجکاری کی آڑ میں بڑے قوی اداروں کی درپردہ خرید و فروخت میں غوث ہوتے ہیں۔
بے گور و کفن	تجہیز و تکفین کے حادثے میں مرنے والے کی لاش کئی گھنٹے بے گور و کفن پڑی رہی۔
مضائقہ	ہرج، قباحت اسلام آباد کو دنیا بھر کی صورت ترین دار حکومت کہنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔
شاذ و نادر	بہت کم، کبھی کبھار طالب علم اردو گرامر شاذ و نادر ہی کہتے ہیں۔

سوال نمبر 4: سبق کی روشنی میں درج ذیل جملوں کی وضاحت کریں:

الف۔ مضمون ایسے بلغی اسلوب میں ادا کیا جائے کہ تمام اگلی بندشوں سے سبقت لے جائے۔

جواب: وضاحت:

میر سے لے کر ذوق تک جتنے مشہور غزل گو، مرزا غالب کے سوا، اہل زبان میں گزرے ہیں، ان کی غزل میں ایسے مضامین بہت ہی کم لکھے گئے، جو اس محدود دائرے سے خارج ہوں۔ ان کی بڑی کوشش یہ ہوتی تھی کہ جو مضمون پہلے متعدد طور پر بندھ چکا ہے، وہی مضمون ایسے بلغی اسلوب میں ادا کیا جائے کہ تمام اگلی بندشوں سے سبقت لے جائے۔ برخلاف اس کے مرزا نے اپنی غزل کی عمارت دوسری بنیاد پر قائم کی ہے۔ ان کی غزل میں زیادہ تر ایسے انچھوٹے مضامین پائے جاتے ہیں، جن کو اور شعرا کی قمر نے بالکل سنس نہیں کیا اور معمولی مضامین ایسے طریقے میں ادا کیے گئے ہیں، جو سب سے ترالا ہے اور ان میں ایسی نزاکتیں رکھی گئی ہیں، جن سے اکثر اساتذہ کا کلام خالی معلوم ہوتا ہے۔

ب۔ اول سے آخر تک قوم کی شاہراہ سے سرمو انحراف نہیں کیا۔

جواب: وضاحت:

خلاصہ یہ ہے کہ اور لوگوں نے تو اول سے آخر تک قوم کی شاہراہ سے سرمو انحراف نہیں کیا اور جس چال سے انگوں نے راہ طے کی تھی، اسی چال سے تمام رستے طے کیا ہے۔ مرزا نے اول شاہراہ کا رخ چھوڑ کر دوسرے رخ چلنا اختیار کیا اور جب راہ کی مشکلات نے مجبور کیا، تو ان کو بھی اگر اسی رخ پر چلنا پڑا، مگر جس ایک پر قائلہ چارہ تھا اس کے سوا ایک اور ایک اس کے متوازی اپنے لیے نکالی اور جس چال پر اور لوگ چل رہے تھے اس چال کو چھوڑ کر دوسری چال اختیار کی۔

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

ج۔ جس لیک پر قافلہ جا رہا تھا اس کے سوا ایک اور لیک اس کے متوازی اپنے لیے نکالی۔

جواب: وضاحت:

جس لیک پر قافلہ جا رہا تھا اس کے سوا ایک اور لیک اس کے متوازی اپنے لیے نکالی اور جس چال پر اور لوگ چل رہے تھے اس چال کو چھوڑ کر دوسری چال اختیار کی۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ جب میر و سودا اور ان کے معتمدین کے کار میں ایک ہی قسم کے خیالات اور مضامین دیکھتے دیکھتے جی آتا جاتا ہے اور اس کے بعد مرزا کے دیوان پر نظر ڈالتے ہیں تو اس میں ہمیں ایک دوسرا عالم دکھائی دیتا ہے اور جس طرح ایک فنگلی کا سیاح سندھ کے سفر میں، یا ایک میدان کارہنے والے پہاڑ پر جا کر ایک بالکل نئی اور نرعلی کیفیت کا مشاہدہ کرتا ہے، اسی طرح مرزا کے دیوان میں ایک اور ہی ساں نظر آتا ہے۔

د۔ خدا کا شکر ہے کہ اس نے پردیس میں مدد کر میری بے کسی کی شرم رکھ لی۔

جواب: وضاحت:

پردیس میں مرزا، جو ہر شخص کو ناکوار ہوتا ہے، اس پر خدا کا اس لیے شکر کرتا ہے کہ اگر وہاں بے گور و کنن پڑا رہے تو کچھ مضائقہ نہیں، کیوں کہ کوئی شخص نہیں جانتا کہ یہ کون تھا اور کس رُتبے کا آدمی تھا؟ لیکن وطن میں مرزا جہاں ایک زور و اقتدار کا مالک ہو، مگر خریدار و غم خوار ایک بھی نہ ہو، وہاں فرد سے کی اس طرح معنی خراب ہوتی، سخت زسوائی اور دولت کی بات تھی۔ پس خدا کا شکر ہے کہ اس نے پردیس میں مدد کر میری بے کسی کی شرم رکھ لی۔ اس میں گو بغیر خدا کا شکر ہے مگر فی الحقیقت سراسر اہل وطن کی شکایت ہے۔

و۔ اس مضمون کو چاہو حقیقت کی طرف لے جاؤ اور چاہو مجاز پر محمول کرو۔

جواب: وضاحت:

اس مضمون کو چاہو حقیقت کی طرف لے جاؤ اور چاہو مجاز پر محمول کرو۔ دونوں صورتوں میں مطلب یہ ہے کہ اگر تیرا المنا آسان نہ ہو تا، یعنی دشوار ہو تا تو کچھ وقت نہ تھی، کیوں کہ ہم ایسے ہو کر بیٹھ رہتے اور شوق و آرزو کی خش سے ٹھوٹ جاتے، مگر مشکل یہ ہے کہ وہ جس طرح آسان نہیں، اسی طرح دشوار بھی نہیں اور اس لیے شوق و آرزو کی خش سے کسی طرح نجات نہیں ہوتی۔

سوال نمبر 5: مرکب تام سے کیا مراد ہے؟ نیز مرکب تام کی اقسام بیان کریں۔

جواب: مرکب تام:

مرکب تام سے مراد دو یا دو سے زیادہ الفاظ کا ایسا مجموعہ ہے جس سے کہنے والے کا مقصد پورا ہو جائے اور سننے والے کو بات سمجھ میں آجائے جیسے: احمد آیا۔ محمود نکلا۔

=====

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

=====

مرکب نام کی اقسام:

مرکب نام دو حصوں پر مشتمل ہوتا ہے: ۱۔ مُسند ۲۔ مسند الیہ

مرکب نام پر غور کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ اس میں ایک چیز کو دوسرے کے لیے ثابت کیا جاتا ہے۔ ”احمد آیا“ میں ”آیا“ کو احمد کے لیے ثابت کیا گیا ہے۔ جسے ثابت کیا جائے، مسند اور جس کے لیے ثابت کیا جائے مسند الیہ کہلا جاتا ہے۔ مثلاً ”محمود نیک ہے“ میں نیک مسند اور محمود مسند الیہ ہے۔ مُسند اسم اور فعل ہو سکتا ہے لیکن مسند الیہ ہمیشہ اسم ہوتا ہے۔

سوال نمبر 6: مضمون کی تعریف لکھیں اور اس کی اقسام بیان کریں۔

جواب: مضمون:

مضمون ایسی تحریر کو کہتے ہیں جس میں لکھنے والا اپنے ذاتی خیالات، احساسات، معلومات اور جذبات کا اظہار کرتا ہے۔ مضامین اسلوب کے اعتبار سے حقیقی، تحقیقی یا گفتہ ہو سکتے ہیں۔ مضامین موضوعات پر لکھے جاتے ہیں اور ان میں موضوع کی نوعیت پر کوئی تدریج نہیں ہوتی۔

مضمون کی اقسام:

مضمون کے تین حصے ہوتے ہیں:

۱۔ تمہید ۲۔ نفس مضمون ۳۔ خاتمہ۔

ان میں سے ہر ایک پر ایک پیرا لکھیں تو تین پیرا کا مضمون بنتا ہے۔

۱۔ تمہید:

تمہید موضوع کے بارے میں ابتدائی تعارفی جملوں پر مشتمل ہوتی ہے۔

۲۔ نفس مضمون:

نفس مضمون میں موضوع کے بارے میں جملہ خیالات اور معلومات پیش کی جاتی ہیں۔

۳۔ خاتمہ:

خاتمے میں مضمون کے موضوع کے بارے میں اختصار کے ساتھ نتائج بیان کیے جاتے ہیں۔ مضمون کا ایک عنوان قائم

کرنا بھی ضروری ہوتا ہے۔

=====

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

=====

سرگرمی

مضمون لکھنے کا طریقہ:

مضمون لکھنے میں آسانی کے لیے مضمون کے عنوان کو سامنے رکھتے ہوئے اس کا خاکہ پہلے تیار کیا جاتا ہے جو مضمون کے اہم نکات پر مشتمل ہوتا ہے۔ اس میں کم سے کم تین حصے ہوتے ہیں درمیانی حصے میں دو نکات بیان ہوتے ہیں، جن پر بات کی جاتی ہے۔ آخری حصے میں ان کا خلاصہ، لب لباب، نتیجہ یا حکم درج ہوتا ہے اور آغاز میں موضوع کا تعارف اس طرح سے کرایا جاتا ہے کہ اگلا یعنی درمیانی حصہ پڑھنے کی طلب پیدا ہو۔ اپنے استاد کی رہنمائی میں ہم نصابی سرگرمیوں کی اہمیت پر مضمون کا خاکہ تیار کریں اور پھر اس کے مطابق مضمون لکھیں۔

ہدایات برائے اساتذہ

- سبق میں بیان کی گئی شعری اصطلاحات کی وضاحت کی جائے۔
- غالب کے شاعرانہ مقام کے بارے میں بنیادی معلومات فراہم کی جائیں کہ وہ کس طرح اپنے ہم عصر شعراء سے ممتاز ہیں؟
- شعری تشریح کا طریقہ اس مضمون کے حوالے سے طلبہ کو ذہن نشین کرادیں۔
- مضمون نگاری کی مشق کرائیں۔

4۔ شاعروں کی باتیں

مولانا محمد حسین آزاد (۱۸۳۰ء۔ ۱۹۱۰ء)

حالات زندگی:

محمد حسین آزاد دہلی میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد کا نام مولوی محمد باقر تھا جو انیسویں صدی کی اردو صحافت میں نمایاں مقام رکھتے تھے۔ آزاد نے دہلی کالج میں تعلیم حاصل کی۔ انھیں شعر و ادب کا بچپن ہی سے شوق تھا۔ شاعری میں استاد ابراہیم ذوق کی شاگردی اختیار کی۔ انھیں بہت مشکل حالات میں دہلی چھوڑنا پڑی۔ وہاں سے لاہور پہنچے، جہاں کئی جگہ ملازمت کی۔ بعد میں گورنمنٹ کالج لاہور میں استاد مقرر ہوئے۔ زندگی کے آخری بیس سال بیماری کی حالت میں گزرا، اس عالم میں بھی لکھتے پڑھنے کا کام جاری رکھا۔

آزاد کا نثری اسلوب پر غلط اور رنگین نثر کا شاہکار ہے۔ انھیں اردو کا ایک منفرد انشا پرداز کہا جاتا ہے۔ ان کی اہم کتابوں میں آبِ حیات، سخن و اپنا فارس، دربار اکبری، نیرنگِ نیل اور حصصِ مند وغیرہ شامل ہیں۔ ”لظم آزاد“ ان کی شاعری کا مجموعہ ہے۔

(منشکل الفاظ کے معانی)

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
اعزاز	عزت کا باعث۔ صلہ	بخیل	سکھوس۔ تنگ دل
بلاغت	حسب موقع گفتگو۔ کلام میں انتہائی درجے تک پہنچنا	پاکی	ذہنی
بچھوڑنا	کسی جگہ کا پھینکا دینا	بہری	بزرگی
تعلیم	احترام	طبع	خوش بیان
پہل	ہنسی۔ دل لگی	حسبِ القاب	خواہش کے مطابق
فاطرِ جمعی	اطمینان	دستورِ قدیم	پرانا قانون
دو ٹکڑی	کچھ دیر	ذہول مارنا	تھپڑ مارنا

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

دینے کے قابل	دعائے	شاعر کے کلام کا مجموعہ
خوش نصیبی۔ نیکی	ضعیف	کمزور
بیماری	عالمِ محبت	حیرانی کا عالم
کافی	لغات	بہا معنی کا کم
شوق رکھنے والا	کامل	پہنچا ہوا سامر

مشکل الفاظ کے معانی: ٹیکسٹ بک صفحہ نمبر: 21

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
نوکری	نوکر کا کام یا پیشہ، ملازمت، خدمت	آداب	طور طریقہ، دستور، سلیقہ
دہلی	ہندوستان کا دارالحکومت، ہندوستان کا شہر	ممبر	حقس و برداشت
دربار شاہی	بادشاہوں کا دربار	نڈر	بچانہ
بزرگ	مرید مست، بڑی عمر کا	عارضہ	بیماری
جاگیر	وہ قطب زمین یا گاؤں جو بادشاہوں یا لوہوں کی طرف سے دیا جائے	مصدقہ	اپناج، محتاج
سعادت	خوش قسمتی، خوش نصیبی	تکلیف	درد، دکھ
ماہِ بہار	ماہِ ماہوار	دستار	گچڑی، عمامہ
اہل تصوف	راہِ طریقت کے لوگ (درویش اور صوفی)	منڈا ہوا سر	آسترے سے بال صاف کیا ہوا سر
جلسہ	اجتماع، تقریب	بھل	بھلی۔ دل نہی
بے اطلاع	بغیر خبر کے	ذحول مارنا	تھپڑ مارنا
اتفاقا	اتفاقہ طور پر	سبحان اللہ	اللہ پاک ہے
لنہیت	کافی، وہاں جو دشمن سے چھٹیں	ذحولیں	ذحول کی جمع معنی تھپڑ

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

بے روزگاری	کام نہ ملنا، بے کاری	دو گھنٹی	کچھ دیر
شکارت	شکار، لکھ	بنارس	برصغیر پاک و ہند کا مشہور شہر
آزادہ مزاجی	جس کی طبیعت میں سادگی، بے تکلفی یا بے پردائی ہو	فرمانش	درخواست
فرما دیجیے	حکم دینا، ارشاد کرنا	جدا	الگ
رفعت	اجازت، حکموری	بخیل	کجس، تنگ دل
خیر باشد	خیریت تو ہے	معاذ اللہ	اللہ کی پناہ، اللہ محفوظ رکھے
حلی	دریا دل، دل کھول کر خرچ کرنے والا	خاطر جمی	اعینان
موقوف	ملوثی کیا گیا، منسوخ کیا گیا	قصیدہ	تقریبی علم

مشکل الفاظ کے معانی: ٹیکسٹ بک صفحہ نمبر: 22

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
شب	رات	حسب دستور	رواج کے مطابق
سر بستر	بستر پر	قدیم	پرانا، پرانے زمانے کا
خواب راحت	آرام کی نیند، میٹھی نیند	جھوٹا	خاکروب
سایہ بان	وہ چھریاں یا چھایاں جو مکان یا عمارت کے آگے دھوپ کی شعاع یا عینہ کی پوچھاڑ سے بچنے کے واسطے ڈال لیجئے ہیں، چھجڑ، برآمدہ	استقبال	کسی کو بڑھ کر خوش آمدید کہنا۔
چمکے	کھاس کے سوکھے ہوئے ٹکڑے	دربار گورنری	گورنر کا دربار
گھونسل	تنگوں سے بنا ہوا پرندوں کا گھر	حیثیت	عہدہ، درجہ، مرتبہ
عالم محبت	خیراتی کا عالم	ریاست	حکومت، بادشاہت
غیرانی	آوارہ	عظیم	احرام

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

کیڑوں کی چھتری	کیڑوں کے بیٹے کا ٹھکانہ (جہاں نما)	مستحق	ضرورت مند، حقدار
"کلواواٹھڑیوا"	"کھاڑا اور جی"	ملازمت	لوکری، خدمت گاری
تاجینا	اندھا، جس کو دکھائی نہ دیتا ہو	باعث زیادتی	ظلم کی وجہ، جبر کا سبب
ٹٹا	مولوی، عالم (تقیہ)	اعزاز	عزت کا باعث، صلہ
عالم	پڑھا لکھا شخص، جاننے والا	عمو بیٹھنا	کھودنا، خاک کرنا
حافظ	وہ شخص جسے قرآن کریم زبانی یاد ہو	آئین	اصول، قانون
"اچل لکھو صین"	"تمہارے لیے شک کا حال کیا گیا"	شاگردِ رشید	ہدایت یافتہ اور لائق شاگرد
"بسم اللہ اللہ آنکھ"	یہ الفاظ جانور ذبح کرتے وقت پڑھے جاتے ہیں، جن کو "تکبیر" کہتے ہیں	کھرنی	ایک درخت اور اس کے پھل کا نام، جو نبوی یعنی نیم کے پھل کے مشابہ ہو اور لائق میں شیریں ہوتا ہے
دیوانی	بے خوف، ہلکی	کھرنیاں	کھرنی کے درخت کا پھل
گورنمنٹ انگلش	انگریزی حکومت مراد برطانوی راج	فصاحت	بامعنی، منطقی، پرکشش اندازِ بیاں
از سر نو	نئے سرے سے دوبارہ	دروازہ	چوکھٹ
لیفٹیننٹ گورنر	Lieutenant Governor ہندوستان میں برطانوی راج کا عہدہ	فصیح	خوش بیاں
لٹریچر	اساتذہ	کوس	راستے کی ایک حد، صحن کا نام، جس کی لمبائی بعض کے نزدیک دو میل کے برابر اور بعض کے نزدیک چار ہزار یا تین ہزار گز ہے
مدرس	پڑھانے والا، درس دینے والا، استاد	لکھوانا	کسی جگہ کا بچھلا حد

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

عربی	عربی زبان (عرب کی زبان)	قہل	برگہ کی لسل کا ایک مشہور درخت جو عام طور پر ہندوستان کے ہر جگہ پایا جاتا ہے۔
فارسی	فارسی زبان (ایران کی قوی زبان)	چیلیاں	قہل کے درخت کا پھل
کالموں	کالم کی جمع مراد کھل	چودہ طیق روشن	کھل و فراست بڑھ جانا، حیران ہو جانا
میرزا [غالب]	اردو اور فارسی کے مشہور شاعر	اطلاع	خبر
حسب اقلب	خواہش کے مطابق	پانگی	ذولی
آپ حیات	وہ روایتی پانی جس کی نسبت کہا گیا ہے کہ اسکا ایک قطرہ پینے کے بعد انسان مرتا نہیں ہے۔ آپ جہا	بلافت	حسب موقع گفتگو۔ کلام میں انتہائی درجے تک پہنچنا

سوال نمبر 1: بحوالہ سبق اور مصنف مندرجہ ذیل اقتباس کی تشریح کیجیے:

ایک دن [سندھ انتشا] نواب سعادت علی خاں کے ساتھ بیٹھے کھانا کھا رہے تھے اور گرمی سے گھبرا کر دستہ سر سے رکھ دی تھی۔ منڈا ہوا سر دیکھ کر نواب کی طبیعت میں بغل آئی۔ ہاتھ بڑھا کر پیچھے سے ایک دھول ماری۔ آپ نے جلدی سے ٹوپی سر پر رکھ لی اور کہا: ”سبحان اللہ! بچپن میں بزرگ سمجھایا کرتے تھے، وہ بات سچ ہے کہ نئے سر کھانا کھاتے ہیں تو شیطان دھولیں مارتا ہے۔“

جواب: سبق کا نام: شاعروں کی باتیں مصنف کا نام: محمد حسین آزاد

متن کا حوالہ / سیاق و سباق:

سبق ”شاعروں کی باتیں“ مصنف ”حسین آزاد“ کا تحریر کردہ ہے۔ حسین آزاد نے ادبی دنیا کو لطیف ہنر سے شمع بیان کیا ہے۔ آزاد کا نثری اسلوب پر کلف اور رنگین نثر کا شاہکار ہے۔ انھیں اردو کا منفرد انشاء پرداز کہا جاتا ہے۔

تشریح:

زیر تشریح اقتباس ان کی تصنیف ”آپ حیات“ سے لیا گیا ہے۔ اس ہنر سے انھیں آزاد نے پر کلف انداز میں سید انشاء اور نواب سعادت علی خاں کا واقعہ پیش کیا ہے۔ دونوں ادبی شخصیات لی بیٹھے کر کھانا کھا رہے تھے، سخت گرمی کا عالم تھا تو سید انشاء

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

گرمی سے گلہ آکر سر سے کپڑا اتار دیتے ہیں۔ دراصل سید انشاء کے سر پر بال نہ تھے۔ گھجاسر دیکھ کر نواب سعادت کو شرارت
 ہو گئی۔ آپ نے سید انشاء کے سر پر قمیڑر سید کر دیا۔ سید انشاء نے جلدی سے سر ڈھانپ دیا اور ان نواب سعادت کے ساتھ طنزیہ
 مذاق کرتے ہوئے کہا کہ میں نے یہ بھی کہاوت سنی تھی کہ جب سر نکالو تو شیطان اس پر قمیڑر سید کرتا ہے۔ یعنی سید انشاء نے نواب
 سعادت پر طنز کیا کہ ان کو بھی شیطان کی طرح شرارتیں سوچھ رہی ہیں۔
 آزاد کی نثر شاعرانہ خصوصیات کی حامل ہے۔ آپ کے مضامین میں گفتہ انشاء سے خوبصورت لفظی مرقعے بنائے ہیں۔
 انشاء نگاری میں اپنی انفرادیت کا پختہ نقش قائم کیا۔

مشق

سوال نمبر 1: مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات دیں:

الف۔ خواجہ میر درد نے بادشاہ کو کس بات پر ٹوکا؟

جواب: خواجہ صاحب (میر درد) کو نوکری کرنے یا دہلی سے باہر جانے کی ضرورت نہ ہوئی۔ دربار شاہی سے بزرگوں کی جاگیریں
 چلی آتی تھیں۔ امیر غریب خدمت کو سعادت سمجھتے تھے۔ یہ بے فکر بیٹے اللہ اللہ کرتے تھے۔ شاہ عالم بادشاہ نے خود ان کے ہاں
 آنا چاہا اور انھوں نے قبول نہ کیا مگر بلو بھاء ایک معمولی جلسہ اہل تعویذ کا ہوتا تھا۔ اس میں بادشاہ بے اطلاع چلے آئے۔ اتفاقاً اس دن
 بادشاہ کے پاؤں میں درد تھا، اس لیے ذرا پاؤں پھیلا دیا۔ انھوں نے کہا: ”یہ امر، فقیر کے آداب کے خلاف ہے۔“ بادشاہ نے غصہ کیا
 کہ معاف کیجیے، عارضے سے معذور ہوں۔ انھوں نے کہا کہ عارضہ تھا تو تکلیف کرنی کیا ضرور تھی؟

ب۔ سید انشاء کے دستار اُتارنے پر نواب سعادت علی خاں نے کیا شرارت کی؟

جواب: ایک دن [سید انشاء] نواب سعادت علی خاں کے ساتھ بیٹھے کھانا کھا رہے تھے اور گرمی سے گھبرا کر دستہ سر سے دکھادی
 تھی۔ منڈا ہوا سر دیکھ کر نواب کی طبیعت میں غہل آئی۔ ہاتھ بڑھا کر پیچھے سے ایک دھول مادی۔ آپ نے جلدی سے ٹوپی سر پر رکھ لی
 اور کہا: ”سبحان اللہ! مجھ میں بزرگ سمجھایا کرتے تھے، وہ بات سچی ہے کہ ننگے سر کھانا کھاتے ہیں تو شیطان دھولیں مارا کرتا ہے۔“

ج۔ آتش کے واقعہ سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

جواب: آتش کے واقعہ سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ اللہ ہر جگہ موجود ہے اور وہ ہر بندے کی فریاد ہر جگہ سنتا ہے جس طرح اس
 سے دوسری جگہ جا کر مانگو گے، اسی طرح یہاں مانگو، جو وہاں دے گا تو یہاں بھی دے گا۔ اس بات نے ان کے دل پر ایسا اثر کیا کہ
 سطر کا ارادہ موقوف کیا اور خاطر جمعی سے بیٹھ گئے۔

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

و۔ استاد ذوق نے حافظ ویران کی کس بات پر طنز کی ہے؟

جواب: چڑیاں سایہ بان میں بچے رکھ کر گھولتا ہمارے قفس اور ان کے بچے جو گرتے تھے، انھیں لینے کو ہمارا ان کے اس پاس بیٹھتی تھیں۔ یہ، عالم محبت میں بیٹھے تھے۔ ایک چڑیا سر پر آن بیٹھی، انھوں نے ہاتھ سے اڑا دیا۔ تھوڑی دیر میں پھر آن بیٹھی، انھوں نے پھر اڑا دیا۔ جب کئی دفعہ ایسا ہوا تو قفس کر کہا کہ اس غیبانی نے میرے سر کو کبوتروں کی چھتری بنایا ہے۔ ایک طرف میں بیٹھا تھا۔ ایک طرف حافظ ویران بیٹھے تھے۔ وہ بڑبڑاتے ہیں۔ انھوں نے پوچھا کہ حضرت کیا؟ میں نے حال بیان کیا۔ ویران بولے کہ ہمارے سر پر تو نہیں بیٹھتی۔ استاد نے کہا کہ بیٹھے کیونکر؟ جانتی ہے کہ یہ ٹلا ہے، عالم ہے، حافظ ہے۔ ابھی ”اَجِلْ لَكُمُ صَنِيدٌ“ [ترجمہ: ”تمہارے لیے ظہر کا حلال کیا گیا“ (سورۃ المائدہ، آیت: ۶۶)] کی آیت پڑھ کر ”قُلُوا وَاَشْرِكُوا“ (ترجمہ: ”کھاؤ اور پیو۔“ (سورۃ البقرہ، آیت: ۶۰))، ”يَسْمُوهُ اللّٰهُ الْاَكْبَرُ“ (یہ الفاظ جانور ذبح کرتے وقت پڑھے جاتے ہیں، جن کو ”عجیر“ کہتے ہیں۔) کر دے گا۔ دیوانی ہے، جو تمہارے سر آئے؟

و۔ غالب اس بات پر کیوں مصرعے کہ دہلی کالج میں ان کا استقبال کیا جائے؟

جواب: مجدد نے جا کر پھر مرض کی۔ صاحب باہر آئے اور کہا: ”جب آپ دربار گورنری میں بہ حیثیت ریاست تھریف لائیں گے تو آپ کی وہ تعظیم ہوگی لیکن اس وقت آپ لو کر کے لیے آئے ہیں۔ اس تعظیم کے مستحق نہیں۔“ میرزا صاحب نے فرمایا کہ گورنمنٹ کی ملازمت باعث زیادتی اعزاز سمجھتا ہوں، نہ یہ کہ بزرگوں کے اعزاز کو بھی گنوا بیٹھوں۔ صاحب نے فرمایا کہ ہم آئین سے مجبور ہیں۔ میرزا صاحب رخصت ہو کر چلے آئے۔

سوال نمبر 2: درج ذیل الفاظ کو جملوں میں استعمال کریں:

دیوان عارضہ دو گھڑی اعزاز سعادت

جواب:

الفاظ	معنی	جملے
دیوان	شعری مجموعہ	دیوان غالب مرزا اسد اللہ خان غالب کی شاعری کا مجموعہ ہے۔
عارضہ	مرض، بیماری، ردگ	موتاپے کے ظہر افراد میں عارضہ قلب میں مبتلا ہونے کے امکانات زیادہ ہوتے ہیں۔
دو گھڑی	تھوڑی دیر	دو گھڑی مل بیٹھنے کو نصیحت سمجھو اور جو غصہ اڑے ہے، اس پر صبر کرو۔

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

اعزاز	صلہ انعام	پاکستان کا سب سے بڑا فوجی اعزاز نشانِ حیدر ہے۔
سعادت	خوش قسمتی، خوش بختی	اپنے بزرگوں کی خدمت میں سعادت سمجھ کر کرنی چاہیے۔

سوال نمبر 3: صحیح جواب کی نشاندہی (✓) سے کریں:

- 1۔ خواجہ حیدر علی آتش اپنے شاگرد سے کہا کرتے تھے۔
 الف۔ دو گھڑی مل بیٹنے کو قیمت سمجھو اور جو ٹھکانا ہے، اس پر مہر کرو۔ ✓
 ب۔ دو گھڑی اکٹھے بیٹنے کو زندگی کا سرمایہ سمجھو۔
 ج۔ کچھ حاصل کرنے کے لیے منت کرو۔ د۔ زندگی میں ایسا کام کرو کہ لوگ یاد رکھیں۔
- 2۔ نواب نے سید انشاء کے سر پر زھول ماری تو انھوں نے
 الف۔ جواب میں نواب کو زھول ماری۔ ب۔ نواب کو ٹہرا بھلا کہا۔
 ج۔ جندی سے ٹوپی سر پر رکھی۔ ✓ د۔ ٹانہ ہوا کر منہ پھیر لیا۔
- 3۔ خواجہ حیدر علی آتش کے شاگرد کس کی شکایت کر کے سڑکار ارادہ کیا کرتے تھے؟
 الف۔ قسمت کا ب۔ بے روزگاری کا ✓
 ج۔ غربت کا د۔ حالات کا
- 4۔ سبق شاعروں کی باتیں کس کتاب سے ماخوذ ہے؟
 الف۔ نیرنگ خیال ب۔ قصص و
 ج۔ آپ بیات ✓ د۔ شعر النعم
- 5۔ 1842ء میں حکومتِ انگلشیہ کو کس مضمون کے مدرس کی ضرورت تھی؟
 الف۔ فارسی ✓ ب۔ عربی
 ج۔ انگریزی د۔ پنجابی
- 6۔ فارسی کے مدرس کے لیے کس عظیم شاعر کا نام لگنا؟
 الف۔ مومن خان مومن ب۔ مرزا غالب ✓
 ج۔ خواجہ ابراہیم دوق د۔ علام بخش ناسخ

=====

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

=====

- ۷۔ ایک دن میرزا غالب کا شاگرد کس کی قبر پر گیا؟
 الف۔ شاہ ولی اللہ ب۔ بہادر شاہ ظفر
 ج۔ خواجہ غلام الدین اولیا د۔ امیر خسرو
 ۸۔ غالب کے شاگرد نے امیر خسرو کی قبر پر جا کر کیا کھایا؟
 الف۔ پھلیاں ب۔ آم ج۔ کھریاں ✓ د۔ عکڑے

جوابات:

۱۔ الف	۲۔ ج	۳۔ ب	۴۔ ج
۵۔ الف	۶۔ ب	۷۔ د	۸۔ ج

سوال نمبر 4: اس سبق میں جن شاعروں کا ذکر آیا ہے ان کے نام ترتیب وار لکھیں۔

جواب: خواجہ صاحب (میر درد)، [سید انشا]، خواجہ [احمد رعلی آتش]، بادشاہ [بہادر شاہ ظفر]
 [استاد ذوق]، حافظہ ایران، مرزا [غالب]، امیر خسرو

سوال نمبر 5: مندرجہ ذیل جملوں کی وضاحت کریں:

الف۔ یہ امر فقیر کے آداب کے خلاف ہے۔

جواب: وضاحت:

شاہ عالم بادشاہ نے خود خواجہ صاحب (میر درد) کے ہاں آنا چاہا اور انہوں نے قبول نہ کیا مگر بلا ایک معمولی جلسہ الہی تصوف کا ہو تا تھا۔ اس میں بادشاہ بے اظہار چلے آئے۔ اظہار اس دن بادشاہ کے پاؤں میں درو تھا، اس لیے ذرا پاؤں پھیلا دیے انہوں نے کہا: ”یہ امر، فقیر کے آداب کے خلاف ہے۔“ بادشاہ نے غصہ کیا کہ معاف کیجئے، عارضے سے معذور ہوں۔ انہوں نے کہا کہ عارضہ تھا تو تکلیف کرنی کیا ضرور تھی؟

ب۔ شاید یہاں کا خدا بھل ہے، وہاں کا کچھ سخی ہو۔

جواب: وضاحت:

خواجہ [احمد رعلی آتش] کے ایک شاگرد اکثر بے روزگاری کی شکایت سے سڑکا اداں ظاہر کیا کرتے تھے۔ خواجہ صاحب اپنی آزاد عوامی سے کہا کرتے تھے کہ میں کہاں جاؤں؟ دو گھڑی مل جینے کو نہیں سمجھتا اور جو خدا دیتا ہے، اس پر صبر

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

کرد۔ آتش کے واقعہ سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ اللہ ہر جگہ موجود ہے اور وہ ہر جگہ سے اس طرح اس سے
دوسری جگہ جا کر مانگو گئے، اسی طرح یہاں مانگو، جو وہاں دے گا تو یہاں بھی دے گا۔ اس بات نے ان کے دل پر ایسا اثر کیا کہ سفر کا
ارادہ موقوف کیا اور خاطر جمعی سے پہنچ گئے۔

ج۔ اس غیبیاتی نے میرے سر کو کبوتروں کی چھتری بنا دیا ہے۔

جواب: وضاحت:

چڑیاں سایہ بان میں بٹکے رکھ کر گھونسلہ بناتی تھیں اور ان کے بٹکے جو گرتے تھے، انھیں لینے کو بار بار ان کے آس پاس
بٹھتی تھیں۔ یہ، عالم محبت میں بیٹھے تھے۔ ایک چڑیا سر پر آن بٹھتی، انھوں نے ہاتھ سے اڑا دیا۔ تھوڑی دیر میں پھر آن بٹھتی،
انھوں نے پھر اڑا دیا۔ جب کئی دفعہ ایسا ہوا تو اس کر کہا کہ اس غیبیاتی نے میرے سر کو کبوتروں کی چھتری بنا دیا ہے۔

د۔ میرے پچھواڑے کی پچلیاں کیوں نہ کھالیں۔ چودہ طبق روشن ہو جاتے۔

جواب: وضاحت:

ایک دن مرزا [قالب] کے ایک شاگرد رشید نے آکر کہا کہ حضرت آج میں امیر خسرو کی قبر پر گیا۔ حزار پر کھرنی کا
درخت ہے۔ اس کی کھریاں میں نے خوب کھائیں۔ کھریوں کا کھانا تھا کہ گویا فصاحت و بلاغت کا دروازہ کھل گیا۔ دیکھے تو میں کیا
صبح ہو گیا۔ میرا نہ کہہ کہ اسے میاں اچھیں کوس کیوں گئے۔ میرے پچھواڑے کے پٹیل کی پچلیاں کیوں نہ کھالیں۔ چودہ طبق
روشن ہو جاتے۔

سوال نمبر 6: مرکب تام کی تعریف لکھیں اور اس کی اقسام بیان کریں۔

جواب: مرکب تام:

مرکب تام کے بارے میں آپ جانتے ہیں کہ اس میں بات مکمل ہوتی ہے اور سننے والے کی سمجھ میں آ جاتی ہے۔

مرکب تام کی اقسام: مرکب تام کی دو قسمیں ہیں:

۱۔ جملہ انشائیہ ۲۔ جملہ خبریہ

۱۔ جملہ انشائیہ: جملہ انشائیہ وہ جملہ ہے جس میں فعل امر، فعل فعی، سوال، نندہ، حتمنا پائی جائے جیسے: تو سبق پڑھ، ماہ
شرارت نہ کر، کیا فراز نے کتاب پڑھی۔ اے اللہ رحم کر۔ کاش میں محنت کرتا۔ یہ تمام جملے انشائیہ ہیں۔

۲۔ جملہ خبریہ:

جملہ خبریہ وہ جملہ ہے جس میں کسی بات کی خبر دی جائے اور اس جملے کے بدلے والے کو سمجھایا جا کہ سکھیں۔

=====

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

=====

ہدایات برائے اساتذہ

- سبق خوانی سے قبل طنز اور مزاح کا الگ الگ تعارف کرایا جائے اور ان دونوں کا فرق واضح کیا جائے۔
- ہر شاعر سے منسوب واقعہ بیان کرتے ہوئے شاعر کے بارے میں بنیادی معلومات فراہم کی جائیں۔
- مولانا محمد حسین آزاد عام طور پر پُر کلف اسلوب اختیار کرتے ہیں لیکن اس سبق میں انھوں نے نسبتاً سادہ الفاظ استعمال کیے ہیں۔ ان کی نثر کی دونوں مثالیں سامنے رکھ کر وضاحت کی جائے۔

5۔ توبۃ النصوص (تعارف و تعین)

مولوی نذیر احمد دہلوی (۱۸۳۶ء۔ ۱۹۱۲ء)

حالات زندگی:

مولوی نذیر احمد موضع رینڈہ ضلع بجنور میں پیدا ہوئے۔ والد کا نام مولوی سعادت علی تھا۔ ابتدائی تعلیم کچھ کتب اور کچھ والد سے حاصل کی۔ ۱۳ برس کی عمر میں دہلی آ گئے، اور دہلی کالج میں داخلہ لے لیا جہاں سے عربی ادب، فلسفہ اور ریاضی کے مضامین پڑھے۔ مدرس کی حیثیت سے عملی زندگی کا آغاز کیا۔ بعد میں ترقی کر کے ڈپٹی انسپکٹر مدارس ہو گئے۔ قانون، انکم ٹیکس اور تعزیرات ہند کے اردو میں ترجمے کیے، جس کے صلے میں تحصیل دار بنا دیے گئے۔ بعد میں ڈپٹی کلنر ہو گئے۔ حیدر آباد میں ممبر بورڈ آف ریونیو کی حیثیت سے رہنا شروع ہوئے۔

نذیر احمد کو لہرو کا پہلا ناول نگار کہا جاتا ہے۔ وہ اپنے ناولوں میں دہلی کی صاف اور با محاورہ زبان استعمال کرتے ہیں۔ انھیں کہانی بیان کرنے اور کرداروں کو خاص ڈھب دینے کا ملکہ حاصل ہے، جن میں اصلاح اور سبق آموزی کا پہلو نمایاں ہے۔ نذیر احمد کے ناولوں میں مافوق الفطرت عناصر کے بجائے حقیقی زندگی کی پہلی مرتبہ عکاسی کی گئی ہے۔ ان کے ناولوں میں مرآۃ العروس، توبۃ النصوص، رویائے صادقہ اور ابن الوقت وغیرہ شامل ہیں۔ انھوں نے قرآن مجید کا ترجمہ بھی کیا اور اصلاحی نقطہ نظر سے دیگر کتب بھی لکھیں۔

(مشکل الفاظ کے معانی)

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
بیدار	جگانے والا	بالا خانہ	اوپر کی منزل
مہینہ	تاش کے چوں کی طرح کھیلے جانے والا کھیل تین کھلاڑی کھیلتے ہیں	طرح	ایک کھیل جس میں شاہ، وزیر، لیل، سکھو اور پیادوں کے مہرے استعمال ہوتے ہیں
تجسّی	ابتدا کرنے والا، سیکھنے والا	منفعت	فائدہ
آسونہ	سبق، سکھایا، پڑھایا	منجھلا	درمیان

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

سر آگھوں پر غوثی سے	جلد زد	کپے کی طرف موٹھ کیے ہوئے	بسر و چشم
ایک قسم کا بڑا کرا۔ آج کل کالا دلچ	گرفت کرنا	پکڑنا	دالان
سبزی بیچنے والا	لمھن	مٹھلی	سنبھڑا
عادت	گھر شدہ	انوکھا واقعہ	خونج
ہشت بند حانا	منظلق	بکسر۔ ہانک	پچھہ ٹھونکنا
ایک نمک دو	لچھن	بری عادت	یک نہ شد دوشد
خراب حالت	آہریدہ	آنسو بھرا آنا	زلیوں
برا بھلا کہنا	ٹوک کرنا	چھوڑ دینا	ڈر ڈر پھٹ پھٹ
کسی کی غیر موجودگی میں اس کی برائی	چٹلی	شکایت بیان کرنا	غیبت
کوڑی کی جمع، گھونگھے کی ایک صورت جو سمندر میں مٹا ہے کھیل کے علاوہ کسی زمانے میں اسے ادنیٰ جتنے کے طور پر بھی استعمال کیا جاتا تھا			کوڑیاں

مشکل الفاظ کے معانی: ٹیکسٹ بک صفحہ نمبر: 25

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
دہلی	ہندوستان کا دارالحکومت، ہندوستان کا شہر	دلچسپی	شوق، لگاؤ، رغبت
ہیضہ	ایک مہتری بیماری جس میں فاسد اور غیر منظم ہونے والے اجزا بدن سے صاف سے نکلتے ہیں اور دست و پا کی صورت میں خارج ہوتے ہیں	جانکڑ لیتا	جانچ پڑتال کرنا، جانچنا

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

دبا	دو بیماری جو بہ کثرت پہلے، متعدد بیماری	جدید	نیا تازہ
پھول	پھیل جانا	تہذیب و تمدن	رہن سہن
ویرانی	غیر آباد ہونے کی حالت یا کیفیت، آراسی، سناہ، اجاڑ پن	دھل کر	جھا ہو کر
پریشانی	مصیبت، فکر	دین	ضابطہ حیات مراد دین اسلام
اُجڑنا	ویران، خالی یا غیر آباد	اخلاقیات	اخلاقی اصولوں کا ضابطہ
متوسط	(مالی لحاظ سے) درمیانی حیثیت کا	بے گانہ	انجائتہ، جس سے جان بچان نہ ہو
عدالت	انصاف کی پکھری، عدل فراہم کرنے کی جگہ	ریج ڈھنگ	طور طریق، چال ڈھال
جزا	صلہ، اچھا بدلا	لواپ	بڑا گیر دار، خاندانی امیر
مزا	برائی کا بدلہ	بڑا آدمی	رستے میں بڑا
ڈھٹی جھڑپ	ناہب جھڑپ	صحت	پاس اٹھنا بیٹھنا، دوستوں کا باہم مل بیٹھنا
حلال و حرام	جائز اور ناجائز، اچھے برے کی تمیز	خاصی بگڑی ہوئی	بہت زیادہ بد اخلاق، حد سے زیادہ خراب
احساسِ ندامت	شرمندگی ہونا، افسوس ہونا	سلیقہ	عشق، سلوپی، قرینہ
خوفِ خدا	اللہ کا ڈر	طور طریق	گامدے، اصول
محاسبہ	جانچ پڑتال، مواخذہ	شد حرنا	ٹھیک ہونا، درست ہونا
ناہب	توپ کرنے والا، گناہ سے باز آنے والا	انگاہیہ	جو اتفاق سے یا چاہک ہو
شریعت	وہ قانون جو حق تعالیٰ نے بندوں کے واسطے مقرر فرمایا	معروفیت	کسی کام میں گئے ہونا، مشغول ہونا
احال	طرز، انداز، وضع	احوال	حالتیں، خبریت

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

ہم خیال	ایک رائے رکھنے والے	اصلاح	(بھڑکی کے لیے) کانٹ چھا ٹٹ کرنا، خامیاں یا برائیاں دور کرنا، درست کرنا
---------	---------------------	-------	--

مشکل الفاظ کے معانی: فیکسٹ بک صفحہ نمبر: 26

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
بالاخاتہ	ادھر کی منزل	مہینہ	تاش کے پتوں کی طرح پھیلنے جانے والا کھیل جن میں کھلاڑی کھیلتے ہیں
موتھ	چرا	طہرج	ایک کھیل جس میں شاہ، وزیر، فیل، گھوڑا اور پیادوں کے مہرے استعمال ہوتے ہیں
کوٹھے	کوٹھاکے بیج، چھت یا مکان کے ادھر کا آکرہ	مہرے	طہرج کی گولیاں
مستقول	مناسب	پالیں	طہرج میں کھلاڑی کا مہرے دلچرہ کو ایک گھر سے دوسرے گھر میں لے جانا

مشکل الفاظ کے معانی: فیکسٹ بک صفحہ نمبر: 27

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
بہتری	اچھا کرنے والا، سنبھالنے والا	منجھلا	درمیانہ
دیوانہ	شوقین، صاحب ذوق، فریفتہ	آسودہ	سین، سکھایا، پڑھایا، ہوا
یک دلی	مختار، ایک دل ہونے کی حالت، ہم آہنگی	سرورہ چشم	سرگموں پر، خوشی سے

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

کانوں کان خبر نہ ہونا	بالکل متوافق ہونا، کسی کو پتہ نہ چلنا	تحقق	کڑی کا حق
کوڑی	گھوگھے کی ایک صورت جو سمندر میں مٹا ہے کھیل کے علاوہ کسی زمانے میں اسے ادنیٰ تھے کے طور پر بھی استعمال کیا جاتا تھا	قید زد	کبے کی طرف موندھ کیے ہوئے

مشکل الفاظ کے معانی: ٹیکسٹ بک صفحہ نمبر: 28

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
مردراز	طویل عمر، لمبی عمر	طیش	غضب، فتنہ
بھیلے ماس	شریف، سیدھا یا نیک آدمی	فرد ہوتا	کہہ ہونا، قسم ہونا
جٹنا	مطلع کرنا، یاد دلانا	آنکھیں پچی کرنا	شرمندہ ہونا
مدتوں	طویل وقت، عرصہ دراز تک	سرگوں	شرمندہ، شکست خوردہ
دل کھٹا ہونا	جی اٹکنا، دل نہ لگنا	علم	مخوبی
انتقاد	غلامہ، کم گفتگوں میں زیادہ مطلب ادا کر دینا	چاروں شانے چٹ	پشت کے تل، اس طرح کہ پشت بالکل زمین سے ملی ہوئی اور ہاتھ پاؤں پوری طرح پھیلے ہوئے ہوں
بے تکلف	بے دھڑک، بغیر کسی جھجک کے	رج	لکھ، تکلیف
باوجودیکہ	اگرچہ، اسکے باوجود کہ	کھٹکا	اندیشہ، خطرہ
سخت کلامی	تجس کوئی، بدزبانی	خدا اعوامتہ	خدا نہ کرے، اللہ نہ کرے
گالی گلوچ	گالیاں، فحش کلامی	عورتوں	عادت
مار کٹائی	مار دھاڑ، ماسپیٹ	شتر	بہت تموزا، بہت مختصر
از گئے پر چھانا	جل دینا، جھانسا دینا	بے حیائی	بے شرمی، بے غیرتی
پختی دینا	زمین پر دے مارنا، پچھاڑنا	بدزبانی	بد کلامی

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

کوسچ	تک راستے	بے سود	بیکار، بے فائدہ
تھوڑا	ننکا، چوٹ	پاکل	ابتداء شروع، آغاز
ادھ موٹا	مرنے کے قریب	بے موقع	بے وقت
پینہ ٹوکنا	ہت بند کرنا	بے عمل	بے وقت، بے موقع
پختا	لوجوان، جوان	تال	رکاوٹ، تردد
چنید باز	احیث، بے جس، چال باز	مطلق	یکسر، بالکل
غم ٹھونک کر سامنے آنا	(محاورہ) روز در رہنا، نگاہ میں رہنا	قصور	خطا، غلطی
گتہ جانا	بھڑ جانا، حقیر گتہ ہو جانا	بے ہودہ	بے کار، بے اخلاق
جوڑ کا	مقابلے کا، برابر کا	راہ چلنے کے مرہون	بغیر کسی مقول سبب کے ہر ایک سے اچھے لگنا
تنبہز	سبزی بیچنے والا	ہاک	خوف، ڈر
رگڑ ہونا	گھسیٹنا	سر پر چڑھ کر	کسی پر مسلط ہونا

مشکل الفاظ کے معانی: ٹیکسٹ بک صفحہ نمبر: 29

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
یک تہ شد و شد	ایک نہیں دو	کھنوت	گھٹی کرنا، شہ کرنا
دروغ گویم بروئے تو	(محاورہ) اس وقت کہتے ہیں جب کوئی صریح جھوٹ بولے	آٹھ پیر	چوبیس گھنٹے، ایک دن رات
تعلیم	عزت	خوشحال	مائدہ، امیر
پہچن	برائی عادت	مردود	اجرت پر محنت و مشقت کا کام کرنے والا
زبوں	خراب حالت	گھڑا ہوا	گھڑیاں کا نئے پانچنے والا
گالی بکنا	کسی کو برا بھلا کہنا، بدزبانی کرنا	نکھوٹی	چھوٹی تہ بند
جھک	بیہودہ اور بے معنی گفتگو	سلوک	برتاؤ، رویہ

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

بکنا	بکواس کرنا	اگر کھا	اچکن کی وضع کا ایک لباس، مردوں کی ایک پوشاک جو کسے کے اوپر پہنی جاتی ہے
چھو کرے	لڑکے	ڈرڈر پٹ پٹ	براجلا کہنا
بھرا مت	بچھتاوا، افسوس	پاکیزہ	صاف ستھرا، بے صہب
بازاری آدمی	بد معاش، آوارہ انسان	کالا پٹ	بہت بد صورت، حد درجہ سیاہ
عزت دار	باعزت، معزز	کایا	وہ شخص جس کی ایک آنکھ نہ ہو، کانا
شعرہ	چمچا، دھوم دھام	لنگڑا	ایک پاؤں یا ٹانگ سے معذور
بھوک	بے پرواہی، بے خوف	کوزمی	کڑوا کامریض، جذائی
قش بکنا	گالیاں دینا، گندی باتیں کرنا	حم	ظلم، بے انصافی
بے دھڑک	بے خوف و خطر	غضب	بہت تری بات، بہت ناگوار
مزاج	عادت، خصلت	بھیرے	بہت سارے بہت کچھ
آہدیدہ	آنسو بھرا آنسو	نصیحت	نیک صلاح مشورہ، اچھی رائے
بازاری لڑکے	آوارہ لڑکے، بد معاش لڑکے		

مشکل الفاظ کے معانی: فیکٹ بک صفحہ نمبر: 30

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
جزا رہا	لا تعداد، بے شمار	رد	سبب، وجہ، باعث
بر زبان	جوزبانی یاد ہو	پوست کندہ	وضاحت کے ساتھ، کھول کر
ترک کرنا	چھوڑ دینا	بتا کید	بار بار کہنا

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

نواسے	بٹنی کے بیٹے	منذونا	سر کے بال اتروانا، حجامت کرنا
استغفر اللہ	میں اللہ سے معافی مانگتا ہوں، مراد: کسی امر قبیح سے انکار	منفعت	فائدہ
ٹھوکر گزرتا	بہت قریب سے گزرتا	بردگذاشت	دیکھ بال، گھدداشت، پردوش
نجست	کسی کی غیر موجودگی میں اس کی برائی	فضول	بے فائدہ، بے کار
چٹل	فلکایت بیان کرنا	خلیفہ	نائبی، حجام
ممانعت	روک ٹوک	سوٹ دینا	استرے وغیرہ سے بال صاف کرنا
اختیار	بس، حکم چلانے کی اہلیت	خفا	تاراض، ناخوش
منصب پداری	باپ کا درجہ، باپ کا رتبہ	برزبان	جو زبانی یاد ہے، جو رٹا ہوا ہے

سوال نمبر 1: بحوالہ سبق اور مصنف مندرجہ ذیل اقتباس کی تشریح کیجیے:

آخر حضرت بی بولیں کہ سلیم! بڑے انوس کی بات ہے کہ تو ایسا یاد لڑکا اور مٹن تیرے ایسے خراب۔ اس سوچ سے ایسی باتیں، آج کل دن سے میں تم کو سمجھانے والی تھی مگر اس وقت جو میں نے تیری سنگو سنی، مجھ کو یقین ہو گیا کہ تم کو سمجھانا بے سود ہے۔ بزار خج تو مجھ کو اس بات کا ہے کہ تو اچھے سے گیا گزرا ہوا، دوسرا کھکا یہ ہے کہ تو میرے لڑکوں کے پاس آتا جاتا ہے۔ اگر خدا نخواستہ تیری ٹوٹ کا ایک شز انصوں نے اختیار کیا تو میری طرف سے چیتے جی مرے، ملنا جلتا تو بڑی بات ہے۔ اب یہ محلہ مجھ کو چھوڑنا پڑا، اتنی بے حیائی ایسی بد زبانی، اول تو لڑنا اور پھر گلے کو پے میں اور اس پر ایسی موٹی موٹی گالیاں۔

جواب: سبق کا نام: توبہ النصوح مصنف کا نام: لپٹی نذیر احمد

متن کا حوالہ / سیاق و سباق:

یہ سبق لپٹی نذیر احمد کا تحریر کردہ ہے۔ مصنف نثر کے اعتبار سے "ناول" ہے۔ سبق میں ان کے ناول "توبہ النصوح" کا کچھ حصہ پیش کیا گیا ہے۔ نذیر احمد کو اردو کا پہلا ناول نگار کہا جاتا ہے۔ وہ اپنے ناولوں میں دلی کی صاف اور با محاورہ زبان استعمال کرتے ہیں۔ انھیں کہانی بیان کرنے اور کرداروں کو خاص طریقہ دینے کا اعزاز حاصل ہے، جن میں اصلاح اور سبق آموزی کا پہلو نمایاں

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

ہے۔ ان کے ناولوں میں مافوق الفطرت عناصر کے بجائے حقیقی زندگی کی پہلی مرتبہ عکاسی کی گئی۔ ان کا یہ ناول ”اصلاحی اور سنی
آموز“ ہے۔

تشریح:

زیر تخریج ورائے میں سلیم اپنے والد صاحب گفتگو میں معروف ہے۔ اس گفتگو کا مقصد نصوص کا سلیم کے احوال کا جائزہ
لینا تھا۔ جس میں والد کے پوچھنے پر سلیم نے والد کو مصروفیات کا حال بتایا۔ دراصل سلیم منجملے کا بے حد شوقین تھا مگر کچھ عرصے سے
والد صاحب نے اسے کھیلتے نہ دیکھا تو اس سے منجھنے نہ کھیلتے کا سبب پوچھا۔ تو سلیم بتاتا ہے کہ اس کی ملاقات محلے کے لڑکوں سے ہوئی
جو بہت ہی نیک اور شریف انسان ہیں ان کی تربیت ان کی نانی جان نے کی تھیں۔ سلیم نے استاد محترم کے کہنے پر ان لڑکوں کے گھر
جانا شروع کیا۔ اس طرح اس کی ملاقات حضرت بی سے ہو گئی۔

ایک دن حضرت بی کے گھر کے سامنے سلیم کی لڑائی ایک ہمسائے کے لڑکے سے ہو گئی۔ دونوں میں خوب کالم گلوچ اور
بدکٹائی ہوئی۔ آخر سلیم کے ایک ہم جماعت نے لڑائی ختم کروائی۔ اور سلیم حضرت بی کے گھر چلا گیا۔ وہاں سلیم نے اس لڑکے کے
بارے میں خوب کالم گلوچ کی جس سے حضرت بی صنف پشیمان ہوئی۔ انھوں نے سلیم کو سمجھایا کہ تجھ جیسے بھلے ہانسون کا شیوہ کالم
گلوچ نہیں ہے۔ حضرت بی کہنے لگیں کہ میں نے اکڑ غور کیا کہ تمھاری زبان اور لہجہ سخت خراب ہے۔ میں اکڑ سوچا کرتی کہ تجھے
سمجھاؤں مگر اب تیرے حالات دیکھ کر جی آگتا سا کیا ہے۔ اور اوپر سے سیم کی دوستی حضرت بی کے لڑکوں سے تھی۔ اس لیے
حضرت بی کو غور اندہ تھا کہ ان کے بچوں کی صحبت بھی خراب ہو۔

اس طرح حضرت بی کی باتوں کا سلیم پر بہت اثر ہوا۔ اس نے بری صحبت میں اٹھنا بیٹھنا ترک کر دیا۔

مشق

سوال نمبر 1: مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیں:

الف۔ سلیم باپ کے سامنے جانے سے کیوں خوف زدہ تھا؟

جواب: سیم باپ کے سامنے جانے سے اس لیے خوف زدہ تھا کہ کیونکہ اس کے والد ایک رعب و دبدبے والی شخصیت
تھیں۔ ایک دن اپنے بیٹے سیم کو بالائے خانے پر صبح کے وقت بیدار کے ذریعے جب بلایا تو اس وقت سلیم ابھی سویا ہوا تھا۔ بیدار آنے

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

اُسے جگا کر والد صاحب کا پیغام سنایا تو وہ گھبرا کر اٹھ کھڑا ہوا۔ اور اپنی والدہ سے پوچھا کہ کیا آپ کو معلوم ہے کہ مجھے والد صاحب نے کس لئے بلایا ہے۔

ب۔ سلیم کو ایک دم تمام کھیلوں سے کیوں نفرت ہو گئی؟

جواب: حضرت بی نے فرمایا کہ پٹا بڑا امتیاز تھا۔ یہ پہلے مانسوں کا دستور ہے کہ اپنے سے جو بڑا ہوتا ہے اس کو سلام کر لیا کرتے ہیں۔ میں تم کو نہ ٹوکتی لیکن چوں کہ تم میرے بچوں کے ساتھ اٹھتے بیٹھتے ہو، اس سبب سے مجھ کو جتنا دینا ضرور تھا۔ اس کے بعد حضرت بی نے مجھ کو مضائقہ دی اور بڑا اصرار کر کے کھلائی۔ مدتوں میں ان کے گھر جاتا رہا۔ حضرت بی بھی مجھ کو اپنے نواسوں کی طرح چاہنے اور سیدار کرنے لگیں اور مجھ کو بہت نصیحت کیا کرتی تھیں۔ چنانچہ میں نے تمام کھیل کی باتوں سے کٹھا ہو گیا۔

ج۔ حضرت بی نے پہلے پہل سلیم کو کس بات پر ٹوکا؟

جواب: حضرت بی نے بس پہلے دن سلام نہ کرنے پر ٹوکا تھا۔

د۔ باپ نے سلیم سے ساری بات تفصیل سے بیان کرنے کو کیوں کہا؟

جواب: جب انسان زندگی کی اصل روح سے روشتاں منہ جاسے تو وہ دنیوی زندگی کی بھانے ابدی زندگی کو ستارہ کے جتن کرتا ہے۔ اصلاح کا کام اپنے گھر سے شروع ہوتا ہے۔ کنبے کا سربراہ پورے خاندان کی اخلاقی حالت سدھانے کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ اگر خاندان کا سربراہ اپنے کنبے کی صحیح طور پر دیکھ بھال کرے گا تو وہ قیامت کے دن سرخرو ہو گا اور اگر وہ اپنے خاندان والوں کی صحیح تربیت نہیں کرے گا تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے سامنے جوابدہ ہو گا۔

نصوح اپنے بیٹے سلیم کی بہتر تربیت اور اصلاح کے لیے اسے اپنے پاس بلاتا ہے اور سارے معاملات کو تفصیل بیان کرنے کو کہتا ہے۔ اس سے روزمرہ معاملات کے بارے میں گفت و شنید کرتا ہے۔ وہ جانتا چاہتا کہ اسکے بیٹے شب و روز کیسے گزارتے ہیں۔

د۔ حضرت بی نے کس بات پر سلیم کو قصور وار ٹھہرایا؟

جواب: بے ہودہ لڑکوں سے ملاقات رکھنے پر حضرت بی نے سلیم کو قصور وار ٹھہرایا۔ حضرت بی نے کہا ہے تو وہی تمہارا قصور ہے اور اسی کی یہ سزا ہے کہ تم نے بازار میں گالیاں کھائیں۔

د۔ حضرت بی نے سلیم کی کس بات پر آہ کھینچی؟

جواب: ایک روز حضرت بی نے سلیم سے وقت کا سلب پوچھا۔ اس نے سونا اور کھانا اور کھیلنا اور تھوڑی دیر لکھنا پڑھنا، جہیزے کام منوائے مگر انہوں نے سن کر ایک ایسی آہ کھینچی کہ آج تک اس کی چوٹ میں اپنے دل میں پاتا ہوں اور کہا: سلیم! آٹھ پہر میں خدا کا ایک کام بھی نہیں۔ خدا نے تم کو آدمی بنایا۔ کیا ممکن نہیں تھا کہ وہ تم کو مٹی یا لٹا بنا دیتا۔ پھر آدمی بھی بنایا تو ایسے خاندان کا جو

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

عزت دار اور خوشحال ہے۔ جس خدا کے تم پر اتنے سلوک اور اتنے احسان ہیں، ستم ہے کہ دن رات میں ایک دفعہ بھی اس کے آگے سر نہ جکاؤ، غضب ہے کہ ایک لمحہ بھی اس کو یاد نہ کرو۔

ز۔ کس بات پر سلیم کا حضرت بی کے گھر جانا چھوٹ گیا؟

جواب: حضرت بی نے ایک دفعہ مجھ کو کہا تھا کہ تم اپنے سر کے بال منظر واذاب۔ اگرچہ مجھ کو بال بہت عزیز تھے اور میں ان کی خدمت بھی بہت کرتا تھا لیکن چوں کہ مجھ کو یقین تھا کہ حضرت بی جو بات کہتی ہیں ضرور میری منفعت کے واسطے کہتی ہیں، میں نے کہا: بہت خوب۔ حضرت بی نے اور تو کچھ سبب نہیں بیان کیا، مگر اتنا کہا کہ بالوں کی بروگزاشت میں تمہارا بہت سادقت صرف ہوتا ہے اور وقت ایسی چیز نہیں ہے کہ اس کو ایسی فضول باتوں میں صرف کیا جائے اور تم کو بڑے بال رکھنے کی کچھ ضرورت بھی نہیں ہے۔ اگلے دن جو حجام بڑے بھائی جان کا خط بنانے آیا، میں نے اس سے کہا کہ خلیفہ میرے بال بھی مونڈ دینا۔ بالوں کا مونڈنا سن کر بڑے بھائی جان اس قدر خفا ہوئے کہ میں عرض نہیں کر سکتا۔ مجھ کو جو چاہئے کہ لیجئے، حضرت بی اور ان کے نواسوں کو بھی بہت برا بھلا کہا۔ اسی وجہ سے سلیم کا حضرت بی کے گھر جانا چھوٹ گیا۔

ح۔ بڑے بھائی صاحب سلیم سے کیوں خفا ہوئے؟

جواب: اگلے دن جو حجام بڑے بھائی جان کا خط بنانے آیا، میں نے اس سے کہا کہ خلیفہ میرے بال بھی مونڈ دینا۔ بالوں کا مونڈنا سن کر بڑے بھائی جان اس قدر خفا ہوئے کہ میں عرض نہیں کر سکتا۔ مجھ کو جو چاہئے کہ لیجئے، حضرت بی اور ان کے نواسوں کو بھی بہت برا بھلا کہا۔ یہ کہ کر سلیم کی آنکھوں میں پھر آنسو بھر آئے۔

سوال نمبر 2: سبق کے متن کو مد نظر رکھ کر درست بیان پر (✓) کا نشان لگائیں تاکہ جملہ مکمل ہوں جائے:

۱۔ باپ نے سلیم کو اس لیے بلا بھیجا کہ وہ اسے:

الف۔ کوئی کام کہنا چاہتا تھا۔

ب۔ اس کے خلاف شکایت پر پوچھ گچھ کرنا چاہتا تھا۔

ج۔ اس سے سبق سننا چاہتا تھا۔

د۔ اس کے حالات دریافت کرنا چاہتا تھا۔ ✓

۲۔ چاروں لڑکے کئی برس سے محلے میں رہتے ہیں مگر کسی کو:

الف۔ ان کے بارے میں کچھ معلوم نہیں۔

ب۔ کانوں کان خبر نہیں۔ ✓

ج۔ ان سے شکایت نہیں۔

د۔ ان سے کوئی تعلق نہیں۔

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

- ۳۔ ایک بہت بوڑھی سی عورت تخت پر
 الف۔ پاندان کھلے بیٹھی تھی۔
 ب۔ بچوں کو پڑھا رہی تھی۔
 ج۔ عورتوں سے باتیں کر رہی تھی۔
 د۔ جائے نماز بچھائے بیٹھی ہوئی کچھ پڑھ رہی تھی۔ ✓
- ۴۔ حضرت بی بی نے سلیم سے کہا کہ یہ عادتیں جو تم نے سیکھی ہیں:
 الف۔ بہت اچھی ہیں۔
 ب۔ عزت حاصل کرنے کی نہیں۔ ✓
 ج۔ حصص بہت فائدہ دے گی۔
 د۔ پڑھائی میں کام آئیں گی۔

جوابات:

۱۔ د	۲۔ ب	۳۔ د	۴۔ ب
------	------	------	------

سوال نمبر 3: حضرت بی بی کی شخصیت پر پانچ جملے تحریر کریں۔

جواب: حضرت بی بی کی شخصیت:

- i۔ حضرت بی بی قسم کھاتا اور گالی دینا دونوں کو برا سمجھتی تھی۔
- ii۔ حضرت بی بی بے ہودہ لڑکوں سے ملاقات نہ کھنا برا سمجھتی تھی۔
- iii۔ گالی بکنا ایک ذیوں بات ہے۔
- iv۔ حضرت بی بی کہتی ہیں کہ آدمی کی عزت اس کی عادت اور حراج سے ہے۔
- v۔ حضرت بی بی نے سلیم کو لہا سکھائی اور سنی سمجھائے۔
- vi۔ حضرت بی بی اس درجے کی نیک خاتون ہیں کہ غصہ ان کو چھو کر بھی نہیں گیا۔

سوال نمبر 4: مندرجہ ذیل جملوں کی وضاحت کریں:

الف۔ ایک دن میرا آموختہ یاد نہ تھا۔

جواب: وضاحت:

منجھلا لڑکا میرا ہم جماعت ہے۔ ایک دن میرا آموختہ (سنی) یاد نہ تھا۔ مولوی صاحب نہایت ناخوش ہوئے اور اس کی طرف اشارہ کر کے مجھ سے فرمایا کہ کم بخت! گھر سے گھر ملا ہے، اسی کے پاس جا کر یاد کر لیا کر۔ میں نے جو پوچھا، کیوں صاحب یاد کروایا کرو گے؟ کہا، بس وہ چمڑ۔

=====

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

=====

ب۔ میرا دل تمام کھیل کی باتوں سے کھٹا ہو گیا۔

جواب: وضاحت:

حضرت بی بی بھی مجھ کو اپنے نو اسوں کی طرح چاہنے اور پیار کرنے لگیں اور مجھ کو ہمیشہ نصیحت کیا کرتی تھیں۔ نبی سے میرا دل تمام کھیل کی باتوں سے کھٹا (مٹی آکٹنا، دل نہ لگنا) ہو گیا۔

ج۔ ایسا پیارا لڑکا اور مگن ایسے خراب۔

جواب: وضاحت:

آخر حضرت بی بی بولیں کہ سلیم! بڑے اسوس کی بات ہے کہ تو ایسا پیارا لڑکا اور مگن (خوبی) تیرے ایسے خراب۔ اس سوئح سے ایسی باتیں، آج کئی دن سے میں تم کو سمجھانے والی تھی مگر اس وقت جو میں نے تیری گفتگو سنی، مجھ کو یقین ہو گیا کہ تجھ کو سمجھانا بے سود ہے۔

د۔ وہ سر پر چڑھ کر مجھ سے لڑا۔

جواب: وضاحت:

جناب! خدا کی قسم! ہرگز میں نے پہل نہیں کی اور سر پر چڑھ کر (کسی پر مسلط ہونا) مجھ سے لڑا۔

و۔ ہزار ہا نصیحتیں کیں کہ بر زبان یاد نہیں رہیں۔

جواب: وضاحت:

تب حضرت بی بی نے مجھ کو نماز سکھائی، اس کے معنی سمجھائے اور اسی طرح انھوں نے مجھ کو ہزار ہا نصیحتیں کیں، کہ بر زبان (جو زبانی یاد ہے، جو رہا ہوا ہے) یاد نہیں رہیں۔

سوال نمبر 5: ان محاورات کے معنی بتائیں اور جملوں میں استعمال کریں۔

کالوں کان خبر نہ ہونا	زمین میں گڑ جانا	بچہ ٹھونکنا
خوشہ فرو ہونا	آنکھیں نیچی کرنا	دل کھٹا ہونا

جواب:

محاورات	معنی	جملے
کالوں کان خبر نہ ہونا	کسی کو چاند چھنا، بکسر ہے	احمد نے ملک سے باہر جانے کی ساری تیاری کر لی اور کسی کو کالوں
	خبر ہونا، مطلق خبر نہ ہونا	کان خبر نہ ہونے دی۔

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

زمین میں گڑ جانا	بہت شرمندہ ہونا، نہایت پشیمان ہونا	یہ خبر سن کر کہ ان کا بیٹا چوری کے الزام میں پولیس کے حوالے کر دیا گیا ہے نیم صاحب زمین میں گڑ گئے۔
بیٹہ ٹھوکنے	جنت بندھنا۔ شاباش دینا۔ حوصلہ بڑھانا۔	پولیس جرائم پیشہ افراد کی بیٹہ ٹھوکنے اور مدد کرنا چھوڑ دے تو شہر میں امن و امان کی صورت حال میں بہتری آ سکتی ہے۔
غصہ فرو ہونا	جوش غصہ اہونا، کدورت دور ہونا	یہ عام بات ہے کہ غصہ فرو ہونے کے بعد انسان خود کو اپنے کچے پر ملامت کیا کرتا ہے۔
آنکھیں نیچی کرنا	شرمندہ ہونا	سنیم کی نوا اور بے ہودہ گفتگو سن کر سب گھر والوں نے آنکھیں نیچی کر لیں۔
دل کھٹا ہونا	بیزار ہونا	ترقی پذیر ملکوں کے اخلاق، قانونی، تعلیمی، کاروباری حالات دیکھتے ہیں تو دل کھٹا ہو جاتا ہے۔

سرگرمی

سوال نمبر 6: مکالمہ سے کیا مراد ہے؟ نیز اس کی اقسام بیان کریں۔

جواب: مکالمہ:

مکالمے کے معنی بات چیت یا گفتگو کرنا یا کسی سے ہم کلام ہونا یا سوال و جواب کرنے کے ہیں۔ اصطلاح میں دو آدمیوں کے درمیان بات چیت کا نام مکالمہ ہے۔

مکالمے کی اقسام:

مکالمے دو قسم کے ہوتے ہیں؟

۱۔ حقیقی مکالمے ۲۔ فرض یا خیالی مکالمے

حقیقی مکالمہ:

حقیقی مکالمے میں انسان باہم معروف گفتگو ہوتے ہیں جیسے ماں، باپ، چچا، دوست، دکاندار، گاہک، ڈاکٹر اور مریض

دفعہ۔

فرضی یا خیالی مکالمہ:

جب کہ فرضی یا خیالی مکالمے میں خیالی یا بے جان اشیاء کو ان کے حسبِ حال باہم مصروف گفتگو دکھایا جاتا ہے۔ اس سبق میں مصنف نے مکالماتی انداز اختیار کیا ہے۔

ناول نگاری

ناول:

”ناول سے مراد سادہ زبان میں ایسی کہانی ہے جس میں انسانی زندگی کے معمولی واقعات اور روزانہ پیش آنے والے معاملات کو اس انداز سے بیان کیا جائے کہ پڑھنے والے کو اس میں دلچسپی پیدا ہو یہ دل چسپی پلاٹ، منظر نگاری، کردار نگاری اور مکالمہ نگاری سے پیدا کی جاتی ہے اور یہی ناول کے بنیادی عناصر ہیں“
(ابواللیث صدیقی، اردو کی ادبی تاریخ کا خاکہ)
”ناول کا موضوع ایک ہی ہوتا ہے اور وہ ہے زندگی“ (ممتاز حسین، نئی قدریں)

ہدایات برائے اساتذہ

- سبق خوانی سے قبل ناول توجہ انشراح کے تعارف اور تخیلیں کو بہ نظر رکھتے ہوئے اہم کرداروں پر روشنی ڈالی جائے اور ان کے اچھے برے انجام کا سبب بتایا جائے۔
- مولوی نذیر احمد کے ناولوں کی خصوصیات بتائی جائیں۔ خاص طور پر ناولوں میں جو مکالمہ نگاری کی جاتی ہے، اس سے آگاہ کریں۔
- مصنف کے اسلوب بیان اور زبان کے بارے میں سادہ الفاظ میں وضاحت کی جائے۔

6۔ زیور کا ڈبّا

پریم چند (۱۸۸۱ء-۱۹۳۶ء)

حالاتِ زندگی:

پریم چند ضلع بنارس کے ایک گاؤں لمھی پانڈے پور میں پیدا ہوئے۔ ان کا اصل نام دھنپت رائے اور والد کا نام فشی عجائب لال تھا۔ پریم چند کی زندگی کا آغاز بڑے حوصلہ شکن حالات میں ہوا۔ سوجلی میں کے ظلم و ستم کے باعث ان کی ابتدائی تعلیم ضحک طرح سے نہ ہو سکی۔ تاہم انھوں نے پرائیویٹ طور پر ملی۔ اسے اور پھر جو نیرا انگلش ٹیچر کا امتحان پاس کر کے عسکر تعلیم میں ملازمت اختیار کی اور بتدریج ترقی کرتے کرتے فنی انسپکٹر افس کے عہدے تک پہنچ گئے۔ ۱۹۰۱ء سے باقاعدہ ادبی زندگی کا آغاز ہوا جو آخر دم تک جاری رہا۔ ان کے افسانوں کا پہلا مجموعہ سوڑ و طعن کے نام سے شائع ہوا، جس پر حکومت نے پابندی لگا کر نذر آتش کر دیا۔ ان کے افسانوں کے دیگر مجموعوں میں زاد راہ، پریم بھگتی، پریم بیتی، پریم چالیسی اور واردات وغیرہ شامل ہیں۔ انھوں نے میدانِ عمل، گنواں وغیرہ ناول بھی لکھے۔

پریم چند کا اسلوب بیان سادہ اور دلکش ہے۔ وہ دیہات اور شہر دونوں طرح کے ماحول اور پس منظر کے بیان پر قدرت رکھتے ہیں۔ تاہم دیہاتی زندگی کو انھوں نے بڑے سلیقے سے اپنے افسانوں میں پیش کیا ہے۔

(مشکل الفاظ کے معانی)

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
آزردہ	رنجیدہ	اضطراب	بے چینی، بے قراری، گھبراہٹ
ایشور	ہندو مت میں خدا	بہاسی	بھونتی بھونتی چیزیں بیچنے والا۔ پھیری والا
پاپ	گناہ	پالیٹیکل	سیاسی - Political
نچو بارہ ہونا	زیادہ فائدے میں ہونا	پیش بندی	دقت سے پہلے بندوبست کرنا
تزیذیب	جھجک، دکھ، دُشیدہ، جھگڑا	طعن	گزوا

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

شمر غمراہ	کانہا	چہرہ نقش پڑنا	اچانک مشکل میں چہرے کا رنگ از جاتا
خداشہ	ڈر، خوف	غلش	چھن
غمیازہ	مزا، نقصان	زبان طرار	زبان کی تیز
راحت	گھڑی۔ لو	وسا طت	حوالہ، ذریعہ، واسطہ
سرور	لطف، مزا	سوشل	سماجی۔ Social
شیریں	میٹھا	غراخ دل	کھلے دل والا۔ سخی
کابل، انوجود	کام چر	گہنا	زیور
نخوتل	خوفزدہ، بھیاںک، پریشان	تاز	خمر

مشکل الفاظ کے معانی: ٹیکسٹ بک صفحہ نمبر: 33

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
افسانے	افسانہ کی جمع، داستان، قصہ، کہانی	تعلیم پانڈ	پڑھا لکھا، با علم
ناہموار	اوپھانچا، کھردرا	زبان طرار	زبان کی تیز
پینڈ	ترخ، مست، طرف	سوتا کھانا	معمولی اور گھٹیا غذا
افسانہ نگار	قصے کہانیاں لکھنے والا، مصنف	سوتا پینڈا	معمولی یا ادنیٰ درجے کا کپڑا
شیریں خواب	سٹھا خیال	آنسو پونچھنا	آنسو صاف کرنا
وسا طت	حوالہ، ذریعہ، واسطہ	چختہ	پکا، مضبوط
دھرے ہی دھرے گئے	دیسے ہی پڑے رہ گئے	آراستہ	سجا ہوا، حریں کیا ہوا
گزار اوقات	گزارہ، بسر اوقات	کنڈا کن	موٹی مثل کا
جا کنڈا	زمین، مال، اسباب	کام چر	کام سے جی پڑانے والا، محنت سے بھاگنے والا

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

مشکل الفاظ کے معانی: ٹیکسٹ بک صفحہ نمبر: 34

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
نکھر آئیں	خدا کر کی بیوی، مالکین	زیور	زیب و زینت کے اشیاء (جو اہرات اور سونے چاندی وغیرہ کی بنی ہوئی، جیسے: ہار، پٹریاں، بالیاں، گہنا وغیرہ
غلا جڑ	علیحدہ، الگ، جدا	صاحب	آقا، مالک
صلاح	مشورہ، راستے	بیو	بیٹے کی بیوی
تذبذب	جھجک، کھٹک، دھیمہ، ہلچل مٹ	چمکے	چمکاوا کی جمع دہن کو زیور پہنانے کی رسم، معنی یا برات کے دن دولہا دلوں کی طرف سے دہن کو دیئے جانے والے زیورات
بھک جانا	گمراہ ہو جانا، راستے سے ہٹ جانا	آنکھیں پھٹنی ہونا	تسل ہونا، اچھی چیز سے نظر آنا
بچھڑنا	پھیلنا ہونا، افسوس کرنا	آنکھ نہ ٹھہرنا	کسی چیز کی چمک کی وجہ سے نظر نہ جمانا
حرج	تقصان	حاصل نہ لہجہ	بچنے کے انداز میں
غیر منانا	بچاؤ یا سلامتی چاہنا	اودھ	کڑنہ لڑت، بلا سے، کیا پرواہ ہے
سج	کڑوا	ایشور	ہندو مت میں خدا
سجائی	صد اقت، ایمانداری	رود و کر	نہایت مشکل اور مصیبت سے
بات چچی ہونا	کسی بات یا معاملے کو بحث طور پر طے کر لینا	حرے اڑانا	لطف حاصل کرنا

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

خستہ حال	پریشان حال	کماندہمان	روپیہ پیسہ یا روزی پیدا کرنا، کسب معاش کرنا
منہجر	سربردار، مختتم	چلن کرنا	آرام و سکون کرنا
بزاز	کپڑا بیچنے والا، پارچہ فروش	مقدور	نصیب، تقدیر
غیا	جنس بیچنے والا، غلہ فروش	روز قرا	روز کے روز، روزانہ
شامیانہ	دھوپ سے بچاؤ کی خاطر لگایا جانے والا پتھڑال، تہو	گہنے	زیورات
دغا	فریب، بے ایمانی، دھوکا	ڈھنگ	طرقہ، انداز
کلیجے پر سناپ لونا	رہک و حسد سے بے قرار ہونا یا جلنا، دل پر نہایت صدمہ گزرتا	ساڑھی	ایک قسم کا چادر نما لپاس جسے اکثر ہندو عورتیں پہنتی ہیں
محتاج	ضرورت مند، طلب کار		

مشکل الفاظ کے معانی: ٹیکسٹ بک صفحہ نمبر: 35

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
آنکھ بھرا آنا	آنکھوں میں آنسو ابل آنا، آبدیدہ ہونا	سکر جانا	تھک ہونا، سست جانا
مصیبت کے دن	تکلیف کے دن	سفارت	فرائض، بخشش
سر سے پاؤں تک	پچھلے سے اوپر تک	فراخ و صلی	عالی حق، کشادہ دلی
لدی ہونا	بوجھ اٹھانا		
من	جی، دل	بکلی چکنا	بادلوں میں بجلی کی روشنی دکھائی دینا
گزر ہونا	بسر اوقات ہونا، وقت گزنا	ٹپا ٹپک	فورا، اچانک
کابل الوجود	کام چور	تازک	حساس
ذکر	تذکرہ، یاد آوری	گہتا	زیور

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

ذکر پھیرنا	کسی بات کے بیان کرنے کی ابتدا کرنا، بات شروع کرنا	شاگرد	شکر گزار، احسان مند
مطلب کے بارے	خود فرض لوگ، مطلب کی دوستی رکھنے والے	ترستا	کسی چیز کا بہت زیادہ خواہشمند ہونا
بچپن	پیدائش سے بڑے ہونے تک کا زمانہ	سنا	غاشوشی، ویرانی
فرخ دل	کھلے دل والا، سخی	غضب ہوتا	نامناسب کام ہونا، نقصان دہ کام ہونا
سخی	سقاوت کرنے والا، دل کھول کر خرچ کرنے والا	جھٹ پٹ	فورا، جلدی سے
غیر	انجمنی، مذاق	سر پر ہاتھ مارنا	سر ہینڈنا، نہایت رنج و اندوس کرنا
سود و سودی	کم قیمت کی	سینہ	وہ سوداگر جو دیوار میں چوری کے واسطے کیا جائے
مال و ثروت	مال و دولت کی کثرت والے، امیر لوگ	چل	کلوی کا وہ سوداگر جس میں دروازہ گھومتا ہے (ایک قسم کا چور)

مشکل الفاظ کے معانی: ٹیکسٹ بک صفحہ نمبر: 36

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
سخت	بر بار ہو گئی	خدا	ڈر، خوف
دور و محو	محنت و مشقت، بھاگ دوڑ	پیش بندی	دقت سے پہلے بندہ بست کرنا
مخوس ساعت	نہ مہارک گھڑی، برا وقت	سینہ	دولت مند، امیر
دل دھڑکنا	خوف سے دل کی دھڑکن کا تیز ہو جانا	ناز ہونا	غیر ہونا، گھمنہ ہونا

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

منڈیر	دیوار کا وہ بالائی حصہ جو دروازوں بنا ہوتا ہے، پشتہ	دیواروں	دیوار کی جمع
جواب دہی	ذمہ داری، حساب دہی	اعتقاد	یقین، عقیدت مندی
آہٹ	کٹھا، پٹا پٹے کے برابر آواز	پٹہ	پکا، مستحکم
گھوم گھام	آوارہ گردی، بے ہودہ اور بے فائدہ بھرا	راز	بھید، پوشیدہ بات
پھاڑ کھانا	ڈراکنا محسوس ہونا، ویرانی ہونا	رک	لوسے کی چادر کا صندوق جس میں کپڑے رکھتے ہیں
غفلت	بے ہوشی، لاپرواہی	صندوق	کڑی یا لالہ وغیرہ سے بنا ہوا بڑا بکس
غیاظہ	سزا، نقصان	مخبرائش	جگہ، حیثیت

مشکل الفاظ کے معانی: ٹیکسٹ بک صفحہ نمبر: 37

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
چہرہ فنی پڑنا	اچانک مشکل میں چہرے کا رنگ اڑ جانا	بے قرار	بے تاب، بے چین
شہبے کا اکھوا	فلک، گئے کی پوری کے نشان پر نئی شاخ کے پھٹار کی گھنڈی، مکی روئیدگی (جو چٹا لٹنے کے بعد زمین کو چھاننے کے نمودار ہوتی ہے)، پودے کا وہ سراجو زمین کو چھاننے کا بڑھتا	بساطی	چھوٹی چھوٹی چیزیں بیچنے والا، پھیری والا
شہبے کو غنڈا ملنا	فلک کا بڑھنا	سوا	ساتھ ہی، ایک وقت

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

پانچویں	جاگداد، سرمایہ	ندامت	بچت، ادھر شرمندگی
کھسکا	چپکے سے پرے کرنا، پیچھے آواز کے بتالینا	ضمیر	باطن، صحیح اور غلط میں تمیز کرنے کی اخلاقی حس
طہتری	رکابی، پلیٹ	لو اس	غم زدہ، درکھی
بہلان	تسلی دینا، ٹال مٹول کرنا	تکرار	بحث، جھگڑا
مطلق	یکسر، بالکل، قطعی	اسسٹنٹ	نائب، معاون، مددگار
گمرانی	بد ہمتی، بھاری پن	اکاؤنٹنٹ	دفتر میں حسب کتاب کا کام کرنے والا
آکھوا	پودے کا وہ سرا جو زمین کو چھو کر مٹی بار بار اُبھرتا ہے	ضمانت	کفالت، گارنٹی
لہلہاتا	جمون، ہلنا		

مشکل الفاظ کے معانی: ٹیکسٹ بک صفحہ نمبر: 38

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
امور	بہت سے کام، معاملات	پھوڑے	(جلدی خرابی یا فساد خون کے باعث) جسم پر کا ابلہ، جو پک کر اور پھوٹ کر زخم کی شکل اختیار کرے
ضمانت	کفالت، گارنٹی	مواد	زخم یا پھوڑے وغیرہ کی رطوبت، پیچ
نقد	وہ رقم جو فوراً ادا کی جائے، ادھار کے برخلاف	نشر	نقد کھولنا، پھوڑوں وغیرہ کو چیرنے کا آلہ
زبردست	مضبوط، قوی	دل کی سیاهی	گمراہی، غلطی، برائی
بہادر	بہرور، یقین	سوشل	سماجی-Social

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

Political - سیاسی	پرائیویٹ	دماغی یا قلبی جھٹکا، رنج و غم	صدمہ
وہ تصویر جو سونے کاغذ پر بنائی جائے اور اس کی نقل کپڑے یا کسی اور چیز پر کی جائے	کارٹون	عزت، وقار	شرافت
وحشت، درد نگہی	حیوانیت	کمینگی، کم ظرفی	کینہ پن
بے حد گہرا سمندر	اقیانوس سمندر	پامال کرنا، کچلنا	روئہ ڈالنا
گندگی کا مہیر	کوزے	مژدہ، نوید، بشارت	خوش خبری
کسی چیز کا حجم، سونا ہونا	جسامت	منہ دوسری طرف کر لینا، بے زبانی	مونہ پھیر لیا
خوفزدہ، ہمایا تک، پریشان	متوختش		
بڑا بھلا کہنا، جھوٹا	طامت	انتہائی لفظی، خطا	بھول چوک
شرافت، تمیز داری	انسانیت	نا تجربہ کار	انٹری
دو چہرہ، بھیڑنا	دپانا	ارادہ، خیال	نیت
جذبہ، جوش و ولولہ	حرارت	کچے کا عالم	سٹاک
مرکز	نقطہ	ناگوار نظروں سے	چھپتی ہوئی نظروں سے
فورا بھوک لٹھنے والا، آگ لگانے والا	شعلہ گیر	غم زدہ، دکھی	اداس
بیوی، زوجہ	الہیہ	قلب میں جکڑا ہوا جانا	کھلنا
بستر، وہ کپڑے جنہیں بچھا کر اور اوڑھ کر لیتے ہیں	پھوٹنا	طعنہ، فسی اڑانا	ستر
ہٹ دھرمی، مخالفت	خدا	باطن، صبح اور غلط میں تمیز کرنے کی اخلاقی حس	ضمیر

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

مشکل الفاظ کے معانی: ٹیکسٹ بک صفحہ نمبر: 39

معنی	الفاظ	معنی	الفاظ
عجیب واقعہ پیش آیا، راز آشکارا ہونا، مصیبت میں مبتلا ہونا	مکمل کھلنا	کچے	سر جانے
دیانت داری، ایمان داری	لنات	بہت سی چابیاں جو انٹھی بندھی ہوئی ایک ہی قلقہ میں پڑی ہوئی ہوں	کھٹا
جادو کے بول یا الفاظ	منتر و ستر	خوف، خستہ یا سردی وغیرہ سے	لرزنا
جو قش، عجیب	پنڈت	کانپنا	تھر تھرا
نقصیہ داری، سعادت، نیک بختی	برکت	خار، کھڑا	کنا
لپٹ جانا	چٹنا	جذب، جوش و ولولہ	حرارت
جدائی کا لہرانا ہوا، جدا	چھڑا	بے گینی، بے قراری، گھبراہٹ	اضطراب
دیر، دوا، عرصہ	ذات	چھین	غلش
آرزو، تمن	امان	بزدلی سے پیچھے ہٹ جانا، پسپا ہونا	قدم پیچھے ہٹنا

سوال نمبر 1: بحوالہ سبق اور مصنف مندرجہ ذیل اقتباس کی تشریح کیجیے:

آج چپا کے دل میں شیبے کا وہ اکھوا، جیسے ہر اہو کر لہلہا اٹھتا۔ صندوق میں کیا ہے، یہ دیکھنے کے لیے اس کا دل بے قرار ہو گیا۔ پرکاش اس کی چابی چپا کر رکھتا تھا۔ چپا کو وہ چابی کسی طرح نہ ملی۔ ایک دن ایک پھیری والا باغی میں پرانی چابیاں بیچنے آگلا۔

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

چہانے اس تالے کی چابی خریدی اور صندوق کھول ڈالا۔ "ارے یہ تو زیور ہیں۔" اس نے ایک زیور نکال کر دیکھا: "یہ کہاں سے آئے؟ مجھ سے تو کبھی ان کے متعلق بات چیت نہیں کی۔"

جواب: سبق کا نام: زیور کا ڈبا: مصنف کا نام: پریم چند:
متن کا حوالہ / سیاق و سباق:

پریم چند کا اسلوب بیان سادہ اور دلکش ہے۔ وہ دیہات اور شہر دونوں طرح کے ماحول اور پس منظر کے بیان پر قدرت رکھتے ہیں۔ تاہم دیہاتی زندگی کو انھوں نے بڑے سلیقے سے اپنے افسانوں میں پیش کیا ہے۔

چندر پرکاش اس افسانے کا مرکزی کردار ہے۔ وہ تعلیم یافتہ اور ذہین لوجہ ان ہے۔ پرکاش ایک اوسط درجے کا شریف آدمی تھا۔ مغربی کے ہاتھوں اس کے اخلاق میں کمزوری پیدا ہو گئی اور ٹھاکر صاحب کے مال کی چمک نے واقعی طور پر اسے گمراہ کر دیا۔ عمر بھر کے طور نے اس کے سونے ہوئے ضمیر کو جگایا۔

تشریح:

چندر پرکاش اور چھامیاں بیوی تھے۔ چندر پرکاش غربت کے دور سے نزر رہے تھے کہ ٹھاکر صاحب نے ان کے سر پر ہاتھ بھیرا۔ ان کو ایک پنڈت اور ہوادار مکان دیا۔ ایک دلہہ ٹھاکر صاحب کے ہاں ان کے لڑکے کی شادی رکھی گئی، شادی سے ایک دن پہلے سونا چوری ہو گیا۔ وہ سونا پرکاش نے ضمیر بچ کر ٹھاکر صاحب کا حراج لیا تھا۔ مگر اسی بات کا شہدہ بنی بیوی چھامی کو نہ ہونے دیا۔ لیکن چندر پرکاش کی حرکتیں اسے شک میں مبتلا کرتی تھیں۔ کیونکہ چندر پرکاش نے سونا ایک صندوق میں چھپا رکھا تھا۔ اور اس کی چابی چھامی سے چھپا کر رکھتا۔ صندوق دیکھ کر چھامی بے چین ہو گئی۔ اس نے باہر سے الٹی چابیاں خریدیں جس نے چندر پرکاش کا صندوق کھول ڈالا۔ چھاپہ راز افشاں ہو گیا کہ سونا اسی کے شوہر چندر پرکاش نے چھپا رکھا تھا۔ وہ سخت ناام ہوئی کہ اس چوری کا ذکر چندر پرکاش نے اس سے کیوں نہ کیا۔

مشق

سوال نمبر ۱: مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیں:

الف۔ پرکاش کی زندگی کے شیریں خواب مٹی میں کیوں مل گئے؟

جواب: بی۔ اے پاس کرنے کے بعد چندر پرکاش کو ایک یونیورسٹی کرنے کے سوا کچھ نہ سوجھا۔ اس کی ماں پہلے ہی مر چکی تھی۔ اسی سال والد بھی چل بسے اور پرکاش زندگی کے جو شیریں خواب دیکھا کرتا تھا، وہ مٹی میں مل گئے۔ والد اعلیٰ صہ سے پر تھے ان کی

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

وساٹ سے چند پرکاش کو کوئی اچھی جگہ ملنے کی پوری اُمید تھی مگر وہ سب منصوبہ دھرے ہی رہ گئے اور اب گزر اوقات کے لیے صرف تیس روپے ماہوار کی نوٹن ہی رہ گئی۔ والد نے کوئی بھی جائیداد نہ چھوڑی، لانا بھوکا بوجھ اور سر پر لا دیا۔

ب۔ اودا دیوی نے پرکاش سے کس سلسلے میں مشورہ لیا؟

جواب: اودا دیوی نے پرکاش سے ویر کے بھاء کے سلسلے میں مشورہ لیا۔ شام کا وقت تھا، پرکاش نے اپنے شاگرد، ویر اندر کو پڑھا کر چلنے کے لیے چھڑی اٹھائی تو ٹھکرائن نے کہا ”ابھی نہ جاؤ بیٹا، ذرا میرے ساتھ آؤ، تم سے کچھ کہنا ہے۔“ پرکاش نے دل میں سوچا، وہ کیا بات ہے، جو ویر اندر کے سامنے نہیں کہی جاسکتی؟ پرکاش کو طبعاً دے جا کر اودا دیوی نے کہا: ”تمہاری کیا صلاح ہے؟ ویر دکا بھاء کر دوں، ایک بہت اچھے گھر سے پیغام آیا ہے۔“ پرکاش نے مسکرا کر کہا ”یہ تو ویر دباوتی سے پوچھیے۔“

ج۔ پانچ ہزار کے زیور کی خریداری پر پرکاش کی کیا کیفیت ہوئی؟

جواب: جس دن پرکاش نے پانچ ہزار کے زیور خریدے، اس کے کیچے پر سانپ لٹنے لگا۔

گھر آکر چپا سے بولا: ”ہم تم یہاں روٹیوں کے محتاج اور دنیا میں ایسے ایسے آدمی پڑے ہیں جو ہزاروں لاکھوں کا زیور بنوا ڈالتے ہیں۔ تمہا کر صاحب نے آج بھر کے چڑھوے کے لیے پانچ ہزار کے زیور خریدے۔ لہٰذا ایسی چیزیں کہ دیکھ کر آنکھیں ٹھنڈی ہو جائیں۔ کچھ کہتا ہوں، بعض چیزیں پر تو آنکھ نہیں ٹھہرتی تھی۔“

د۔ پرکاش نے چپا کو کن الفاظ میں تسلی دی؟

جواب: چپا: ”اچھا بھائی، تمہارے باپ دادا چھوڑ گئے ہوتے تو تم بھی حرسے اٹاتے۔ یہاں تو روز مہوہ کا خرچ چلانا مشکل ہے، گھنے کپڑے کو کون روئے؟ کوئی ڈھنگ کی ساڑھی بھی نہیں کہ کسی بھلے آدمی کے گھر جاتا ہو تو بین لوں۔ میں تو اسی سوچ میں ہوں کہ ٹھکرائن کے یہاں شادی میں کیسے جاؤں گی۔ سوچتی ہوں پتار پڑ جائی تو جان بچتی۔“ یہ کہتے کہتے اس کی آنکھیں بھر آئیں۔ پرکاش نے تسلی دی۔ ”ساڑھی تمہارے لیے ضرور لاکھوں گے، یہ مصیبت کے دن ہمیشہ رہیں گے۔ زخم دہا تو ایک دن تم مرے پاس تک زیور سے لہی ہو گی۔“

د۔ پرکاش نے زیورات کا لایا کیوں چوری کیا؟

جواب: رات کے بارہ بج گئے ہیں، بھر بھی پرکاش کو نیند نہیں آئی۔ بار بار وہی چکیلے زیور آنکھوں کے سامنے آ جاتے ہیں۔ کچھ بادل گھر آئے ہیں اور بار بار بجلی چمک اٹھتی ہے۔ یکایک پرکاش چار پائی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ آہ! چپا کے جڑک جسم پر ایک کہنا بھی نہیں۔ بھر بھی وہ کتنی شاکر ہے۔ اسے چپا پر رحم آ گیا۔ یہی تو کھانے پینے کی عمر ہے اور اسی عمر میں اس بھاری کو ہرجیز کے لیے ترستا پڑتا ہے۔ انہی وجوہات کی بنا پر پرکاش نے زیورات کا لایا چوری کیا۔

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

۱۔ چپانے یہ کیوں کہا کہ آدمی کی تیت ہمیشہ ایک سی نہیں رہتی؟

جواب: چپانے یہ اس لیے کہا کیونکہ اس نے چوری شدہ زیور کا ڈبہ دیکھ لیا تھا۔ "ٹھا کر صاحب سے قہر منے کیوں حیات دلوائی۔ جگہ نہ ملتی نہ کسی روٹیاں تو مل ہی جاتی ہیں۔ روپے پیسے کا معاملہ ہے کہیں بھول چک ہو جائے تو تمہارے ساتھ ان کے پیسے بھی جائیں۔" یہ قہر کیسے سمجھتی ہو کہ بھول چک ہو گی، کیا میں ایسا اتاری ہوں۔" چپانے کہا: "آدمی کی تیت ہمیشہ ایک سی نہیں رہتی۔" پر کاش نے اسے میں آگیا۔ اس نے چپا کو چھتی ہوئی نظروں سے دیکھا مگر چپانے ساتھ بھیر لیا تھا۔ وہ اس کے اندر دلی خیال کا اندازہ نہ لگا سکا۔ مگر ایسی خوش خبری سن کر بھی چپا کا اداس رہنا اسے نکلنے لگا۔ اس کے دل میں سوال پیدا ہوا۔ اس کے الفاظ میں کہیں طعنہ نہیں چھپا ہے؟ چپانے صند دق کھول کر کہیں دیکھ تو نہیں لیا؟

۲۔ زیور کا ڈبہ واپس رکھنے کے بعد پرکاش نے کیا محسوس کیا؟

جواب: زیور کا ڈبہ واپس رکھنے کے بعد پرکاش نے محسوس کیا کہ اس کے اوپر سے ہزاروں من بوجھ اتر گیا ہے۔ آپ اس کی روح سکون، فرحت اور امنگ سے بھری ہوئی تھی۔ کئی عرصہ پرکاش لرزے ہوئے دل کے ساتھ ٹھا کر صاحب کے مکان میں گھسا تھا۔ اس کے پاؤں اب بھی اسی طرح قہر قہر رہے تھے۔ لیکن اب کاشا چھینے کا ڈر تھا، آج کا ٹانٹلے کا۔ اب بیکار کا چھوٹا تھا، حرارت، اضطراب اور غلط سے پر، اب بیکار کا اتار تھا، سکون، فرحت اور امنگ سے بھرا ہوا وہ اب قدم پیچھے ہٹا تھا۔ آج آگے بڑھ رہا تھا۔

۳۔ آپ اس افسانے کو پڑھ کر کیا نتیجہ اخذ کرتے ہیں؟

جواب: فکری پریم چھ کے افسانے معاشرے کی پاموریاں کے بہت سے پہلوؤں کو اہلے سامنے لاتے ہیں۔ پریم چھ نے متحرک آئینے کے ذریعے معاشرے کے عجیب و غریب گوشوں کے سامنے بے نقاب کیا۔ انسان کی نفسی برائیوں کو پیش کیا۔ اس دلی میں پریم چھ کے نام کو بھی فراموش نہیں کیا جاسکتا۔

چند پرکاش اس افسانے کا مرکزی کردار ہے۔ وہ تعلیم یافتہ اور ذہین نوجوان ہے۔ پرکاش ایک اوسط درجے کا شریف آدمی تھا۔ مفلسی کے ہاتھوں اس کے اخلاق میں کمزوری پیدا ہو گئی اور ٹھا کر صاحب کے مال کی چمک نے وقتی طور پر اسے مگر لہ کر دیا مگر بچی کے طرنے اس کے سوتے ہوئے ضمیر کو جگا دیا۔

سوال نمبر ۲: سبق کا متن مد نظر رکھ کر مندرجہ ذیل سوالات کے درست جوابات پر (✓) کا نشان لگائیں۔

۱۔ چپا کی بات عن کر پرکاش کا رد عمل کیا تھا؟

الف۔ اس نے شرم اور غم سے سر جھکا لیا۔ ✓

ب۔ مسکرا کر رہ گیا۔

ج۔ اس نے پیسہ کمانے کا منصوبہ بنایا۔

د۔ وہ اپنی قسمت کو کوس کر رہ گیا۔

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

۲۔ چور کے پاؤں کا نشان دیکھنے کے لیے جھت پر کون گیا؟

- الف۔ اکیلا پرکاش
ب۔ ٹھاکر اور پرکاش
ج۔ ٹھاکر، ٹھکرائن اور پرکاش ✓
د۔ ٹھکرائن اور پرکاش

۳۔ خود کو بے قصور ثابت کرنے کے لیے پرکاش نے کیا کیا؟

- الف۔ پولیس کو اطلاع دی
ب۔ لوگوں سے پوچھ بچھ کی
ج۔ چور کی تلاش میں مدد دی۔
د۔ اس نے وہ گھر چھوڑنے کا ارادہ کر لیا۔ ✓

۴۔ پرکاش نے زیور کا لڑا کیوں واپس رکھ دیا؟

- الف۔ بکڑے جانے کے خوف سے
ب۔ ٹھاکر سے تعلق کی وجہ سے
ج۔ بیوی کی ناراضی کے باعث
د۔ اپنے ضمیر کی آواز پر ✓

جوابات:

۱۔ الف	۲۔ ج	۳۔ د	۴۔ د
--------	------	------	------

سوال نمبر 3: درج ذیل الفاظ کو اپنے جملوں میں استعمال کریں:

تذبذب	ڈھنگ	پوبارہ	سیندھ	منفرد
غمیازہ	پونجی	طشتری	بساطی	متوخش

جواب:

الفاظ	معنی	جملے
تذبذب	ھلک، شہ، تردد، چھکچھاہٹ، غیر یقینی حالت	کرناوبا کے پیش نظر کاروبار پر پابندی سے متعلق حکومت تذبذب کا اظہار ہے۔
ڈھنگ	انداز، طور، طریقہ	حزب کوئی کام ڈھنگ سے نہیں کر سکتا۔
پوبارہ	زیادہ فائدے میں ہونا	کیونکہ آنے والے دنوں میں انڈوں کے دام بہت بڑھ جائیں گے۔ جس کی وجہ سے انڈوں کا کاروبار کرنے والوں کے پوبارہ ہو جائیں گے

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

سینہ	وہ سوراخ جو دھار میں چوری کے واسطے کیا جائے	موبائل کی دکانوں میں سینہ لگا کر چور موبائل فون اور دیگر سامان لے لے۔
منٹر	چمچا، دھار کا وہ بالائی حصہ جو طولاً بنا ہوا ہے تاکہ پانی اندر سے دھار کے اندر سرایت نہ کرے۔	منج ہوتے ہی ہمارے گھر کی منٹر پر خوبصورت پردے چھپانا شروع کر دیتے ہیں۔ دھار کی منٹر پر بیٹھا کو اچھا رادوں کاٹیں کاٹیں کرتا ہے۔
خیمہ	سزا، نقصان، مکافات	حکومتوں کے اہم قاتلوں کا خیمہ عوام کو بھگتنا پڑتا ہے۔
پونجی	چاندی، دھات، ملکیت، سرمایہ	سیلابی ریلہ کسانوں کی سال بھر کی پونجی لے لے۔
طشتری	رکابی، پلیٹ	چھپانے پر کاغذ کو تھوڑی سی پکڑیاں طشتری میں رکھ کر پیش کیں۔
بساطی	چھوٹی چیزیں بیچنے والا، بھیری لگانے والا	محمود نے بساطی والے سے بچوں کے لیے کھلونے خریدے۔
موتو خش	وحشت میں ڈالنے والا، نڈرت کرنے والا	موتو خش انسان سے ہر کوئی گھبراہٹا ہے۔

سوال نمبر 4: جملہ خبریہ کی اقسام بیان کریں۔

جواب: جملہ خبریہ کی اقسام:

جملہ خبریہ کی دو قسمیں ہیں: 1۔ جملہ فعلیہ 2۔ جملہ اسمیہ

جملہ فعلیہ:

جملہ فعلیہ وہ جملہ ہے جو کم از کم فعل اور فاعل سے مل کر بنا ہو۔ فعل ایک ایسا کلمہ ہے جو ایک ایسا کلمہ ہے جو ایک ایسا کلمہ ہے اور اس میں تین زمانوں ماضی، حال اور مستقبل میں سے کوئی ایک زمانہ پایا جاتا ہے جب کہ فاعل وہ اسم ہے جس سے کوئی کام سرانجام پاتا ہے۔
مثلاً: یہ بیٹھا۔ مرسویا وغیرہ۔

ان جملوں میں یہ اور مرفوع فاعل ہیں اور بیٹھا، مرسویا فعل ہیں۔

=====

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

=====

اگر فعل لازم ہو تو اس کے لیے جملے میں مفعول کی ضرورت نہیں ہوتی جیسا کہ اوپر دیے گئے جملوں سے ظاہر ہے۔ مفعول میں فاعل اور فعل مل کر جملہ فعلیہ بنتے ہیں۔ لیکن اگر فعل متعدی ہو تو اس کے لیے مفعول کی بھی ضرورت ہوتی ہے جیسے:

احمد نے سبکی پڑھا۔ حماد نے کھانا کھایا۔

ان جملوں میں 'پڑھا' اور 'کھایا' فعل متعدی ہیں۔ یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا پڑھا اور کیا کھایا۔ چنانچہ یہ بتانا ضروری ہے کہ سبکی پڑھا اور کھانا کھایا۔ یہاں 'سبکی' اور 'کھانا' مفعول کے طور پر جملے میں آئے ہیں۔ احمد اور حماد فاعل ہیں۔ اس طرح فاعل، فعل اور مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ ہوتا ہے۔

جملہ اسمیہ: ایسا جملہ جس میں مسند اور مسند الیہ دونوں اسم ہوں، جملہ اسمیہ کہلاتا ہے جیسے:

(الف) اکبر بہادر ہے۔

(ب) زید بزدل تھا۔

(ج) لڑکے چالاک ہیں۔

ان تین جملوں میں مسند الیہ (اکبر، زید اور لڑکے) اسم ہیں۔ اسی طرح مسند (بہادر، بزدل اور چالاک) بھی اسم ہیں۔

اسیہ جملے کے معراجہ ذیلی تین اجزاء ہوتے ہیں۔

مسند الیہ: اسے مبتدا بھی کہتے ہیں۔ اوپر کی مثالوں میں اکبر، زید اور لڑکے مسند الیہ ہیں۔

مسند: اسے خبر بھی کہتے ہیں۔ اوپر کی مثالوں میں بہادر، بزدل اور چالاک مسند ہیں۔

ہدایات برائے اساتذہ

- سبق خوانی سے قبل افسانے کا تعارف کرایا جائے۔
- پریم چند کے افسانوں کے موضوعات اور ان کی حقیقت نگاری پر روشنی ڈالی جائے۔
- مصنف کے اسلوب اور زبان پر آسان پیرائے میں روشنی ڈالیں۔
- قواعدی پہلوؤں کو زیادہ سے زیادہ مثالوں کے ساتھ واضح کریں۔

7۔ آرام و سکون

امتیاز علی تاج (۱۹۰۰ء۔ ۱۹۷۰ء)

حالات زندگی:

امتیاز علی تاج لاہور میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد کا نام جس العلماء مولوی ممتاز علی تھا۔ جو دیوبند سے نقل مکانی کر کے لاہور میں آباد ہوئے تھے۔ امتیاز علی تاج نے سٹرل ہلال سکول لاہور سے میٹرک اور گورنمنٹ کالج لاہور سے بی۔ اے کیا اور تعلیمی سلسلہ مکمل کرنے کے بعد صحافت کے پیشے کو اپنالیا۔ وہ بہت سے رسالوں کے مدیر تھے، جن میں پھول، تہذیب نسواں اور کھکشاں قابل ذکر ہیں۔ وہ مجلس ترقی ادب کے ناظم بھی رہے۔ صحافت کے ساتھ ساتھ انھیں ادب سے بھی گہری دلچسپی تھی چنانچہ انھوں نے فن ڈراما نگاری کی طرف توجہ دی اور آخر دم تک اس کے فروغ کے لیے کوشاں رہے۔ انھوں نے ریڈیو کے لیے بے شمار ڈرامے لکھے۔ امتیاز علی تاج کے ڈراموں میں برجنگ اور بے ساختگی ملتی ہے۔ انھوں نے مکالمہ نگاری کی طرف خصوصی توجہ دی۔ اندر کی ان کا شاہکار ڈراما ہے۔

ان کی قلمی سادہ اور بے تکلف ہے، الفاظ کے استعمال میں سلیقہ اور خوبصورتی ہے۔ وہ معمولی الفاظ کو بھی اتنی خوش اسلوبی سے استعمال کرتے ہیں کہ وہ قاری کے ذہن پر گہرا اثر مرتب کرتے ہیں۔

(مشکل الفاظ کے معانی)

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
البحسن	پریشانی	بے طرح	بہت زیادہ
پر غصے کا پرندہ	جہاں کوئی آجاندہ نہ ہو	تروڑ	سوچ، فکر
تقویت بخشنا	طاقت دینا	جوں نہ رہنا	اثر نہ ہونا
خاک اثر نہ ہونا	بالکل اثر نہ ہونا	علیل	بیمار
بالذمک	ذائقہ دار دودھ	ملکوی	طاقت دینے والا
نصیب دشمنان	دوست کے بیمار ہونے پر کہتے ہیں کہ یہ تو دشمن کے نصیب ہونا چاہیے		

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

مشکل الفاظ کے معانی: ٹیکسٹ بک صفحہ نمبر: 42

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
کردار	ہول یا ڈراما کی شخصیت	تردد	سوچ، فکر
ملازم	خدمت گار، نوکر	تھکان	رکاوٹ
قصیر	پہلاری، مسکین	حرارت	پہلاری کی ابتدائی کیفیت، ہلکا بخار
منظر	وہ مقام جہاں سے نظارہ کیا جائے	ابھمن	پریشانی
چارپائی	چھوٹا چنگ، کھاٹ	میںوں مرجہ	بہت زیادہ دفعہ
بھی	زمین پر پھیلاتا	نصیب دشمنان	دوست کے ہمارے ہونے پر کہتے ہیں کہ یہ تو دشمن کے نصیب ہوتا چاہیے
دھری ہیں	رکھی ہیں	خاک اثر نہ ہونا	بالکل اثر نہ ہونا
ردائی	بڑی بوٹی یا دوسرے اجزاء سے بنی ہوئی چیز جس سے کسی پہلاری کا علاج کیا جائے	بے طرح	بہت زیادہ
شیش	کانچ سے بنی ہوئی چھوٹی شکل کی بوتل جس میں دوا وغیرہ رکھے ہیں	زوروں پر ہونا	کثرت سے ہونا
معاذ	مریض کی تشخیص کرنا	تاکید کرنا	اصرار سے کہنا، زور ڈالنا

مشکل الفاظ کے معانی: ٹیکسٹ بک صفحہ نمبر: 43

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
مطلق	بالکل، قطعی	پرندے کا پر نہ مارنا	جہاں کوئی آجانہ سکتا ہو
غذا	کھانے کی چیز جس سے بدن کی پرورش ہوتی ہے، کھانا	چپکا پڑا ہونا	کسی جگہ پر جمے رہنا

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

فیس	وہ اجرت جو ڈاکٹر وغیرہ لیتے ہیں	بدنِ نوحی	جس نئی تکلیف سے دوچار ہوتا
شور و غل	جھج و پکار، ہنگامہ	اللہ مارا	مصیبت زدہ
احصاب	دلخ کو احساسات پہنچانے والی	الٹ پلٹ	اوپر کا نیچے اور نیچے کا اوپر کرنا
مضر	نقصان دہ، نقصان پہنچانے والا	نامراد	بد بخت، ناکام
تقویت	طاقت، قوت دینا یا بڑھانا	کواڑ	دروازہ، کھڑکی یا روشنی وغیرہ کو بند کرنے یا کھولنے کا پٹ

مشکل الفاظ کے معانی: ٹیکسٹ بک صفحہ نمبر: 44

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
مگر	پانی پھر کر لانے کا کام کرنے والا	غل	شور، جھج پھ
بہرا	جس کی سماعت ناکل ہو چکی ہو یا کم	الچٹا	آنکھ، گھبرا
کم بخت	بد بخت، بد نصیب	ریخا	ایک جھڑی کا گول زرد، گھیا پھل جو چھالیہ کے بقدر بڑا ہوتا ہے توڑنے پر اندر سے بیاض شعل نکلتی ہے۔ اس کے چھلکے سے سفید لیس دار مادہ نکلتا ہے۔
کان پر بچوں نہ رہنا	بہت بے پروا ہونا، یکسر غافل یا بے	گودام	مال خانہ
بخش	مبالغہ فرمائیے، بچھا چھوڑے	سر کھانے کی	بہت معروف رہنا
		فرست نہ ہونا	

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

کسی مرض یا زخم کی شدت سے دردناک آواز نکالنا	کراہنا	بچے پڑ جانا	سر پر سوار ہونا
دروازہ بند کرنا	کوڑ بند کرنا	لوہے و فیرہ یا مٹی کا دو برتن جس میں کوئے مل گئے ہیں	انجینس

نشان الفاظ کے معانی: ٹیکسٹ بک صفحہ نمبر: 45

معنی	الفاظ	معنی	الفاظ
چلنے میں جھونکنا	چلنا	کھرا، کوڑا کرکٹ	کوڑا
تھج و پکار، ہنگامہ	شور مٹا	ذائقہ دار دودھ	مالٹا ملک
کم ہونا	گھٹ جانا	اگور کی نسل کا کھٹا مٹھا اور رسی دور پھل	تاریکی
ناکام، بد بخت	نامراد	ایک دانہ دار نشاستہ جو ساگو کے درخت کے سبزے سے حاصل کیا جاتا ہے	ساگو دانہ
کسی مرض یا زخم کی شدت سے دردناک آواز نکالنا، آواز کرنا	کراہنا	ایک مٹھا کھانا جو دودھ اور چاولوں سے پکاتے ہیں	کھیر
بغیر کسی سلیقے کے، عجیب و غریب	بے ڈھنگ	شور یا اُپالے ہوئے گوشت کا پانی	تینی
پریشانی میں گرفتار ہونا، الجھن میں پڑنا	زبج ہونا	طاقت و سپنے والا	مقوی
دھول، مٹی	گرد	بہت دیر لگا رہنا یا کر رہنا	دھیں کا ہو رہنا
اکھار، نفرت و بیزاری کے موقع پر بولتے ہیں	لاخول و لا کھول	سلسلہ مارنے کی آواز، متواتر کرنے کی آواز	پہنہٹ
		شور کی آواز	کھشہٹ

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

مشکل الفاظ کے معانی: ٹیکسٹ بک صفحہ نمبر: 46

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
دلع ہو	دور ہو، چلا جا	سر پہننا	سر میں شدید درد ہونا
بد تہذیب	بد تہیز، مکتور	نقد سرائی	گنا گنا
گستاخ	بد تہیز، بے ادب	چڑ	فصہ، جن
الجمہن	بے چینی	بے آواز	بد آواز
ہد سونم	ایک قسم کا باجہ جو احمد سے بہایا جاتا ہے	ایک لخت	اپنا لک، ایک ساتھ

مشکل الفاظ کے معانی: ٹیکسٹ بک صفحہ نمبر: 47

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
یک نہ خند و خند	ایک مصیبت کے ساتھ دوسری مصیبت کا آنا	ہلن دتے	کسی دعات کا بنا ہوا دوائیاں وغیرہ کوٹنے کا برتن
قیامت آنا	مصیبت پڑنا	صد ا	آواز، گونج، فقیر یا بھکاری کے مانگنے کی آواز
بال بچے کی خیر	بہو کی بچوں کی بھلائی، سلامتی	دھمک	ڈھول یا دھونے کی آواز
راہ سولا	اللہ واسطے، اللہ کی راہ میں فی سبیل اللہ	شیر دانی	اچکن، قناہاس
کسر رہ جانا	کمی رہ جانا	آرام و سکون	چمن و اطمینان

سوال نمبر 1: بحوالہ سبق اور مصنف مندرجہ ذیل اقتباس کی تشریح کیجیے:

الف۔ بی بی جی کا بچہ! کل یہاں سے۔ کہ تو سے ان سے (ملازم جاتا ہے) کو لڑ بند کر کے جلد (میں) کر لہ کر چپ ہو جاتا ہے، غلی فون کی گھنٹی بجتی ہے اور بجتی رہتی ہے) ارے بھی کہاں گئیں؟ ارے کوئی غلی فون سننے تو آؤ۔ لا تحول ولا قوۃ (خود اہلتا ہے)

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

ہیلو، میں اشفاق بول رہا ہوں۔ عظیم اشفاق کسی کام میں مصروف تھا۔ اس وقت کمرے میں نہیں ہیں جی۔ یہاں کوئی ایسا نہیں جو انھیں بلا لائے۔ میں طبل ہوں۔ کیا فرمایا آپ نے؟ آواز دہنے کے لیے ضروری نہیں کہ گلاب بھی خراب ہو۔ آپ پھر کسی وقت فون کر لیجیے گا۔ میں نے عرض کیا، چوں کہ میں چار ہوں، کمرے سے باہر نہیں جاسکتا۔ (زور سے فون بند کرتا ہے) بد تہذیب۔ گستاخ کہیں کی۔ ہوں۔

جواب: سبق کا نام: آرام و سکون مصنف کا نام: امتیاز علی تاج
متن کا حوالہ / سیاق و سباق:

امتیاز علی تاج کے ڈراموں میں برجستگی اور بے ساختگی ملتی ہے۔ انھوں نے مکالمہ نگاری کی طرف خصوصی توجہ دی۔ انارکلی ان کا شاہکار ڈراما ہے۔

ان کی تحریر سادہ اور بے تکلف ہے، الفاظ کے استعمال میں سلیقہ اور خوبصورتی ہے۔ وہ معمولی الفاظ کو بھی اتنی خوش اسلوبی سے استعمال کرتے ہیں کہ وہ قاری کے ذہن پر گہرا اثر مرتب کرتے ہیں۔
تشریح:

اس ڈرامے میں مزاحیہ انداز میں ایک گھر کا حال بیان کیا گیا ہے کہ جس میں سب بچا پڑ جاتا ہے۔ اسے آرام و سکون کی ضرورت ہے مگر اس گھر میں آرام حاصل کرنا بہت ہی مشکل ہے۔ سب کو جھاڑو کی آواز سے آرام میں خلل پیش آتا ہے تو وہ سختی سے ملازم کو منع کرتا ہے کہ وہ جھاڑو نہ دے۔ کہ ابھی جھاڑو کا شور کم ہی ہوتا ہے کہ ٹیلی فون بجنے لگتا ہے۔ یہاں کے کمرے میں کوئی نہیں ہوتا اس لیے پچاسے کو خود فون اٹھاتا ہے۔ دراصل فون سب کو صاحب کی بیوی کا ہوتا ہے۔ چار بونے کی وجہ سے سب میں عظیم کو آواز نہیں دے سکتا۔ اس لیے فون کرنے والے کو کہتا ہے کہ وہ کسی اور دن بات کرے۔ الفرض میں کو شور شرابے سے اس قدر قطعہ آتا ہے کہ وہ غلطی کے عالم میں سارا گھر فون کرنے والے پر اتارتا ہے اور کہتا ہے کہ بد تمیز کو اسی وقت فون کرنا تھا۔
ب۔ گھر میں بہرے بہتے ہیں جو کم بخت اس زور سے کٹدی کٹکٹاتا ہے؟ اندھا ماروں کو اتنا خیال بھی تو نہیں آتا کہ گھر میں کوئی بچا پڑا ہے۔ ڈاکٹر نے تاکید کر رکھی ہے کہ شور مچانے نہ ہو پائے اور اس سے کوئی دقت ہے، پانی لانے کا۔ اچھی خاصی دوپہر ہونے کو آگئی ہے۔ کل اے اتنی دیر میں آیا تو نوکری سے الگ کر دوں گی۔ میں نامراد کو بیویوں مرتبہ کہلا چکی ہوں کہ صبح سویرے ہو جایا کرے۔ کان پر جوں میں رہتی۔

حوالہ متن: مصنف کا نام: امتیاز علی تاج سبق کا عنوان: آرام و سکون
حل لغت: کم بخت: بد نصیب۔ اندھا مارے: بد بخت۔ تاکید کرنا: زور سے کہنا۔ الگ کر دینا: نکال دینا۔
نامراد: بد نصیب۔ بیویوں مرتبہ: کئی بار۔ کان پر جوں میں رہتی: اڑھیں ہوتا۔

=====

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

=====

سياق و سبق:

اشفاق صاحب ایک دفتر میں کام کرتے ہیں۔ مسلسل کام اور مناسب آرام نہ ملنے کی وجہ سے چار پڑ جاتے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب نے ان کی بیگم صاحبہ کو بتایا کہ مسلسل اور زیادہ کام کی وجہ سے بخار ہوا ہے۔ صاحب کو دوا کے ساتھ ساتھ آرام کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ ان کی خوراک کے بارے میں بھی لکھ رہا ہوں۔ بیگم صاحبہ اپنے شوہر کو آرام کرنے کی بار بار تلقین کرتی ہے مگر خود ذرا برابر اس بات پر عمل نہیں کرتی۔ کبھی کھانے کا پوچھتی ہے تو کبھی بے ٹکلی بحث شروع کر دیتی ہے۔ نوکر کو ادنیٰ آواز سے ڈانٹتی ہے۔ سنا پانی لے کر تھوڑی دیر سے پہنچتا ہے تو اسے بڑا بھلا کہتا شروع کر دیتی ہے۔ ہر ایک کو ادنیٰ آواز سے ڈانٹتی ہے اور ساتھ یہ بھی کہہ رہی ہوتی ہے کہ تم لوگ میاں کو آرام نہیں کرنے دیتے۔ میاں بے ٹکلی باتیں اور شور مچا کر کر رہا ہوتا ہے۔ بیگم صاحبہ کو اس کی تکلیف کا کوئی احساس نہیں ہوتا۔ ڈاکٹر آرام و سکون کا مشورہ دیتا ہے لیکن بیوی باتونی اور لڑکا ہے۔ اس لیے میاں کو گھر میں بیوی کے رویے کی وجہ سے کوئی آرام میسر نہیں آتا۔ وہ اکثر اپنے دفتر کی رہا لیتا ہے گویا اس کا خیال ہے کہ ایسے گھر کی نسبت تو دفتر میں علیحدہ بیٹھ کر آرام کیا جاسکتا ہے۔

تشریح:

مصنف کہتا ہے کہ جب ڈاکٹر صاحب میاں جی کا معائنہ کرنے کے بعد ضروری ہدایات دے کر چلا جاتا ہے تو بعد میں میاں بیوی کے درمیان کچھ غیر ضروری گفتگو چہرہ رہتی ہے۔ اسی دوران سنا آتا ہے اور لہتی پوری قوت سے دروازہ پینٹا ہے۔ بیوی چلا کر کہتی ہے کہ کیا اس گھر میں سہرے بستے ہیں۔ گستاخ جو اتنی زور سے دروازہ پیٹ رہے ہو۔ کم بخت کو ذرا خیال نہیں کہ گھر میں کوئی مریض ہے۔ حالانکہ ڈاکٹر صاحب نے پُر زور تاکید کی ہے کہ گھر میں مکمل طور پر سکون ہونا چاہئے تاکہ میاں کی طبیعت جلد بحال ہو جائے۔ بیوی سنے کو مزید لاناٹے ہوئے کہتی ہے کہ اتنی دیر سے کیوں آئے ہو۔ اب تو دوپہر ہونے والی ہے۔ کل سے اتنی دیر سے آئے تو نوکر سے نکال دوں گی۔ بد بخت کو کئی بار کہا ہے کہ وقت پر کام کیا کرو، مگر اس پر بالکل اثر نہیں ہوتا۔

مشق

سوال نمبر 1: مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیں:

الف۔ میاں کو کون سی بیماری تھی؟

جواب: میاں کو بے سکوئی کی بیماری تھی۔ ڈاکٹر نے کہا کہ صرف مکان کی وجہ سے حرارت / بخار ہو گیا ہے۔ ان دونوں آپ کے شوہر غالباً کام بہت زیادہ کرتے ہیں۔ میاں کام کی زیادتی اور گھر میں شور و غل کی وجہ سے طویل ہے۔ ڈاکٹر

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

آرام و سکون کا مشورہ دیتا ہے لیکن بیوی باقولی اور لڑاکا ہے۔ اس لیے میں کو گھر میں بیوی کے رویے کی وجہ سے کوئی آرام میسر نہیں آتا۔ وہ آٹا کو اپنے دفتر کی رہ لیتا ہے گویا اس کا خیال ہے کہ ایسے گھر کی نسبت تو دفتر میں علیحدہ بیٹھ کر آرام کیا جاسکتا ہے۔

ب۔ بیوی کے اونچی آواز سے پکارتے پر ڈاکٹر نے کیا کہا؟

جواب: ڈاکٹر نے کہا کہ مریض کے کمرے میں شور مچا نہیں ہونا چاہیے۔ اصرار پر اس کا بہت معر اثر پڑتا ہے۔ خاموشی اصرار کو ایک طرح کی تقریت بخشتی ہے۔

ج۔ بیوی نے گھنٹی کہاں رکھی تھی اور اسے کہاں سے ملی؟

جواب: بیوی نے گھنٹی انجینئری پر رکھی تھی۔ گھنٹی نئے کے پاس سے ملی جو اسے بد بد بھرا تھا۔

د۔ بیوی نے گھنٹی کی تیاری میں کیا عذر پیش کیا؟

جواب: بیوی نے کہا درگج جانے کی گھنٹی کی تیاری میں، چونکہ ہال سے منگواتا ہو گا۔ اس ٹوک کو تو جانتے ہو۔ ہال نہ جانتا ہے تو وہیں کاہر ہوتا ہے۔

ز۔ کھلونا گاڑی کی پست پیٹ کی آواز پر بیوی نے کیا کہا؟

جواب: کھلونا گاڑی نقا عید کے روز میلے سے لے کر آیا تھا۔ بیوی نے کہا نہ اس کم بخت کا دل اس سے بھرتا ہے، نہ وہ کم بخت تو جی ہے۔ اسے میں نے کھانٹے نہیں مانے گا نہ مراد اچھوڑاں اپنی پیٹ پیٹ کہ جب دیکھو لے لے مگر رہا ہے۔ صاحبو اسے کا دل کسی طرح پر ہونے ہی میں نہیں آتا۔ چہ لے میں جھوٹک دوں گی اس کم بخت کو، اتنا خیال بھی نہیں آتا کہ اچھا پڑے ہیں۔ شور مچا سے ان کی طبیعت گھبراتی ہے۔

س۔ میاں نے فون کرنے والے کو کیا جواب دیا؟

جواب: میاں نے فون کرنے والے کو کہا کہ بیگم اشفاق کسی کام میں مصروف ہیں۔ اس وقت کمرے میں نہیں ہیں جی۔ یہاں کوئی ایسا نہیں جو انھیں بلا لائے۔ میں غلیل ہوں۔ کیا فرمایا آپ نے؟ آواز دینے کے لیے ضروری نہیں کہ گھبراہٹ ہو۔ آپ پھر کسی وقت فون کر لیجیے گا۔ میں نے عرض کیا، چوں کہ میں بیمار ہوں، کمرے سے باہر نہیں جاسکتا۔ (زور سے فون بند کرتا ہے) بد تہذیب۔ گستاخ کہیں کی۔ ہوں۔

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

مسئلہ: مسائے کے گھر سے ہار مونیٹ کی آواز پر میاں کا رُخ عمل کیا تھا؟

جواب: مسائے کے گھر سے ہار مونیٹ کی آواز پر میاں نے اپنی بیوی سے کہا کہ تم خدا کے لیے ان مسائے کے صاحب زادے کا ہار مونیٹ اور گانا بند کر دو۔ میرا سر چٹا جا رہا ہے۔ ڈاکٹر نے کہا، میرے لیے آرام و سکون کی ضرورت ہے۔ ایک روز ان صاحب زادے نے لڑکھرائی تو دنیا کسی بہت بڑی محنت سے محروم نہ ہو جائے گی۔

مسئلہ: میاں نے بیوی سے ٹوپی اور شیر والی کیوں مانگی؟

جواب: میاں نے بیوی سے ٹوپی اور شیر والی اس لیے مانگی تاکہ وہ دفتر جا کر آرام و سکون کر سکے۔

مسئلہ: آوازوں کے شور میں سب سے نمایاں آواز کس کی تھی؟

جواب: مسائے کے گھر سے ہار مونیٹ کی آواز سب سے نمایاں تھی۔

مسئلہ: اس ڈرامے کو پڑھ کر آپ کس نتیجے پر پہنچے ہیں؟

جواب: اس ڈرامے سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ انسان کو اپنی زندگی میں آرام و سکون کا خیال رکھنا چاہیے۔ اگر کوئی گھر میں بیٹھ جائے تو اس کے آرام و سکون کا خیال رکھنا گھر والوں کی ذمہ داری ہے۔ شور کی آلودگی انسانی نفسیات اور صحت پر گہرے منفی اثرات ڈالتی ہے۔ اعصاب پر منفی اثر پڑتا ہے۔ شور میں کام کرنے والے لوگوں کی قوت سماعت متاثر ہوتی ہے۔ اپنی تندرستی، بہرہ یابی، سرور اور بلند فائدہ خون (بلڈ پریشر) جیسی بیماریاں جنم لیتی ہیں۔

سوال نمبر 2: سبق کا متن مد نظر رکھ کر مندرجہ ذیل سوالات کے درست جوابات پر (✓) کا نشان لگائیں۔

(i) سبق آرام و سکون کس نے لکھا ہے؟

الف۔ سید قیاض علی تاج نے ✓ ب۔ میرزا ادیب نے ج۔ پریم چند نے

(ii) سبق آرام و سکون کا تعلق کس صنف ادب سے ہے؟

الف۔ افسانہ ب۔ ڈراما ✓ ج۔ ناول

(iii) میاں کو کس کی وجہ سے حرارت ہو گئی تھی؟

الف۔ گرمی کی وجہ سے ب۔ تھکان کی وجہ سے ✓ ج۔ سردی کی وجہ سے

(iv) میاں صبح کتنے بجے دفتر جاتے تھے؟

الف۔ آٹھ بجے ب۔ نو بجے ج۔ دس بجے ✓

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

(v) میاں نے کھانے کے لیے کیا بنانے کو کہا؟

الف۔ ساگودانہ ✓ ب۔ پکن کڑاچی ج۔ کھیر

(vi) درملہ آرام و سکون میں میاں کا نام کیا تھا؟

الف۔ اقبال ✓ ب۔ اشتیاق ج۔ رزاق

(vii) ہمسائے کا صاحبزادہ کیا بن رہا تھا؟

الف۔ طبیب ب۔ ڈھول ج۔ ہارمونیم ✓

(viii) ملازم للوہاؤں دستے میں کیا ٹوٹ رہا تھا؟

الف۔ پٹنی ب۔ پتھر ج۔ رینگے ✓

جوابات:

i۔ الف	ii۔ ب	iii۔ ب	iv۔ ج
v۔ الف	vi۔ الف	vii۔ ج	viii۔ ج

سوال نمبر 3: واحد کے جمع اور جمع کے واحد لکھیں:

ضرورت وقت ہدایات غذا طبیعت

جواب:

واحد	جمع	جمع	واحد
وقت	اوقات	ہدایات	ہدایت
ضرورت	ضروریات		
غذا	انغذیہ		
طبیعت	طہائع		

=====

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

=====

سوال نمبر 4: مذکر کے مونث اور مونث کے مذکر لکھیں۔

ملازم فقیر سقا بیوی مریض

جواب:

مذکر	مونث	مونث	مذکر
ملازم	ملازمت	فقیر	فقیر
سقا	سقا	بیوی	سقا
		مریض	مریض

سوال نمبر 5: جملہ اسمیہ کی تعریف بیان کریں۔

جواب: جملہ اسمیہ:

جو مرکب نام کے دو حصے ہیں۔ اگر مسند اور مسند الیہ دونوں اسم ہوں تو یہ مل کر جملہ اسمیہ بنائیں گے۔ مثلاً احمد نیک ہے، میں "احمد" اسم مسند الیہ اور "نیک" اسم صفت ہے۔ چنانچہ یہ جملہ اسمیہ ہوا۔

جملہ اسمیہ کے اجزاء:

۱۔ اسم مبتدا ۲۔ متعلق خبر ۳۔ خبر ۴۔ فعل ناقص
 مثال: احمد گھر میں موجود ہے۔

اس جملے میں "احمد" اسم یا مبتدا ہے "گھر میں" متعلق خبر ہے۔ "موجود" خبر ہے اور "ہے" فعل ناقص ہے۔

ہدایات برائے اساتذہ

- سبق خوانی سے قبل بچوں کو ذرا سے کے فنی عناصر سے آگاہ کیا جائے۔ کردار، منظر، لہجے کے اتار چڑھاؤ، ادائیگی وغیرہ
- معنی کے دیگر ذرائع خاص طور پر انارکلی کے بارے میں بتایا جائے۔
- سبق کے مرکزی نکتے کی وضاحت کی جائے۔
- معنی کے اقتداءزیاں اور زبان کے بارے میں سادہ اور آسان لفظوں میں وضاحت کی جائے۔

8۔ نئی ہمسائی

میرزا ادیب (۱۹۱۳ء۔ ۱۹۹۹ء)

حالات زندگی:

میرزا ادیب لاہور میں پیدا ہوئے۔ ان کا اصل نام دلدار علی تھا۔ ابتدائی تعلیم اسلامیہ ہائی سکول بھائی گیٹ میں پائی اور اسلامیہ کالج لاہور سے بی۔ اے کیا۔ معروف رسالے ”ادب لطیف“ کے مدیر رہے۔ ریڈیو پاکستان سے بھی منسلک رہے۔ تمام زندگی علمی و ادبی سرگرمیوں میں بسر کی۔

میرزا ادیب ایک بلی اور ریڈیائی ڈراما نگاری میں ایک نمایاں مقام رکھتے ہیں۔ ان کے ڈراموں کے کئی مجموعے شائع ہو چکے ہیں۔ جن میں: آنسو اور ستارے، لہو اور قالین، شیشے کی دیوار، فصول شب، لکس پردہ اور خاک نشین شامل ہیں۔ وہ اپنے ڈراموں میں عام انسانی زندگی کے تضادات اور تصادم کو پیش کرتے ہیں۔ ان کی زبان گفتہ اور رواں ہے اور مکالمہ نگاری میں انہیں خاص مہارت حاصل ہے۔ آپ کی آپ جی سنی کا دیبا کے ہم سے شائع ہوئی ہے اور خاکے ناخن کا قرض۔

(مشکل الفاظ کے معانی)

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
اُفتاد	مشکل۔ مصیبت	اعتراف	ثبوت
لے بسا آرزو	آرزو کے پورا نہ ہونے پر	پاسخی	چاہ پائی پر پردوں کی طرف
کہ خاک خُده	انفوس سے کہتے ہیں	عوض وضع	خوبصورت
زخم رسیدہ	زخم کھایا ہوا	لگائی بھائی کرتا	ایک دوسرے کے خلاف بھڑکانا۔ فتنہ پیدا کرنا۔ فحیت
مستح	المجہاد		

مشکل الفاظ کے معانی: ٹیکسٹ بک صفحہ نمبر: 50

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
عالم	وقت	مشغول	مصرف

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

پاسی	چادر پانی پر پیروں کی طرف	رازدارانہ انداز	سرگوشی کے انداز میں
سلائی	اُردی کپڑے بننے کا سوا	دلچسپی	لگاؤ، رغبت
سوئٹر	اُردن یا سولے سوٹ کا بنا ہوا بنیان		

مشکل الفاظ کے معانی: فیکسٹ بک صفحہ نمبر: 51

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
بیاری ہو	احسّ بنانا، ہو قوف بنانا	کرشمہ	عجیب بات
بہال	طاقت، بہادری، ہمت	سنگ دل	بھر پیسے دل والا، سخت دل، عالم
میل ملاپ	ملنا جلتا، دوستی و محبت	افسانہ	قصہ کہانی، داستان
قصہ	واقعہ، ماجرا	آگ بھڑکانا	جوش مارنا
بہید	راز، چھپی ہوئی بات		

مشکل الفاظ کے معانی: فیکسٹ بک صفحہ نمبر: 52

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
مندمل	بھرنے والا، ٹھیک ہونے والا	فرق	ڈوبنا، کھویا ہوا
سختی	شدت، سختی	سینہ سمندر ہونا	سمندر کی طرح گہرا ہونا
بہید	راز	سمت	الہام ہوا
خواہ مخواہ	بلاوجہ، بے ضرورت	زخم رسیدہ	زخم کھایا ہوا
لگائی بھائی کرنا	ایک دوسرے کے خلاف بھڑکانا قصہ پیدا کرنا نہایت		

مشکل الفاظ کے معانی: فیکسٹ بک صفحہ نمبر: 53

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
قصہ	واقعہ، ماجرا	خوش وضع	خوبصورت

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

لگ تلک	جدا	کہ خاک شدہ	افسوس سے کہتے ہیں
اسے بسا آرزو کہ خاک شدہ	ہائے افسوس، ایسی کتنی ہی آرزوئیں پوری نہ ہوئی	سکریں	سینما گھر کی دو دیوار جہاں فلم چلائی جاتی ہے اور اس عکس حرکت کرتے ہیں

نکشل الفاظ کے معانی: ٹیکسٹ بک صفحہ نمبر: 54

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
بید	راز	درپیش	سامنے، آگے، رو برو
جھانکنا	آنکھ سے نظر ڈالنا، دیکھنا	حرج	نقصان، ضرر
عزت کا سوال	عزت و احترام کا معاملہ		

نکشل الفاظ کے معانی: ٹیکسٹ بک صفحہ نمبر: 55

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
سرگوشی	سر کو کان کے پاس لے جا کر کچھ کہنا، چپکے چپکے باتیں کرنا، کانچوس	سر پرچونل	سخت مار پیٹ، لٹھ بازی
تھا	اکہلا، جدا	مسکین	غریب، عاجز
الہی خیر	خدا خیریت رکھے، کوئی خطرہ درپیش ہونے یا اندیشہ ہونے کے موقع پر	مہتا	الہامداد
جابل	ان پڑھ، بے علم	معنی خیر	بامعنی، با مقصد
دار	تاریف و تحسین، دلدلہ	منہ نہ کھلواؤ	ایسا موقع مت دو کہ میں بڑی بھلی جو کچھ دل میں ہے کہہ ڈالوں

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

مشکل الفاظ کے معانی: فیکسٹ بک صفحہ نمبر: 56

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
کسر	کسی	بہتان	تہمت، الزام
بے تاب	جس میں صبر نہ ہو، بے چین	اندیشہ	ڈر
مقدمہ	(قانون) وہ مسئلہ جو فیصلے کے لیے عدالت میں پیش ہو	منظمانا	پہرکانا
بار	بوجھ	معنا	الجماعہ
بھونڈا مذاق	نازیبا مزاح، برا مزاق	اضطراب	بے چینی، بے قراری
بے چینی	بے آرامی، پریشانی		

مشکل الفاظ کے معانی: فیکسٹ بک صفحہ نمبر: 57

الفاظ	معنی
پردہ	جو چیز دیکھنے میں حائل ہو، کپڑا جس کے درمیان میں ہونے کی وجہ سے پار کی چیز نظر نہ آئے (ڈرامہ ختم ہونے کے بعد سٹیج پر جو کچھ اکر یا ہوتا ہے)

سوال نمبر 1: بحوالہ سبق اور مصنف مندرجہ ذیل اقتباس کی تشریح کیجیے:

میں پاگلوں کی سی باتیں کر رہی ہوں۔ یہ بھی خوب رہی۔ اور تم کون ہو۔ تم سب کی سب اپنی نئی ہمسائی کی شکل میں اپنا ماضی دیکھ رہی ہو۔ اپنے اندیشوں کی پرچھائیں محسوس کر رہی ہو۔ تمہارا ماضی ابھی تک تمہارے ارد گرد منڈلا رہا ہے۔ تمہارے اہم پیشے دھواں بن کر تمہارے دماغوں پر چھائے ہوئے ہیں۔ اس حرارت کو تم نے ایک مسمما بنا دیا ہے۔ جب تک میں خود جا کر اس کی باتیں سن نہیں لوں گی، چھین سے نہیں بیٹھوں گی۔ تم نے میرا اضطراب بڑھا دیا ہے۔ میری بے چینی دگنی کر دی ہے۔ میں خود اس کے پاس جاتی ہوں اور اس کی زبانی اس کے حالات سنتی ہوں۔

جواب: سبق کا نام: نئی ہمسائی مصنف کا نام: میرزا ادیب

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

معنی کا حوالہ / سیاق و سباق:

میرزا ادیب یک باہی اور ریڈیائی لکھنا نگاری میں ایک نمایاں مقام رکھتے ہیں۔ ان کے ڈراموں کے کئی مجموعے شائع ہو چکے ہیں۔ وہ لکھنے ڈراموں میں عام انسانی زندگی کے تقاضاوات اور تضام کو پیش کرتے ہیں۔ ان کی زبان گفتہ اور ردال ہے اور مکالمہ نگاری میں انھیں خاص مہارت حاصل ہے۔ اس سٹی میں بتایا گیا ہے کہ جب کوئی نیا شخص کسی محلے میں آتا ہے۔ تو اس کے بارے میں لوگ خود سے باتیں کرتے گتے ہیں۔ دراصل یہ پہلو اہا کر کیا گیا ہے کہ بغیر تحقیق کے کسی بات پر کان نہیں دھرنے چاہیے۔

تشریح:

- ڈرامے میں ایک محلہ پیش کیا گیا ہے۔ جس میں ایک نئی ہمسائی آتی ہے جو لوگوں سے زیادہ میل جول نہیں رکھتی۔ تو محلے کی عورتیں اس کے بارے میں طرح طرح کے گمان کرنے لگتی ہے۔ لوگ اس کے کردار میں الجھن کا شکار ہو جاتے ہیں ہر روز نئی ہمسائی کے بارے میں عجیب شک و شبہات پیش کیے جاتے ہیں۔ پھر گھٹ جو کہ محلے کی باشندہ ہے وہ فیصلہ کرتی ہے کہ خود ہمسائی کے پاس جا کر بات کی تحقیق کرے۔ اور وہ دوسرے محلے داروں کو سمجھاتی ہے کہ اپنے ڈر کی وجہ سے جو ماضی میں آپ کے اندر اذیتہ جاتے کسی کو نظر نہیں کرنا چاہیے۔ جب ہم سنی سائی باتوں پر عمل کرتے ہیں تو ہمیں کچ نہ معلوم ہونے تک بے فہمی رہتی ہے۔ اس لیے وہ خود بات کی تحقیق کرنے کا فیصلہ کرتی ہے۔

مشق

سوال نمبر 1: مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جواب لکھیں:

الف۔ نئی ہمسائی کے بارے میں رشیدہ نے زینت کو کیا بتایا؟

- جواب: نئی ہمسائی کے بارے میں رشیدہ نے زینت کو بتایا کہ وہ بڑی عجیب و غریب نظر آتی ہے۔ بھلے ہوئے، اس مکان میں آئے ہوئے مگر کیا محال، جو کسی سے ایک لفظ بھی کہا ہو اس نے۔

ب۔ زینت نے جمیلہ کو یہ قصہ سنایا تو اس نے کیا کہا؟

- جواب: زینت نے جمیلہ کو یہ قصہ سنایا تو جمیلہ نے کہا ایکٹرس بننے کا شوق تو مجھے بھی بڑا تھا اور جوانی تک رہا۔ گھر والوں سے چھپ چھپ کر فلمی رسالے پڑھا کرتی تھی۔ کیا کہوں تم سے تنہائی میں کیا کچھ سوچا کرتی تھی۔ (آہ بھر کر) سوچا کرتی تھی کہ اگر مجھے سکرین پر آنے کا موقع مل جائے تو کمال کر دکھاؤں گی۔

=====

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

=====

ج۔ اس ڈرامے میں کس سماجی برائی کی طرف اشارہ کیا گیا ہے؟

جواب: اس ڈرامے میں جھوٹ، ہتھکنڈ، اور غیبت جیسی سماجی برائیوں کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ اس سبق میں یہ پہلو اجاگر کیا گیا ہے کہ بغیر تحقیق کے کسی بات پر کان نہیں دھرنے چاہیے۔ کسی کے شخصی کردار کے بارے میں نامناسب بات کرنا بھی برائی ہے۔

د۔ کیا نئی ہمسائی کے بارے میں عورتوں کی باتیں درست تھیں؟

جواب: نئی ہمسائی کے بارے میں عورتوں کی باتیں جھوٹ اور ہتھکنڈ پر مبنی تھیں۔ ان باتوں کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں تھا۔

و۔ اس ڈرامے سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

جواب: ڈراما "نئی ہمسائی" کے تجزیے سے یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ ان کے ڈراموں میں متوسط اور زیریں متوسط طبقے کے کردار، معاشرے میں اپنے معاشی اور نفسیاتی مسائل کے ساتھ اظہار پاتے ہیں۔ عورت کی نفسیات و عادات، بچہ تارے کے نفسیاتی اثرات، ادھام پرستی کے نتائج، ضمیر کی خلش، مجروح انانیت کی تسکین اور کرداروں کے نفسیاتی تجزیے؛ ان کی انسانی نفسیات سے دلچسپی کی ضمانت ہیں۔ اس ڈرامے میں جھوٹ، ہتھکنڈ، اور غیبت جیسی سماجی برائیوں کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ اس سبق میں یہ پہلو اجاگر کیا گیا ہے کہ بغیر تحقیق کے کسی بات پر کان نہیں دھرنے چاہیے۔ کسی کے شخصی کردار کے بارے میں نامناسب بات کرنا بھی برائی ہے۔

سوال نمبر 2: درج ذیل جملوں کی وضاحت کریں:

الف۔ مجھے تو لگائی بھائی کرنے والوں سے سخت نفرت ہے۔

جواب: وضاحت:

(ایک دوسرے کے خلاف بھڑکانا۔ فتنہ پیدا کرنا۔) غیبت کرنے والے کو اللہ تعالیٰ سخت ناپسند کرتے ہیں۔ ایسے لوگ جو کہ لگائی بھائی کا کام کرتے ہیں قابل نفرت ہیں۔

ب۔ خیال تھا ہمیشہ ساتھ رہیں گے اور دنیا کو اپنے لیے جنت بنائیں گے۔

جواب: وضاحت:

رشیدہ کے مطابق نئی ہمسائی کو بچپن میں کسی سے گہری محبت تھی اور وہ رشتہ دار بھی تھے۔ ان کا خیال تھا کہ وہ ہمیشہ ساتھ رہیں گے اور اپنے خوابوں کی تکمیل کر کے خوشگوار زندگی گزاریں گے جیسا کہ دنیا ہی میں جنت مل جائے۔ بچپن میں اسے کسی سے محبت تھی، بڑی گہری محبت۔ دونوں ایک ہی جگہ کھیلتے تھے، ایک ہی جگہ پڑھتے تھے، رشتے دار تھے نا خیال تھا ہمیشہ ساتھ رہیں گے اور دنیا کو اپنے لیے جنت بنالیں گے (آہ بھر کر) محبت کے خواب دیکھنے والے یہی بات سوچا کرتے ہیں مگر دنیا والے سخت سنگ دل ہیں، کسی کی محبت کو پروان چڑھنے دیکھ نہیں سکتے۔

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

ج۔ تم سب اپنے اندیشوں کی پرچھائیں محسوس کر رہی ہو۔

جواب: وضاحت:

جو لوگ نفسیاتی مسائل کا فکرمعہوتے ہیں وہ اندیشہ کی بنا پر لوگوں پر الزام عائد کرتے ہیں درحقیقت ان کے خیالات پر ماضی کے تلخ حالات کا اثر ہوتا ہے۔ جس کی بنا پر وہ لوگوں پر شکوک و شبہات کرتے ہیں۔ میں پاگوں کی سی باتیں کر رہی ہوں۔ یہ بھی خوب رہی۔ اور تم کون ہو۔ تم سب کی سب اپنی ہی ہمسائی کی شکل میں اپنا ماضی دیکھ رہی ہو۔ اپنے اندیشوں کی پرچھائیں محسوس کر رہی ہو۔ تمہارا ماضی ابھی تک تمہارے ارد گرد منڈلا رہا ہے۔ تمہارے اندیشے دحوال بن کر تمہارے دماغوں پر چھائے ہوئے ہیں۔ اس عورت کو تم نے ایک معائنہ دیا ہے۔ جب تک میں خود جا کر اس کی باتیں سن نہیں لوں گی، مگر میں سے نہیں بیٹھوں گی۔ تم نے میرا اضطراب بڑھا دیا ہے۔ میری بے چینی دگنی کر دی ہے۔ میں خود اس کے پاس جاتی ہوں اور اس کی زبانی اس کے حالات سنتی ہوں۔

سوال نمبر 3: درج ذیل الفاظ کو جملوں میں استعمال کریں:

کرشمہ سگدل تلی بید حادثہ
سر پھونک افتاد منڈلانا بے چینی خوشگوار

جواب:

الفاظ	معنی	جملے
کرشمہ	اچانک ظہور پذیر ہونے والی کیفیت یا غیر معمولی کام، اجاز۔	پاکستان کی سر زمین قدرت کے حسین کرشموں سے بھری ہوئی ہے۔ عالم کے ذرے ذرے میں خدا کی قدرت کے بہت سے کرشمے ہیں۔
سگدل	بے رحم	ہلا کو خان ایک سگدل اور ظالم حکمران تھا۔ سگدل ڈاکوؤں نے قافلے کو بے دردی سے لوٹا اور لوگوں کا قتل عام کر دیا۔
تلی	شدت، ناگواری، بدعری	بھارت کا کشمیر پر غاصبانہ قبضہ پاکستان اور بھارت تعلقات میں تلی کا باعث ہے۔
بید	راز، چھپی ہوئی بات	اسلام لوگوں کے بید ٹوٹنے سے منع کرتا ہے۔
حادثہ	سائنس، السوسٹاک امر،	انور کے والد کی اچانک موت اس کے لیے بہت بڑا حادثہ تھی۔

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

غم انگیز واقعہ، مصیبت یا آفت	مسافریس کو حادثہ پیش آیا جس کے باعث تین مسافر جان کی بازی ہار گئے۔
سر پھٹول سخت مار پیٹ، لٹھ بازی، ایسی لڑائی جس میں سر پھٹنے تک کی لوبت آجائے	حکومت اور اپوزیشن کی سر پھٹول ہمیشہ سے ہی ہو رہی ہے۔ چٹل خودی کا نتیجہ سر پھٹول کی صورت میں نکلا۔
اقتار مشکل۔ مصیبت	شاہیں کبھی ہار سے تھک کر نہیں مگرتا پر دم ہے اگر تو تو نہیں خطرہ اقتار سچ ہے کہ اقتار اور مصائب لوگوں کے طرف اور حوصلے کا امتحان ہوتے ہیں۔
مٹھلانا ارد گرد گھومنا، چکر لگانا	پرندے رزق کی تلاش میں دن بھر ایک شاخ سے دوسری شاخ پر مٹھلاتے رہتے ہیں۔ آئندہ کچھ سالوں تک کرونا وبا سے متاثر ہونے کا خطرہ سر پر مٹھلاتا رہے گا۔
بے چینی بے قراری، پریشانی	دبا کے دلوں میں امتحان منعقد کرنے کے حکومتی اعلان نے طلبہ کی بے چینی کو دوگنا کر دیا۔
خوشگوار دلکش، نہانا	ملک کے مختلف علاقوں میں ہڈوں سے موسم خوشگوار ہو گیا۔ ماحول کو خوشگوار بنانے کیلئے زیادہ سے زیادہ فحش کاری کی جانی چاہیے۔

سوال نمبر 4: مندرجہ ذیل جواہات میں سے صحیح کی نشان دہی (✓) سے کریں:

۱۔ مرزا ادیب کس صوبے میں پیدا ہوئے:

- الف۔ پنجاب ✓
 ب۔ بلوچستان
 سید۔ سندھ
 د۔ خیبر پختونخوا

۲۔ مرزا ادیب کی زبان ہے:

- الف۔ گجراتی اور رواں ✓
 ب۔ نہایت مشکل
 ج۔ نہایت آسان
 د۔ کہیں مشکل کہیں آسان

=====

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

=====

۳۔ مسائی کو بچپن سے کیا بننے کا شوق تھا:

- الف۔ ایکٹرس ✓ ب۔ ڈاکٹر
 ج۔ شاعر د۔ استانی

جوابات:

۱۔ الف	۲۔ الف	۳۔ الف
--------	--------	--------

سوال نمبر 5: روزِ مہرہ کی تعریف لکھیں۔

جواب: روزِ مہرہ:

روزِ مہرہ بیان کے اس اسلوب اور یوں چال کو کہتے ہیں جو اعلیٰ زبان استعمال کرتے ہیں۔ اس کے خلاف استعمال کو غلط سمجھا جاتا ہے۔ ایسا بھی ہوتا ہے کہ بعض اوقات بیان قواعد کی زد سے درست ہوتا ہے لیکن روزِ مہرہ کی زد سے غلط ہوتا ہے۔ مثلاً "اس کی چشم میں درد ہے"، "کہنا غلط ہے۔ جب کہ" "اس کی آنکھ میں درد ہے" "کہنا درست ہے۔ اسی طرح "وہاں جا کر اس کو کہنا" غلط ہے جب کہ "وہاں جا کر اس سے کہنا" درست ہے۔

■ درج ذیل جملے پڑھیں اور استاد صاحب کی مدد سے روزِ مہرہ کی غلطیاں درست کریں:

- الف۔ بارش برس رہی ہے۔ ب۔ میں نے پشاور جانا ہے۔
 ج۔ آئے روز کا جھگڑا اچھی بات نہیں۔ د۔ آپ کا کیا حال چال ہے؟
 ہ۔ جھوٹ مارنا بڑی عادت ہے۔ و۔ میں آپ کا بہت مشکور ہوں۔

جواب:

غلط جملے	درست جملے
الف۔ بارش برس رہی ہے۔	بارش ہو رہی ہے۔
ب۔ میں نے پشاور جانا ہے۔	مجھے پشاور جانا ہے۔
ج۔ آئے روز کا جھگڑا اچھی بات نہیں۔	روزِ روز کا جھگڑا اچھی بات نہیں۔
د۔ آپ کا کیا حال چال ہے؟	آپ کا کیا حال ہے؟

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

د۔ جموں شہر تاریخی حادثہ ہے۔	جموں پولیجر کی حادثہ ہے۔
م۔ میں آپ کا بہت مشکور ہوں۔	میں آپ کا مشکور ہوں۔

سرگرمی

ہر طالب علم اپنی پسند کے کسی ایک موضوع پر مقالہ لکھے۔

ڈراما نگاری

”ڈراما کی اصل ہنسی لفظ ”ڈراؤ“ ہے جس کا مطلب ہے: مکر کے دکھانا۔“ گویا اس لفظ میں اس صنف کی اساسی خصوصیت آجاتی ہے کہ ہنسی صنف ادب کے برعکس اسے عملی صورت میں سامعین کے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔“
(ڈاکٹر سلیم اختر، اردو ادب کی مختصر تاریخ)

ہدایات برائے اساتذہ

- سبق خوانی سے قبل یہ بتایا جائے کہ کسی کی عدم موجودگی میں اس کے خلاف رائے دینے سے کیا اخلاقی اور معاشرتی خرابیاں پیدا ہوتی ہیں۔
- سبق کے مرکزی خیال کی وضاحت کی جائے۔
- معصم کے اسلوب بیان اور زبان کے بارے میں بتایا جائے۔
- ڈراما نویسی میں کردار نگاری کی اہمیت واضح کریں۔
- طلبہ سے کسی گھریلو یا آپس کی بات چیت کا مقالہ لکھنے کے لیے کہیں یا انھیں روزانہ مصروفیات کم از کم ایک ہفتے تک ڈائری لکھنے کے لیے کہیں۔

9۔ نئی اور پرانی تہذیب کی فکر

مرزا فرحت اللہ بیگ (۱۸۸۳ء - ۱۹۴۷ء)

حالات زندگی:

مرزا فرحت اللہ بیگ دہلی میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم دہلی کے گورنمنٹ ہائی سکول سے حاصل کی۔ بی۔ اے کی ڈگری سینٹ سیٹھن کالج، دہلی سے حاصل کی۔ اس کے بعد حیدر آباد دکن چلے گئے۔ پہلے عکس تعلیم میں کام کیا۔ بعد میں ان کی خدمات عکس نہالت نے حاصل کر لیں، جہاں ترقی کر کے ہوم سیکرٹری ہو گئے۔

فرحت اللہ بیگ نے زیادہ شہرت اپنے مضامین کے سبب پائی۔ ان کا طرزِ تحریر سادہ اور پر لطف ہے۔ دو بڑے گفتے انداز میں لکھے ہیں اور جاہجاسراج کی چاشنی سے تحریر میں لطف پیدا کر دیتے ہیں۔ ان کے مضامین میں مضامین فرحت کے نام سے شائع ہو چکے ہیں۔ دلی کا ایک یادگار مشاعرہ، مولوی نذیر احمد کی کہانی، کچھ میری اور کچھ ان کی زبانی اور مردہ بدست زندہ ان کے لافانی مضامین میں سے ایک ہے۔

(مشکل الفاظ کے معانی)

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
اتالیق	استاد	ملی آنا	ناپسندیدگی کا اظہار
بے سرو پا	بے محی	تبادل فرماتا	کھانا کھاتا
تعلیم	عزت کرتا	چوہ دار	وہ تو کوجو مصالحے کر اسیروں کے آگے چلتا ہے
رمونخ	رہا حیلہ اثر	سامنے	گھوڑے کی دیکھ بھال کرنے والا
سرتاپا	سر سے پاؤں تک	شامت اعمال	کچے کی سزا
صحبتیں	ملاقاتیں	فراغت	فرصت
بخش	کھاتا ہوا	عج	معروف

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

معاصین	قرعی ساتھی، مصاحب کی جمع	نوبت	کسی کام کے ہونے کا وقت۔ ایک سائز کا نام۔ برطانیہ کی ایک ملکہ کا نام
--------	--------------------------	------	---

مشکل الفاظ کے معانی: ٹیکسٹ بک صفحہ نمبر: 59

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
محل	مقام ہوا	نحو	معروف
مداخروست	خدا نہ کرے، جو کسی ان چاہی چیز کے لیے بولتے ہیں	اتالیق	استاد
مقابلہ	برابری	رعورخ	رہز ضبط، اثر
سر تاپا	سر سے پاؤں تک	نقطے	نشانات
فراغت	آرامت	اسم شریف	نام

مشکل الفاظ کے معانی: ٹیکسٹ بک صفحہ نمبر: 60

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
فرکشی (Turkish)	ترکی	چوہدار	دو نوکر جو مصالحے کر امیروں کے آگے چلا ہے
بگوس	بیلٹ لڑائی کر رہے جو نواب پہنچے ہیں	شیر دانی	اچکن کی طرح کالہاں
دستار	پگڑی، عمامہ	معاصین	قرعی ساتھی، مصاحب کی جمع
شہدہ بقدر علم	جتنا علم ہو اس کی مناسبت سے دعویٰ کرنا چاہئے	چوہہ	مرح یا مستطیل صورت میں زمین سے اونچا جگہ
قہر درویش بر جان درویش	غریب کا غصہ اپنی ہی جان پر اترتا ہے	دقیالوسی	پرانے زمانے کا، نہایت پرانا

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

دامن	لباس کا ٹچلا حصہ	حاجت مند	ضرورت مند، محتاج
عائیشان	بڑی شان کا، اعلیٰ مرتبہ کا	کل سہرا	بادشاہوں، نوابوں اور رئیسوں کا رہن خانہ
پر کلف	شاندار، اہتمام سے آراستہ یا تیار کیا ہوا	بھجنا	جھٹ روشتہ ان یا کھڑکی سے آگے بڑھا ہوا حصہ جو بارش اور دھوپ کی روک کے لیے بنایا جاتا ہے
بشیر آدم	وہ کمرہ جہاں بشیر (اسنوکر کی طرح کا کھیل) کھیلا جاتا ہے	رکوع	نماز میں کھٹوں پر ہاتھ رکھ کر جھکنا
مسبری	ایک وضع کا پتک جس کی پٹیاں چوڑی اور تقسیم، پائے کرسی کے پاؤں کی طرح بلند ہوتے ہیں		

مشکل الفاظ کے معانی: ٹیکسٹ بک صفحہ نمبر: 61

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
تسلیمات	آداب و سلام	چوہدار	وہ نوکر جو صالے کرا میروں کے آگے چلتا ہے
لَا تَعْلَنَ وَلَا تُقَاتِ	بیزاری کے موقع پر بولتے ہیں	تہذیب	چہرہ، ثقافت
نطف	مرد، لذت		

مشکل الفاظ کے معانی: ٹیکسٹ بک صفحہ نمبر: 62

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
علم مجلس	محفل میں نشست برخواست اور برتاؤ کے قواعد کا علم	مصاحب	ایک عمدہ خصوصاً سلاطین یا امرا کی صحبت میں رہنے والے شخص کے لیے ہوتا ہے

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

آگ بگولا	فصے میں بھر ہوا	آرزو	جسٹا، خواہش
صاف گوئی	صاف صاف کہنا، کھری بات کہنا	لا پرواہی	بے پرواہی، بے خبری
سائیس	گھوڑے کی دیکھ بھال کرنے والا	چتنے مودھ اتنی باتیں	ہر شخص اپنی کچھ کے مطابق رہتا ہے، ہر ایک کی ہوتی ہے، ہر شخص اپنی اپنی کہتا ہے
ریشمی	ریشم کا پادریٹھم سے بنا ہوا	پر غلبہ آرا یہ تصنیف	سب سے زیادہ فوقیت والی رائے کا مان لینا، سب سے زیادہ فوقیت والی بات کا تسلیم کر لینا
باگ ڈور	وہ رسی جو گھوڑے کی گردن یا لگاہ میں باندھ کر سائیس اپنے ہاتھ میں رکھتا ہے (پیشتر گھوڑے کو ٹھلاتے وقت)	جل کر	مقتل ہو کر، حسد کرنا
لاحظہ	جانچ، مشاہدہ	ایک قسم موقوف	(کسی کام کا) ایک دم رک جانا
آسٹریلیا		بلاوجہ	بغیر کسی سبب کے، جس کی کوئی وجہ نہ ہو
شکر	کھاڑ، چینی، شیرینی	آفت	مصیبت، تکلیف
پیشانی	ہاتھ	جوش	شدت، کڑوت
تعریفوں کے پل	گاتار تعریف کیے جانا، بہت مبالغے سے تعریف کرنا	نگرا	ایک ناک سے معذور
اکشاف	(کسی بات کا) ظہور، کھلنا	بڑے بڑے دیدوں سے	بریں نظروں سے

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

بیگن	ایک قسم کی سبزی (بیگن)	بھاڑ	بھاڑیاں، بھاڑی داریاں
سرکار کا نوکر ہوں بیگن کا نہیں	مطلب یہ کہ جس سے فائدہ پہنچے گا ہم اس کی ہاں میں ہاں ملائیں گے یہ کہلوت اس وقت پھولی جاتی ہے جب کوئی خوشامدی سوچنے کے مطابق کسی بڑے کی ہاں میں ہاں ملائے اور اس کی اپنی کوئی رائے نہ ہو۔		
خداوندِ نعمت	ہانے کا ایک طریقہ	بھال	ہست
زمین و آسمان کے قاربے ملاتا	حد سے زیادہ مبالغہ یا غلو سے کام لیوہ بہت باتیں بنانا	نہایت	توہین، برائی، عیب گیری
فراموش	فراموش	غٹھیں اڑانا	شیشیاں بھارت، جھوٹی سچی باتیں کرنا
واقفیت	جان پہچان	شعر و سخن	شعر و شاعری، شعر و ادب
پڑزہ	کسی گل یا مشین کا کوئی حصہ	چمچا	شہرت
جوڑ بند	عضو	لاؤ لکھو	فوج مع سامان، سارو سامان
برخاست	ختم، بند	عمل سرا	بادشاہوں، نوابوں اور رکنیوں کا زمان خانہ
نچھڑ کتا	اچھلنا، کودنا	چھانٹ	چٹاؤ، بہت سی چیزوں میں سے چند کو منتخب یا الگ کرنے یا چھانٹنے کا عمل

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

مشکل الفاظ کے معانی: فیکسٹ بک صفحہ نمبر: 63

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
خدا جھوٹ نہ بولے	کوئی غیر معمولی بات کہنے سے پہلے کہتے ہیں	بچے چٹکے	اچھے بچے، محنت مند
ابنِ شاہِ اللہ	اگر اللہ نے چاہا	چینک	وہ آواز جو ناک سے سوزش ہونے کی وجہ سے نکلتی ہے
الغرض	آخر کار	گدھے، گھوڑے	سب سے ایک سا برتاؤ کرتے ہیں
تغییر	لہلہ، سمجھوتہ	ہجیرا	کئی بار، بہت
نزلہ	ایک مرض کا نام جس میں مطلق اور ناک سے پانی گرنا آنکھوں میں بہتا ہے	سردانا	بہت سمجھانا یا کہنا، سمجھانے کی کوشش کرنا
مح صافین	ساتھیوں سمیت	ایک نہ چلی	کوئی بات کا رگ نہ ہونا

سوال نمبر 1: بحوالہ سبق اور مصنف مندرجہ ذیل اقتباس کی تشریح کیجیے:

لب تھوڑا سا اس مکان کا نقشہ بھی من لیجیے۔ کوٹھی کیا ہے، کسی بڑے بادشاہ کا محل ہے۔ قیامت کی کرسی ہے۔ سامنے بڑا میدان ہے۔ اس میں سے ایک چوڑی سڑک پتھر کھائی ہوئی سبز میوں تک آتی ہے۔ بزمیوں کے بعد گن چھوڑا اور گن چھوڑے کے بعد بھر سبز میوں ہیں اور یہیں سے کئی منزلہ مردانہ مکان شروع ہوتا ہے۔ پہلی منزل میں پرانا قیامی سامان بھرا ہوا ہے۔ ان کمروں کے سامنے جویر آمد ہے، اس میں چند ٹوٹی پھوٹی کرسیاں لاوارث حاجت مندوں کے لیے پڑی رہتی ہیں۔

جواب: سبق کا نام: نئی اور پرانی تہذیب کی فکر مصنف کا نام: مرزا فرحت اللہ بیگ

=====

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

=====

منشن کا حوالہ / سیاق و سباق:

فرحت اللہ بیگ نے زیادہ شہرت اپنے مضامین کے سبب پائی۔ ان کا طرزِ تحریر سادہ اور ہر لطف ہے۔ وہ بڑے گفتہ انداز میں لکھتے ہیں اور چابکداز حراج کی چاشنی سے تحریر میں لطف پیدا کر دیتے ہیں۔ ان کے مضامین فرحت کے نام سے شائع ہو چکے ہیں۔ اس سبق میں قدیم اور جدید تہذیب میں فرق بیان کیا گیا ہے۔ مزید دونوں تہذیبوں کے مختلف پہلوؤں کو اجاگر کیا گیا ہے۔

تشریح:

مرزا صاحب نے تعلیم کے بعد ملازمت تلاش کرنا شروع کی تو ان کے دوست نے ایک بڑے عہدے دار کا بتایا کہ ان کے بیٹے کو استاد کی ضرورت ہے۔ اس طرح مرزا صاحب اس عہد دار کے گھر چلے جاتے ہیں۔ اس گھر کا نقشہ مرزا نے کچھ اس طرح بیان کیا ہے کہ مکان بہت ہی وسیع و عریض تھا۔ جس میں ایک کھلا اور ہوا دار میدان تھا۔ میدان سے ایک گول راستہ مکان کی میز میوں تک جاتا تھا۔ اس کے بعد ایک اونچی سے مربع فصّ جگہ تھی جو کہ زمین سے اونچی بنائی گئی تھی۔ جس کو صحن کے طور پر استعمال کیا جاتا تھا۔ اس کے بعد دوبارہ میز حیاں شروع ہو جائیں۔ اس کے بعد مکان کا وہ حصّہ شروع ہوتا جو مردوں کے لیے رکھا گیا تھا۔ اس جگہ کی بہت سی منزلیں تھیں۔ پہلی منزل بہت ہی پرانی اور بوسیدہ تھی۔ جو کہ سالان سے بھری ہوئی تھی۔ اس منزل کے کمروں کے سامنے کچھ پرانی کرسیاں رکھیں گئی تھیں جن کی حالت بہت ہی زیادہ بوسیدہ تھی۔ یہ کرسیاں ضرورت مندوں کے لیے رکھی گئی تھیں۔ کوئی بھی غریب ان کرسیوں کا استعمال کر سکتا تھا۔

منشن

سوال نمبر ۱: درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیں:

الف۔ سبق میں انگریزی کی کس شکل کا ذکر ہوا ہے؟

جواب: انگریزی کی ایک شکل ہے کہ "شرق مشرق ہے اور مغرب مغرب۔ یہ دونوں نہ ملے ہیں، نہ ملیں گے"۔ جس طرح یہ صحیح ہے، اسی طرح یہ شکل بھی صحیح ہونی چاہیے کہ "ماضی ماضی ہے اور حال حال۔ یہ دونوں نہ ملے ہیں اور نہ ملیں گے"۔

ب۔ مصنف نے تعلیم سے فراغت کب پائی؟

جواب: مصنف نے سنہ انیس سو (۱۹۰۰ء) میں تعلیم سے فراغت پائی۔

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

ج۔ مصنف کون سا لباس پہن کر نواب صاحب کے ہاں گئے؟

جواب: مصنف کا لباس سیاہ فرش کوٹ، دستار اور پلٹ فرامیتی کمر بند جو نواب پہنتے ہیں پر مشتمل تھا۔ عام طور پر مصنف دستار نہیں پہنتے تھے۔ چونکہ نواب صاحب پرانی وضع کے دلدادہ تھے۔ اس لیے ننگے سر جانا مناسب نہ تھا۔

و۔ مصنف نے نواب صاحب کے مکان کا نقشہ کن الفاظ میں کھینچا ہے؟

جواب: مصنف نے نواب صاحب کے مکان کا نقشہ ان الفاظ میں کھینچا: کوٹھی کیا ہے، کسی بڑے بادشاہ کا محل ہے۔ قیامت کی کرسی ہے۔ سامنے بڑا میدان ہے۔ اس میں سے ایک چوڑی سڑک چکر کھاتی ہوئی بیڑھیوں تک آتی ہے۔ بیڑھیوں کے بعد مچھلیاں اور مچھلیاں چھوڑنے کے بعد پھر بیڑھیوں میں اور یہیں سے کئی منزلہ مردانہ مکان شروع ہوتا ہے۔ پہلی منزل میں پرانا قیامی مسلمان بھرا ہوا ہے۔ ان کمروں کے سامنے جو برآمدہ ہے، اس میں چند ٹوٹی پھوٹی گریباں لاوارث حاجت مندوں کے لیے پڑی رہتی ہیں۔ ان گریباں سے مجھ کو بھی واسطہ پڑا ہے۔ اس کا ذکر آئندہ کروں گا۔ چوڑی سڑک چکر کھا کے محل مرا کے دروازے کو گئی ہے۔ وہ بیسیڑا روم کے سامنے سے گزرتی ہے اور یہاں اتنی چوڑی ہو گئی ہے کہ اچھا خاصا مچھلیاں لکل آیا ہے۔ بیسیڑا روم کے بالکل سامنے دوسری منزل سے نیچے آنے کا ریزہ اور اس کے بائیں طرف اوپر کے بڑے کمرے کے سامنے چھوٹا سا بھجھا ہے۔ جھنجھ کے اوپر نہایت خوبصورت چمچی سی مندر ہے۔ بس میرے مضمون کے لیے مکان کا اسی قدر ہی نقشہ بالکل کافی ہے۔

و۔ گھوڑا چلنے کے بجائے پھدکتا ہوا کیوں آیا؟

جواب: جب گھوڑا چلنے کے بجائے پھدکتا ہوا آیا۔ چار ٹانگ کے گھوڑے کی جگہ تین ٹانگ کا گھوڑا رہ گیا۔ یہ دیکھنا تھا کہ نواب صاحب آگ بجولا ہو گئے۔ مگر آخر کار یہ غلبہ آرا یہ تعفیہ ہوا کہ دوسرے گھوڑوں کے سائیسوں نے جل کر اس کی ٹانگ توڑ ڈالی ہے۔

و۔ نواب صاحب کا بیٹا علی گڑھ سے کیوں واپس آ گیا؟

جواب: نواب صاحب کے بیٹے نے علی گڑھ پہنچ کر ایک چور بھول صاحبزادے صاحب کا ہمدردی کا کہ "کلنگ والوں نے قلم ملا زمین اور گاڑی، گھوڑوں کو بورڈنگ میں رکھنے سے انکار کر دیا ہے اور ہدایت کی ہے کہ اگر اس کلنگ میں رہتا ہے تو صرف ایک اتالیق اور ایک نوکر کے ساتھ آکر رہو ورنہ کوئی دوسرا کلنگ تلاش کرو۔" چونکہ صاحبزادے صاحب ان سہولیات کے بنا رہنا مشکل تھا اور نواب صاحب کے بیٹے کی واپسی پر بحث جاری تھی۔ یہ جانیں ہو رہی تھیں کہ دوسرا ہار آیا۔ لکھا تھا "میں اکیلا نہیں رہ سکتا۔ واپسی کی اجازت دی جائے۔" مصنف چاہتے تھے کہ صاحبزادے صاحب ایک طالب علم کی طرح کلنگ میں پڑھیں لیکن ان کی آن سنی کر دی گئی اور صاحبزادے صاحب کو واپسی کی اجازت دے دی گئی۔

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

ی۔ مضمون نگار نے نواب صاحب کو ان کے بیٹے کی تعلیم و تربیت سے متعلق کیا مشورہ دیا؟

جواب: مضمون نگار نے کہا کہ اس ریاست میں میرے ایک عزیز، ایک بہت عاقل و عمدے پرستہ انھوں نے مجھ سے کہا ”اے مہال! میں ایک ترکیب بتاتا ہوں۔ یہاں کے ایک امیر اپنے چھوٹے صاحبزادے کو تعلیم کے لیے علی گڑھ بھیج رہے ہیں۔ میرا ان کے ہاں بہت اثر ہے۔ اگر کو تو تم کو اس لڑکے کا تالقی بنا کر بیچے کے لیے کہہ دوں۔ تمہاری تعلیم مفت میں ہو جائے گی اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ یہ نواب صاحب بڑے رموز کے آدمی ہیں۔ وہاں کے بعد تمہیں کوئی اچھی جگہ مل جائے گی۔“

سوال نمبر 2: درج ذیل الفاظ کے معانی لکھیں:

جیل فراغت مصاحبین سائیکس تصفیہ

جواب:

معنی	الفاظ
ملا ہوا	جیل
فرمت	فراغت
قریبی ساتھی، مصاحب کی جمع	مصاحبین
گھوڑے کی دیکھ بھال کرنے والا	سائیکس
سمجھنا، (معاملے کی) صفائی	تصفیہ

سوال نمبر 3: درج ذیل الفاظ کو اپنے جملوں میں استعمال کریں:

تجزیہ حاجت مند نیک آتما آداب، بچالانا تہذیب

جواب:

جملے	معنی	الفاظ
آئندہ بجٹ میں سرکاری ملازمین کی تنخواہوں میں تین فیصد اضافے کی تجویز پیش کی۔	دائے، تقدیر	تجزیہ
اسلام ہمیں حاجت مندوں کی حاجت روائی کرنے کا حکم دیتا ہے۔	ممكن، ضرورت مند	حاجت مند

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

غل آنا	تاپندہ کی کا اظہار	بیٹے کی اچھن میں ناگاہی کی خبر سن کر والد کے چہرے پر غل آگئے۔
آداب بجالانا	سلام کرنا	ہمارے ہاں آداب بجالانا بھی اچھی تہذیب کی علامت ہے۔
تہذیب	ثقافت، تمدن	ہمارے ہاں آداب بجالانا بھی اچھی تہذیب کی علامت ہے۔ مونٹن جوڈو کی قدیم تہذیب کئی روایات کی اشن ہے۔

سوال نمبر ۲: محاورہ کے کیا معنی ہیں۔ وضاحت کریں۔

جواب: محاورہ:

فہم کی زد سے "محاورہ" کا مطلب ہے "بات چیت کرنا"، لیکن اصلاً حاجب کوئی کلام دو یا دو سے زیادہ الفاظ پر مشتمل ہو اور اپنے ہماری معنی دے تو وہ محاورہ کہلاتا ہے۔ مثال کے طور پر "آسمان سے ہاتھیں کرنا" محاورہ ہے جس کا مطلب ہے، "بہت ادھیچا ہوتا"۔ اسی طرح "آکھیں پڑنا"، "ٹھوکر کھانا" بھی محاورے ہیں۔ کیونکہ ان محاورات میں "پڑنا" اور "کھانا" اپنے حقیقی معنوں میں نہیں بلکہ ہماری معنوں میں استعمال ہوئے ہیں۔

آپ سبق میں آنے والے درج ذیل جملوں پر غور کر کے محاوروں کی نشاندہی کریں:

الف۔ سب نیلی جلی آکھوں سے میری طرف دیکھ رہے تھے۔

جواب: نشاندہی: نیلی جلی آکھوں۔ جسے کا اظہار کرنا

ب۔ ایک چوہدار نواب صاحب کے بہت موٹھ چڑھے ہوئے تھے۔

جواب: نشاندہی: اس جملے میں "موٹھ چڑھے" سے مراد نواب صاحب کے خاص آدمی ہوتا ہے۔

ج۔ مصاحبوں نے تعریفوں کے ہلے بانہ دیے۔

جواب: نشاندہی: اس جملے میں "ہلے بانہ" سے مراد ضرورت سے زیادہ تعریف کرنا

د۔ گھوڑے کی تعریف میں زمین و آسمان کے قبا بے ملا دیے۔

جواب: نشاندہی: اس جملے میں "زمین و آسمان کے قبا بے" سے مراد سے زیادہ مبالغہ یا شکر سے کام لینا

ه۔ میں کہاں ان سے بیچھا چھڑاتا پھرتا۔

جواب: نشاندہی: یہاں "بیچھا چھڑاتا پھرتا" سے مراد لمبات حاصل کرنا یا جان بچانے کے ہیں۔

=====

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

=====

ہدایات برائے اساتذہ

- سبق خوانی سے قبل قدیم اور جدید تہذیب میں فرق بیان کیا جائے اور ہر دو تہذیبوں کی خصوصیات بتائی جائیں۔
- اس سبق میں مصنف کے اسلوب نے دلچسپی اور مزاح کا سامان پیدا کیا ہے۔ اس حوالے سے زبان اور محاورے کے استعمال پر روشنی ڈالی جائے۔ روزمرہ سے اس کے امتیاز کو واضح کر سکیں۔
- مزاح نگاری کے مختلف حربوں اور طریقوں، انداز اور اسالیب کی تفصیل بتائی جائے۔
- مضمون لکھنے اور تقریر کرنے کی مشق کرائیں۔

10۔ سماج

شفیق الرحمن (۱۹۲۰ء۔ ۲۰۰۰ء)

حالات زندگی:

شفیق الرحمن، مشرقی پنجاب کے ضلع روہتک کے قصبہ کانور میں پیدا ہوئے۔ والد کا نام راجہ عبدالرحمن تھا، جو محکمہ آب پاشی میں انجینئر تھے۔ پانچویں جماعت تک تعلیم سنٹرل مسلم راجپوت ہائی اسکول کانور سے حاصل کی۔ سیٹ ہائی اسکول بہاولنگر سے میٹرک کیا۔ گورنمنٹ کالج روہتک سے ایف۔ ایس سی اور کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور سے ایم بی بی ایس کیا۔ اس کے بعد فوج کی ملازمت اختیار کی اور دوسری جنگ عظیم کے دوران، مختلف محاذوں پر بحیثیت لاکٹر خدمات انجام دیں۔ قیام پاکستان کے بعد طب میں اعلیٰ تعلیم کے لیے دعائی سال برطانیہ میں بھی رہے۔

شفیق الرحمن نے ایک انسائید نگار اور مزاح نگار کے طور پر شہرت حاصل کی۔ ان کی کتابوں کی تعداد گیارہ ہے جن میں کرنیں، گھونے، مد و جزر، حماقتیں، حرید حماقتیں اور دجلہ وغیرہ قابل ذکر ہیں۔ شفیق الرحمن کا اسلوب بیان نہایت ظہنت اور رواں ہے۔ وہ زندگی کے عام واقعات میں بھی حراس کا پہلو تلاش کر لیتے ہیں۔

(مشکل الفاظ کے معانی)

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
اجلہ دار	فیکہ دار۔ قابض	پرانا	ہندی میں اللہ کا ایک نام
پریم	پیار	ٹانسل	گلے کے غدود۔ Tonsil
خطائیں	غلطیاں	منی پلید ہونا	حالت خراب ہونا
سرور	خوش		

مشکل الفاظ کے معانی: فیکٹ بک صفحہ نمبر: 65

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
بھوت پریت	جن و آسیب، مافوق الفطرت عناصر	بھدا	بد صورت، ناگوار
سماج	برادری یا معاشرہ	نقاد	خوب پرکھنے والا

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

برادری	زات کے افراد، رشتہ دار	نکلنا	چھٹنا
معاشرہ	انسانوں کا باہم مل جل کر رہنا	چھکے دار	وہ شخص جس نے ٹھیکہ لیا ہو
اغراض	مقاصد	اجہاد دار	چھکے دار۔ قابض
مقاصد	اغراض	تہدائی جنس	شریعہ و فردیت کا مال
کالم سراج	قلم کرنے والا معاشرہ	بڑے دل گردے	بڑے حوصلے کا کام
خوشحاک	ڈراکنا، ہمیائک	لوہے کے چتے	کٹھن اور مشکل کام
سکرود	قرض دلانے والا، نامرغوب	خون کا پیکاسا	جانی دشمن، جان کا خطرہاں
سنگدل	پتھر جیسے دل والا، بے رحم	غلقت	غلق، لوگوں کی بڑی تعداد
بے ہودہ	غیر مہذب، سادہ	پنچہ بھڑ کر پیچھے پڑ جانا	سارے کام چھوڑ کر کسی خاص بات کے سر ہو جانا۔ سارے کام چھوڑ کر کسی خاص بات کے سر ہو جانا۔
آوارہ گرد	لوہر لوہر بدامانہ کرنے والا	گلی کوچوں	گلی گلی ہر رست
حقیر	معمولی، بہت ہی کم تھوڑی	سیانے لوگوں	مضی مند لوگوں
ہمیائک	خوشحاک، ڈراکنا	افسانہ	قصہ، کہانی
لوہ	لقہ	سٹر	کثیر
بے لگا	بے ڈھنگ، ناموزوں	ماجری	منت سماجت، بے بسی
مکار	کڑکڑنے والا، دھوکے باز		

مشکل الفاظ کے معانی: ٹیکسٹ بک صفحہ نمبر: 66

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
انتہا	سراغ، نشان، ٹھکانہ	مسرود	خوش، شاد

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

خاکسار	حقیر، ناتجربہ، خاک کی مانند	کلیجہ منہ کو آنا	بہت پریشان ہونا
واجب و واجب	مناسب نامناسب، ضروری غیر ضروری	خون کھولنا	بہت زیادہ غصہ آنا، طیش آنا
حائل	چلنے میں آنے والا	بہشت	جنت
آن پڑھ	جہاں، جو پڑھنا لکھنا ہو	صحرا	ریگستان، وہ جگہ جہاں پانی کھاس اور درخت وغیرہ کچھ بھی نہ ہو
خاطر خواہ	خواہش کے مطابق، دل پسند	ذات پات	حسب نسب، نسل
ادب پناہ گ	بے شکا ہے معنی	نام و نشان	علامت، آثار، یادگار
قصود	خطا، غلطی	ہشد	نہایت شدید یا سخت
سودہ پور		ٹانک	مقوی دودھ قوت افزا ہے
کھوکھل	اندھ سے خالی	فروٹ سالت	بچوں سے بچ کر کہا ہوا ک
پرمانا	ہندی میں اللہ کا ایک نام	تہذیبی تپ دہوا	آب و ہوا کی تبدیلی، صحت کے فائدے کے لیے کسی دوسری جگہ جانا
چڑچڑا	وہ شخص جس کا حراج بیماری مطلق یا کسی اور سبب سے بگڑا ہوا ہو	تالسل	گٹے کے خورد۔ Toasil
جھیں	دکھی، رنجیدہ	اِلاقہ	مرض میں کسی ہونا، مرض کے بعد صحت
غیبت	چھپ چھپے برائی کرنا	مہاردا	خدا نہ کرے، خدا نخواست
اصحاب	پٹھے، ایک قسم کی سفید باریک یا موٹی ٹھوس نسیں جو مدغ یا حرم مطہر سے لگ کر تمام جسم میں پھیلی ہوئی اور حس و حرکت کا موجب ہیں	مٹنی پلید ہونا	حالت غراب ہونا

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

رفح	کسی کیفیت کے ہٹ جانے دور ہو	اصلاح	درستی، خامیاں یا برائیاں دور کرنا
کرشمہ ساری	مغزوہ کھانا، انوکھا کام کرنا	پشیمان	شرمندہ
رنگ رنگ کے	طرح طرح کے، مختلف اقسام کے	ندامت	پچھتاوا، السوس
خواستگار	درخواست کرنے والا		

مشکل الفاظ کے معانی: ٹیکسٹ بک صفحہ نمبر: 67

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
حوالہ	نیشے میں چہرہ سرشار	خاک	پیکار، فضول، بے فائدہ
باخبر ملاحظہ	فور سے دیکھنا، مشاہدہ کرنا	خطائیں	غلطیاں

سوال نمبر 1: بحوالہ سبق اور مصنف مندرجہ ذیل اقتباس کی تشریح کیجیے:

شاید سب اس طاقت کا نام ہے، جو کسی شخص کو اپنا واجب نادر واجب مقصد پورا کرنے سے روکتی ہے۔ لوگوں کو فوراً امیر ہونے سے روکتی ہے۔ معمولی فعل و آمدنی والے عاشقوں کی محبت میں حائل ہوتی ہے۔ ایک ابن پڑھ مزدور کو کار میں بیٹھنے سے باز رکھتی ہے۔ کسی کوشش کا نتیجہ خاطر غور نہ لگایا یا کوئی اوٹ پٹانگ حرکت کر بیٹھے، تو بھانے اصل وجہ سمجھنے کے کہہ دیا کہ عالم سب کا قصور ہے۔

جواب: سبق کا نام: سماج: مصنف کا نام: شفیق الرحمن:

متن کا حوالہ / سیاق و سباق:

شفیق الرحمن نے ایک نفاذ نگار اور مزاح نگار کے طور پر شہرت حاصل کی۔ ان کی کتابوں کی تعداد گیارہ ہے جن میں کریم، گھونے، درد و جزر، حماقتیں، حرید حماقتیں اور دجلہ و غیرہ قابل ذکر ہیں۔ شفیق الرحمن کا اسلوب بیان نہایت گفٹ اور رواں ہے۔ وہ زندگی کے عام واقعات میں بھی مزاح کا پہلو تلاش کر لیتے ہیں۔

تشریح:

شفیق الرحمن نے معاشرہ اور ہمارے گرد و نواح پر روشنی ڈالی ہے کہ ہم اپنے بہت سے کام جو ضروری ہوں یا غیر ضروری صرف اس لیے چھوڑ دیتے ہیں کہ معاشرے کے لوگ کیا کہیں گے، کیا سوچیں گے۔ جس کی وجہ سے ہمارے کاموں میں رکاوٹ حائل ہو جاتی ہے۔ اسی طرح اگر کوئی ناکارہ یا شرور کرنا چاہے تو وہ یہ سوچ کر کہ گرد و نواح کے لوگ کیا سوچیں گے اس کی

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

وجہ سے کام کرنے سے کتراتا ہے۔ سلج یعنی معاشرے کے لوگ صرف پیسے والے لوگوں سے ملے رکھنا پسند کرتے ہیں۔ اسی طرح کوئی غریب حدود اور ان پڑھ لوگ کسی عایشان گاڑی میں بیٹھا دیکھ کر طرح طرح کی باتیں کرنے لگتے ہیں۔ اس طرح ایک غریب شخص عایشان گاڑی میں بیٹھنے سے کتراتا ہے۔ کسی کے سانس مل نہ ہو رہے ہوں یا کسی سے کچھ لفظ ہو جائے تو یہ جملہ عام دہرایا جاتا ہے کہ یہ سب معاشرے کا قصور ہے۔ اسی طرح ہر شخص معاشرے کے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑا ہے کہ سب حالات خرابی کی وجہ معاشرہ ہے۔

مشق

سوال نمبر 1: مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیں:

الف۔ مصنف کو چھپن میں "سلج" کے لفظ کا کیا مفہوم سمجھ میں آیا؟

جواب۔ چھپن میں بھوتوں پر یوں کی فرضی کہانیاں سننے کے بعد جب بچ بچ کی کہانیاں پڑھیں تو ان میں عموماً ایک مشکل سا لفظ آیا کرتا۔ سب کچھ سمجھ میں آجاتا، لیکن وہ لفظ سمجھ میں نہ آتا۔ وہ دن۔ اور آج کا دن، اس لفظ کا پتا تو نہ چل سکا۔ وہ لفظ ہے "سلج"۔ یوں تو یہ لفظ آسان سا ہے، اس کے معنی برادری یا معاشرہ وغیرہ ہوں گے لیکن پتا نہیں اس جماعت کے لوگ بٹے کہاں ہیں اور کیوں بات بات پر اعتراض کر بیٹھتے ہیں۔ لوگوں کو کچھ کرنے نہیں دیتے، کسی کو آرام سے نہیں بیٹھنے دیتے۔ نہ جانے اس جماعت کے اغراض و مقاصد کیا ہیں؟ اور یہ لوگ کیوں سکون کے دشمن بنے ہوئے ہیں۔ ہوش سنبھالتے ہی یہ سننے میں آیا، عالم سلج، خوشاک سلج، مکروہ سلج۔ سجدل سلج!

ب۔ "سلج" کے لفظ پر نقاد کی طرح غور کرنے سے کیا بات سامنے آئی؟

جواب۔ اس کے بعد راجا محل مند ہوئے۔ اب سلج پر ایک نقاد کی طرح غور کیا تو چند اور الفاظ نکلتے گئے۔ سلج کے چھکے دار۔ سلج کے اجارہ دار۔ نتیجہ جو نکلا تو افسوس ہوا کہ اب تک سلج کو بالکل غلط سمجھتے رہے۔ سلج تو ایسی چیز ہے جس کا ٹھیکہ بھی لیا جاسکتا ہے۔ کوئی تہذیبی جہل ہوگی یا شاید کاروباری چیزوں میں سے کچھ ہو۔ بہر حال ہمیں یہ ضرور معلوم ہو گیا کہ سلج کا ٹھیکہ لہنا آسان نہیں۔ بڑے دل گردے کا کام ہے۔ لوہے کے پتے چبانے پڑتے ہیں، کیونکہ کچھ بچہ ان چھکے داروں کے ٹون کا پیرا سا نظر آتا ہے۔ ساری مملکت ان کے پیچھے پٹے جھاڑ کر پڑی ہوئی ہے۔

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

ج۔ مصنف نے خاتون افسانہ نگار سے کیا بات پوچھی؟

جواب: مصنف ایک خاتون سے جن کے ہر افسانے کے ہر صلی پر ہر پانچ سو سطروں کے بعد سلیج کا لفظ آتا تھا لے گئے اور بڑی عاجزی سے کہا کہ محترمہ! آپ کو تو ان عجیبے دلوں کا آئینہ معلوم ہو گا۔ اگر آپ ان میں سے کسی ایک کو اس خاکسار سے ملا دیں تو ایک بوجھ میرے سینے سے اتر جائے، لیکن وہ بھی سمجھیں کہ میں مذاق کر رہا ہوں۔

و۔ سلیج کے بارے میں زیادہ سوچنے والوں میں بیشتر تعداد کن لوگوں کی ہے؟

جواب: یہ بھی کہا جاتا ہے کہ سلیج کے متعلق زیادہ سوچنے والوں یا لکھنے والوں میں بیشتر تعداد کمزور، چڑچڑے اور شکین حضرات کی ہے۔ عذراست اور اس کہ آدمیوں کو بھی سلیج کی فہمیت کرنے نہیں سہا گیا۔ شاید وہ جانتے ہی نہیں کہ سلیج کس جانور کا نام ہے۔

ہ۔ سلیج کو کون سے والوں کا کیا علاج تجویز کیا گیا ہے؟

جواب: مصنف کے مطابق شاید اس قسم کے چار سلیج حضرات کا علاج۔ لوبے کا ٹاپک، ٹھلی کا ٹیل، فرمٹ سلیٹ، ہرزہ اور تہہ ملی آپ دہو ہے۔ پھر ہو گا اگر ان کے نسل لکڑا دیئے جائیں اور غراب دانت بھی ان سے زبردستی ورزہ کر لی جائے اور انہیں اس کہ حضرات کی صحت میں رکھا جائے۔ اتفاقاً ہونے پر انہیں تاکید کی جائے کہ اپنی صحت پر قرار رکھیں، مہاوا کہیں پھر دوبارہ نہ جائے۔

سوال نمبر 2: سیاق و سباق کے حوالے سے درج ذیل جملوں کی وضاحت کریں:

الف۔ یا میرے اللہ مجھے سلیج کی ہوا سے بچائو۔

جواب: وضاحت:

اپنی ہر ناکامی کا ذمہ دار سلیج یا معاشرے کو قرار دیتا تھا۔ لہذا حق لڑ کے احسان میں قیل ہونے کی وجہ سلیج کی کھوکھلی بنیادوں کو قرار دیں گے۔ یہاں تک کہ گالیاں بھی یوں دی جائیں گی کہ ”خدا اسے قہر پر سلیج کا علم ڈالے۔“ یا ”اے سلیج کے پچھے میں کہ۔“ یا ”پہا قمانے چلا تو سلیج سر پر چڑھ کر بولے گا۔“ اور دعا میں بھی اسی قسم کی ہوں گی۔ ”تھیر دیتا جا پاپا! خدا تجھے سلیج سے بچائے۔“ یا میرے اللہ! مجھے سلیج کی ہوا سے بچائو۔“ وغیرہ۔ یعنی اپنی ہر ناکامی کا ذمہ دار سلیج یا معاشرے کو قرار دیتا۔

ب۔ بچپن میں بتنا شیطان سے ڈر لگتا اتنا ہی سلیج سے ڈرا کرتے۔

جواب: وضاحت: کچھ یوں معلوم ہوتا ہے سلیج، کوئی بے ہوش سا آوارہ گرد شخص ہے، جس کا کام دن بھر ظلم کرنا اور لوگوں کو ڈرانا ہے۔ چنانچہ بچپن میں بتنا شیطان سے ڈر لگتا اتنا ہی سلیج سے ڈرا کرتے۔ سلیج کو کچھ اس ڈرانے انداز میں پیش کیا گیا ہے کہ لوگ سلیج کو شیطان سے بھی حیر سمجھتے تھے۔

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

ج۔ اتفاق ہونے پر انہیں تاکید کی جائے کہ اپنی صحت برقرار رکھیں، مبادا کہیں پھر دورہ پڑ جائے۔

جواب: وضاحت:

ان سے زبردستی ورزش کرائی جائے اور انہیں بس کہ حضرات کی صحبت میں رکھا جائے۔ اتفاق ہونے پر انہیں تاکید کی جائے کہ اپنی صحت برقرار رکھیں، مبادا کہیں پھر دورہ پڑ جائے۔ جو لوگ سہج کو کستے رہتے ہیں ان کے متنی خیالات کا علاج یہ ہے کہ وہ لوگ صحت مند سرگرمیوں میں اپنے آپ کو مصروف رکھیں۔ امید ہے کہ اس سے کچھ اتفاقہ حاصل ہو۔

سوال نمبر 3: درج ذیل الفاظ و محاورات کو اپنے جملوں میں استعمال کریں:

مٹار	دل گردے کا کام	لوہے کے چنے چبانا
خون کا پیاسا	مذاق	سرور
خون کھولنا	مبادا	چشمیان
		خواستگار

جواب:

الفاظ و محاورات	معنی	جملے
مٹار	فری، دغا باز، دھوکے باز	پاکستان کو بھارت جیسے مکار دشمن سے ہمیشہ چوکنا رہنے کی ضرورت ہے۔
دل گردے کا کام	بڑے حوصلے کا کام	بد اعمالوں کے شکار لوگوں کے درمیان نیک خلقی کی زندگی گزارنا بڑے دل گردے کا کام ہے۔
لوہے کے چنے چبانا	کٹھن اور مشکل کام	سکرنوں کو یاد رکھنا ہو گا کہ اقتدار لوہے کے چنے چبانے جیسا ہی کام ہے۔
خون کا پیاسا	جان کا خواہی، جانی دشمن	جائیداد کا تنازعہ پر بھائی ایک دوسرے کے خون کے پیاسے بن گئے۔
مذاق	ہنسی، مزاح	کسی کی کمزوری کا مذاق اڑانا بری بات ہے۔
سرور	خوش، شاد، شادمان	بچہ باڈ میں رنگ برنگے بھولوں کو دیکھ کر بہت سرور ہوئے۔
خون کھولنا	طیش آنا، بہت زیادہ غصہ آنا	اپنے بیٹے کے حامل کو دیکھ کر اس کا خون کھولنے لگا۔

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

مہاردا	خدا نہ کرے، خدا خواستہ، ایمان نہ ہو کہ	اندھیرے کرے میں ٹہلی ورنہ نہ دیکھو مہاردا کہیں تمہاری فخر خواب نہ ہو جائے۔
پشیمان	شرمندہ	بیٹے کی چوری کے الزام میں پکڑے جانے کی خبر سن کر فیم صاحب پشیمان ہو گئے۔
خواستگار	درخواست کرنے والا، خواہاں، طلبگار	مسلمانوں کو چاہیے کہ اپنے گناہوں پر تادم و سر مشاہد ہو کر اللہ تعالیٰ سے ہمیشہ معافی کے خواستگار رہیں۔

سوال نمبر 4: مندرجہ ذیل جوابات میں سے صحیح کی نشاندہی (✓) سے کریں:

- ۱۔ شفیق الرحمن
 - الف۔ ربک کے قہرے کا نور میں پیدا ہوئے۔ ✓ ب۔ لاہور میں پیدا ہوئے۔
 - ج۔ دہلی میں پیدا ہوئے۔ د۔ لکھنؤ میں پیدا ہوئے۔
- ۲۔ شفیق الرحمن زندگی کے عام واقعات میں کون سا پہلو تلاش کرتے ہیں؟
 - الف۔ تنقید کا ب۔ مزاح کا ✓
 - ج۔ سائنس کا د۔ مذہب کا

سوال نمبر 5: مندرجہ ذیل فقرہ کو درست کریں:

- الف۔ سانج کا ٹھیکالینا بڑے دل کیلئے کام ہے۔
- جواب: سانج کا ٹھیکالینا بڑے دل گرے کا کام ہے۔
- ب۔ ساری خلقت ان کے پیچھے ہاتھ جھاڑ کر پڑی ہوئی ہے۔
- جواب: ساری خلقت ان کے پیچھے نئے جھاڑ کر پڑی ہوئی ہے۔
- ج۔ جب کسی کو بخار چڑھے گا تو مونہ بگاڑ کر کہے گا، یہ سانج کا قصور ہے۔
- جواب: جب کسی کو بخار چڑھے گا تو مونہ بنوڑ کر کہے گا، کہ سانج کا قصور ہے۔
- د۔ سوکے ہوئے پتوں کو دیکھ کر معدہ، مونہ کو آتا ہے۔
- جواب: سوکے ہوئے پتوں کو دیکھ کر کلیجہ، مونہ کو آتا ہے۔

=====

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

=====

۱۔ کوئی غریب سانج پر مزید لعنت وغیرہ نہ کی جائے۔

جواب: کوئی غریب سانج پر مزید لعنت ملامت نہ کی جائے۔

سرگرمی

استعارہ:

اگر کوئی لفظ اپنے مجازی معنوں میں اس طرح استعمال ہو کہ حقیقی اور مجازی معنوں میں تشبیہ کا تعلق موجود ہو تو اسے استعارہ کہتے ہیں۔ استعارہ کے لغوی معنی اوصاف لینے کے ہیں۔ مثلاً

۱۔ ایک روشن دماغ تھا نہ رہا شہر میں اک چراغ تھا نہ رہا
”چراغ“ استعارہ ہے اپنے شخص کے لیے جو روشن دماغ اور ذہین ہو۔

ارکان استعارہ:

ارکان استعارہ درج ذیل ہیں۔

۱۔ مستعار لہ:

”مفصّل یا چیز جو مستعار لی جائے۔ اوپر کے شعر میں روشن دماغ مفصّل مستعار لہ ہے۔

۲۔ مستعار منہ:

جس سے لفظ یا صفت مستعار لی جائے۔ اوپر کے شعر میں ”چراغ“ مستعار منہ ہے۔

۳۔ وجہ جامع:

”خصوصیت جس وجہ سے کوئی لفظ مستعار لیا جاتا ہے اوپر کے شعر میں روشن دماغی وجہ جامع ہے۔

مندرجہ بالا تعریف کی روشنی میں مندرجہ ذیل فقرے میں سے مستعار لہ، مستعار منہ اور وجہ جامع کی نشاندہی

کریں:

کئی سال تک ہمارے لیے سانج ایک ڈراؤنا جانور رہا، جو اونٹ کی طرح بے ہنگام، ریچھ کی طرح مکار اور بھدرا اور چیتے کی طرح خوفناک تھا۔

جواب: مستعار لہ: ڈراؤنا جانور، اونٹ، ریچھ، چیتا

=====

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

=====

مستعار منہ: ڈرا کر بے نگاہ مگر، بھرا، خوشخاک
وجہ جابج: ساج کا جانور کی طرح ڈرا کر ہونا، اُڈٹ کی طرح بے نگاہ اور بچھ کی طرح مٹا اور بھٹا اور چپے کی
طرح خوشخاک ہونا وجہ جابج ہے۔

ہدایات برائے اُستاد

- سبق خوانی سے پہلے یہ بتایا جائے کہ ”ساج“ کا اصل مفہوم کیا ہے اور سبق میں یہ کس تاثر میں استعمال ہوا ہے؟
- سبق میں مصنف نے مرغبات، محاورات اور تشبیہات کے ذریعے حراج کی صورت پیدا کی ہے۔ اس حوالے سے سبق کی تفہیم کروائی جائے۔
- تشبیہ کے حوالے سے استعارے کی مزید امتیازی وضاحت کی جائے۔

11۔ کاربکاؤ ہے

کرقل محمد خان (۱۹۲۰ء۔ ۲۰۰۱ء)

حالات زندگی:

کرقل محمد خان، ضلع چکوال کے ایک گاؤں میں پیدا ہوئے۔ اسلامیہ کالج لاہور میں تعلیم پائی۔ ۱۹۳۰ء میں فوج میں کمیشن لیا اور سینئر لیفٹیننٹ کی حیثیت سے عسکری زندگی کا آغاز کیا۔ دوسری جنگ عظیم کے دوران مشرق وسطیٰ کے ممالک میں رہے۔

کرقل محمد خان نے اردو کے صاحب طرز ادیب اور مزاح نگار کے طور پر شہرت حاصل کی۔ ان کی پہلی کتاب جنگ آمد ادبی حلقوں میں بہت مقبول ہوئی۔ ان کی دیگر کتابیں بسلامت روی اور بزم آرائیاں بھی ان کے مخصوص اسلوب اور انداز بیان کے سبب پسند کی گئیں۔

کرقل محمد خان کا انداز بیان سادہ، گفتار اور تائید کا زس لیے ہوئے ہے۔ ان کے ہر جملے پر کلیوں کی طرح تبسم پھوٹے لگتا ہے اور سنجیدہ سے سنجیدہ بات بھی غرافت کے رنگوں سے نکھر آتی ہے۔

(مشکل الفاظ کے معانی)

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
اضطرار	پریشانی	بے ہودہ گفتاری	فصول بول بھال
پائیدار	زیادہ دیر تک باقی رہنے والا	جملہ اندیشہ سحر	لوگوں کا ڈر
خط مستقیم	سیدھا خط یا راستہ	دام تیرور	سکر کا جال
دشت و امکاں	مکھن صحرا، مراد ہے دنیا	ڈراپیک	خالی۔ Drawback
رغشہ	کپکپاہٹ	سبک سربوتا	بوجھ اتر جانا
سرگراں ہونا	بوجھل پن محسوس کرنا	شعائر اسلام	اسلام کے اصول
عالم گیری	بڑھاپا	فرنگ	انگلستان
تخت کو تاج	تقدیر مختصر	کرنش پروگرام	مختصر مگر جامع منصوبہ۔

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

سبب لہب	عصر حقیقت	مشرع	شریعت کا پابند۔ پارسا
میل و یوں	غراب مال	مغنی	کافیہ بند
مواقی	مہر کار		

مشکل الفاظ کے معانی: ٹیکسٹ بک صفحہ نمبر: 69

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
پیشے بھائے	آرام سے بیٹھے ہوئے، بنا مشقت و محنت کے	فرنگ	انگلستان
پال لہنا	پرورش کرنا	اندر و بخدوری	لاپہری کے سبب
زانو	تنگ کاٹھے سے اوپر کا حصہ	سہ روزہ	تین دن کے دورانیے کا
مینینا	تاک میں بولنا، صاف نہ بولنا، بڑبڑانا	کریش پروگرام	عصر مگر جامع منصوبہ۔ Crash Programme
غیب	پوشیدہ، مخفی	مغنی	کافیہ بند
ولایت	پردیس	نبت لبب	عصر حقیقت
جملہ اندیشہ کھر	لوگوں کا ذہن	اشہار	اختیار یا رسالے میں اجرت دے کر چھپایا ہوا اعلان
لیٹ	سمیٹ	مشرع	شریعت کا پابند۔ پارسا
بولی ہوئی	کھڑے کھڑے	ڈھار ستارہ	ڈھار ستارہ ایک دیکھی ہوئی گیارہ کی طرح ہوتا ہے اور اس کی ایک بیسی سی چمکی ہوئی دم ہوتی ہے۔
سالم	کھل	بند و بامرور	چناب علی
کار فردشی	گازی پچنا	ساخت	بناوٹ
صل	کام	فوکس دوگن	گازی کا نام

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

تعارف کرتا	جان پہچان کرتا، واقف کرتا، شناسائی	مقبول	پسندیدہ، مشہور
مسترح ہوا	ہجر میں نفع حاصل ہونا	ماڈل	نمونہ
پانچ سالہ منصوبے	دو کام جن کو پانچ سالوں میں مکمل کرنے کا ارادہ کیا گیا ہو		

مشکل الفاظ کے معانی: فیکسٹ بک صفحہ نمبر: 70

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
علم کھلا	سرمایہ، بلا روک ٹوک	نقطہ	صرف، بس
موافق	سازگار	نیل آسٹریٹک	چاند پر پہلا قدم رکھنے والا انسان
نامناسب	نامناسب، غیر ضروری	الغرض	مختصر یہ کہ، آخر کار
معا	فورا، اچانک	دشتِ امکاں	عکس صرا، مراد ہے دنیا
شرعی	شرع سے منسوب، شرع کے حکم کے مطابق	تقن	آرزو، خواہش
سن عیسوی	عیسوی تقویم کا سال (وہ سن جو حضرت عیسیٰ کی ولادت سے شروع ہو)	قدم تولد	آگے بڑھنے کا سوچنا
سالی جبری	جبری تقویم کا سال (وہ سن جو ہجرت نبوی سے منسوب ہے، اسلامی سال)	بلورائی صفات	ناقابلِ فہم خوبیاں
شعائرِ اسلام	اسلام کے اصول	رہشہ	کپکپاہٹ
سوفگانی	چھان بین، نگاہ چینی	غلافِ توقع	توقع کے خلاف، امید کے برخلاف

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

الحمد لله	خدا کا شکر ہے، خدا کی حمایت ہے	امید افزا	حوصلہ افزا
صالح	نیک، پارسا	اچھو	طلق میں سانس کا پھساؤ، نیز کھانسی جو اس کی وجہ سے اٹھے
دامِ تودیر	نکر کا جال	اضطراب	پریشانی
پکڑ پکڑانا	بے قرار ہونا	تہر	آفت، مصیبت
سیکڑ	غیر دینی، دنیاوی	دانت پینا	نہایت غصے ہونا، غصہ دکھانا
چیترا	چالاک سے بھری ہوئی کوئی چال	صنعت و حرفت	ہاتھ یا مشینوں سے کیا جانے والا کام، دوست کاری
خطِ مستقیم	سیدھا خط یا راستہ	بیہودہ گفتاری	فصولی بول چال
بحرِ اکمال	دنیا کا سب سے بڑا سمندر جو قطب شمالی سے خط استوا تک اور خط استوا سے قطب جنوبی تک پھیلا ہوا ہے اور اس طرح شمالی و جنوبی امریکہ کے مغربی حصے سے آسٹریلیا جزائر ملایا اور مشرقی ایشیا تک محیط ہے	بے زبان	نہ بولنے والا، جو کچھ کہتا نہ جانتا ہو
پیئذ و میئر	رگتوں کے کا آگے	غیر ارادی	غیر اختیاری، بے ارادہ
کوسوں	بہت دور تک، کئی کوس کے فاصلے پر	زحمت	تکلیف، مشقت
دیوارِ حراں	نا اُمید کی کا وطن	خاکسار	حقیر، ناچیز
حقیر	بہت ہی کم تھوڑی	زفر	جلد جلد، بغیر آنکھ
کرہارِ ض	زمین کا گولہ، تمام زمین جو گیند کی شکل پر ہے	آہنگی	زری
محیطِ زبوں	خراب حال		

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

مشکل الفاظ کے معانی: ٹیکسٹ بک صفحہ نمبر: 71

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
ڈرا بک	خامی-Drawback	عالم گیری	بڑھاپا
گاہک	خریدار، خریدنے والا	گیراج	ایسی جگہ جہاں گاڑیوں کی مرمت ہوتی ہو
نقص	خرابی، بُرائی	ہینر	دستلب
رولز راس	گازیاں بنانے والی کمپنی کا نام	ٹیک سڑ ہونا	بوجھ اتر جانا
ایکسٹرا فٹنگ	اضافی جگہ	سرگراں ہونا	بوجھل پن محسوس کرنا
عمر رفتہ	وہ زندگی جو گزر چکی، بیتا ہوا وقت	پر اہم	مسئلہ
سفر گزشتہ	بیتا ہوا سفر	بے تکلف	بے دھڑک
بے مقصد	جس کا کوئی مقصد نہ کیا گیا ہو	جزوی شکست	ڈرا سی ہار
پرواز پر یورپ	یورپ کی طرف سفر	تقدہ کو تہہ	تقدہ مختصر
ساعات	گھنٹیاں	خودی	خود شعوری، اپنی ذات
پائیدار	زیادہ دیر تک باقی رہنے والا		

سوال نمبر 1: بحوالہ سبق اور مصنف مندرجہ ذیل اقتباس کی تشریح کیجیے:

اب ساخت تو یہ دس سال پہلے کی تھی لیکن جواب میں یوں کلمہ کلمہ بولنا ہمیں موافق نہ تھا، اور ہر جوت بولنا بھی نا واجب تھا، معاہدے ذہن میں خیال آیا کہ کیوں نہ خریدار کے شرعی رجحانات کے پیش نظر کار کی تاریخ پیدا ایسے میں بیسوی کی بجائے سالی بھری میں بتائی جائے۔ شاید شعائر اسلام کے احترام میں مزید موقوفاتی نہ کرے۔ بد قسمتی سے ہمیں موجودہ سال بھری کا حج علم نہ تھا۔ کچھ اندازہ سا تھا، اسی سے آٹھ سال منہا کر کے کہا:

جواب: سبق کا نام: کار بکاؤ: مصنف کا نام: کرٹل محمد خان:

متن کا حوالہ / سیاق و سباق: کرٹل محمد خان نے اردو کے صاحب طرز ادیب اور مزاح نگار کے طور پر شہرت حاصل کی۔ ان کی پہلی کتاب بھگ آمد ادبی حلقوں میں بہت مقبول ہوئی۔ ان کی دیگر کتابیں بسلاست روی اور یزم آرائیاں بھی ان کے مخصوص اسلوب اور انداز بیان کے سبب پسند کی گئیں۔

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

کرمل محمد خان کا اہل زبان سادہ، شگفتہ اور تاثیر کا زس لیے ہوئے ہے۔ ان کے ہر جملے پر کلیوں کی طرح مجسم پھولے لگتا ہے اور سنجیدہ سے سنجیدہ بات بھی عرافت کے رنگوں سے گھرا آتی ہے۔

تشریح:

معصوم کو باہر کے ملک جا کر نئی گاڑی خریدنی تھی اس لیے انھوں نے پرانی کار بیچنے کا فیصلہ کیا۔ سو معصوم نے اس کے لیے اشتہار دے دیا۔ دوسرے دن اشتہار کے جواب میں ٹیلی فون آیا۔ فون کرنے والے نے گاڑی کی شکل و صورت اور بلال کے بارے میں پوچھا تو معصوم کہتے ہیں کہ میری گاڑی یوں تو دس سال پرانی تھی لیکن خریدار کو چیز کے بارے میں کچھ بتانا گوارا نہ کیا۔ لیکن معصوم کہتے ہیں کہ بھوت بھی بولتا نہیں چاہتا تھا۔ تو کیوں نہ خریدار کو تاریخ بھری میں بتاؤں۔ دراصل خریدار نے سلام ایتنا لیا کہ تھا کہ معصوم کو لگا شاید اس کا مذہب سے بہت لگا ہے۔ اس لیے معصوم کہتے ہیں میں نے بیسوی کی بجائے صدیق بھری میں بتاؤں گی کہ شاید اسلامی کلینڈر کی تاریخ سن کر مزید سوال نہ کرے۔ اب معصوم حراج پیدا کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ہمیں بھری کے سال کا معلوم نہ تھا اس لیے ہم نے اہل اذخود ہی بھری سال ۱۳۷۷ء سے پہلے کی ہے۔

مشق

سوال نمبر 1: مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات تحریر کریں:

الف۔ معصوم کو پرانی کار بیچنے کی ضرورت کیوں پیش آئی؟

جواب: معصوم کو پرانی کار بیچنے کی ضرورت اس لیے پیش آئی کیونکہ دو لایٹ (انگشتان) جانا چاہتا تھا۔ ہمیں فیمپ سے یہ سو بھی کہ اتفاق سے دلائی جا رہے ہیں، کیوں نہ دہاں سے نئی کار لائی جائے! یعنی کیوں نہ جانے سے پہلے پرانی کار بیچ دی جائے اور یہ سوچنا تھا کہ جملہ اعیانہ شہر کو لپیٹ کر ایک کونے میں رکھ دیا اور کار بیچنا شروع کر دی۔

ب۔ معصوم نے کار بیچنے کے لیے کیا طریقہ اختیار کیا؟

جواب: معصوم نے کار بیچنے کے لیے اشتہار دیا۔ ہمارے کار فروشی کے فعل کو سمجھنے کے لیے کار سے تعارف لازم ہے۔ یہ کاروں کاروں میں سے نہ تھی جو خود ہک جاتی ہیں۔ اس حراج ہنر کے ساتھ ہمارا لہجہ اپنا بھی لازم تھا۔ یعنی اس کار کے بیچنے کے لیے ایک بیس سالہ منصوبہ کی ضرورت تھی، لیکن ہمارے پاس صرف تین دن تھے کہ چوتھے روز ہم نے فرنگ کو پرواز کر جلاتا تھا، سو ہم نے اہل بوجھدوی

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

ایک سہ روزہ کریش (Crash یعنی فوری) پروگرام بتایا جس کا مقصد اور مقصدی نصاب یہ تھا آج اشتہار، کل خریدار، پرسوں نہیں ہزار اسوہم نے اشتہار دے دیا۔

ج۔ مصنف نے کار کا ماڈل سن عیسوی کے بجائے سن ہجری کیوں بتایا؟

جواب: مصنف نے خریدار کو چیز کے بارے میں کچھ بتانا گوارا نہ کیا۔ لیکن مصنف کہتے ہیں کہ جھوٹ بھی یوں لانا نہیں چاہتا تھا۔ تو کیوں نہ خریدار کو تاریخ ہجری میں بتاؤں۔ دراصل خریدار نے سلام اتنا لبا کیا تھا کہ مصنف کو لگا شاید اس کا مذہب سے بہت لگاؤ ہے۔ اس لیے مصنف کہتے ہیں میں نے عیسوی کی بجائے تاریخ ہجری میں بتائی کہ شاید اسلامی کلینڈر کی تاریخ سن کر مزید سوال نہ کرے۔

د۔ کار کی قیمت بتاتے ہوئے مصنف کی کیا کیفیت تھی؟

جواب: جب مصنف نے کار کی قیمت "تیس ہزار" بتائی یہ جملہ مصنف نے آدھے سالس میں کہا اور کامیابی سے اچھو کر روک ادا کرے ان صاحب کی آواز آئی: جناب بندہ۔ آپ کی کار دس سال پرانی ہے۔ ایک کم ایک لاکھ میل چل چکی ہے۔ آپ کے کہنے کے مطابق حالت اچھی ہے۔ مجھے آپ پر اعتبار ہے۔ تین ہزار روپے قبول فرمائیے گا؟ "کیا فرمایا آپ نے؟" یہ جملہ ہمارے منہ سے اظہار لگا تھا، ورنہ ہم نے تین ہزار کی پیشکش اچھی طرح سن اور سمجھ لی تھی۔ خط ہمارے دل میں ایک فوری قہر نے کر دی تھی۔ وہی قہر جو کبھی پطرس کے دل میں ابھرا تھا جب خدا بخش کے ساتھی نے ان کی تاریخی سائیکل کی قیمت چند کچے عجری کی تھی۔

و۔ گاہک نے مصنف کو کتنی رقم کی پیشکش کی؟

جواب: گاہک نے مصنف کو تین ہزار روپے کی پیشکش کی۔ "گاہک نے کہا میں نے عرض کیا تھا تین ہزار۔ لیکن آپ کو بہر قیمت مل سکے تو بڑے شوق سے دوسری جگہ بیچ دیں۔ ویسے دمت نہ ہو تو میری پیشکش بھی کسی کو نے میں لوٹ کر لیں۔ میرا فون نمبر یہ ہے اور میرا نام محمد انصاور ہے۔ خاکسار کو مولوی محمد انصاور کہتے ہیں۔"

ز۔ مصنف نے اتنی کم قیمت بتانے پر گاہک کو کیا مشورہ دیا؟

جواب: مصنف نے اتنی کم قیمت بتانے پر سوچا کہ یہ گاہک تو مولوی تھے۔ جی تو فر فر ہجری کی عیسوی بتائی تھی۔ بہر حال ہم نے اپنے سارے فیضے کا ایک قہر دیا کہ مولوی صاحب کو پیش کیا: "آپ سائیکل کیوں نہیں خرید لیتے؟"

ح۔ مصنف نے معمولی قیمت پر کار کا سودا کیوں قبول کر لیا؟

جواب: چونکہ مصنف کی کار کا سودا کسی سے اچھے داموں ملے نہ پاسکا اس لیے آخری امید لگا کر انھوں نے مولوی صاحب سے ہی رجوع کیا، اسی شام مولوی صاحب ایک سو کم تین ہزار میں کار لے گئے۔ ایک سو کم اس لیے کہ بھول مولوی صاحب کی بھلی بات

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

حیثیت کے بعد کار چھو قدم چل کر اور بوز می ہو چکی تھی اور کچھ یہ بھی کہ سولوی صاحب کی خودی ہماری خودی سے گھر آکر ڈرنا زیادہ پائیدار ٹکلی تھی۔

خ۔ اس سبق کے بارے میں آپ کا مجموعی تاثر کیا ہے؟

جواب: اس سبق میں مصنف نے لہجے کے آثار چھ آزاد مختلف کیفیتوں کو نمایاں کیا ہے انہوں نے ادب کو ادب برائے ادب کے بجائے ادب برائے زندگی کے پیش نظر رکھا ہے۔ کر قل محمد خان کا انداز بیان سادہ، گلفٹہ اور تاثیر کا زس لیے ہوئے ہے۔ ان کے ہر جملے پر لکھنوی کی طرح تبسم ہونے لگتا ہے اور سنجیدہ سے سنجیدہ بات بھی عرافت کے رنگوں سے گھر آتی ہے۔ اردو حراج نگاری کی تاریخ میں کر قل محمد خان کا فن سنجیدہ توجہ کا حامل ہے کیونکہ ان کا فن محض وقت گزاری کا وسیلہ نہیں بلکہ ایک سنجیدہ عمل ہے۔

سوال نمبر 2: درج ذیل جملوں کی وضاحت کریں:

الف۔ یہ سوچنا تھا کہ جملہ اندیشہ شہر کو لپیٹ کر ایک کونے میں رکھ دیا۔

جواب: وضاحت: اس جملے میں ”جملہ اندیشہ شہر“ سے مراد لوگوں کا ڈر ہے۔ مصنف نے لوگوں کی باتوں کی پروا نہ کرتے ہوئے کار بیچنے کا فیصلہ کیا۔

ب۔ چوتھے روز ہم نے فرنگ کو پرواز کر جانا تھا۔

جواب: وضاحت: فرنگ سے مراد ”انگلستان“ ہے۔ مصنف نے چوتھے روز انگلستان جہاز کی پرواز سے جانا تھا۔

ج۔ ہم نے ایک سہ روزہ کریش پروگرام بنایا۔

جواب: وضاحت: کریش پروگرام سے مراد ”مختصر مگر جامع منصوبہ“ ہے۔ مصنف نے تین دن مختصر مگر جامع منصوبہ بنایا۔

د۔ اس منشور غلام کے جواب میں ہم نے صرف دو حکیم اسلام کہا۔

جواب: وضاحت: منشور غ: ”شریعت کے مطابق“ مصنف نے شرعی اسلام کا جواب دو حکیم اسلام کہا۔

و۔ جی تو چاہا کہ سلام کا دمہ ارستارہ بنا کر پیش کریں۔

جواب: وضاحت: دمہ ارستارہ ایک دھبے کی طرح ہوتا ہے اور اس کی ایک لمبی سی چمکتی ہوئی دم ہوتی ہے۔ سلام کا دمہ ارستارہ بنا کر پیش کرنے کو سلام کو طول دینے سے تشبیہ دیا گیا ہے۔

و۔ شاید شعائر اسلام کے احترام میں مزید موشگافی نہ کرے۔

جواب: وضاحت: اس جملے میں کہا گیا ہے کہ ہمیں اسلام کے اصولوں میں جہان بین / نگاہ جہانی نہیں کرنی چاہیے۔

=====

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

=====

ز۔ ہم اپنے پھیلائے ہوئے دام ترویر میں پھنس گئے۔

جواب: وضاحت:

یہاں کہا گیا ہے کہ جو جال کسی کو دھوکہ دینے کے لیے بنایا گیا تھا۔ اس میں مصنف خود پھنس گئے۔ دام ترویر ہنکر کا جال۔“

ح۔ افسوس کہ ہمارے گاہک کو کار کی ماورائی صفات میں دلچسپی نہ تھی۔

جواب: وضاحت:

ماورائی صفات ”نا قابل فہم ٹھہریاں“۔ مصنف کو افسوس تھا کہ گاہک کو کار کی خصوصیات میں کوئی دلچسپی نہ تھی۔

ط۔ یہ جملہ ہزارے موٹھ سے اضطراب لگاتا تھا۔

جواب: وضاحت:

مصنف کے موٹھ سے جملہ پریشانی کے عالم میں لگتا تھا۔

ی۔ کار چند قدم چل کر اور بوڑھی ہو چکی تھی۔

جواب: وضاحت:

یہ جملہ مصنف نے طنز و مزاح میں کہا ہے کہ مولوی صاحب کے نزدیک کار تھوڑی اور چل کر مزید پرانی ہو چکی تھی۔

سوال نمبر 3: مندرجہ ذیل تراکیب کا مفہوم بیان کریں:

متاع ہنر لُٹ لباب دام ترویر گرہ ارض محیط زبوں
 عمر رفتہ بے ہودہ گفتاری

جواب:

تراکیب	معنی	مفہوم
متاع ہنر	ہنر میں لطف حاصل ہونا	جسے کساد سمجھتے ہیں مگر ان فرنگ دو شے متاع ہنر کے سوا کچھ اور نہیں
لُٹ لباب	مختصر حقیقت	وزیر اعظم کی کل کی تقریر کا لب لباب بد عنوانی سے پاک معاشرے کا قیام ہے۔

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

دام تزویر	نکر کا چال	دین سے ناواقفیت کی بنا پر لوگ کثرت سے نام فہلو عالموں کے دام تزویر میں پھنس کر محتاج دنیا اور ایمان سے اتھوڑ کر بیٹھتے ہیں۔
گرہ ارض	زمین	گولٹی اور تنگ سے کہہ ارض پر ریل پکھلنے کی رفتار میں تیزی سے اضافہ ہو گیا۔
محیط زیروں	خراب حال	اس حقیر کہ ارض کا محیط زیروں تو نقطہ یکیں ہزار میل ہے۔
عمر رفتہ	وہ زندگی جو گزر چکی، کچھلی زندگی، گزرا ہو	بڑھاپے میں عمر رفتہ کے کئی مناظر آنکھوں کے آگے گھومنے لگتے ہیں۔ سالوں کے موقع پر ہمیں اپنے آپ کو احتساب کے کٹہرے میں کھڑا کر کے اپنی عمر رفتہ کا محاسبہ کرنا چاہیے۔
بے ہودہ گفتاری	فصول بول چال	بے ہودہ گفتاری سے بچو، اس سے شرم و حیا جاتی ہے۔

سوال نمبر 4: صحیح جوابات کی نشاندہی (✓) سے کریں:

- سبق ”کار بکا“ ہے ”کس کتاب سے ماخوذ ہے؟
الف۔ بزم آرائیاں ✓ ب۔ بیگ آء ج۔ سلامت روی
- سبق ”کار بکا“ ہے کس کی تحریر ہے؟
الف۔ کرمل احمد محمد خان ✓ ب۔ فیض الرحمن ج۔ سید خیر جعفری
- کرمل محمد خان کی تحریریں کس طرح کی ہیں؟
الف۔ انتہائی سنجیدہ ✓ ب۔ فلسفیانہ ج۔ طنزیہ اور مزاحیہ
- مصنف کو کار کتنی قیمت میں فروخت کرنا پڑی؟
الف۔ ایک سو کم تین ہزار روپے ✓
ب۔ دو سو کم تین ہزار روپے
ج۔ پانچ سو کم تین ہزار روپے
- مصنف کے مطابق کار کی ساخت کتنے برس قبل کی تھی؟
الف۔ سات برس ب۔ نو برس ج۔ دس برس ✓

=====

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

=====

- vi۔ فروخت کی جانے والی کار کتنے میل چل چکی تھی؟
 الف۔ نانوے ہزار سو نانوے ✓ ب۔ پچاس ہزار پانچ سو ج۔ اسی ہزار آٹھ سو آٹھ
- vii۔ کار فروخت کرنے کے لیے مصنف کے پاس کتنے دن تھے؟
 الف۔ تین ✓ ب۔ چار ج۔ پانچ
- viii۔ مصنف نے ٹیلیفون کرنے والے کو کار کی کیا قیمت بتائی؟
 الف۔ بیس ہزار روپے ب۔ تیس ہزار روپے ✓ ج۔ چالیس ہزار روپے
- جوابات:

i۔ الف	ii۔ الف	iii۔ الف	iv۔ الف
v۔ ج	vi۔ الف	vii۔ الف	viii۔ ب

سوال نمبر 5: زو معنی الفاظ سے کیا مراد ہے؟

جواب: زو معنی الفاظ:

اردو میں بہت سے ایسے الفاظ استعمال ہوتے ہیں جو ایک سے زیادہ معنی رکھتے ہیں۔ ایسے الفاظ کو زو معنی الفاظ کہا جاتا ہے۔ ایسے الفاظ کا استعمال ادبی تحریروں اور اشعار میں کیا جاتا ہے جس سے ان تحریروں اور اشعار میں ایک خاص حسن پیدا ہوا کرتا ہے اور پڑھنے والا لطف محسوس کرتا ہے۔

■ ذیل میں دیئے گئے چند زو معنی الفاظ دیکھیں:

”آن“ کے دو معنی ہیں: عزت اور لمحہ

”عرض“ کے دو معنی ہیں: گزارش اور چڑائی

”مہر“ کے دو معنی ہیں: محبت اور سورج

■ آپ اپنے استاد صاحب کی مدد سے مندرجہ ذیل الفاظ کے دو دو معنی لکھیں:

بیت چاہ ہوا ادا کار

جواب: ”بیت“ کے دو معنی ہیں: گھر اور شعر

=====

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

=====

”چلو“ کے دو معنی ہیں: طلب اور کتواں
 ”ہوا“ کے دو معنی ہیں: نضا اور ڈرکئی صورت
 ”ادا“ کے دو معنی ہیں: ناز، نغز اور انجام دہی، تکمیل
 ”کار“ کے دو معنی ہیں: کام اور گاڑی

سوال نمبر 6: مندرجہ ذیل واحد کے جمع اور جمع کے واحد لکھیں۔

صاحب اشتہار رتخانات آلہ صفات
 توقع صدمہ نقص برکات

جواب:

واحد	جمع	واحد	جمع
صاحب	صاحبان	توقع	توقعات
اشتہار	اشتہارات	صدمہ	صدمات
رتخان	رتخانات	نقص	نقائص
آلہ	آلات	برکت	برکات
صفت	صفات		

سرگرمی

معصوف نے اس سبق میں پطرس کے ایک مضمون کا حوالہ دیتے ہوئے اس کی چند سطریں درج کی ہیں۔
 آپ لائبریری یا اپنے استاد صاحب سے اس مضمون کے بارے میں معلومات حاصل کر کے اس کا مطالعہ کریں اور
 اس کے بارے میں اپنے تاثرات درج کریں۔

=====

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

=====

طنز

”زندگی کی معصک، قابل گرفت اور تنفر انگیز پہلوؤں پر مخالفانہ اور ظریفانہ تنقید اصطلاح میں طنز کہلاتی ہے۔
(ابوالعلا مہذبہ صدیقی، کشاف تنقیدی اصطلاحات)

مزاح

”جب عرافت میں صرف خوش طبعی ہو تو وہ مزاح ہے۔“ (پنڈت برج موہن دتاتریہ کپلی)

ہدایات برائے اُستادہ

- سبق خوانی کے دوران میں لہجے کے اتار چڑھاؤ سے مختلف کیفیتوں کو نمایاں کیا جائے۔
- مصنف کے اسلوب اور زبان کے برتاؤ پر روشنی ڈالی جائے۔
- مصنف کا موجودہ دور کے مزاح نگاروں سے موازنہ کر کے بتایا جائے کہ مصنف کی انفرادیت کیا ہے؟
- ایسے چھوٹے چھوٹے تخلیقی جملے لکھنے کی مشق کرائی جائے جن میں ایک لفظ بدلنے سے صورت حال بدل جائے۔

12۔ خطوط بنام میر

ڈاکٹر مسکین علی حجازی (۱۹۳۷-۲۰۱۳ء)

حالات زندگی:

ڈاکٹر مسکین علی حجازی نے پنجاب یونیورسٹی سے صحافت اور تاریخ میں ایم اے کے بعد صحافت میں پی ایچ ڈی کیا۔ دورانِ تعلیم میں ملت روزہ اور روزنامہ ”پژان“ لاہور کے نائب مدیر کے طور پر کام کیا۔ روزنامہ ”آفاق“ اور روزنامہ ”گوہستان“ لاہور سے بھی بطور نیچر نگار وابستہ رہے۔ پنجاب یونیورسٹی کے شعبہ صحافت سے منسلک ہوئے اور وہیں ۱۹۹۷ء کے بعد تک پڑھاتے رہے۔ اس دوران میں ۱۹۸۲ء میں بطور پروفیسر ترقی پائی اور بعد ازاں تادیر صدر شعبہ کی حیثیت سے تدریسی خدمات سرانجام دیں۔ پنجاب یونیورسٹی سمیت بہت سی جامعات کے بورڈ آف سٹڈیز اور ہائپر سٹریز کے رکن بھی تھے۔ انھوں نے صحافت کے مضمون کا عکف سطحوں پر نصاب مرتب کرنے میں بھی سرگرمی سے حصہ لیا۔ فنِ ادارت، ادارہ لویسی، خیابان صحافت اور صحافتی زبان ان کی مشہور تصنیفات ہیں۔ کراچی میں وفات پائی۔

(مشکل الفاظ کے معانی)

معنی	الفاظ	معنی	الفاظ
پڑھنے والا	قاری	مائی ہوئی۔ تسلیم شدہ	مسلمہ
بھیجا گیا یعنی خط	مراسلہ	درج یا شامل نکات اور موضوعات اور موضوعات	مندرجات
جریہ کی جمع۔ رسالے	جرائد	مطابق۔ راستہ۔ شلق	مواخف
پیش کرنا۔ نوٹ کرنا	رجوع کرنا	اخبار میں کسی مسئلے کا چھوڑنا	نیچر
		اخبار یا رسالے میں صفحے کی پیمائش کی کائی۔ اخبار یا رسالے میں مستقل عنوان سے باقاعدگی سے شائع ہونے والی تحریر	کالم

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

مشکل الفاظ کے معانی: ٹیکسٹ بک صفحہ نمبر: 74

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
اخبارات	اخبار کی جمع، وہ پرچہ جس میں مختلف حالات و خبریں لکھی ہوں	ناخواندہ	آن پڑھ، جو پڑھا لکھا نہ ہو
غیر	اخبار یا رسالے وغیرہ کا ایڈیٹر، کسی ادارے کا مہتمم	نہم خواندہ	کم پڑھا لکھا، معمولی تعلیم یافتہ
جرائد	جریدہ کی جمع۔ رسالے	لاطمی	بے خبری، نادانیت
اشاعت	اخبار یا کتاب وغیرہ چھپنے کے بعد منظر عام پر لانے جانے کا عمل	گنبد	نہار مہمت جو عموماً مساجد و مقابر میں بنی ہوتی ہے، برج نما مہمت، حد
مسلمہ	ملی ہوئی۔ تسلیم شدہ	آگہی	دراقت، قس از وقت مطلع یا حجب کرنا
سماجی	صحافت سے منسوب یا متعلق	مائے زنی	کسی امر پر اعتبار خیال، خیال آرائی، تنقید، تہرہ
روایت	کوئی رسم یا دستور جو پہلے سے قائم ہو	تہذیبی و معاشرتی	ثقافتی اور سماجی
مندرجات	درج یا شامل نکات اور موضوعات	لسانی	زبان (بولی) سے متعلق یا منسوب
اختلافات	اختلاف کی جمع، مخالفت	زیر بحث	جس پر گفتگو یا بحث ہو رہی ہو
تحریری صورت	لکھائی کی گئی، دستاویزی	غلطو بیہام حد	اخبار یا رسالے وغیرہ کے ایڈیٹر کے نام خط
اخلاقی قرض	اخلاقی ذمہ داری	نواہد	حال ہی میں آزادی پانے والا (خصوصاً ملک)

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

تشق	اتفاق کرنے والا، ہم خیال، رضامند	ترقی پذیر	کوئی بھی چیز جو ترقی کر رہی ہو، آگے بڑھنے والا، ترقی پانے والا
کالم	اخبار یا رسالے میں صفحے کی پیمائش کی اکائی	دور غلامی	غلامی کا زمانہ
صفائت	اخبار یا رسالے وغیرہ میں کالم یا مضمون لکھنے کا فن، اخبار نویسی	بد عنوانی	غرابی کا پیدا ہونا، رشوت خوری عام ہونا
تاریخین	بہت سے پڑھنے والے، مطالعہ کرنے والے	دفتریت	دفتر جیسا ہونے کی حالت
آراء	رائے کی جمع، مشورے، خیالات	اہل کار	کارندہ، دفتر کا فنی
مراسلات	خط و کتابت، اخباروں میں لکھے مکالمے	نااہل	اہل نہ ہونے کی حالت، قابلیت کا نہ ہونا
بیم مدیر	مدیر کے نام	فرض ناشناسی	ذمہ داری کو نہ پہچانا، ذمہ داری سے بیگانا ہونا
شعور	پہچان، سمجھ بوجھ، احساس	معاشرتی فرائض	سماجی ذمہ داریاں
موافق	مطابق، راس	فصلت	لا پرواہی، بے احتیاطی
دلفرقتہ	آہستہ آہستہ	انفرادی	ایک فرد یا ذات سے متعلق
مستقل روایت	باضابطہ رسم،	اجتماعی مسائل	اجتماعی مشکلات
خواہدگی	لکھنے پڑھنے کی قابلیت	ادارتی	مدیر کا تحریر کردہ
ابلاغ خاصہ	مواہلات، ذرائع ابلاغ (میڈیا)	صلحت	صلو کی جمع کاغذ کے درک کی ایک جانب

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

مشکل الفاظ کے معانی: ٹیکسٹ بک صفحہ نمبر: 75

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
غیر	اخبار میں کسی مسئلے کا جوابی مطالعہ	ارباب واپڈا سے	واپڈا (ادارے کا نام) کے
تلف	غیر حاضری، تعطیل، وقفہ	منی آرڈر	ڈاک کے ذریعے نقد روپیہ بھیجنے کا طریقہ، ڈاک کے ذریعے ترسیل شدہ نقد روپیہ جو ڈاک خانہ کے ذریعہ کسی کو بھیجا جائے
اوسطاً	اوسط کمال کے، تقریباً	حکام	المرام
ادارت	اخبار یا رسالہ کی ترتیب	صدر مملکت	ملک کا صدر
جامع	جمع کرنے والا، یکجا کرنے والا، مرتب	وعقیدہ	تنخواہ، ماہانہ آمدنی، رقم یا غلطی جو حکومت کی جانب سے دیا جائے
کارٹون	اخبارات و رسائل میں چھپنے والے تفریحی یا مزاحیہ یا طنزیہ خاکے	مراکے	خط و کتابت، اخباروں میں لکھے خاکے
کتہ چینی	اعتراف کرنے کا عمل، میب گیری	تقتیری	کشیدگی کا عمل، قطرہ قطرہ لگا ہوا
سیاسی	سیاست سے منسوب، سیاست سے نسبت رکھنے والے امور	فروں	پراتا، تختہ
تعلیمی	تعلیم کے متعلق	قطرہ قطرہ	تھوڑا تھوڑا کر کے، ایک ایک پونہ
انتظامی	انتظام سے تعلق رکھنے والی بات	نئے انکار	نئے خیالات یا نظریات

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

اخلاقی	اخلاق سے منسوب یا متعلق	موثر ابلاغ	مشہور ابلاغ
محامات	کاروبار، کام کاج، دھندے	افادیت	فائدہ مند ہونا
اجتماعی شکایات	شکایتوں کا مجموعہ	دلیل	کسی امر کا ثبوت
تفکرات	خیالات	احساسات	احساس کی جمع، محسوس کی ہوئی باتیں
تصورات	تصور کی جمع، فکر، سوچ	ہذبات	دہن، تاثرات، احساسات، انسان کے فطری عواطف و میلانات (پیسے رنج، خوشی، غم، وغیرہ)
فکر انگیز	سچیدہ خیال یا سوچ کا اظہار کرنے والا، غور و فکر پر مائل کرنے والا	ماسبہ	مواخذہ، جانچ پڑتال
عنوان	کسی موضوع کی سرخی، کسی نظم یا مضمون وغیرہ کا سرنامہ، دیباچہ	کتب	خط، مراسلہ، چٹھی، رقعہ
آئی جی	انسپیکٹر جنرل آف پولیس کا مخفف مراد پولیس کے عہدے کا سربراہ		
تشوہا	پرورش پانا یا ہونا، بڑھنا		

شکل الفاظ کے معانی: ٹیکسٹ بک صفحہ نمبر: 76

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
موجب	باعث، سبب، وجہ	مجرع	زخمی، گھائل، جسے زخم پہنچا ہو یا لگا ہو، چوٹ کھایا ہو
نفسیاتی	نفسیات سے منسوب یا متعلق	حکوک	قک کیا گیا، جس پر قک کیا جائے
وسیلہ	ذریعہ، واسطہ	انداز بیان	لکھنے کا طریقہ، کہنے کا انداز

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

قومی مفاد	قوم کا فائدہ، قوم کا نفع	ناشائستہ	نازیبا، نامناسب
اغراض	مقاصد	کاری	پڑھنے والا پڑھنے والا
جملہ	رسالہ، جریدہ، میگزین		

سوال نمبر ۱: بحوالہ سبق اور مصنف مندرجہ ذیل اقتباس کی تشریح کیجیے:

ایک زمانے میں یہ خطوط روزانہ غامی تعداد میں پہنچتے تھے۔ لیکن رفتہ رفتہ دوسرے مندرجات میں اضافہ ہوتا گیا۔ ان کی اہمیت بڑھتی گئی۔ خبروں کی اہمیت میں اضافہ ہوا۔ کالوں اور فچروں کی مقبولیت بڑھی۔ بعض اخبارات ہفتہ میں ایک یا دو دن خطوط کی اشاعت میں تاخیر کرتے گئے۔ بعض نے خطوط کی تعداد کم کر دی۔ لیکن ان خطوط کی ضرورت کم نہیں ہوئی۔ ہر انگریزی اور اردو اخبار خطوط بنام مدیر شائع کرتا ہے۔ ایک اردو اخبار میں اوسطاً ہر ماہ ۱۷ سو اور سال میں سو سٹالیڑھ ہزار اور انگریزی اخبار میں ۱۷۰۰۰ ہزار سے زائد خطوط شائع ہوتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ انگریزی اخبارات میں خطوط کی ادارت پر زیادہ توجہ دی جاتی ہے۔ اس وجہ سے انگریزی اخبارات میں شائع ہونے والے خطوط مختصر اور جامع ہوتے ہیں۔

جواب: سبق کا نام: خطوط بنام مدیر: مصنف کا نام: ڈاکٹر مسکین علی مجازی:

متن کا حوالہ / سیاق و سباق:

ڈاکٹر مسکین علی مجازی نے پنجاب یونیورسٹی سے صحافت اور جرنلزم میں ایم اے کے بعد صحافت میں پی ایچ ڈی کیا۔ دورانِ تعلیم میں ہفت روزہ اور روزنامہ ”چٹان“ لاہور کے نائب مدیر کے طور پر کام کیا۔ روزنامہ ”آفتاب“ اور روزنامہ ”کوہستان“ لاہور سے بھی بطور فچر نگار وابستہ رہے۔ پنجاب یونیورسٹی کے شعبہ صحافت سے منسلک ہوئے اور تادیر صدر شعبہ کی حیثیت سے تدریسی خدمات سر انجام دیں۔ پنجاب یونیورسٹی سمیت بہت سی جامعات کے بورڈ آف سٹڈیز اور ہائپرٹیکز کے رکن بھی تھے۔ انھوں نے صحافت کے مضمون کا مختلف سطحوں پر تفسیر و تہلیل کرنے میں بھی سرگرمی سے حصہ لیا۔

تشریح:

اخبارات میں خطوط کا چھپنا ایک مسئلہ صحافتی روایت ہے۔ لیکن ایک وقت تھا جب خطوط اخبارات اور رسالے وغیرہ میں روزانہ چھاپے جاتے تھے۔ لیکن جوں جوں اخباروں میں دوسرے موضوعات اور نکات نے جگہ لی تو ان خطوط کی اہمیت کم ہو گئی۔ خبریں زیادہ جگہ لیتیں۔ کالم اور فچر خطوط کی نسبت زیادہ پڑھے جانے لگے۔ اس لیے خطوط چھاپنے میں کمی کی گئی۔ کچھ اخبارات ہفتہ میں ایک یا دو دن خطوط شائع نہ کرتے۔ لیکن پھر بھی خطوط بنام مدیر کی ضرورت باقی رہی۔ آج بھی انگریزی اور اردو اخبار خطوط

=====

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

=====

شائع کرتے ہیں۔ اخباروں میں سالانہ فی ہفتہ ہزار سے اڑھائی ہزار خطوط شائع کیے جاتے ہیں۔ انگریزی اخبار میں خطوط زیادہ شائع ہونے کی وجہ ان کی طوالت کا کم ہونا ہے۔

مشق

سوال نمبر 1: مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں:

الف۔ زیادہ تر اخبارات قارئین کے خطوط کن صفحات پر شائع کرتے ہیں۔

جواب: زیادہ تر اخبارات قارئین کے خطوط ادارتی صفحات پر شائع کرتے ہیں۔

ب۔ ایک اردو اخبار میں ہر ماہ اوسطاً کتنے خطوط چھپتے ہیں؟

جواب: ایک اردو اخبار میں اوسطاً ہر ماہ 12 سو اور سال میں اوسطاً 120 ہزار اور انگریزی اخبار میں اڑھائی ہزار سے زائد خطوط شائع ہوتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ انگریزی اخبارات میں ان کی ادارت پر زیادہ توجہ دی جاتی ہے۔ اس وجہ سے انگریزی اخبارات میں شائع ہونے والے خطوط مختصر اور جامع ہوتے ہیں۔

ج۔ اخبارات مراسلت کے کالم پر احتیاط کے طور پر کیا لکھا جاتا ہے؟

جواب: مراسلے کی شکل میں کچھ لکھنے کی ذمہ داری اخبار پر عائد نہیں ہوتی بلکہ وہ انٹرویو رائے یا تحریر تصور ہوتا ہے۔ رائے سے تعلق ہو ضروری نہیں۔ لہذا اخبارات مراسلت پر یہ لکھ دیتے ہیں کہ ایڈیٹر کا مراسلہ نگار کی رائے سے تعلق ہو ضروری نہیں۔

د۔ مراسلات سے کس رجحان کی نشوونما ہوتی ہے؟

جواب: مراسلات سے جمہوریت کی نشوونما ہوتی ہے۔ اس سے عام لوگ حدود کے اندر رہ کر اپنی رائے کے اظہار کا سلیقہ سیکھتے ہیں۔ مراسلے حکومت اور عوام کے درمیان رابطے کا ذریعہ ہیں۔ ان سے حکومتوں کو عوام کے مسائل سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔

و۔ مراسلوں میں کسی ایک موضوع پر بحث کو ابلاغ عامہ کی اصطلاح میں کیا کہتے ہیں؟

جواب: مراسلے کی شکل میں کچھ لکھنے کی ذمہ داری اخبار پر عائد نہیں ہوتی بلکہ وہ انٹرویو رائے یا تحریر تصور ہوتا ہے۔ رائے سے تعلق ہو ضروری نہیں۔ بہر حال جب ایک مراسلے کی صورت میں کوئی نئی بات کہی جاتی ہے تو اس کو جواب جرائی مراسلے میں دیا جاتا

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

ہے۔ اس طرح آہستہ آہستہ اس نئی بات یا نظریے پر بحث شروع ہو جاتی ہے اور عام قارئین بھی بحث کی حد تک اسے ذہنی طور پر قبول کر لیتے ہیں۔ ابلاغ عامہ کی اصطلاح میں اس عمل کو تظہیری اثر کہا جاتا ہے۔

سوال نمبر 2: خطوط بنام مدیر سے کیا کیا فائدے حاصل ہوتے ہیں؟

جواب: خطوط کی اشاعت سے جو فوائد حاصل ہوتے ہیں ان میں سے اہم حسب ذیل ہیں۔

- ۱۔ اخبار کا ایڈیٹر قارئین کے احساسات و جذبات سے باخبر رہتا ہے۔ اس طرح اسے اخبار کی پالیسی کو زیادہ حقیقت پسندانہ بنانے اور بہتر اور موزوں بنانے کے مواقع ہاتھ آتے ہیں۔
- ۲۔ خطوط سے خود اخبار اور مدیر کا محاسبہ ہوتا رہتا ہے اور قارئین کی تنقید اسے روبرو رکھتی ہے۔
- ۳۔ مراسلات سے جمہوریت کی نشوونما ہوتی ہے۔ اس سے عام لوگ حدود کے اندر رہ کر اپنی رائے کے اظہار کا سلیقہ سیکھتے ہیں۔
- ۴۔ قارئین کو مکتوبات سے رہنمائی ملتی ہے اور ان کی معلومات میں اضافہ ہوتا ہے۔
- ۵۔ شکایات کا موجب بننے والے افسروں اور افسروں کی اصلاح ہوتی ہے۔
- ۶۔ مراصلے حکومت اور عوام کے درمیان رابطے کا ذریعہ ہیں۔ ان سے حکومتوں کو عوام کے مسائل سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔
- ۷۔ خطوط ان لوگوں کے لیے نفسیاتی سہارے کا کام دیتے ہیں جن کے پاس اپنی شکایات اور جذبات کے اظہار کا اور کوئی وسیلہ نہیں ہوتا۔

سوال نمبر 3: قارئین کو خط تحریر کرتے ہوئے کن امور کا خیال رکھنا چاہیے؟

جواب: اپنے نام خطوط کو اشاعت کے لیے منتخب کرتے ہوئے مدیر عام طور پر ان باتوں کا دھیان رکھتے ہیں کہ مثلاً:

- ۱۔ قومی مفاد کے خلاف تو نہیں۔
- ۲۔ ذاتی اغراض کے لیے تو نہیں لکھا گیا۔
- ۳۔ کسی گروہ یا طبقے کے جذبات کو مجروح تو نہیں کرتا۔
- ۴۔ منکوک مقاصد کے لیے تو تحریر نہیں کیا گیا۔

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

۵۔ انداز بیان ناٹائستہ تو نہیں۔

اس لیے مدیر کے نام خط لکھتے ہوئے قاری کو ان باتوں کا خیال رکھنا چاہیے ورنہ خط اخبار میں شائع نہیں ہو گا جس کا اختیار بہر حال اخبار / مجلے کے مدیر کے پاس ہوتا ہے۔

سوال نمبر 4: قارئین، مدیر کو کس کس نوعیت کے خط لکھتے ہیں؟

جواب: "خطوط پیام مدیر" کے کالموں میں چپے والے خطوط اور ان کے مندرجات کی مختلف صورتیں یہ ہیں۔ یعنی ان خطوط میں:

۱۔ اخبارات کے مندرجات، خبروں، اداروں، فچروں، مضمونوں، تصویروں اور کارٹونوں کی تقریب کی جاتی ہے یا ان پر بحث چمکی کی جاتی ہے۔

۲۔ اخبار کی پالیسی پر رائے زنی کی جاتی ہے۔

۳۔ عام ملکی یا غیر ملکی، تہذیبی، معاشرتی، اقتصادی، سیاسی، تعلیمی، ادبی اور اخلاقی معاملات و مسائل پر بحث کی جاتی ہے، خواہ وہ اس وقت متعلقہ اخبار میں زیر بحث ہوں یا نہ ہوں۔

۴۔ انفرادی، گردشی یا اجتماعی شکایات کا اظہار کیا جاتا ہے۔

۵۔ نئے نظریات، تصورات اور معاملات سامنے لائے جاتے ہیں۔

سوال نمبر 5: مندرجہ ذیل عنوانات میں خطوط کی قسموں کی الگ الگ نشاندہی کیجیے:

الف۔ معنی آرڈر کی رقم نہیں ملی جواب: انفرادی شکایت کا اظہار (سرکاری خط)

ب۔ لہان۔ تنبیہ روڈ کو ہٹنے کیا جائے جواب: اجتماعی شکایت کا اظہار (سرکاری خط)

ج۔ معترض صحت مشروبات جواب: حفظان صحت (قارئین کی آرا)

د۔ کپیوٹرو دست بھی دشمن بھی جواب: معاشرتی اصلاح (قارئین کی آرا)

سوال نمبر 6: فچر اور کالم میں فرق بیان کریں۔

جواب: فچر:

فچر کے لغوی معنی ہیں کسی شے کی خصوصیت۔ صحافی اصطلاح میں اس سے مراد وہ مضمون ہے جس میں تحریری انداز میں تصویروں کے بلحاظ تصویروں کی مدد سے کسی خاص مضمون کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہو۔

=====

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

=====

کالم:

کالم کسی دستے کی مخصوص انداز میں صف بندی یا کسی تحریر کی تلاش کی آگائی کو کہتے ہیں۔ اخبارت کالم عام طور پر دو درجے چڑھا ہوتا ہے۔ اس کی لمبائی اخبار کے کل صفے کے برابر ہوتی ہے یا ہو سکتی ہے۔ کسی اخبار، رسالے میں مستقل عنوان کے تحت باقاعدگی سے چھپنے والی تحریر بھی کالم کہلاتی ہے۔

اس سبق میں ان دو صحافیانہ اصطلاحوں کے علاوہ کم از کم دو اصطلاحات تلاش کریں اور ان کی مختصر تشریح کریں۔

جواب:

اخبار کے مدیر کے نام ایک خط کا نمونہ درج ذیل ہے

سرکاری ہسپتالوں کی حالت زار

کرمی! میں آپ کے اخبار کے قسط سے اعلیٰ حکام کی توجہ سرکاری ہسپتال کی جانب دلانا چاہتا ہوں۔ سرکاری ہسپتالوں کی جو حالت ہے وہ کسی سے ڈھکی چھپی نہیں ہے۔ موسم چاہے کتنے ہی غریب کیوں نہ ہوں، وہ سرکاری ہسپتال سے زیادہ نجی ہسپتال میں جانا پسند کرتے ہیں۔ اس کی وجہ سرکاری ہسپتالوں کی حالت زار، عملہ کی فحشیت، دلا پر وائی اور گندگی ہے۔ کیونکہ کوئی بھی انسان اپنے عزیز کی جان سے ہاتھ دھونا نہیں چاہتا اس لیے بے شک ہر ایسٹ ہسپتال والے ان کی برسوں کی جمع ہوئی ایک جھلکے سے خراج کرادیں لیکن ترجیح نجی ہسپتال کو ہی دی جاتی ہے۔ جو نوگ نجی ہسپتال کا خرچ برداشت کرنے کی استطاعت نہیں رکھتے وہ انتہائی کسپہری کی حالت میں سرکاری ہسپتال کی طرف رخ کرتے ہیں۔ مریض اگر لفظی سے ہسپتال کا رخ کرتا ہے تو وہ صرف اللہ پر بھروسہ کر کے داخل ہوتا ہے۔ ڈاکٹر اور عملہ کی طرف سے مایوس ہوتا ہے کچھ سرکاری ہسپتالوں کی حالت قواعتی خراب ہے کہ نام سننے ہی دل بیمار ہو جاتا ہے۔

جنرل وارڈ، بلیوں کے مہمان خانے کا نقشہ پیش کرتے ہیں۔ مریضوں سے زیادہ بلیوں کو وہاں پر سوتلتیں ہیں۔ جنرل وارڈ میں ۱۵ سے ۲۰ بلیٹال ہر وقت موجود ہوتی ہیں جو مریضوں سے زیادہ جلد داروں کو نگ کرتی ہیں اور عیادت کرنے والوں کو دروازے تک چھوڑنے جاتی ہیں۔ اعلیٰ حکام سے گزارش ہے کہ اس کی طرف خصوصی توجہ دی جائے۔ عوام وٹاس کو بنیادی سہولتیں، صاف ستھرا اور مستند عملہ فراہم کیا جائے۔

آلف بی بی

جتنی بیاں، راولپنڈی

=====

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

=====

سرگرمی

اس سبق میں مشقی سوالات اور اس خط کی روشنی میں محدود دلچسپی اور وسیع تر دلچسپی کے حامل دو موضوعات یا مسائل پر ایک ایک خط لکھیں۔

ہدایات برائے اساتذہ

- طلبہ کو کوئی اخبار دکھا کر ادارتی صفحات کی پہچان کروائی جائے۔
- ادارتی صفحات میں مراسلات کے حصے کی نشاندہی کر کے مراسلات کی نوعیت واضح کریں۔
- موضوعات دے کر طلبہ کے مراسلے لکھنے کی مشق کروائیں۔
- طلبہ ہر خبر، ادارہ، منچر، کالم اور اشتہاروں کے انداز بیان واضح کریں۔

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

13۔ ذرائع ابلاغ اور سماجی رابطے کی دنیا

(مشکل الفاظ کے معانی)

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
ابلاغ	پہنچنا / پہنچانا	شرعی قسمت	بد قسمتی / بد نصیبی
سماج	معاشرہ	قصر پارینہ	پرانی بات
ترویج	رواج دینا	باریچہ کھٹال	آسان کام، بچوں کا کھیل
استواری	قائم کرنا	عیان	واضح
دوچند	زیادہ	محیر العقول	محفل کو حیرت میں ڈالنے والی
اعجازِ مسما	حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا معجزہ	انحطاط	زوال
اورنگِ سلیمان	حضرت سلیمان علیہ السلام کا تخت	عادت	مشاس

مشکل الفاظ کے معانی: ٹیکسٹ بک صفحہ نمبر: 78

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
کرہ و رضی	زمین، زمین کا گولہ مراد تمام زمین	تنازعہ	اکیلا
اہمیت و افاریت		مہند	انسانوں یا حیوانوں کا چھوٹا گروہ جو کچھ خصوصیات کے باعث دوسرے گروہ سے ممتاز اور الگ ہو، درجہ
دار و مدار	انحصار	پیش	ہنر یا فن، روزگار جو کسب معاش کا ذریعہ ہو، دھندا
باہمی رشتہ بندی	آپس کی رشتہ داری	واہست	منسلک، بندھا ہوا، پیوست
سماجی رابطہ	معاشرتی تعلق	کمویش	تھوڑا بہت، تقریباً، لگ بھگ

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

رسم و رواج	میل جس، رہلہ و عہدہ، تعلقات	ثقافتی	ثقافت سے منسوب رسم و رواج
نظم	رشو، قربابت، واسطہ، تعلق	سامعی	سامع کا، معاشرتی
اسحکام	پہنچی، مضبوطی	تہارتی	تہارت سے منسوب، کاروبار سے متعلق سوداگری کا مال
باہمی رابطہ	آہیں کا تعلق	تکریب	کسی خوشی یا غم کے موقع کا اجتماع، جشن، جلسہ
استواری	کام کرنا	مشقہ	انتقاد پانے والا، جو واقع ہو یا عمل میں لایا جا
مضمر	واہت، کسی شرط سے شرط	شور شراب	شور غل، ہنگامہ
برقا	درجہ بدرجہ ترقی، ترقی کرنا، عروج	صد	آواز، بازگشت، گونج
کرد	غبار، دھول	آفتاب	آن کی آن میں، دم بھریں
مکمل	تک و شہ، خیال، قیاس	مقصود	مقصد کی جگہ یا حکمت، فرض
آسائش	آسائش کی جمع راحت، آرام، سکھ، بھگن، سکون	شرعت انجیز تریل	حیزی بر تری سے پیچھے والا
روشناس	جان پہچان والا، واقف، شناسا	سب رنڈ	تیز چلنے والا، برقی رو، تیز رو
آمدورفت	آنا جانا	دور جدید	نیا دور، دور حاضر
ابلاغ	پہنچنا / پہنچانا	اعبادات	کسی نئی بات یا چیز کی تخلیق، نئی پیدا کی ہوئی چیز
دن و گنی رات چرگنی	بہت تیزی سے پہیلنا یاڑھنا	محیر العقول	عقل کو حیرت میں ڈالنے والی
تقریر	مقررہ طے شدہ	انتخاب	ایک حالت کی جگہ اس کی متضاد حالت آنے کی صورت حال، تعمیر تہذیب

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

روز روشن	دن کا اُجالا	سنا	سکڑا
عیاں	داغ	تصویر کشی	تصویر بنانے کا عمل
ماجات	ماجت کی جمع، ضرورت		

مشکل الفاظ کے معانی: فیکسٹ بک صفحہ نمبر: 79

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
باز پچھ اطفال	آسان کام، بچوں کا کھیل	ترویج	رواج دینا
شب دروز	رات دن	اشاعت	اشہار یا کتاب وغیرہ چھپنے کے بعد منظر عام پر لانے جانے کا عمل، نشر
اورنگہ سلیمان	حضرت سلیمان علیہ السلام کا تخت	گلوبل ویلج	عالمی گاؤں
محو حیرت	حیران، ششدر	شہر و تیز	تیز رفتار، ٹھیک، پر جوش
اعجازِ سما	حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا معجزہ	آلودار ہونا	اچانک سامنے آنا
کائنات	تمام عالم، کل جہاں	جذبات	ذہنی تاثرات، احساسات
دام	مسل، پتے در پتے	احساسات	احساس کی جمع، (مراد) عسوسات، عسوس کی ہوئی باتیں
کن فیکون	ہو جائیں وہ ہو جاتا ہے، کن فیکون میں بعض اوقات 'ن' کا اعلان نہیں کرتے، مراد: اللہ تعالیٰ کی قربت حقیقی ہے	سوشل میڈیا	سماجی ابلاغ
صد	آواز، گونج، پکار	کیونٹی	بر اوری، طبقہ
ارتقا	درجہ بدرجہ ترقی، ترقی کرنا، مروج	فروغ	چمک دکھ، نمود
انہیا	متحدہ نئی یا بغیر	پردان چڑھانا	کمال کو پہنچانا، کامیاب کرنا

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

رسول	رسول کی جمع (اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجے گئے ایسے پیغمبروں کے لیے استعمال کیا جاتا ہے جن پر کوئی آسمانی کتاب بھی نازل ہوئی ہو)۔ اللہ کے فرستادہ بندے	قصیدہ تھلیل	قصیدہ ترقی
دور دراز	بہت دور، آنکھوں سے نو مجمل	آفتابی وبا (Pandemic)	عالمی وبا (مشہوری مرض)
فیلڈ	شعبہ	کورونا (Covid-19)	ایک وائرس کا نام جس سے کروڑوں آدمی وبا پھیل چکے ہیں
ٹیلی گرام	تار	ہلاکت خیز	ہلاکت میں ڈالنے والا، تباہ کن، تباہی و بربادی کا باعث
دور	زمانہ، وقت	مریت	انسانیت
حیرت انگیز	محبوب و فریب، دلچسپ کر دینے والا	تاریک	سیاہ، کالا، اندھیرا
قصہ پادشہ	پرائی بات	بیمیاک	خوفناک، ڈراؤنا، ہولنا
مسئلہ	تسلیم شدہ، مانی ہوئی	سہل	آسان، مشکل کا تقاضا، سہل
ترقی یافتہ	ترقی پایا ہوا، آگے بڑھا ہوا جدید علوم اور صنعتوں سے مالا مال (ملک)	شہر کی قسمت	بہ قسمتی / بہ نصیبی
ملی مفادات	قومی فائدہ	الجھنا	مشغول ہونا، چمکا ہونا، پھلنا
قومی وقار	قوم کی عظمت	بنا	باقی رہنا، زندگی
الکھڑ	لڑکی جمع، سوچ، تردد	بڑا	مشک

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

جبریت	آکھٹ	خود نئی	نمود، دکھاوے کا عمل
-------	------	---------	---------------------

مشکل الفاظ کے معانی: فیکسٹ بک صفحہ نمبر: 80

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
فردغ	سر بلندی، ترجیح، سوقت	سامی قدریں	معاشرتی اطوار
فکری	سوچ سے متعلق، سوچ بچار کا حامل	داہر لگانا	خطرے میں ڈالنا
اغصاط	زوال	امر	کوئی کام کرنے کی ہدایت، حکم، معاملہ، مسئلہ
ظہور پذیر	ظاہر ہونا، آشکارا ہونا، برآمد ہونا	رد اداری	بروہاری، طراغ دلی
سادہ لوح	بے وقوف، احمق، نادان	امن و آشتی	صلح، امن، دوستی
جھانسا دے کر	دھوکا دینا، ہاتھ بنا کر چکنا دینا	پاک گت	تکلیفی، واحد بنیت، اتفاق
شائستگی	تمیز، اخلاق	اتحاد	اتفاق، ایک
جلی اکاؤٹس	تکلی کھاتے	حرین	سجایا ہوا، ستوار ہوا
گم رہا	بھٹکا ہوا، راستے سے ہٹا ہوا	روانہ دم دار ہونا	مشکل حل ہونا کام آسان ہونا
ناپاک مقاصد	نامستول ارادے		

سوال نمبر 1: بحوالہ سبق اور مصنف مندرجہ ذیل اقتباس کی تشریح کیجیے:

جس طرح ہر تصویر کے دو رخ ہوتے ہیں: مثبت اور منفی۔ اسی طرح سوشل میڈیا کا دوسرا رخ بھی نہایت تھریک اور بھیاک ہے۔ سوشل میڈیا نے جہاں باہمی انسانی رابطوں کو سہل اور وسیع بنایا ہے وہیں محبت، اخلاص، رواداری، رکھ رکھاؤ پر منفی اثرات مرتب کرنے کا باعث بھی بنی ہے۔ شری قسمت کہ ہم نے معلومات اور پیغامات کے اس سیلاب میں خود کو الجھانے ہی میں اپنی جان بھری کر لی ہے۔ ہماری علمی، تعلیمی، دینی مذہبی، اخلاقی و تمدنی روایات کا جائزہ لے لیا جا رہا ہے۔ سات سمندر پار انسانوں کے ساتھ بڑھاپے والا انسان، ایک گھر کی چار دیواری میں بسنے والوں سے اجنبی بنا بیٹھا ہے۔

جواب: سبق کا نام: ذرائع ابلاغ اور سامی رابطے کی دنیا مصنف کا نام: پروفیسر امجد اقبال

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

تشریح: جہاں سماجی رابطے اور ذرائع ابلاغ کی دنیائے آسانیاں پیدا کی ہیں وہاں اس کے بہت سے نقصانات بھی ہیں۔ سوشل میڈیا کی یہ شکل بہت زیادہ خوفناک ہے۔ ذرائع ابلاغ نے جہاں رابطوں کو آسان بنایا وہاں محبت، میل جول، اخلاص، رواداری اور ایک دوسرے کا خیال رکھنے جیسی خوبصورت عادات پر منفی اثرات مرتب کیے۔ مصنف کہتے ہیں کہ بد قسمتی سے ہم نے سوشل میڈیا اور ذرائع ابلاغ کو معاشرے کی ایک اہم چیز بنا رکھا ہے۔ ہماری اقدار اور خوبصورت معاشرہ برباد ہو کر رہ گیا ہے۔ دنیا کے دوسرے کونے پر بیٹھے شخص سے تو رابطے آسان ہو گئے ہیں لیکن گھر کے اندر موجود لوگ غیر محسوس ہونے لگے ہیں۔ یعنی آج کا معاشرہ سوشل میڈیا میں اس قدر مصروف ہے کہ اسے دوسرے ملکوں کی تو خبر ہو گی مگر گھر میں موجود لوگوں سے بے خبر ہو گا۔

مشق

سوال نمبر 1: سوالات کے مختصر جوابات لکھیں:

الف۔ ابلاغ کی تعریف لکھیں۔

جواب: ذرائع ابلاغ سے مراد وہ تمام ذرائع ہیں جن کی مدد سے ہم اپنی بات دوسروں تک پہنچاتے ہیں۔ اردو میں ذرائع ابلاغ اور انگریزی میں اسے میڈیا کہتے ہیں۔ ابلاغ کے دو ذرائع انسان نے اپنے ارکان کے آغاز سے ہی استعمال کرنے شروع کر دیے تھے۔ انجیاء، رسل اور پیغمبران جلیل اپنی بات کو زبانی طور پر پیش کرنے کے ساتھ ساتھ تحریری طور پر بھی ذور وراز کے مشابہت تک پہنچانے کا بندوبست فرماتے تھے۔

ب۔ ذرائع ابلاغ کے نام لکھیں۔

جواب: ذرائع ابلاغ کے نام درج ذیل ہیں۔ جن میں واٹس ایپ (Whatsapp)، یوٹیوب (Youtube) فیس بک (Facebook)، ٹویٹر (Twitter)، لنکڈ ان (LinkedIn)، بلاگ (Blog)، انسٹا گرام (Instagram)، کورا (Quora)، کمپیوٹر (Computer) وغیرہ ذرائع ابلاغ کے نام ہیں۔

ج۔ پرنٹ میڈیا اور الیکٹرانک میڈیا میں فرق واضح کریں۔

جواب: پرنٹ میڈیا کی تعریف: بڑے پیمانے پر مواصلات کے ذرائع، جو عام لوگوں تک معلومات پہنچانے کے لئے مچھی ہوئی مطبوعات، جیسے اخبارات، ٹیلیوایز، رسالے، کتابیں، روزنامے، پریچ وغیرہ کو استعمال کرتے ہیں، پرنٹ میڈیا کہلاتا ہے۔ یہ

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

میڈیا میڈیا کی ابتدا کی اور بنیادی شکلوں میں سے ایک ہے۔ جس میں کسی بھی معلومات یا خبر کی گہرائی سے تجزیہ اور پرچہ رنگ ہوتی ہے۔ پرنٹ میڈیا میں وہ تمام ذرائع شامل ہیں جن کی مدد سے ہم لکھ کر بات چیت کرتے ہیں۔

کتاب:

کتاب، ذرائع ابلاغ کی قدیم ترین شکل ہے۔ اس کی ابتدا الہامی محائف سے ہوتی ہے۔

اخبار:

اخبارات کی چھپائی کا کام بھی چھاپے خانے کی ایجاد کے ساتھ ہی ہو گیا تھا۔

رسائل:

رسائل کی تاریخ اتنی ہی پرانی ہے جتنی چھاپے خانے کی۔ رسائل ہر دور میں، دنیا کے ہر خطے میں چھپتے رہے ہیں۔

الیکٹرانک میڈیا کی تعریف:

الیکٹرانک میڈیا، جیسا کہ اس کے نام سے پتہ چلتا ہے کہ وہ بڑے پیمانے پر مواصلات کا ذریعہ ہے جس میں سامعین کو کسی خبر یا کوئی پیغام پھیلانے کے لئے الیکٹرانک یا الیکٹرو کمینیکل توانائی کی ضرورت ہوتی ہے۔

الیکٹرانک میڈیا کے ذریعے ہمیں رابطوں نے سوشل میڈیا کی شکل اختیار کر کے دنیا کو ایک گلوبل ویلج بنا دیا ہے۔ معلومات اور عقائد کا متحدہ جبر سیلاب ایک ٹلک پر آپ کے سامنے نمودار ہوتا ہے۔ اپنے جذبات، احساسات اور خیالات کے حوالے سے اعتماد سوشل میڈیا کا مخصوص ذریعہ ٹھہرتا ہے۔ دوستوں کا روبرو رابطوں کو تلاش کر کے اپنی پسند کی ایک کیونٹی کا پائنی صہ بنا جاسکتا ہے۔ سوشل میڈیا کی مختلف صورتیں ہیں۔ جن میں واٹس ایپ (Whatsapp)، یوٹیوب (Youtube)، فیس بک (Facebook)، ٹویٹر (Twitter)، لنکڈ ان (LinkedIn)، بلاگ (Blog)، انسٹا گرام (Instagram)، کورا (Quora) وغیرہ زیادہ اہم اور معروف ہیں۔ سوشل میڈیا کے ذریعے زندگی کے ہر شعبے سے تعلق رکھنے والی معلومات ایک لمے میں اشتراک (Sharing) کے ذریعے دنیا کے کسی بھی کونے میں پیٹھے شخص تک پہنچائی جاسکتی ہیں۔

ج۔ سوشل میڈیا کے مثبت اثرات کیا ہیں؟

جواب: سوشل میڈیا کے ذریعے زندگی کے ہر شعبے سے تعلق رکھنے والی معلومات ایک لمے میں اشتراک (Sharing) کے ذریعے دنیا کے کسی بھی کونے میں پیٹھے شخص تک پہنچائی جاسکتی ہیں۔ مثبت اخلاقی، سماجی سرگرمیوں کو فروغ دیا جاسکتا ہے، دینی، مذہبی، تعلیمی، ثقافتی، اقتصاد اور دیانت کو پروان چڑھا کر ایک پرامن بین الاقوامی معاشرے کی تعمیر و تشکیل کی راہ ہموار کی جاسکتی ہے۔ تجارتی سرگرمیوں کو فروغ دے کر ملازمتوں کے مواقع پیدا کیے جاسکتے ہیں۔ انسانی نسل آج جس آفاقی وبا (Pandemic) کو روتا (Covid-19) کی ہلاکت خیزیوں کی لپیٹ میں ہے اس کے دوران بھی سوشل میڈیا نے اپنے مثبت اثرات کو اجاگر کرنے

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

اور منوانے کی بھرپور کوشش کی ہے۔ ماضی کے گزرے واقعات اور یادداشتوں کو محفوظ رکھنے میں بھی سوشل میڈیا نے اہم کردار ادا کیا ہے۔

۱۔ سوشل میڈیا کے منفی اثرات کیا ہیں؟

جواب: جس طرح ہر تصویر کے دو رخ ہوتے ہیں، مثبت اور منفی۔ اسی طرح سوشل میڈیا کا دوسرا رخ بھی نہایت ہلکا اور بھیاںک ہے۔ نوجوان نسل اپنا قیمتی وقت سوشل میڈیا پر ضائع کر رہی ہے جس سے اخلاقی، ذہنی، فکری اور عقلی انحطاط تو ظہور پذیر ہو رہا ہے بلکہ غیر اخلاقی سرگرمیوں اور بے حیائی کو فروغ بھی حاصل ہو رہا ہے۔

۲۔ سوشل میڈیا کے منفی اثرات سے کیسے بچا جاسکتا ہے؟

جواب: ضرورت اس امر کی ہے کہ سوشل میڈیا کے مثبت استعمال کو فروغ دیا جائے۔ دینی، تعلیمی، اخلاقی اور سماجی اقدار و روایات کو پروان چڑھایا جائے تاکہ محبت، اخلاص، روزداری، امن و آشتی، برداشت، باہمی اتحاد و یکا گفت سے مزین ایک خوب صورت انسانی معاشرے کی تعمیر و تشکیل کی راہ ہم دار ہو سکے۔

۳۔ سوشل میڈیا نے دنیا کے مختلف خطوں کے انسانوں کو قریب لانے میں کیا کردار ادا کیا ہے؟

جواب: سوشل میڈیا کے ذریعے زندگی کے ہر شعبے سے تعلق رکھنے والی معلومات ایک لمحے میں اشتراک (Sharing) کے ذریعے دنیا کے کسی بھی کونے میں بیٹھے شخص تک پہنچائی جاسکتی ہیں۔ مثبت اخلاقی، سماجی سرگرمیوں کو فروغ دیا جاسکتا ہے، دینی، مذہبی، تعلیمی، ثقافتی، اقدار و روایات کو پروان چڑھا کر ایک پرامن بین الاقوامی معاشرے کی تعمیر و تشکیل کی راہ ہموار کی جاسکتی ہے۔ تھماتی سرگرمیوں کو فروغ دے کر ملازمتوں کے مواقع پیدا کیے جاسکتے ہیں۔ انسانی نسل آج جس آفاقی وبا (Pandemic) کو رونا (Covid-19) کی ہلاکت خیزیوں کی لپیٹ میں ہے اس کے دوران بھی سوشل میڈیا نے اپنے مثبت اثرات کو اجاگر کرنے اور منوانے کی بھرپور کوشش کی ہے۔ ماضی کے گزرے واقعات اور یادداشتوں کو محفوظ رکھنے میں بھی سوشل میڈیا نے اہم کردار ادا کیا ہے۔

۴۔ دور جدید کی حیرت انگیز ایجاد کون سی ہے؟

جواب: کمپیوٹر دور جدید کی حیرت انگیز ترین ایجادات میں سے ایک ہے۔ اس عظیم حصول ایجاد کے باعث انسانی زندگی کے بیشتر شعبوں میں خوش گو اور حیران کن انقلابات رونما ہوئے ہیں۔ فاصلے سلا مشراغ ہو گئے۔ ماضی میں بظاہر جو خوب و خیال کی حد تک ناممکن دکھائی دیتا تھا آج کا انسان اس سے گھر بیٹھے محفوظ اور لطف اندوز ہو رہا ہے۔

=====

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

=====

۱۔ سوشل میڈیا کی چند ایک صورتوں کے نام لکھیں؟

جواب: سوشل میڈیا کی مختلف صورتیں درج ذیل ہیں۔ جن میں وائس ایپ (Whatsapp)، یوٹیوب (Youtube) فیس بک (Facebook)، ٹویٹر (Twitter)، لنکڈ ان (LinkedIn)، بلاگ (Blog)، انسٹا گرام (Instagram)، کورا (Quora) وغیرہ زیادہ اہم اور معروف ہیں۔

سوال نمبر 2: درج الفاظ و تراکیب کے معانی لکھیں۔

ابلاغ سرعت آفاقانہ قصہ پارینہ شوی قسمت

جواب:

معانی	الفاظ
ترسیل کرنا، پہنچانا، بھیجنا	ابلاغ
جلدی، تیزی، پھرتی، کم وقت میں سرانجام دینا	سرعت
آن کی آن میں، پل بھر میں، جھٹ پٹ۔	آفاقانہ
پرانی بات، دقوں کی بات	قصہ پارینہ
بد نصیبی، قسمت	شوی قسمت

سوال نمبر 3: مندرجہ ذیل الفاظ کے واحد لکھیں۔

تعلقات انقلابات ذرائع افراد انبیا
رسل اقدار

جواب:

الفاظ	واحد
تعلقات	تعلق
انقلابات	انقلاب

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

ذریعہ	ذرائع
فرد	افراد
نہی	انبیا
رسول	رسل
قدر	اقدار

سرگرمی

کلاس میں طلبہ کے مابین سوشل میڈیا کے منفی اور مثبت اثرات پر مذاکرہ کرایا جائے۔

ہدایات برائے اساتذہ

- تعلیمی اداروں میں طلبہ کے موبائل فون کے استعمال پر گفتگو کریں۔
- جدید ٹیکنالوجی کے استعمال سے آن لائن کلاسز کی افادیت بیان کریں۔

1۔ ربّ کائنات

خواجہ الطاف حسین حالی (۱۸۳۷ء۔ ۱۹۱۴ء)

حالاتِ زندگی:

خواجہ الطاف حسین حالی کے مختصر حالاتِ زندگی حصہ نثر میں بیان ہو چکے ہیں۔ نثر نگاری کے ساتھ ساتھ شاعری میں بھی حالی کا مرتبہ بہت بلند ہے۔ وہ اردو ادب کے چھ بزرگ ترین معرلوں اور محسنوں میں سے ہیں۔ ان کی شاعرانہ حقیقت کا دائرہ سب سے زیادہ وسیع اور جملہ اصنافِ سخن پر محیط ہے۔ انھوں نے غزل گوئی میں ایک نئی روایت کی بنیاد رکھی۔ مولانا الطاف حسین حالی نے جدید اردو شاعری، تنقید اور سوانح نگاری میں گراں قدر خدمات سر انجام دیں۔ نثر کے علاوہ مولانا حالی کی اہم تصانیف میں نظم حالی، دیوانِ حالی، مسدسِ حالی (مرد و جزا اسلام) شامل ہیں۔ حالی نے رباعیات و قطعات، قصائد اور نظمیں بھی لکھیں۔ ان کی طویل نظم مسدسِ حالی مسلمانوں کی مذہبی، تہذیبی اور علمی زندگی کا مرتبہ ہے جس کا مقصد مسلمانوں میں قومی بیداری کا شعور پیدا کرنا تھا۔ حالی کی دیگر نغموں میں شکوہ بہندہ، مناجاتِ بیوہ اور چپ کی داد خاص اہمیت کی حامل ہیں۔

حالی کی شاعری میں سادہ بیانی اور حقیقت نگاری پائی جاتی ہے۔ انھوں نے مرثیہ شاعری کی جو خصوصیت بیان کی ہے، اس میں سادگی، اصلیت اور جوش کا ہونا ضروری ہے۔ حالی کی زندگی میں مسدس کے علاوہ ان کے کلام کے دو مجموعے مجموعہ نظمِ حالی اور دیوانِ حالی شائع ہوئے۔

(مشکل الفاظ کے معانی)

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
آشنائی	واقفیت	اہل	وہ زمانہ جس کی انتہا ہو
اُڑل	وہ زمانہ جس کی ابتدا ہو	الہی حال	صوفی منش۔ جذبہ والے لوگ
حاصل	حاصلت۔ کیفیت	شکوہ	حیرت یا دکھ سے بے حس و حرکت ہو جانا
قال	ترانہ سے کچھ کہنا		

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

مشکل الفاظ کے معانی: ٹیکسٹ بک صفحہ نمبر: 82

معنی	الفاظ	معنی	الفاظ
گرفت	پھنسا	کمل، تمام	کامل
ہر طرف، ہر سمت	ہر نحو	دو زمانہ جس کی ابتدا نہ ہو	ازل
دنیا، جہان	عالم	حیرت انگیز بات، الوہی بات، عروج	کمال
عزت و شان، دبدبہ، رعب	شوکت	دو زمانہ جس کی انتہا نہ ہو	ابد
جہانج میں پورا اثر و متاسب یا اچھا لگنا	چٹا	عظمت، بزرگی، بڑائی	جلال
ہر وقت تصور میں رہنا، خیال میں رہنا	آنکھوں میں بسنا	عارف کی جمع، پہچاننے والا، جاننے والا، واقف، اللہ کو پہچاننے والا	عارفوں
اجنبیت، بیگانہ پن، ناواقفیت	بیگانگی	حیرانی، تعجب	حیرت
واقفیت	آشنائی	خدا سے انکار کرنے والا، انکار کرنے والا	مکر
حوسے میں آکر جھومنا، لطف میں سر ملانا، وجد کرنا، سرشار ہونا	سر ڈھنیں گے	حیرت یا دکھ سے بے حس و حرکت ہو جانا	سکتہ
زبان سے کچھ کہنا	تقل	غالب آجاء، ہر طرف اثر انداز ہونا، سایہ کرنا، پھیلانا	چھانا
صوتی منٹھ۔ جذبہ والے لوگ	الہی حال	دبدبہ، شان و شوکت	رعب
		تھول نہ کرنا، تسلیم نہ کرنا، نہ ماننا	تھولنا

شاعر کا تعارف

(صنف: نظم: قصیدہ) شاعر: مولانا الطاف حسین حالی

شاعر مولانا الطاف حسین حالی کے اندازِ کلام کی چند خصوصیات:

- 1: سادہ زبان کا استعمال: مولانا الطاف حسین حالی نے اپنے کلام میں استہانی سادہ اور عام فہم زبان کا استعمال کیا ہے۔
- 2: مقصدیت: حالی کے کلام میں مقصدیت پائی جاتی ہے۔ ان کی تمام نظموں کا موضوع زیادہ تر مذہبی، اخلاقی اور اصلاحی ہے۔
- 3: حقیقت کا عنصر: حالی کی شاعری میں اصلیت اور حقیقت کا عنصر غالب نظر آتا ہے۔

نظم حمد کا مرکزی خیال:

اس نظم میں شاعر مولانا الطاف حسین حالی نے اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کرتے ہوئے اس کی چند صفات کا ذکر کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کامل، مالک، جمیل، جلیل، اور محیط ہے۔ جو شخص ایک بار اللہ کا جلوہ دیکھ لے پھر اسے کسی دوسرے کی شان و شوکت متاثر نہیں کر سکتی۔ بشریت کی بنا پر اگر انسان تمام حقوق اللہ اولہ کر پائے تو پھر بھی اپنے خدا کی محبت اس کے دل میں سائی رہتی ہے۔

اشعار کی تشریح

شعر ۱۔ کامل ہے جو ازل سے، وہ ہے کمال میرا باقی ہے جو ابد تک، وہ ہے جلال میرا

نظم کا نام: ربّ کائنات (حمد) شاعر کا نام: مولانا الطاف حسین حالی

تشریح: اس شعر میں شاعر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا وجود کامل اس دنیا کے آغاز سے پہلے کا ہے اور اسی کے اختتام کے بعد بھی قائم رہے گا۔ اللہ تعالیٰ اپنی ذاتِ اصالت میں مکمل اور پورے رہے۔ ہر شے فنا ہو جائے گی۔ اگر کوئی چیز باقی رہے گی تو وہ ذاتِ صرف اللہ تعالیٰ کی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات بے عیب ہے۔

اس شعر میں شاعر اللہ کی تعریف بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا وجود کامل اس کائنات کے آغاز سے ہے اور اس کے اختتام کے بعد بھی قائم رہے گا۔ ہر شے فنا ہو جائے گی اگر کوئی چیز ہمیشہ باقی رہے گی تو وہ اے اللہ میری ذات، میری قدرت کا جلوہ اور شان و شوکت ہے۔ اے اللہ تو ایک ماہر کاریگر ہے۔ اور میری قدرت کے کارخانے میں کوئی خامی نہیں ہے۔

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

حسن بیان: یہ شعر مولانا الطاف حسین حالی کی نظم حمد سے لیا گیا ہے۔ اس نظم میں شاعر اللہ تعالیٰ کی بلند شان بیان کر رہا ہے۔ اس شعر میں شاعر انتہائی دلکش انداز میں اللہ کی صفت کامل کا ذکر کیا ہے۔

شعر ۲۔ ہے عارفوں کو خیرت اور مکرروں کو سکتہ ہر دل پہ چھا رہا ہے، ز عجب جلال تیرا
نظم کا نام: رب کائنات (حمد) شاعر کا نام: مولانا الطاف حسین حالی

تشریح: اس شعر میں شاعر اللہ تعالیٰ کی بلند شان بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ حیرے حسن و جمال کا رعب و دبدبہ اس قدر شان والا ہے کہ ہر کوئی اس سے مرعوب ہو جاتا ہے۔ یہ شعر مولانا الطاف حسین حالی کی نظم حمد سے لیا گیا ہے۔ اس نظم میں شاعر اللہ تعالیٰ کی بلند شان بیان کر رہا ہے۔

اس شعر میں شاعر اللہ تعالیٰ کی بلند شان بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ اے اللہ حیرے حسن و جمال کا رعب و دبدبہ اس قدر شان والا ہے کہ ہر کوئی اس سے مرعوب ہو جاتا ہے۔ وہ لوگ جو تجھ پر ایمان لاتے ہیں جب تیری قدرت کے جلووں کا نظارہ کرتے ہیں تو خیرت کے سمندر میں ڈوب جاتے ہیں۔ اور کفار جو تیرا انکار کرتے ہیں تیری خدائی کو دیکھ کر ان پر بیہوشی کی حالت طاری ہو جاتی ہے، کہ اگر اتنا بڑا نظام کائنات بہترین طریقے سے چل رہا ہے تو اس نظام کو چلانے والی ہستی کتنی عظیم ہوگی۔ شاعر کہتا ہے کہ خدا کے مگر بھی حیران و پریشان ہو جاتے ہیں جب وہ اللہ تعالیٰ کا نام و مرتبہ اس دنیا میں تیزی سے پھیلنا دیکھتے ہیں۔ گویا خدا تعالیٰ کا ہلال و مرتبہ دنیا میں موجود انسان پر اثر انداز ہو کر ہدایت و نور کی ہمیں منور کرتا ہے۔

حسن بیان: اس شعر میں شاعر انتہائی دلکش انداز میں خدا کی خدائی کا ذکر کیا ہے۔

شعر سو گو ہم تیرے لاکھوں، یاں نالتے رہے ہیں لیکن ٹلانہ ہر گز، دل سے خیال حیرا
نظم کا نام: رب کائنات (حمد) شاعر کا نام: مولانا الطاف حسین حالی

تشریح: اس شعر میں شاعر کہتا ہے کہ اس دنیا میں بہت سے لوگ ہیں جو تیری حکم عدولی کرتے ہیں۔ تیرے نافرمان ہیں اور تیرے ذکر سے غافل ہیں۔ لیکن اے اللہ حیرتی ذات اس قدر جلیل و قدر ہے کہ تیری لاکھ نافرمانیوں کے باوجود ان کے دلوں سے تیری یاد نہیں جاتی۔ جب بھی کوئی مشکل وقت ان پر آجائے تو وہ تجھے یاد کرتے ہیں۔ تیری ذات مشکل کے وقت ان کنہیوں کی پکار سن لیتی ہے۔ اگرچہ یہ لوگ تیری نافرمانیوں اور گناہوں میں ڈوبے ہوئے ہیں تو پھر بھی ان کی مدد کرتا ہے۔ اور ان کی پکار بھی سن لیتا ہے۔ بقول حالی:

تھنہ ہو دلوں پر کیا اور اس سے سوا تیرا اک بندہ نافرماں ہے حمد سرا تیرا

یہ شعر مولانا الطاف حسین حالی کی نظم حمد سے لیا گیا ہے۔ اس نظم میں شاعر اللہ تعالیٰ کی بزرگی بیان کر رہا ہے۔

حسن بیان: اس شعر میں شاعر انتہائی دلکش انداز میں خدا کی خدائی کا ذکر کیا ہے۔

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

شعر ۴۔ پندے سے حیرے کیوں کر، جائے نکل کے کوئی پھیلا ہوا ہے ہر سو، عالم میں جاں تیرا
نظم کا نام: رب کائنات (حم) شاعر کا نام: مولانا الطاف حسین حالی

تقریب: اس شعر میں شاعر کہتا ہے کہ اے اللہ تیری بادشاہت پوری کائنات پر پھیلی ہوئی ہے۔ چھوٹے سے چھوٹے ذرے سے لے کر کہکشاؤں کی بلندیوں تک تیری نظر ہے۔ بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ تو ہم سب کے دلوں کے حالات جانتا ہے۔ تو یہ کہے ممکن ہے کہ کوئی بڑائی کرنے والا تیری پکڑ، تیری گرفت اور تیری نظروں سے بچ سکے۔ اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے:
”میں تمہاری شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہوں۔“

یہ شعر مولانا الطاف حسین حالی کی نظم حمد سے لیا گیا ہے۔ اس نظم میں شاعر اللہ تعالیٰ کی بزرگی بیان کر رہا ہے۔
اس شعر میں شاعر کہتا ہے کہ اے اللہ تیری بادشاہت پوری کائنات پر پھیلی ہوئی ہے۔ چھوٹے سے چھوٹے ذرے سے لے کر کہکشاؤں کی بلندیوں تک تیری نظر ہے۔ تو ہم سب کے دلوں کے حالات تک جانتا ہے، تو یہ کہے ممکن ہے کہ کوئی بڑائی کرنے والا تیری پکڑ، تیری گرفت اور تیری نظروں سے بچ سکے۔ تو ہماری شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے۔ ہر اک چیز پر اے خدا تیری گرفت مضبوط ہے۔

حسن بیان: اس شعر میں شاعر انتہائی دلکش انداز میں خدا کی خدائی کا ذکر کیا ہے۔

شعر ۵۔ ان کی نظر میں شوکت، جتنی نہیں کسی کی آنکھوں میں بس رہا ہے، جن کے جلال حیرا
نظم کا نام: رب کائنات (حم) شاعر کا نام: مولانا الطاف حسین حالی

تقریب: اس شعر میں شاعر کہتے ہیں کہ اے اللہ! تو بہت بلند شان والا ہے۔ تیری عظمت اور شان و شوکت کے جلوؤں کو جس نے پہچان لیا اس کی نظروں میں دنیاوی چیزیں لہنی حیثیت کھودیتی ہیں۔ ایسے لوگوں کے سامنے دنیاوی مال و دولت کوئی حیثیت نہیں رکھتے۔ ان کی ترجیح تیری ذات سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں ہوتی۔ مصیبت کے وقت ایسے مومن لوگ صرف تجھے پکارتے ہیں۔ ہر شے کا مالک و خالق صرف تجھے مانتے ہیں۔

اللہ کی ذات بہت بلند شان والی ہے۔ اور اس کا مقابلہ دنیا کی کوئی چیز نہیں کر سکتی۔ وہ بہت عظیم ہے۔ اس لیے جو لوگ اللہ سے ٹوکا لیتے ہیں ان کے لیے یہ دنیا اپنا نام و مرتبہ کھودیتی ہے۔

شعر ۶: دل ہو کہ جان، تجھ سے، کیوں کر عزیز رکھے دل ہے سو چیز تیری، جاں ہے سواں تیرا
نظم کا نام: رب کائنات (حم) شاعر کا نام: مولانا الطاف حسین حالی

تقریب: اس شعر میں شاعر اللہ سے بے انتہا محبت کا اظہار کرتے ہوئے کہہ رہا ہے کہ اے اللہ تو ہمیں دل و جان سے بھی زیادہ پیارا ہے۔ یہ زندگی تیری عیادی ہوئی نعمت ہے۔ دل کی دھڑکنیں تیری ہی حطا کر دو ہیں۔

=====

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

=====

جان دی ہوئی اسی کی ہے حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

اگر حیرتی راہ میں ہماری جان اور مال کی ضرورت پڑے گی تو ہم بلا جھجک حاضر ہوں گے۔ اور حیرتی راہ میں قربان ہونے کے لیے ہمیشہ تیار رہے گے۔ اے اللہ! تو نے ہی اپنے راہ میں شہید ہونے والوں کے لیے بلند مرتبے کا اعلان کیا ہے۔

ترجمہ: ”اور جو خدا کی راہ میں شہید ہو جائیں انھیں مردہ مت کہو وہ تو زندہ ہے لیکن تمہیں اس کا شعور نہیں۔“
 ”جس درجے کوئی مہقل میں کیا وہ شان سلامت رہتی ہے یہ جان تو آتی جاتی ہے اس جاں کی تو کوئی بہت نہیں۔“

شعر ہے: بیجا گئی میں حالی یہ رنگ آشنائی سن سن کے سر ڈھنیں گے، قال اللہ حالی حیرا
 نظم کا نام: رب کائنات (محمد) شاعر کا نام: مولانا الطاف حسین حالی

تشریح: اس شعر میں شاعر کہتے ہیں کہ اے اللہ تیرا ذکر اتنا دلکش ہے کہ صرف اسی سے دلوں کو سکون ملتا ہے۔ جو لوگ حیرتی یاد سے فاصل ہیں اور تم سے بے تعلق ہیں جب ان کے سامنے حیرا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دلوں میں حیرتی محبت جاگ پڑتی ہے۔ اور وہ سکون حاصل کر لیتے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: بے شک اللہ کے ذکر سے دلوں کو سکون ملتا ہے۔

شاعر کہتے ہیں کہ جب کسی مہقل میں حیرتی حمد پڑھی جاتی ہے تو سننے والوں پر سکون کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے اور وہ بھی حیرتی تحریف کرنے لگتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ترجمہ: سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا مالک ہے۔

بقول شاعر: سب سوتے سے اٹھتے ہی حیرتی تسبیح کرتے ہیں یہ کیسی پر اسرار دعوت ہے مولا کے بچانے میں۔

(تکلیات نظم حالی)

مشق

سوال نمبر 1: مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں:

1۔ شاعر نے عارفوں کی حیرت اور منکروں کے سکتے کا کیا سبب بیان کیا ہے؟

جواب: وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے ہیں جب اللہ تعالیٰ کی قدرتوں اور جلوؤں کا نظارہ کرتے ہیں تو حیرت کے سندر میں ڈوب جاتے ہیں۔ اور کفر پر جب اللہ تعالیٰ کی قدرت کے راز فشاں ہوتے ہیں تو وہ بھی در طر حیرت میں جلا ہو جاتے ہیں۔

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

ب۔ نظم رب کائنات میں اللہ تعالیٰ کی کون سی صفات بیان ہوئی ہیں؟

جواب: اس حمد میں شاعر نے اللہ تعالیٰ کی صفات بیان کرتے ہوئے کہا ہے اللہ تعالیٰ کی ذات اس کائنات کی ہر شے کی خالق مالک اور مجبور ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے، رحیم و کریم ہے اور پوری کائنات کو محیط کئے ہوئے ہے۔

ج۔ کن لوگوں کی نظر میں کسی کی شوکت نہیں چھتی؟

جواب: اللہ تعالیٰ کی عظمت اور شان و شوکت کے جلوہوں کو جس نے پہچان لیا اس کی نظروں میں دنیاوی چیزیں اپنی حیثیت کھو دیتی ہیں۔ ایسے لوگوں کی نظر میں دنیا کی شان و شوکت نہیں چھتی۔

د۔ شاعر نے جان کو کس کا مال کہا ہے؟

جواب: شاعر اللہ سے بے انتہا محبت کا اظہار کرتے ہوئے کہہ رہا ہے کہ اے اللہ تو ہمیں دل و جان سے بھی زیادہ پیارا ہے۔ یہ زندگی تیری ہی دی ہوئی نعمت ہے۔ دل کی دھڑکنیں تیری ہی حاکم رہیں۔

و۔ شاعر نے کس چیز کو رنجِ آشنائی کہا ہے؟

جواب: رنجِ آشنائی سے مراد اللہ تعالیٰ کی قربت حاصل کرنے کی جستجو ہے شاعر کہتے ہیں کہ اے اللہ حیران کن اور متعجب ہے کہ صرف اسی سے دلوں کو سکون ملتا ہے۔ جو لوگ تیری یاد سے غافل ہیں اور تجھ سے بے تعلق ہیں جب ان کے سامنے حیران کن کیا جاتا ہے تو ان کے دلوں میں تیری محبت جاگ پڑتی ہے۔ اور وہ سکون حاصل کر لیتے ہیں۔

و۔ محمد کی تعریف لکھیں؟

جواب: حمد:

ایسی نظم جس میں اللہ تعالیٰ کی تعریف و توصیف بیان کی گئی ہو۔ حمد ایک عربی لفظ ہے، جس کے معنی "تعریف" کے ہیں۔ اللہ کی تعریف میں کہی جانے والی نظم کو حمد کہتے ہیں۔

و۔ اس نظم کا مرکزی خیال تحریر کریں۔

جواب: خواجہ الطاف حسین حالی اللہ تعالیٰ کی حاکمیت اور اس کی صفات بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اللہ ہمارا خالق و مالک ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر شے کا مالک ہے۔ وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ شاعر کہتے ہیں کہ جب کسی مہفل میں تیری حمد پڑھی جاتی ہے تو سننے والوں پر سکون کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے اور وہ بھی تیری تعریف کرنے لگتے ہیں۔ شاعر اللہ سے بے انتہا محبت کا اظہار کرتے ہوئے کہہ رہا ہے کہ اے اللہ تو ہمیں دل و جان سے بھی زیادہ پیارا ہے۔ یہ زندگی تیری ہی دی ہوئی نعمت ہے۔ اللہ کی ذات بہت بلند شان والی ہے۔

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

اور اس کا مقابلہ دنیا کی کوئی چیز نہیں کر سکتی۔ وہ بہت عظیم ہے۔ اس لیے جو لوگ اللہ سے ٹوکا لیتے ہیں ان کے لیے یہ دنیا اپنا نام؛
مرجہ کہو دیتی ہے۔

سوال نمبر 2: درج ذیل تراکیب کے معنی لکھیں اور انھیں اپنے جملوں میں استعمال کریں:

رعبہ جلال ہر عو رعبہ آشنائی اہل حال

جواب:

الفاظ و تراکیب	معنی	جیسے
رعبہ جلال	وہدہ، شان و شوکت عظمت، بزرگی	اللہ تعالیٰ کا خالق کائنات ہونے کی وجہ سے ہر چیز پر رعبہ جلال ہے۔
ہر عو	ہر طرف، ہر سمت	گلاب کے پھولوں کی خوشبو ہر سو پھیلی ہوئی تھی۔
رعبہ آشنائی	واقفیت	یگانگی میں حالی، یہ رعبہ آشنائی سن ن سے سرد نہیں گئے، قال اہل حال حیرا
اہل حال	موسیقی مثلاً۔ جذبہ والے لوگ	وہ اہل حال جو خوش و آشتی میں آئے تھے بلا کی حالت میں یہ کہیں آئے تھے

سوال نمبر 3: مصرعے کی تعریف لکھیں۔

جواب: مصرعے:

مصرعے کے لغوی معنی ہیں دروازے کا ایک پٹ۔ شاعری کی اصطلاح میں شعری ہر سطر کو مصرع کہتے ہیں۔ جس طرح
دروازے کے دونوں پٹ مل کر دروازہ مکمل کرتے ہیں، اس طرح دو ہم وزن مصرعوں سے مل کر شعر مکمل ہوتا ہے۔ شامل نصاب
لغوی ”رپ کائنات“ میں غل چودہ مصرعے ہیں جب کہ اشعار کی تعداد سات ہے۔

سوال نمبر 4: مندرجہ ذیل سوالات کے درست جوابات پر (✓) کا نشان لگائیں:

الف۔ الطاف حسین حالی کے مطابق کون سا بندہ حمد سرا ہے؟

الف۔ گنہگار ب۔ نافرمان ✓ ج۔ نیوکار

ب۔ حالی کے مطابق کون حیرت میں مبتلا ہے؟

الف۔ زہد ب۔ عابد ج۔ عارف ✓ د۔

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

- ج۔ اللہ کی ذات کے حوالے سے کئے کا ذکر کون ہے؟
 الف۔ مکر ✓ ب۔ کافر ج۔ شرک
 د۔ اللہ تعالیٰ کی ذات کا کمال کب سے کامل ہے؟
 الف۔ برسوں سے ب۔ صدیوں سے ج۔ ازل سے ✓
 ر۔ حالی کی شاعری یا کلام عن کر کون سر زدنے گا؟
 الف۔ الملّٰحال ✓ ب۔ الملّٰقال ج۔ الملّٰدونیا
 س۔ مولانا الطاف حسین حالی کی طویل نظم مسدس حالی کا اصل نام کیا ہے؟
 الف۔ طلوع اسلام ب۔ دوزخ اسلام ✓ ج۔ شاہنامہ اسلام

جوابات:

الف۔ ب	ب۔ ج	ج۔ الف	د۔ ج	ر۔ الف	س۔ ب
--------	------	--------	------	--------	------

سوال نمبر 5: مندرجہ ذیل اشعار کی تشریح لکھیں۔

- الف۔ ہے عارفوں کو حیرت اور مکروں کو سکتہ ہر دل پہ چھا رہا ہے، زعب جلال تیرا
 جواب: دیکھیے صفحہ نمبر 167، شعر نمبر ۲۔
 ب۔ ان کی نظر میں شوکت، جتنی نہیں کسی کی آنکھوں میں بس رہا ہے، جن کے جلال تیرا
 جواب: دیکھیے صفحہ نمبر 168، شعر نمبر ۵۔
 ج۔ دل ہو کہ جان، تجھ سے، کیوں کر عزیز رکھے دل ہے سوچیز تیری، جاں ہے سواں تیرا
 جواب: دیکھیے صفحہ نمبر 168، شعر نمبر ۶۔

=====

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

=====

سرگرمی

- قافیہ باہم ہم آواز الفاظ کو کہا جاتا ہے جیسے اثر، سر، سُر وغیرہ۔ شاعری میں قافیے کا استعمال شاعری کو مترنم بنانے کے لیے ہے۔ نظم ”رب کائنات“ کے قوافی تحریر کریں۔
- جواب: کمال، جلال، خیال، ہل، مال، حال

ہدایات برائے اُستادہ

- صحیح تلفظ اور لہجے کے ساتھ نظم خوانی کی جائے۔
- اللہ تعالیٰ کی لامحدود صفات کے بارے میں ذہن نشین کرایا جائے۔
- نظم کے ایک ایک شعر کے مطالب آسان اور سادہ لفظوں میں بتائے جائیں۔
- نظم کا مرکزی خیال اور خلاصہ لکھنے کا طریقہ بتایا جائے۔

2۔ نعت

امیرِ مینائی (۱۸۲۹ء۔ ۱۹۰۰ء)

حالاتِ زندگی:

امیر احمد مینائی نام۔ محفلِ امیر، نکھو میں پیدا ہوئے۔ والد کا نام کریم احمد مینائی نکھوئی تھا۔ عربی اور فارسی کی تعلیم فرنگی محل، نکھو میں حاصل کی۔ ۱۸۵۳ء میں واجد علی شاہ سلطان اودھ کی ملازمت اختیار کی اور دو کتابیں ارشاد السلطان اور ہدایت السلطان تصنیف کر کے پیش کیں۔ تین سال بعد سلطنتِ اودھ ضبط ہو جانے سے بے روزگار ہو گئے۔ ۱۸۵۸ء میں راجپور کی عدالتِ دیوانی کے ملحق مقرر ہوئے۔

فنِ شعر میں مقفر علی خان امیر کے شاگرد تھے۔ موزونی طبع اور علمی استعداد کی بدولت شعر گوئی میں کمال حاصل کر لیا۔ راجپور کی شاعرانہ صحبتوں میں اس فن کو مزید جمالی۔ شاعری میں اعلیٰ استعداد رکھنے کے باعث ادبِ کلب علی خان دہلی راجپور نے انھیں اہتماماً مقرر کیا۔ امیر کی تصانیف میں غزلوں کے دو دیوان مرآۃ الغیب اور منہم خانہ مشہور ہیں۔

محاورہ خاتمہ التیسین (پندرہ سو تیس) کے نام سے پورا دیوان نعتیہ ہے جس سے اُن کا جوشِ عقیدت نمایاں ہوتا ہے۔ امیر کے کلام میں رنگینی اور مرصع کاری نظر آتی ہے۔

(مشکل الفاظ کے معانی)

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
بے کس	جن کا کوئی نہ ہو۔ بے بس	درومند	درد رکھنے والا
رفیق	دوست	سقیم	ظلمی کرنے والا۔ مہکار
شفیق	شفقت کرنے والا	نفل	نریاد بھری آواز
قدر دان	قدر کرنے والا		

مشکل الفاظ کے معانی: ٹیکسٹ بک صفحہ نمبر: 85

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
درومند	درد رکھنے والا	دادگر	انصاف کرنے والا

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

داستان	طویل قصہ کہانی	چیم	وہ بچہ جس کی ماں یا باپ یا دونوں مر گئے ہوں
غم زدوں	رنجیدہ، دکھیا، پریشان حال	چارہ گر	مشکل آسان کرنے والا، کام بٹانے یا کرنے والا، چارہ ساز
قدر رواں	قدر کرنے والا	سقیم	فلطی کرنے والا، گنہگار
بے کس	جس کا کوئی نہ ہو۔ بے بس	بہہ تن	ہر حال میں، ہر وقت
شفیق	شفقت کرنے والا	ناقواں	جس میں اٹھنے کی سکت نہ ہو، ضعیف، کمزور
بے بس	لاچار، مجبور، عاجز	در بدر	سرگرواں، مارے مارے گھومنا، ایک دروازے سے دوسرے دروازے پر
رفیق	دوست	بیس ڈالنا	رجح پہنچانا، برپا کرنا
جانا جاں	بہت محبوب	فلک	آسمان
کرم	عنایت، مہربانی	بشر	انسان، آدمی
عرض	درخواست، گزارش، التجا	ٹنگ	فرشتہ
مہریاں	محبت یا شفقت کرنے والا، مہردی سے پیش آنے والا، شفیق	فغاں	فراہ بھری آواز

اشعار کی تشریح

شعرا۔ دل بردمند کی داستان، نہ کہوں جو تم سے تو کیا کروں
 صہی غم زدوں کے ہو قدر رواں، نہ کہوں جو تم سے تو کیا کروں
 نظم کا نام: نعت شاعر کا نام: امیر احمد جٹاکی

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

تقریر: اس شعر میں شاعر پیارے نبیؐ کی تعریف بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ آپؐ اس قدر رحم دل اور شفیق تھے کہ وہ تمام لوگوں کے دکھ درد میں شریک ہوتے تھے۔ ان کی مشکلات سننے اور ان کا کوئی حل نکالنے۔ انھیں آپؐ تمام لوگوں کے لیے رحمت ثابت ہوئے۔ ارشاد باری تعالیٰ:

اور ہم نے آپؐ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ جو لوگ تمکین ہوتے ان کو حوصلہ دیتے۔ آپؐ اس حد تک رحم دل تھے کہ ایک دفعہ ایک یوزھی کافر عورت جو آپؐ پر روز کوڑا پھینکا کرتی پھاڑ پھنی، آپؐ بہت پریشان ہوئے کہ آج اس عورت نے انھیں ٹک نہیں کیا۔ حضورؐ اس عورت کے گھر گئے تو وہ پھاڑ تھی۔ آپؐ نے اس کی عیادت کی اس کے گھر کی صفائی کی اور اسے کھانا کھلایا تو شاعر کہتے ہیں کہ آپؐ کی شفقت اور رحمت کا سن کر دل کرتا ہے کہ میں بھی پیارے رسولؐ کو اپنے غم سناؤں۔ آپؐ ہر وہی دل کی حوصلہ افزائی جس طرح کرتے، شاعر کہتے ہیں جی چاہتا ہے کہ ہم بھی ان کی محبت حاصل کر سکیں اور ان کو لھنا حال سنا سکیں۔

وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا مراد یہاں غریبوں کی بر لائے والا

معصیت میں غیروں کے کام آنے والا وہ اپنے پرانے کا غم کھانے والا

شعر ۲۔ تمہی بے کسوں کے شفیق ہو، تمہی بے بسوں کے رفیق ہو

جو گزرتی دل پہ ہے جانِ جاں، نہ کہوں جو تم سے تو کیا کروں

نظم کا نام: نعت شاعر کا نام: امیر آحمدی

تقریر: اس شعر میں شاعر پیارے نبیؐ کی تعریف بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ آپؐ بے سہارا اور لاچار لوگوں کی مدد کیا کرتے۔ آپؐ غریبوں کے دلی اور دوست ثابت ہوتے۔ معصیت کے وقت پریشان حال لوگوں کی مدد کیا کرتے۔ آپؐ غریبوں اور مسکینوں کی مرادیں بر لاتے۔ ہر شخص کی غم گساری کرتے۔

سلام اس پر کہ جس نے بے کسوں کی دستگیری کی سلام اس پر کہ جس نے بادشاہی میں فقیری کی
حضورؐ کے آنے سے پہلے عرب معاشرہ جہالت کے گھٹا ٹوپ اندھیروں میں ڈوبا ہوا تھا، جس کی لاشی اس کی بھینس والا
کانوں ہر طرف نافذ تھا غلاموں، غریبوں اور فقیروں کے حقوق بری طرح پامال تھے۔ آپؐ کے آنے سے جہالت کے تمام
اندھیرے ختم ہوئے۔ غریبوں، ضعیفوں اور بے سہارا لوگوں کو حضورؐ کی شفقت اور رفاقت حاصل ہوئی۔ انھیں ان کے حقوق ملے۔

فقیروں کا بچا، ضعیفوں کا مددگار تپسوں کا دلی، غلاموں کا سولا

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

شاعر حضور کی رفاقت اور شفاعت سے اتنا متاثر ہیں کہ وہ چاہتے کہ انھیں حضور کا ساتھ نصیب ہو تاکہ وہ اپنا حال دل پیارے نبیؐ کو سناسکے۔ اور دل کا اطمینان حاصل کر سکیں۔

جیوں تیرے در پر، مردوں تیرے در پر بچی مجھ کو حسرت بچی آرزو ہے

مرے حال پر بھی کرم کرو، جو کروں میں عرض وہ عن تلو

قصی باپ ماں سے ہو مہرباں نہ کہوں جو تم سے تو کیا کروں

نظم کا نام: نعت شاعر کا نام: امیر احمد چٹائی

تشریح: اس شعر میں شاعر میرے نبیؐ سے عقیدہ و محبت کے ساتھ اپنی قننا کا اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اے نبیؐ! میں آپ کی ذات گرامی سے بے حد متاثر ہوں۔ میری محبت اور عقیدت آپ سے بہت زیادہ ہے۔ اس لیے میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھ پر اپنی نظر کرم کریں۔ اور اپنی رہ میں چھینے اور مرنے کی قننائیں۔ شاعر کے لیے یہ دراصل کرم اور نعمت کی بات ہے کہ انھیں حضورؐ سے ملنے کا شرف حاصل ہو سکے۔ اور شاعر اپنا حال دل پیارے نبیؐ کو بھی سناسکے۔ ماں باپ اس دنیا کے سب سے مہرباں رشتہ میں پروئے گئے۔ لیکن شاعر کہتے ہیں کہ آپ کا رشتہ اپنی امت سے ماں باپ سے بھی زیادہ مہرباں ہے۔ شاعر کہتے ہیں کہ میری آرزو ہے کہ میں حضورؐ کو اپنا حال دل نہ ڈاؤر دل کا بوجھ ہلکا کر سکوں کیونکہ ان جیسا شفیق اور رفیق کوئی نہیں۔

اس کرم کا کروں شکر کیسے ادا جو کرم مجھ پہ میرے نبیؐ نے کیا

میں سجا ہوا سرکار کی محفلیں مجھ کو ہر دکھ سے یوں بڑی کر دیا

قصی داد گر ہو جیم کے، قصی چارہ گر ہو سقیم کے

ہر تن ہوں درد میں ناتواں نہ کہوں جو تم سے تو کیا کروں

نظم کا نام: نعت شاعر کا نام: امیر احمد چٹائی

تشریح: شاعر پیارے نبیؐ کی تعریف کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ آپ نے قیہوں کی مدد کی۔ آپ کے آنے سے پہلے عرب لوگ جہالت کے اندھیروں میں گرے ہوئے تھے۔ آپ نے تمام لوگوں کو فصیح ہدایت دکھائی۔ غلاموں، قیہوں، درد سے لاچار لوگوں کو حقوق دلوائے۔ عرب لوگ بے کسوں، بے بسوں، غلاموں، قیہوں اور لاچار لوگوں پر ظلم کے پہاڑ ٹوڑا کرتے۔ ہر کوئی اپنے حقوق حاصل نہ کر سکتا تھا لیکن حضورؐ نے سب لوگوں کو ان کے حقوق و فرائض سے آشنا کر دیا۔ اس طرح قیہوں اور غریبوں کو سہارا ملا۔ عرب معاشرے میں اگر کسی سے چھوٹی سے غلطی سرزد ہو جاتی تو اسے کڑی سے کڑی سزا دی جاتی۔ آپ نے ہر غلطی کی سزا کی ایک حد مقرر کی اور معاشرے کو ظلم، جبر سے بچایا۔ آپ نے مصیبت میں ہر پریشان لوگوں کی مدد کی۔

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

فقیروں کا طبا، ضعیفوں کا مددنی
 قیہوں کا دالی، عیاسوں کا مونی

آپ نے خود درد سہہ کر تمام انسانیت کو رحم اور مہربانی کا سبق دیا۔ آپ نے کزور اور بے سہاروں کو حوصلہ دیا۔
 شاعر کہتے ہیں میری دلی آرزو ہے کہ میں بھی لہنا درد بھرا حال دنیا کو ستاؤں اور ان سے حوصلہ افزائی حاصل کر سکوں۔ تاکہ میرا
 کزور جسم درد سے آزادی حاصل کر سکے۔

سلام اس پر کہ اسرارِ محبت جس نے سمجھائے سلام اس پر کہ جس نے زخم کھا کر پھول برساے

شعر ۵۔ مجھے دردِ بریہ پھر اسے گانہ کبھی یہ راہ پر آئے گا

مجھے نہیں ڈالے گا آسمان، نہ کہوں جو تم سے تو کیا کروں

نظم کا نام: نعت شاعر کا نام: امیر احمد بیانی

تشریح: شاعر پیارے نبیؐ سے مخاطب ہے۔ شاعر کہتے ہیں اسے نبیؐ! میں مصیبتوں میں گمراہ ہوا ہوں۔ میں پریشان حال ہوں۔
 زمانے کی مصیبتوں کی وجہ سے مجھے درد کی ٹھوکریں کھانا پڑتی ہیں۔ میں پریشانیوں میں بری طرح محسوس چکا ہوں۔ میں ان آزمائشوں
 کی وجہ سے اپنی راہ سے ہلک چکا ہوں۔ میں سیدھے راستے پر چل نہیں پا رہا۔ میرا وجود ان مشکلات کے بوجھ سے دب چکا ہے۔
 نبیؐ! آپ تو ہر شخص کے رفیق ہیں۔ آپ تو شفیق ہیں۔ میرا ہی چاہتا ہے کہ اپنے تمام مصائب کا ذکر آپ سے کروں۔ تاکہ میرے
 دل کا بوجھ ہلکا ہو اور میں سکون حاصل کروں۔ کیوں کہ آپ عیسا مہربان اور قدرداں کوئی نہیں۔

دلی درد مند کی دستاں نہ کہوں جو تم سے تو کیا کروں تمہی غم زدوں کے ہو قدرداں، نہ کہوں جو تم سے تو کیا کروں

شعر ۶۔ نہ زمیں مٹے نہ فلک مٹے نہ بشر مٹے، نہ ملک مٹے

نہیں ملے کوئی مری فضاں، نہ کہوں جو تم سے تو کیا کروں

نظم کا نام: نعت شاعر کا نام: امیر احمد بیانی

تشریح: شاعر پیارے نبیؐ سے مخاطب ہے۔ شاعر کہتے ہیں کہ میں لہنا حال دل ہر ایک کو ستانا چاہتا ہوں تاکہ دل کا بوجھ ہلکا کر
 سکوں۔ مگر مجھ پر کوئی مہربان نہیں ہوتا۔ میرے مصائب کے بارے میں کوئی سنا پند نہیں کرتا۔ ہر ایک کو صرف اپنے کام سے
 مطلب ہے۔ میری آواز کوئی سنا پند نہیں کرتا۔ شاعر پیارے نبیؐ کی تعریف میں رطب اللسان ہو کر کہتے ہیں کہ پیارے رسولؐ غم
 زدوں کے قدرداں، بے کسوں کے شفیق اور بے کسوں کے رفیق ہیں۔ آپ ہر شخص کے مصائب سننے اور ان کی دادرگری کرتے۔
 اس لیے شاعر چاہتے ہیں کہ وہ بھی اپنی مشکلات اور آزمائشوں کا ذکر رسولؐ سے کریں کیونکہ آپ مہربان، رحمدل اور شفیق ہیں۔ اور
 وہ ہر درد مند کی آواز کا دستا کرتے۔ انگریز شاعر کے اندر پیارے نبیؐ سے ملنے کی تڑپ موجود ہے۔

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

جھے جس طرف آنکھ جلوہ ہے تیرا
جو ایک سو ہو دل تو دی چار سو ہے
شعر ہے جو ایر دیکھیں نی اوجھر، تو کہوں یہ ہاتھوں کو جو ذکر
کہ تڑپ کو دل کی میں نیم جاں، نہ کہوں جو تم سے تو کیا کروں
نعم کا نام: نعت شاعر کا نام: امیر احمد مینا

تشریح: شاعر نے اپنی ذات سے جڑے رہنے کا شدت سے آرزو مند ہے۔ اور وہ چاہتا ہے زندگی بھر رسول کا خیال اس کے دل میں رہے۔ شاعر دلی خواہش رکھتا ہے کہ وہ رسول سے ملے۔ شاعر کے اندر یہ یاد ہے کہ آپؐ کی تڑپ اس حد تک ہے کہ شاعر چاہے ہیں کہ جب وہ حضورؐ سے ملیں تو ان کے سامنے عاجزی و انکساری سے ہاتھ جوڑے اور ان سے اپنی تڑپ کا ذکر کریں۔ شاعر کہتے ہیں میرے اندر نئی سے لے کا دل اس قدر ہے کہ میری جان ہمیشہ ان کے لیے حاضر ہے۔ آپؐ کی ذات سے امیدوں کے بر آنے کی امید رکھتا اور پھر شفاعت کی تمنا بھی ہر مسلمان کی خواہش ہے۔ وہ محبت میں سرشاری کے عالم میں کہ رہا ہے کہ میری آخری آرزو یہی ہے کہ میں ان حشر میں جب رب ذالجلال کے سامنے پیش ہو تو رحمت و عالم آپؐ کا قرب نصیب ہو۔ شاعر اپنے اس حال کا ذکر رسولؐ سے کرنا چاہتے ہیں۔

تو حسن ہے، نیکان ہے، خوشبو ہے، مہیا ہے
معمور تیرے ذکر سے عالم کی فضا ہے
(صنم خانہ عشق)

مشق

سول نمبر 1: مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں:

الف۔ پہلے شعر میں شاعر حضورؐ کی خدمت میں کیا کہنا چاہتا ہے؟
جواب: شاعر یہ یاد ہے کہ آپؐ کی تعریف بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ آپؐ اس قدر رحم دل اور شفیق تھے کہ وہ تمام لوگوں کے دکھ درد میں شریک ہوتے تھے۔ ان کی مشکلات سننے اور ان کا کوئی مل نکالتے۔ آپؐ کی شفقت اور رحمت کا سن کر دل کرتا ہے کہ میں بھی یہ یادے رسولؐ کو اپنے غم سناؤں۔

ب۔ نعت کے پانچویں شعر میں ”مجھے نہیں ڈالے گا آسمان“ سے شاعر کی کیا مراد ہے؟
جواب: شاعر کہتے ہیں میں پریشانوں میں بری طرح پھنس چکا ہوں۔ میں ان آزمائشوں کی وجہ سے اپنی راہ سے ہٹ چکا ہوں۔ میں سیدھے راستے پر چل نہیں پا رہا۔ میرا وجود ان مشکلات کے بوجھ تلے دب چکا ہے۔ ایسے لگتا ہے جیسے آسمان مجھے نہیں ڈالے گا۔

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

ج۔ شاعر کو زمیں، فلک، بشر اور ملک سے کس بات کا شکوہ ہے؟

جواب: شاعر کہتے ہیں کہ میں اپنا حال دل پر ایک کو سنا چاہتا ہوں تاکہ دل کا بوجھ ہلکا کر سکوں۔ مگر مجھ پر کوئی مہربان نہیں ہوتا۔ میرے مصائب کے بارے میں کوئی سنا پسند نہیں کرتا۔ ہر ایک کو صرف اپنے کام سے مطلب ہے۔ میری آواز کوئی سنا پسند نہیں کرتا۔ شاعر پیارے نبی کی تعریف میں رطب اللسان ہو کر کہتے ہیں کہ پیارے رسولؐ غم زدوں کے قدرداں، بے سکوں کے شفیق اور بے سکوں کے رفیق ہیں۔ آپؐ ہر شخص کے مصائب سنے اور ان کی دادرگری کرتے۔

د۔ نعت کے آخری شعر میں شاعر نے کیا آرزو کی ہے؟

جواب: شاعر نبیؐ کی ذات سے جڑے رہنے کا شدت سے آرزو مند ہے۔ اور وہ چاہتا ہے زندگی بھر رسولؐ کا خیال اس کے دل میں رہے۔ شاعر دلی خواہش رکھتا ہے کہ وہ رسولؐ سے ملے۔ شاعر کے اندر پیارے نبیؐ سے ملنے کی تڑپ اس حد تک ہے کہ شاعر چاہتے ہیں کہ جب وہ حضورؐ سے ملیں تو ان کے سامنے عاجزی و انکساری سے ہاتھ جوڑے اور ان سے اپنی تڑپ کا ذکر کریں۔

و۔ اس نعت میں کون کون سے قافیے استعمال ہوئے ہیں؟

جواب: اس نعت میں دوستان، قدرداں، بے بسوں، مہرباں، ناقواں، آساں، نغماں، خیم جاں قافیہ ہیں۔

ز۔ نعت کی تعریف کریں؟

جواب: نعت: پیغمبر اسلام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحمت، تعریف و توصیف، شامل و خصائص کے نظمیں اندازِ بیاں کو نعت یا نعت خوانی یا نعت گوئی کہا جاتا ہے۔ عربی زبان میں نعت کیلئے لفظ "مدح رسول" استعمال ہوتا ہے۔ نعتیں کہنے والے کو نعت گو شاعر جبکہ نعت پڑھنے والے کو نعت خواں یا شاعر خواں بھی کہا جاتا ہے۔

ح۔ اس نعت کا مرکزی خیال لکھیں؟

جواب: شاعر امیر مینائی نے اس نظم "نعت" میں نہایت ہی محبت بھرے انداز میں حضور ﷺ کی مدح سرائی کی ہے۔ اور آپ ﷺ سے محبت کا اظہار کیا ہے۔ آپ اس قدر رحم دل اور شفیق تھے کہ وہ تمام لوگوں کے دکھ درد میں شریک ہوتے تھے۔ ان کی مشکلات سننے اور ان کا کوئی حل نکالتے۔ ان پر آپ تمام لوگوں کے لیے رحمت ثابت ہوئے۔ کائنات کا ایک ایک ذرہ آپ ﷺ کی تعریف میں مشغول ہے۔ شاعر کی حضور ﷺ سے محبت کی انتہا ہے کہ وہ اس کائنات کی ہر ذی روح کو حضور ﷺ کی شان بیان کرتے ہوئے محسوس کرتا ہے۔ مسلمان ہونے کی حیثیت سے حضور ﷺ پر ایمان لائے بغیر ہمارا ایمان مکمل نہیں ہوتا۔ حضور ﷺ کی محبت ہمارا ایمان کا حصہ ہے۔ آپ ﷺ کی رحمت دونوں عالم کے لیے ہے۔ اس لیے ہر طرف آپ ﷺ کی رحمت ہی نظر آتی ہے۔

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

شاعر نئی کی ذات سے جڑے رہنے کا شدت سے آرزو مند ہے۔ اور وہ چاہتا ہے زندگی بھر رسولؐ کا خیال اس کے دل میں رہے۔ شاعر دلی خواہش رکھتا ہے کہ وہ رسولؐ سے ملے۔ شاعر کے اندر عیارے نئی سے ملنے کی تڑپ اس حد تک ہے کہ شاعر چاہتے ہیں کہ جب وہ حضورؐ سے ملیں تو ان کے سامنے عاجزی و انکساری سے ہاتھ جوڑے اور ان سے اپنی تڑپ کا ذکر کریں۔

ی۔ شاعر کے خیال میں یقیم اور سقیم کے لیے حضورؐ کی ذاتِ بابرکات کی اہمیت رکھتی ہے؟

جواب: شاعر عیارے نئی کی تعریف کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ آپؐ نے قییموں کی مدد کی۔ آپؐ کے آنے سے پہلے عرب لوگ جہالت کے اندھیروں میں گرے ہوئے تھے۔ آپؐ نے تمام لوگوں کو شمعِ ہدایت دکھائی۔ غلاموں، قبیلوں، دروسے لاپار لوگوں کو حقوق دلائے۔ عرب لوگ بے کسوں، بے بسوں، غلاموں، قبیلوں اور لاپار لوگوں پر ظلم کے پہاڑ توڑا کرتے۔ ہر کوئی اپنے حقوق حاصل نہ کر سکتا تھا لیکن حضورؐ نے سب لوگوں کو ان کے حقوق و فرائض سے آشنا کر دیا۔ اس طرح قبیلوں اور غریبوں کو سہارا ملا۔ عرب معاشرے میں اگر کسی سے چھوٹی سے غلطی سرزد ہو جاتی تو اسے کڑی سے کڑی سزا دی جاتی۔ آپؐ نے ہر غلطی کی سزا کی ایک حد مقرر کی اور معاشرے کو ظلم و جبر سے بچایا۔ (سقیم / غلطی کرنے والا، منہگار)

سوال نمبر 2: ردیف کی تعریف بیان کریں، اس نعت میں کون سے الفاظ بطور ردیف استعمال ہوئے ہیں؟

جواب: کسی شعر میں قافیے کے بعد آنے والے ایک جیسے لفظ یا ایک جیسے الفاظ ردیف کہلاتے ہیں۔ اگر غزل کے مطلع میں ردیف موجود ہو تو باقی اشعار کے دوسرے مصرعے میں ردیف آتی ہے، تاہم غیر مرآت بھی ہوتی ہے۔
نعت میں ”کیا کروں“ ردیف ہیں۔

سوال نمبر 3: اس نعت کے حوالے سے شاعر کے احساسات اپنے الفاظ میں بیان کریں۔

جواب: شاعر ہیر مینائی نے اس نظم ”نعت“ میں نہایت ہی محبت بھرے انداز میں حضور ﷺ کی مدح سرائی کی ہے۔ اور آپ ﷺ سے محبت کا اظہار کیا ہے۔ شاعر عیارے نئی سے عقیدہ و محبت کے ساتھ اپنی حنا کا اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اسے نئی! میں آپ کی ذاتِ گرامی سے بے حد متاثر ہوں۔ میری محبت اور عقیدت آپؐ سے بہت زیادہ ہے۔ اس لیے میں چاہتا ہوں کہ آپؐ مجھ پر اپنی نظر کرم کریں۔ اور اپنی راہ میں جینے اور مرنے کی تمنائیں۔ شاعر کے لیے یہ دراصل کرم اور نعت کی بات ہے کہ انھیں حضورؐ سے ملنے کا شرف حاصل ہو سکے۔ اور شاعر اپنا حال دل پیارے نئی کو بھی سنائے۔ ماں باپ اس دنیا کے سب سے مہربان رشتہ میں پروئے گئے۔ لیکن شاعر کہتے ہیں کہ آپؐ کا رشتہ اپنی امت سے ماں باپ سے بھی زیادہ مہربان ہے۔ شاعر کہتے ہیں کہ میری آرزو ہے کہ میں حضورؐ کو اپنا حال دل سناؤ اور دل کا بوجھ ہلکا کر سکوں کیونکہ ان جیسا شفیق اور رقیق کو نہیں۔

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

سوال نمبر 4: مندرجہ ذیل سوالات کے درست جوابات پر (✓) کا نشان لگائیں:

- الف۔ شاعر نے نبی کریم ﷺ کی ذات کو کن کے لیے شفیق قرار دیا ہے؟
الف۔ بھواؤں کے لیے ب۔ قیہوں کے لیے ج۔ بے کسوں کے لیے ✓
ب۔ شاعر کے مطابق حضور ﷺ کی ذات مبارک بے کسوں کی ہے:
الف۔ رحمت ب۔ رفیق ✓ ج۔ نعمت
ج۔ امیر مینائی کے مطابق سقیم کے لیے حضور پاک ﷺ کی ذات ہے:
الف۔ درد مند ب۔ دادر ج۔ چادر گر ✓
د۔ شاعر کے مطابق حضور ﷺ کی ذات کس کے دادر گر ہیں؟
الف۔ حیر کے ✓ ب۔ مسکین کے ج۔ غریب کے
ر۔ شامل نصاب تحت کس شعر مجموعے سے لی گئی ہے؟
الف۔ نجادِ قائم العینین (سیدنا عیسیٰ علیہ السلام) ب۔ منم خانہ عشق ✓ ج۔ مرآۃ الغیب

جوابات:

الف۔ ج	ب۔ ب	ج۔ ج	د۔ الف	ر۔ ب
--------	------	------	--------	------

سرگرمی

۱۔ شعر کی تعریف بیان کریں۔

جواب: شعر:

شعر کا لفظ شعور سے نکلا ہے۔ اصطلاحی معنوں میں لفظ اور خیال کے احتراج کو حسن ترتیب سے بیان کرنے کا نام شعر ہے۔ اس کے لیے وزن بہت ضروری ہے۔ خیال کتنا ہی دلکش کیوں نہ ہو، اگر اس میں وزن نہیں ہے تو وہ شعر نہیں ہو گا۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ شعر کے لیے وزن کی قید ضروری نہیں، لیکن وزن کے بغیر شعر کی تاثیر میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔ شعر کا موسیقی سے گہرا تعلق ہے جس طرح تال کے بغیر موسیقی کا لطف نہیں رہتا اسی طرح وزن کے بغیر شعر بے تاثیر ہو جاتا ہے۔ اس نعت کا ہر شعر با وزن اور لفظ و خیال ہم آہنگ ہیں۔ آپ اس نعت میں سے اپنی پسند کا شعر چن کر کاپی میں لکھیں اور پسندیدگی کی وجہ بیان کریں۔

۲۔ امیر میتائی کی یہ نعت غزل کی ہیئت میں لکھی گئی ہے۔ دوسری شعری ہیئتوں میں بھی نعت لکھی جاتی ہے:

جیسے مثنوی، رباعی، مسدس، مخمس، قطعہ وغیرہ۔ ذیل میں دو نمونے پیش کیے گئے ہیں۔ آپ ان کی ہیئت کا تعین کریں۔

جواب: مسدس چھ مصرعوں کے ایک بند پر مشتمل شاعری کو کہتے ہیں۔ اس کے پہلے چار مصرعے، ہم قافیہ و ہم ردیف ہوتے ہیں۔ پانچواں اور چھٹا مصرع ہم قافیہ و ہم ردیف ہوتے ہیں۔ طویل اور مسلسل معنویت کے لیے اس کا استعمال بہت ہوا ہے۔ سب سے مشہور مولانا حالی کی مسدس مسدس حالی ہے۔
مندرجہ ذیل پیش کردہ دونوں نمونے مسدس کی ہیئت میں لکھے گئے ہیں۔

دو غیبوں میں رحمت لعل پائے دلا

مراویں غریبوں کی بر لائے دلا

معصیت میں غیروں کے کام آنے دلا

دوا پہ پرائے کا فم کھانے دلا

فقیروں کا لجا، ضعیفوں کا دوا

(الطاف حسین حالی)

قیموں کا دوا، غلاموں کا مولیٰ

=====

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

=====

سلام اس پر کہ جس نے بے کسوں کی دنگیری کی
سلام اس پر کہ جس نے بادشاہی میں فقیری کی .
سلام اس پر کہ اسرارِ محبت جس نے سمجھائے
سلام اس پر کہ جس نے زخم کھا کر پھول برسائے
سلام اس پر کہ جس کے گھر میں چاندی تھی نہ سونا تھا
سلام اس پر کہ ٹوٹا بوریا جس کا بچھوٹا تھا
(ماہر القادری)

ہدایات برائے اُستادہ

- نظم خوانی کسی خوش الحان طالب علم سے کرائی جائے۔
- نعت لکھتے ہوئے جس سلیقے اور قرینے کی ضرورت ہے، اس کے ہارے میں بتایا جائے۔

3۔ برسات کی بہاریں

نظیر اکبر آبادی (۱۸۳۰ء۔ ۱۸۳۵ء)

حالات زندگی:

دلی محمد نام، نظیر تخلص، دہلی میں پیدا ہوئے۔ والد کا نام محمد فاروقی تھا۔ ۱۸۶۱ء میں احمد شاہ ابدالی نے جب دہلی پر حملہ کیا تو نظیر آگرہ چلے گئے اور پھر وہیں کے ہو رہے۔ نظیر ہندی اور فارسی کے علاوہ کسی قدر عربی بھی جانتے تھے۔ اس زمانے کے رواج کے مطابق خوش فوہی سے بھی واقفیت رکھتے تھے۔ طبیعت میں قناعت پسندی تھی اس لیے دولت اور مقام و منصب کے حصول کی کوشش نہ کی۔ ابتدا میں مقرر کا سفر کیا اور کسی کتب میں معلم ہو گئے مگر پھر آ کر چلے آئے۔

نظیر کی شاعری کی زبان سادہ اور موضوعات عام ہیں۔ اسی لیے انھیں عوامی شاعر کہا جاتا ہے۔ وہ اپنی قصوں میں موسموں، تہواروں، مناظر فطرت، رسومات اور معاشرتی زندگی کے رنگارنگ پہلوؤں کو پیش کرتے ہیں۔ نظیر اکبر آبادی بنیادی طور پر نظم کے شاعر ہیں۔ ان کی شاعری کے موضوعات، ان کا ہر ایہ اظہار اور زبان اس دیس کی مٹی سے تعلق رکھتے ہیں۔ انھیں ایک عرصے تک قاعدہ سنجیدہ شاعر کے طور پر تسلیم نہیں کیا گیا مگر بعد میں اہل فن نے توجہ کی اور انھیں اردو کے اہم اور بڑے شاعروں کی صف میں جگہ دی گئی۔

(مشکل الفاظ کے معانی)

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
انٹاری	بالا خاند۔ کوٹھا	آسارا	تعمیر کیا۔ دیوار کھڑی کی
پکھیر	پرندہ	پتھر	پتھر۔ پازو
تاب	طاقت	خل نخل	فنگلی کا پانی سے بھر جانا
جھگڑاٹ	برم جھم	گزار	پھولوں کا باغ
لبلباہٹ	خوشی سے جھومنا	نقار	دھڑل جیسا ساز جو گلوئی کے پالے کی طرح ہوتا ہے جس کی کھلی طرف چڑاڑ دیتے ہیں

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

مشکل الفاظ کے معانی: فیکسٹ بک صفحہ نمبر: 88

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
برسات	بارش کا موسم، ٹیٹھ برسنے کا زمانہ	مستی	مذہوشی
بہاریں	بہار کے موسم کا، بہار سے متعلق	ذہو میں	ہنگامہ، غل غبڑا
سبزہ	ہریالی، شادابی، گھاس	جل قفل	خنگلی کا پانی سے بھر جانا
لہلہاہٹ	خوشی سے جھومنا	گزار	پھولوں کا باغ
یونہ	قطرہ	تن	جسم
جھمکات	یوم جھم	ہریالی	سبز تر و تازہ گھاس، ہراپن
قنطرات	پانی نا بوندیں، قطرے	گل	پھول
قماش	قماش کی جمع، کریم، قماش	جھاڑ بوئے	چھوٹے بڑے درخت اور پودے، تل بوئے
نحات	انداز، ڈھنگ، طور طریقہ	درج	طرز، روش، انداز
چمکا	ہوتا	چمک	جھلک، روشنی، تابانی
مست	نئے میں چہرہ، غمور	گرج	بادلوں کے ٹکرانے کی آواز
جھڑی	تیز اور مسلسل بارش	نوبت	حالت، کیفیت

مشکل الفاظ کے معانی: فیکسٹ بک صفحہ نمبر: 89

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
قدرت	خدا تعالیٰ طاقت یا شان خداوندی	ساتھان	دو چھریاں بچھاؤ لیرہ جو مکان یا خیمہ کے آگے دھوپ کی شعاع یا مینہ کی بوچھاڑ سے بچنے کے واسطے ڈال لیجئے ہا
تیز	ایک پر غم جو کہ ترستے کسی قدر بڑا اور عموماً بھورے یا سیاہ رنگ کا ہوتا ہے	چھلنی	کسی چیز میں بہت زیادہ سوراخ ہو جانا

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

سبحان	چاک، ذات الہی	اٹاری	بالا خانہ۔ کوٹھا
ہے	بیابانی جمع، ایک خوبصورت چیز یا نما	کوٹھا	مکان کے اوپر کمرہ، چھت
پنی پنی	چپچپ کی آواز	نہان	آخر کار، بعد میں
مٹیا	ایک پھڑی پرند کا نام، جو نہایت خوش آواز ہوتا ہے	اسارا	قہیر کیا۔ دلچاہہ کھڑی کی
ہکا	ایک آبی پرندہ، ایک آبی دروازہ گردن پرند کا نام جو اکثر پانی کے کنارے پر رہتا ہے اور مچھلیاں پکڑ کر کھاتا ہے	آن لپٹنا	خلاف توقع کسی کا آجانا جو ناگوار ہو، ٹپک کر گرنا
ٹوٹو	بگے کی آواز	کچڑ	گیلی مٹی، دلدل
ہڈ	ایک مشہور خوبصورت پرند کا نام جس کے سر پر تاج ہوتا ہے	پھسنی	چپتی، پھسلنے کی تائیت
حق حق	ہڈ کی آواز	وال	وہاں کا مخف
غامت	شرقی مائل خاکستری رنگ کا کپڑا سے قدرے چھوٹا پرندہ جس کی گردن میں کالی دھاری ہوتی ہے	رہ چلنا	راستے پر چلنا، راستہ طے کرنا
نور نور	غامت کی آواز	پھسلنا	(چپکنے میں سبیل بننا یا ٹھیک کی وجہ سے) عرصہ وغیرہ کا نہ بننا یا سرک جانا
زٹ	بار بار ایک ہی بات کہے جانے کا عمل	سنجھنا	گرتے سے بچنا، محفوظ ہونا
پتھر	پتھر۔ بازو	گھڑی	زمین میں دب جانا، دھسنا
پکھیر	پرندہ	ٹاپ	طاقت

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

آزاد ہونا، ابھرتا	لکھی	جہت سے پانی ٹپکنا، قطروں کا مسلسل گرتا	چٹا
-------------------	------	--	-----

اشعار کی تشریح

شعر ۱۔ ہیں اس ہوا میں کیا کیا، برسات کی بہاریں سبزوں کی لہلہاہٹ، باغات کی بہاریں
 بوندوں کی جھجھکاٹ، قطرات کی بہاریں ہریات کے تماشے، ہر گھٹات کی بہاریں
 کیا کیا چمکی ہیں یارو! برسات کی بہاریں

شاعر کا نام: نظیر اکبر آبادی نظم کا نام: برسات کی بہاریں

تشریح: نظیر اکبر آبادی برسات کے موسم یعنی بارش کے موسم کی منظر کشی کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ جب برسات کا موسم آیا تو ہوا اپنے ساتھ بادل اور گھٹائیں لے آئی اور ہر طرف جل جل ہو گیا۔ درخت، پودے اور سرسبز کھیت برسات سے ڈھل گئے۔ ہوا کے پر سرور جھوکے آتے ہیں تو سرسبز و شاداب کھیت جھوٹے نظر آتے ہیں۔ یوں محسوس ہوتا ہے کہ ہر طرف سرسبزی اور شادابی ہے۔ حد تک ہریالی ہی ہریالی دکھائی دیتی ہے۔ طبیعت میں فرحت سی محسوس ہوتی ہے۔ بارش کے قطرے اسنے خوبصورت دکھائی دیتے ہیں جیسے کسی چیز کے جگمگ کرنے کی کیفیت ہوتی ہے۔ انسانوں اور دوسرے جانداروں میں بے چینی کی کیفیت ختم ہو جاتی ہے۔ جب برسات کا موسم شروع ہوتا ہے تو دور دور تک سرسبزی و شادابی ہوتی ہے۔ مینے کے قطرے سرسبز فرش پر موجوں کی صورت بہاؤ دکھاتے ہیں۔ ایسا لگتا ہے کہ صرف کسی ایک جانب نہیں ہے بلکہ ہر جگہ بھی نظر اٹھائے یہی حسین اور دلربا ہیں۔ ہر طرف برسات کی بہاؤں کی دھوم ہے۔

شعر ۲۔ بادل ہوا کے اوپر، ہومست چھا رہے ہیں جھڑیوں کی مستیوں سے ڈھو میں چھا رہے ہیں
 پڑتے ہیں پانی ہر جا، جل جل بنا رہے ہیں گلزار جھپکتے ہیں، سبز سہ نہا رہے ہیں

کیا کیا چمکی ہیں یارو! برسات کی بہاریں

شاعر کا نام: نظیر اکبر آبادی نظم کا نام: برسات کی بہاریں

تشریح: اس بند میں شاعر نظیر اکبر آبادی نے برسات کے مناظر کی مرقع نگاری کی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ برسات کا موسم شروع ہوتے ہی ہر طرف بادل ہی بادل نظر آنے لگے۔ ہوا کے ساتھ ساتھ مٹھکسور گھٹائیں چھانے لگیں ہوا اس پر بادل ہی بادل چھا گئے۔

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

برسات کے باعث خوب پانی برس رہا ہے۔ کہیں تو گڑھوں میں بے پناہ پانی جمع ہو گیا ہے اور جہاں جگہیں بلند ہیں وہ خشک رہ گئی ہیں۔ بعض مقامات پر جل تھل ایک ہو گئے ہیں۔ باغات میں بارش نے عجیب سا فرش کیا ہے۔ ہرے بھرے پودے چل چل اور پھول پائی سے پیچھے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ شاعر برسات کے حوالے سے بتاتے ہیں کہ باغات اور سبزہ زاروں میں پانی ہی پانی رواں دواں ہے چنانچہ کوئی جگہ ایسی نہیں ہے جہاں پر بارش نہ ہوتی ہو۔

شعر ۱: جنگل سب اپنے تن پر ہریالی بچ رہے ہیں گل پھول جھاڑ بونے، کراہی دج رہے ہیں
 بجلی چمک رہی ہے، بادل گر ج رہے ہیں اللہ کے نقارے نوبت کے بج رہے ہیں

کیا کیا پچی ہیں یادو! برسات کی بہاریں

شاعر کا نام: نظیر اکبر آبادی قلم کا نام: برسات کی بہاریں

تشریح: اس نظم میں شاعر برسات کے موسم کی بات کر رہے ہیں۔ اور برسات کے دوران اور برسات کے بعد فرش آنے والے منظر کی منظر کشی کر رہے ہیں۔ اس شعر میں شاعر کہتے ہیں کہ بارش کے ہوتے ہی جنگل بھی اپنے اور ہریالی سہلوتا ہے اور پورا جنگل بھی براہمرا نظر آنے لگتا ہے۔ شاعر کہتے ہیں کہ پھول، سچے جڑی بوٹی ہر چیز اپنے آپ کو بارش کے وقت دھو لیتی ہے اور صاف ستھری نظر آنے لگتی ہے۔ شاعر کہتے ہیں کہ بارش کے وقت بجلی چمکنے لگتی ہے اور بادل گر جتے ہیں اور یہ تمام چیزیں اللہ تعالیٰ کی قدرت کے ظاہر بھادی ہوتی ہیں۔ پھر وہ اپنے دوستوں کو مخاطب کر کے کہتے ہیں کہ دیکھو یادو! برسات کی کیا کیا بہاریں ہوتی ہیں۔

شعر ۲: کیا کیا رکھے ہیں یارب! سامان تیری قدرت بدلے ہے رنگ کیا کیا، ہر آن تیری قدرت

سب مست ہو رہے ہیں، پہچان تیری قدرت تیرے پکارتے ہیں، سہان تیری قدرت

کیا کیا پچی ہیں یادو! برسات کی بہاریں

شاعر کا نام: نظیر اکبر آبادی قلم کا نام: برسات کی بہاریں

تشریح: اس بندہ میں شاعر برسات کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء اور قدرت و عظمت بیان کر رہا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ باری تعالیٰ! میں ناچھو کس طرح تیری قدرت کو احاطہ قلم میں لاؤں اور بیان کروں، تو نے اس دنیا میں ہمارے لیے بے شمار سامان مہیا کئے ہیں۔ تیری قدرت اتنی بڑی ہے کہ تیری قدرت نے ہر جگہ جلوسے دکھائے ہیں۔ ہر طرف خوبصورت اور دلکش نظارے ہمیں دیتے ہیں۔ شاعر کہتے ہیں کہ انسانوں کی مستی اور دل فریبی تو ایک طرف، برسات کے حسین اور دل فریب مناظر سے لطف اٹھاتے ہوئے تیرے بھی حیرانگی میں مصروف ہو گئے ہیں۔ ان کی زبانوں سے بھی سہانہ رباعی آوازیں بلند ہو رہی ہیں۔ برسات کی بدولت انسان، چرند، پرند سبھی نہال ہیں اور قدرت کی عنایات دیکھ دیکھ کر شہنشاہ خدائی کر رہے ہیں۔ گویا ہر طرف برسات کی بہاروں کی دھوم مچی ہوئی ہے۔

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

شعر ۵۔ بولیں بے بشری، قمری پھرے کو کو
نی بی کرے پیہا، بنگے پھاریں ٹوٹو
کیا ہندوں کی حق حق، کیا فاختوں کی ٹوٹو
سب ڈٹ رہے ہیں تجھ کو، کیا ہنگے کیا پھیرد

کیا کیا چچی ہیں یارو! برسات کی بہاریں

شاعر کا نام: نظیر اکبر آبادی نظم کا نام: برسات کی بہاریں

تشریح: شاعر برسات کے موسم کی مصوری کر رہے ہیں۔ برسات کا موسم ہر طرف چھا گیا ہے۔ ہر ذی روح برسات کے موسم سے خدا شکر ہے۔ موسم بارش سے نہ صرف انسانی دل بہا رہا ہے بلکہ چرند پرند بھی اس موسم کے دلکش و حسین نگاروں سے لطف اندوز ہو رہے ہیں۔

شاعر نے خاص طور پر اس بند میں پرندوں کے حال احوال کا ذکر کیا ہے۔ شاعر کہتے ہیں کہ بارش آنے سے تمام پرندوں کے قلب و جاں کو تروتلہ لگتی ہے۔ برسات کی بدولت بشر اور قمری پرندہ اپنی آواز میں خدا تعالیٰ کی حمد و ثناء کرتے نظر آتے ہیں۔ قمری (فاختہ کی ایک قسم) پرندے کی کو کو سے سارے ماحول میں جشن کا سماں محسوس ہوتا ہے۔ گویا ایسا لگتا ہے کہ بھیریں بھی ان کے ساتھ مل کر جشن موسم برسات منا رہی ہیں۔ ہر طرف سرمستی اور دھوم مچی ہوئی ہے۔

وہ قمریوں کا چار طرف سرو کا جھوم
کو کو کا شور نہالہ حق سرو کی دھوم

اس محفل برسات میں پیہا بھی اپنی بی بی سے اور بنگے اپنی توتو سے چمن کو گماتے ہیں۔ ہر ہندوں کی حق حق اور فاختوں کی ہو ہو سے اس محفل اہل چمن کو اور بھی رونق ملتی ہے۔ گویا ہر کوئی اپنی آواز میں حمد الہی کر رہا ہوتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کا شکر کر رہا ہوتا ہے۔ شاعر کہنا چاہتے ہیں کہ نہ صرف انسان بلکہ چرند پرند بھی موسم بارش سے لطف اٹھاتے ہیں۔ موسم برسات کی وجہ سے ہر طرف جب کر شاں سازیاں ہیں۔ موسم کی دھوم ہر طرف ہے۔ یہ سب قدرت کے کھیل ہیں۔

گمنا سادوں کی کالی تھوم رحمت کو چھلکائے
چمن کا مٹھلیں دامن حمیس خنجر سے بھر جائے

ہوا غمخواریوں سے شاخ بائے گل کو پھٹائے
پیہا محفل اہل چمن ہی ہی سے گمائے

تو پھر تمہی کہو کیوں نہ تمہاری یاد آئے

شعر ۶۔ کوئی پکارتا ہے، لو! یہ مکان چکا
گرتی ہے چھت کی مٹی اور ساہان چکا

چھلتی ہوئی ٹاری، کو ٹھاند ان چکا
باقی تھا اک اسارہ سودہ بھی آن چکا

کیا کیا چچی ہیں یارو! برسات کی بہاریں

شاعر کا نام: نظیر اکبر آبادی نظم کا نام: برسات کی بہاریں

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

تشریح: شاعر برسات کے موسم کی تصویر کشی کر رہے ہیں۔ شاعر نے خاص طور پر مکان کی چھتوں اور دیواروں کو موضوع بند بنا لیا ہے۔ شاعر کہتے ہیں کہ برسات کے موسم میں مکان کی چھتیں پانی سے بھر جاتی ہیں۔ ہر طرف پانی ہی پانی ہو جاتا ہے۔ زیادہ در چھتوں پر پانی کھڑا ہونے سے چھت خراب ہو کر ٹپکنے لگتی ہیں۔ خاص طور پر دیہی علاقوں میں چھتیں پختہ نہ ہونے کی وجہ سے ٹپکنے لگتیں ہیں۔ بچارے مکین بارش کے موسم سے پریشان رہتے ہیں۔ گویا شاعر ایسے لوگوں کی کہانی سن رہا ہے جن کی چھتیں ٹھن یا مٹی کی بنی ہوئی ہیں۔

بنا ہے جو وہ ٹھن کا سناہاں ہے اس وقت آرمین کا اس پر گماں
شاعر کہتے ہیں موسم باراں میں ہر طرف پانی کے پینے کی آواز آتی ہے۔ گویا ہر طرف پانی ہی پانی موجود ہو رہا ہے۔
کئی اچھٹا نیند پانی کے شور سے
بکی جاتی ہیں تالیاں زور سے
نظیر عوامی شاعر ہیں۔ انہوں نے لوگوں کے احساسات و جذبات کو مد نظر رکھ کر یہ بند لکھا ہے۔ بارش کی وجہ سے چھتوں اور دیواروں میں پانی کھڑا ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے ان میں سوراخ ہو جاتے ہیں۔ ان میں سے مٹی گر رہی ہوتی ہے۔ اور پھر بارش
چھت گرنے کا کسی جاغل شور ہو رہا ہے
دیوار کا بھی دھڑکا کچھ ہوش کھو رہا ہے
دور در حویلی والا پر آن رہا ہے
مٹلس سوچ رہا ہے۔ اس میں دل شاد ہو رہا ہے
کاپانی ٹپک ٹپک کر سارے گھر کو خراب کر دیتا ہے۔ بارش کے موسم سے صحن اور بالڈ خانہ بھی نہ بچ سکا۔ ان میں بھی ہر
طرف پانی پانی ہو گیا۔ گویا شاعر مٹلس اور غریب لوگوں کا حال بتا رہا ہے۔
یہ بند محسوس ہے۔ یہ بند حقیقت پسندی، واقعہ نگاری، قلمبازی، روایت سے گریز کی عکاسی کرتا ہے۔ آخری مصرع میں
شاعر نے برسات کی دھوم کا ذکر کیا ہے۔ گویا مناظر برسات سے ماحول کو رونق ملتی ہو۔
شعرے
کچھڑے ہو رہی ہے، جس ہاز میں پھسلتی
مشکل ہوئی ہے واں سے، ہراک کو راہ چلتی
پھسلا جو پاؤں، چکڑی مشکل ہے پھر سنبھلتی
جوتی کر کی تو واں سے، کیا تاب پھر لائیتی
کیا کیا مچی ہیں یارو! برسات کی بہاریں

تشریح: اس نظم میں شاعر برسات کے موسم کی بات کر رہے ہیں۔ پورے برسات کے دوران اور برسات کے بعد پیش آنے والے
منظر کی منظر کشی کر رہے ہیں۔ اس شعر میں شاعر کہتے ہیں کہ بارش کی وجہ سے جو پانی کچھڑ میں جم رہا ہے وہاں سے زمین پھسل
رہی ہے اور اس جگہ سے چلنے میں ہر انسان کو مشکل درپیش ہے شاعر کہتے ہیں کہ اگر بارش کے پانی میں کسی کا پاؤں گھسل گیا اور وہ گر
گیا تو اسے لپٹی چکڑی سنبھالنا مشکل ہو جاتا ہے اور اس کا جو تا بھی وہیں آگیا گم ہو جاتا ہے۔ پھر شاعر اپنے دوستوں کو مخاطب کر کے
کہتے ہیں کہ دیکھو یارو برسات کی کیا کیا بہاریں ہوتی ہیں۔ (نکلیات، نظیر اکبر آبادی)

=====

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

=====

مشق

سوال نمبر 1: مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں:

الف۔ شاعر نے برسات کے کون کون سے منظر بیان کیے ہیں؟

جواب: نظیر اکبر آبادی برسات کے موسم یعنی بارش کے موسم کی منظر کشی کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ جب برسات کا موسم آیا تو ہوا اپنے ساتھ بادل اور گھٹائیں لے آئی اور ہر طرف جل قفل ہو گیا۔ درخت، پودے اور سرسبز کھیت برسات سے داخل ہو گئے۔ ہوا کے پر سرور جھوکے آتے ہیں تو سرسبز شاہاب کھیت جھوٹے نظر آتے ہیں۔ یوں محسوس ہوتا ہے کہ ہر طرف سرسبز اور شاہابی ہے۔ جگہ جگہ ہریالی ہی ہریالی دکھائی دیتی ہے۔ طبیعت میں فرحت سی محسوس ہوتی ہے۔ بارش کے قطرے اچھے خوبصورت دکھائی دیتے ہیں جیسے کسی چیز کے جگہ جگہ کرنے کی کیفیت ہوتی ہے۔ انسانوں اور دوسرے جانداروں میں بے چینی کی کیفیت ختم ہو جاتی ہے۔

ب۔ نظم کے چوتھے بند میں شاعر نے اللہ تعالیٰ کی کن قدرتوں کا ذکر کیا ہے؟

جواب: شاعر کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ میں ناچیز کس طرح حیرت کو احاطہ قلم میں لاکھ اور پہن کروں، ٹوٹنے اس دنیا میں ہمارے لیے بے شمار سامان مہیا کئے ہیں۔ تیری قدرت اتنی بڑی ہے کہ تیری قدرت نے ہر جگہ جلوے دکھائے ہیں۔ ہر طرف خوبصورت اور دلکش نظارے ہمیں دیئے ہیں۔ شاعر کہتے ہیں کہ انسانوں کی مستی اور دل فرمائی تو ایک طرف، برسات کے حسین اور دلنریب مناظر سے لطف اٹھاتے ہوئے تیرے بھی حیرت انگیز معرّف ہو گئے ہیں۔ ان کی زبانوں سے بھی سبحان ربنا کی آوازیں بلند ہو رہی ہیں۔ برسات کی بدولت انسان، چاند، پرندہ سبھی نہال ہیں اور قدرت کی عنایات دیکھ دیکھ کر شاہ خواہی کر رہے ہیں۔ گویا ہر طرف برسات کی بہاروں کی دھوم مچی ہوئی ہے۔

ج۔ نظم میں کن کن پرندوں کے نام آئے ہیں؟

جواب: نظم میں جن پرندوں کا ذکر ہوا ہے وہ درجہ ذیل ہیں: تیر، شمیر، قمری، بگے، ہندو، فاختوں۔

د۔ برسات کے موسم میں مکالوں اور گھروں کی کیا صورت ہوتی ہے؟

جواب: شاعر کہتے ہیں کہ برسات کے موسم میں مکان کی چھتیں پانی سے بھر جاتی ہیں۔ ہر طرف پانی ہی پانی ہو جاتا ہے۔ زیادہ تر چھتوں پر پانی کھڑا ہونے سے چھت خراب ہو کر ٹپکنے لگتی ہیں۔ خاص طور پر دیہی علاقوں میں چھتیں پختہ نہ ہونے کی وجہ سے ٹپکنے لگتی

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

ہیں۔ ہمارے لیکن ہارٹ کے موسم سے پریشان رہتے ہیں۔ گویا شاعر ایسے لوگوں کی کہانی سنا رہا ہے جن کی چھتیں ٹین پائلی کی بنی ہوئی ہیں۔

و۔ نظم کے آخری بند میں شاعر نے کس منظر کو پیش کیا ہے؟

جواب: اس نظم میں شاعر برسات کے موسم کی بات کر رہے ہیں۔ اور برسات کے دوران اور برسات کے بعد پیش آنے والے منظر کی منظر کشی کر رہے ہیں۔ اس شعر میں شاعر کہتے ہیں کہ ہارٹ کی وجہ سے جو پانی کچھڑ میں تھیل ہو گیا ہے وہاں سے زمین حاصل رہی ہے اور اس جگہ سے چلنے میں ہر انسان کو مشکل درپیش ہے شاعر کہتے ہیں کہ اگر ہارٹ کے پانی میں کسی کا پاؤں گھل گیا اور وہ گر گیا تو اسے لٹکی پکڑی سنبھالنا مشکل ہو جاتا ہے اور اس کا جو تا بھی وہیں کہیں گم ہو جاتا ہے۔ پھر شاعر لپٹے دوستوں کو مخاطب کر کے کہتے ہیں کہ دیکھو بدو برسات کی کیا کیا بہاریں ہوتی ہیں۔

و۔ ٹیپ کا مصرع کسے کہتے ہیں؟

جواب: ایسا مصرع جو نظم میں دہرایا جائے ٹیپ کا مصرع کہلاتا ہے۔ شامل نصاب نظم ”برسات کی بہاریں“ میں مصرع ”کیا کیا بگنی ہیں بدو! برسات کی بہاریں“ ٹیپ کا مصرع ہے۔

و۔ ترکیب بند اور ترجیع بند میں کیا فرق ہے؟

جواب: ترکیب بند:

ہر وہ نظم جس کے متحدہ بند ہوں ترکیب بند کہلائے گی۔ ترکیب بند کے آخری شعر کے قوافی اور ردیف مختلف ہوتے ہیں۔

ترجیع بند:

ترجیع بند اور ترکیب بند میں معمولی سا فرق ہے۔ ترجیع بند کا آخری شعر یا مصرع جوں کا توں تمام بندوں میں دہرایا جاتا ہے۔ ترجیع کے لغوی معنی ”توہناتا“ کے ہیں۔ شامل نصاب نظم ”برسات کی بہاریں“ ترجیع بند ہے۔

ی۔ محسن کس نظم کو کہتے ہیں؟

جواب: جس نظم کے ہر بند کے ”پانچ مصرعے“ ہوں اسے محسن کہتے ہیں۔

سوال نمبر 2: نظم ”برسات کی بہاریں“ کا مرکزی خیال لکھیں۔

جواب: نظیر اکبر آبادی برسات کے موسم یعنی ہارٹ کے موسم کی منظر کشی کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ جب برسات کا موسم آیا تو ہوا اپنے ساتھ بادل اور گھٹائیں لے آئی اور ہر طرف جل قفل ہو گیا۔ درخت، پودے اور سرسبز گیہاں برسات سے ڈھل گئے۔ ہوا کے پس پردہ جمونے آتے ہیں تو سرسبز و شاداب گیہاں جھومتے نظر آتے ہیں۔ یوں محسوس ہوتا ہے کہ ہر طرف سرسبزی اور شادابی ہے۔ حد تک ہریالی ہی ہریالی دکھائی دیتی ہے۔ طبیعت میں فرحت سی محسوس ہوتی ہے۔ ہارٹ کے قطرے اتنے خوبصورت

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

دکھائی دیجے ہیں جیسے کسی چیز کے جنگم کرنے کی کیفیت ہوتی ہے۔ انسانوں اور دوسرے جانداروں میں بے چینی کی کیفیت محسوس ہوتی ہے۔ ہر طرف برسات کی بہاروں کی دھوم ہے۔

شاعر کہتے ہیں کہ انسانوں کی مسرت اور دل فریبی تو ایک طرف، برسات کے حسین اور دلچسپ مناظر سے لطف اٹھاتے ہوئے تیر بھی حیرانجی میں مصروف ہو گئے ہیں۔ ان کی زبانوں سے بھی سہانہ رنگا کی آوازیں بلند ہو رہی ہیں۔ برسات کی بدولت انسان، چہرہ پر نہ سبھی نہال ہیں اور قدرت کی حمایت دیکھ دیکھ کر شہ غواہی کر رہے ہیں۔ گویا ہر طرف برسات کی بہاروں کی دھوم مچی ہوئی ہے۔

سوال نمبر 3: مندرجہ ذیل سوالات کے درست جوابات پر (✓) کا نشان لگائیں:

- ۱۔ نظم کے پانچویں بند میں کس کا ذکر ہے؟
الف۔ پریمے ✓ ب۔ ہانور
ج۔ برسات د۔ مناظر
- ۲۔ نظیر اکبر آبادی کی وجہ شہرت کیا ہے؟
الف۔ شاعری ✓ ب۔ مٹی
ج۔ سیاحت د۔ سیاست
- ۳۔ کیا کیا مچی ہیں یاد! برسات کی بہاریں قواعد کی زو سے اس مصرعے کو کیا کہیں گے؟
الف۔ ٹپ کا مصرع ب۔ ٹپ کا مصرع ✓ ج۔ حاصل غزل مصرع
د۔ نظم برسات کی بہاریں جنت کے اعتبار سے کیا ہے؟
- ۴۔ نظم برسات کی بہاریں جنت کے اعتبار سے کیا ہے؟
الف۔ خمس ترکیب بند ب۔ خمس ترجیع بند ✓ ج۔ سدس ترکیب بند
د۔ خمس ترکیب بند
- ۵۔ ایسی نظم جس کے ہر بند میں پانچ مصرعے ہوں، کو کیا کہتے ہیں؟
الف۔ خمس ✓ ب۔ سدس
ج۔ قطع بند د۔ قطع بند
- ۶۔ اردو شاعری میں نظیر اکبر آبادی کو کیا کہا جاتا ہے؟
الف۔ اسلامی شاعر ب۔ روحانی شاعر ج۔ عوامی شاعر ✓
د۔ دلی عمر کس شاعر کا اصل نام ہے؟
- ۷۔ دلی عمر کس شاعر کا اصل نام ہے؟
الف۔ حالی ب۔ بے نظیر شاہ ج۔ نظیر اکبر آبادی ✓
د۔ حالی

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

۸۔ موسموں، تہواروں، مناظرِ فطرت، رسومات جیسے عوامی موضوعات کس شاعر کی شاعری کا اہم حصہ

ہیں؟

الف۔ مرزا غالب ب۔ میر تقی میر ج۔ نظیر اکبر آبادی ✓

جوابات:

۱۔ الف	۲۔ الف	۳۔ ب	۴۔ ب
۵۔ الف	۶۔ ج	۷۔ ج	۸۔ ج

سرگرمی

ذرا اس نظم کو پڑھ کر تقابلی مطالعہ کر کے بتائیں کہ کس شاعر نے برسات کی منظر نگاری بہت عمدہ کی ہے؟ کیوں؟

جو ٹوکھی زمیں پہ ترخ ہوا ٹپکتی ہے بو سوہمی سوہمی سی کما
گرہتے ہیں بادل ، چپکتی ہے برق ہوا صحن کا صحن پانی میں غرق
مٹی نیند اُٹھ پانی کے شور سے بکلی جاتی ہیں ٹالیاں دور سے
ہوا دور سے چلتی ہے بار بار پہنچتی ہے کمرؤں کے اندر پھوار
بنا ہے جو وہ ٹھن کا ساتھی ہے اس وقت آگن کا اس پر گماں
مہا کے طمانچے جو کھائے ہیں آج تو پودے سروں کو جھکائے ہیں آج
چلی آتی ہے بدلیوں کی قطار ہوا کے ہیں گھوڑے پہ بادل سوار
دھواں دھواں اس وقت چھایا ہے ابر فلک پر سیاہ مست آیا ہے ابر
اٹھی شاخ گل سبزے کو چوم کر برستی ہے کیا کیا گھٹا جھوم کر
ہیں آراستہ سبز پوشاں باغ ہوا فصل سے ہر شجر کو فراغ
پکایک رُکی بوند ، ٹھہری ہوا نظر آتی ہے اور ہی کچھ فضا
تروتازہ ہر غل سے شاد کام لبالب ہیں پانی سے تھالے تمام

=====

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

=====

کہیں کوئی چلا رہا ہے کہ ہاں
درا دیکھتا اس گھڑی کا ہاں

(بے نظیر شاہ)

ہدایات برائے اُساتذہ

- نظم غزالی سے قبل شاعر کا تعارف اور اس کی نظم نگاری کا پس منظر بیان کیا جائے۔
- نظم کی تشریح کے دوران الفاظ کے معانی بیان کرنے کے ساتھ ان کے صوتی آہنگ کا ذکر کیا جائے۔
- لفظوں کے ذریعے تصویریں بنانے اور ایک پورا منظر دکھانے کا عمل واضح کیا جائے۔
- نظم کا مجموعی تاثر قلم بند کرنے کا طریقہ سمجھایا جائے۔

4۔ دُعا (مسجدِ قرطبہ میں لکھی گئی)

علامہ محمد اقبالؒ (۱۸۷۷ء-۱۹۳۸ء)

حالاتِ زندگی:

محمد اقبال نام اور شخص اقبال تھا۔ سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ والد کا نام نور محمد اور والدہ کا نام لہام بی بی تھا۔ ابتدائی تعلیم سیالکوٹ میں حاصل کی۔ میٹرک کا امتحان امتیازی حیثیت سے پاس کرنے کے بعد مرے کالج سیالکوٹ میں داخل ہوئے جہاں خوش قسمتی سے انھیں مولوی سید میر حسن ایسے شفیق استاد مل گئے، جن سے انھوں نے بہت فیض حاصل کیا۔ گورنمنٹ کالج لاہور سے اقبال نے فلسفے کے مضمون میں ایم۔ اے کیا۔ یہاں انھیں پروفیسر نامس آرتلز جیسے استاد اور رہنما کی صحبت سے فیضیاب ہونے کا بھرپور موقع میسر آیا۔ گورنمنٹ کالج لاہور میں کچھ عرصہ انھوں نے بطور استاد فرائض انجام دیے مگر علم کی نگین انھیں یورپ لے گئی۔ قیام یورپ کے دوران انھوں نے کیمبرج یونیورسٹی سے پادریٹ لاء کی ڈگری حاصل کی۔ علاوہ ازیں یونیورسٹی، جرمنی سے بی ایچ۔ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ ۱۹۰۸ء میں دو وطن واپس آ گئے اور اپنی شاعری کے ذریعے ملک و قوم کی اصلاح اور بیداری میں مصروف ہو گئے۔

علامہ اقبالؒ نے اردو اور فارسی میں پراثر اور دلنوا انگیز شاعری کی۔ انھوں نے اپنی شاعری کے ذریعے ملتِ اسلامیہ کے تباہ شدہ میں زندگی کی لہر دوڑادی اور اپنے اثر انگیز کام سے عالم اسلام کو گراں خوئی سے بیدار کیا۔

اقبالؒ کی اردو شاعری کی کتابوں میں بانگِ درا، بالِ جبریل اور ضربِ کلیم شامل ہیں۔ ارمغانِ حجاز میں بھی کچھ نظمیں اردو میں ہیں جب کہ اس کا بیشتر حصہ فارسی میں ہے۔ یہ سب مجموعے کلیاتِ اقبال کے نام سے شائع ہو چکے ہیں۔

(مشکل الفاظ کے معانی)

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
اہلِ صفا	نیک لوگ	پرسوز	پردرد
دراغ	نشان۔ زخم	روبرو	آمنے سامنے
سبو	صرافی	شرابِ کہن	پرانی شراب
صبحِ نشور	یومِ حساب کی صبح	کارِ خود کو	عمل، مالی شان و عزتیں
کدو	صرافی۔ پیالہ	لالہ	ایک پھول

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

لامکان	چتوں سے باوراء کائنات	لب آب جو	ندی کا کنارہ
مطلع	سورج نکلنے کی جگہ	نشین	گھونسلہ
لوا	آواز	چمن	حلاش
سر خوش	سرور، مگن، بے خود، مست	سرور	کیف، خوشی، لذت
خسور	سانسے، خدمت میں، بارگاہ میں	لہرائی	رلج، عکرائی، وقت، کائنات

مشکل الفاظ کے معانی: ٹیکسٹ بک صفحہ نمبر: 92

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
لوا	آواز	رد گیر میر	بادشاہوں کا دربار
جگر	کلبا	وزیر	بادشاہ کے ساتھ کام کرنے والا
لہو	خون	گریباں	لباس یا کمرے کا وہ حصہ جو گلے کے نیچے اور چھاتی کے وسط میں ہوتا ہے
اہل صفا	نیک لوگ	مطلع	سورج نکلنے کی جگہ
صحت	ساجھ، تعلق	مہج لشور	یوم حسب کی صبح
نور	روپ، چہرے کی چمک، رنگ	آتش اللہ ہو	مشق حقیقی کی آگ
خسور	سانسے، خدمت میں، بارگاہ میں	سوز	درد
سرور	کیف، خوشی، لذت	تب	حرارت
سر خوش	سرور، مگن، بے خود، مست	دارغ	نشان، زخم
پر سوز	درد بھرا اثر میں ڈوبا ہوا	چمن	حلاش
لالہ	ایک پھول	دیریں	اجڑا ہوا، غیر آباد، تباہ
لب آب جو	ندی کا کنارہ	اجڑے	دیران، مہلے، رونق
رلج و محبت	عشق و محبت کا راستہ	کار و کو	عمل، عالی شان عمارتیں

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

رفیق	ساحر رہے والا، ساھی	شراب کھن	پرانی شراب
آرزو	تمنا، خواہش	جام	پیالا، شراب پینے کا برتن
ظہین	گھولسا	سبُو	صرافی

مشکل الفاظ کے معانی: ٹیکسٹ بک صفحہ نمبر: 93

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
چشم کرم	صرافی یا صحت کی نظر، نگاہ لطف	مگر	فکایت، کھو
ساتیا	اے شراب پلانے والے اے ساتی	لامکاں	جھوٹ سے بار بار کاکات
جلوت	وہ جگہ جہاں تھائی نہ ہو	چار عو	چاروں طرف
سبُو	صرافی	قلندہ	حقیقت، علم و حکمت
غلوت	تھائی	حرفِ تمنا	وہ لفظ جس میں تمنا کا اظہار پایا جائے
کدو	صرافی، پیالہ	زور برد	آسنے سامنے
جھوٹ	کسی چیز کی حد سے زیادہ دھن ہونا، دلچسپ پن		

اشعار کی تشریح

شعر ۱۔ ہے یہی مری نماز، ہے یہی میرا وضو مری نواؤں میں ہے، میرے جگر کا لہو

نظم کا نام: دعا شاعر کا نام: علامہ محمد اقبال

تشریح: اقبال نے یہ نظم اس وقت لکھی جب 1932ء میں گول کاغذ رس میں شرکت کے لیے لندن گئے۔ تو وہیں سے فراغت کے بعد انھوں نے ہسپانیہ کا دورہ بھی کیا۔ مسلمان سلاطین نے قرطبہ کو اپنا دارا حکومت قرار دیا تھا۔ زیر شرح نظم علامہ اقبال نے قرطبہ کی جامع مسجد میں بیٹھ کر تحقیق کی۔ یہ مسجد مسلمانوں کے زوال کے بعد عیسائی حکمرانوں نے گرہا میں تبدیل کر دی تھی۔ اس لیے کے اثرات اقبال کی نظم میں بہت واضح موجود ہیں۔

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

شاعر نے اس شعر میں عشق حقیقی کا ذکر کیا ہے۔ شاعر اللہ تعالیٰ سے محبت و عقیدت کا اظہار کر رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے اپنے تعلق اور رابطے کا ذکر کر رہے ہیں۔ چنانچہ وہ کہتے ہیں جب میرا اللہ تعالیٰ سے تعلق اتنا مضبوط اور پختہ ہے اور اس پر توکل ہے تو میرا عشق حقیقی اس ذات سے انتہا پر پہنچ جاتا ہے۔ تو ایسی کیفیت میں جب میں خدا سے آہو فریاد کرتا ہوں تو میری ذات کا ایک ایک حصہ رب کائنات سے رابطے میں ہوتا ہے۔ شاعر نے مہافذ آرائی سے کلام میں خوبصورتی اور دلکشی پیدا کی ہے۔ یعنی شاعر نے صنعت مہافذ استعمال کرتے ہوئے کہا ہے کہ میرا عشق و محبت رب کائنات سے اس قدر ہے کہ میں جب اللہ کے سامنے اپنی دعا کرتا ہوں تو میرے جگر کا لہو بھی فریاد میں ڈھل جاتا ہے۔ یہی آہو فریاد میری نماز اور وضو کا روپ دھار گئی ہے۔ یعنی شاعر کا کھل وجود رب سے تعلق استوار کرنے میں لگن ہے اور شاعر ہر وقت اس تعلق کو پختہ کرنے میں سر مست رہتے ہیں۔ اس طرح شاعر عبادت الہی میں شہمک ہو کر حق بندگی ادا کرتے ہیں۔

جہیں سجدہ کرتے ہی کرتے گئی
حق بندگی ہم ادا کر چلے
شعر ۲۔ صحبتِ اعلیٰ صفا، نور و حضور و سرور
سر خوش دہر سوز ہے، لالہ لب آہنجو
نظم کا نام: ذہ
شاعر کا نام: علامہ محمد اقبال

تشریح: اس شعر میں اقبال کہتے ہیں کہ صاف و پاکیزہ محبت سے قلب انسان چلا پاتا ہے۔ یعنی پاکیزہ اور محبت سے بھرے لوگوں کی محبت سے انسان قلبی اطمینان حاصل کرتا ہے۔ محبوب کی حضوری کے ساتھ کیف و سرور کی صورت ملتی ہے۔ اس عالم دنیاگی میں عاشق کو ہر طرف محبوب ہی کی صورت دکھائی دینے لگتی ہے۔ وہ دنیا جہاں کی ہر چیز سے غافل ہو جاتا ہے اور اسے دنیا کی کوئی پروا نہیں رہتی۔

دکھائی دے ہو ما کہ بے خود کیا
ہمیں آپ سے بھی جدا کر چلے
اس شعر کو اگر وسیع معنوں میں لے تو اس میں دراصل عشق حقیقی کا بیان ہے۔ جو لوگ اللہ کی معرفت پالیتے ہیں انہیں پر کیف و سرور کی ایسی حالت طاری ہوتی ہے کہ وہ دنیا کی لذتوں سے دست کش ہو جاتے ہیں۔ اور اپنا سارا وقت یاو الہی میں بسر کرتے ہیں۔ ان کے جسم کو یاو الہی سے بالکل اسی طرح تڑپنا لگی ملتی ہے جس طرح نہر کے کنارے لانے کا پھول ہر اتار بہتا ہو اور ندی کی لہریں اسے ہمیشہ تازگی، سرخوشی اور سوز بخشی رہتی ہو۔

سردیا گل آکھ میں چپے نہیں
دل پہ ہے نقش اس کی رحمتی بہت
شعر ۳۔ رباو محبت میں ہے، کون کسی کا رفیق
ساتھ مرے رہ گئی، ایک مری آرزو
نظم کا نام: ذہ
شاعر کا نام: علامہ محمد اقبال

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

تشریح: شاعر نے ربو محبت میں آنے والی مشکلات اور مصائب کا ذکر کیا ہے۔ شاعر کہتے ہیں محبت کی راہ میں چلنا کوئی آسان کام نہیں یہ عشق و عاشقی کی راہیں نہایت سنگارخ ہیں ان پر بڑے صبر اور حوصلے کے ساتھ چلنا پڑتا ہے۔

عاشقی صبر طلب اور تمنا چاہتا ہے دل کا کیا رنگ کروں، خون جگر ہونے تک
شاعر کہتے ہیں ان بے چینی اور بے قراری کی کیفیت میں کوئی کسی کا ساتھ دینے کے لیے تیار نہیں ہوتا۔ اس کے برعکس لوگ ایسے عاشقوں کی زندگیوں میں مزید مشکل بنا دیتے ہیں۔

تاریکی میں خدا رہتا ہے سایہ بھی انسان سے آخری مصرعے میں شاعر اداسی کا ذکر کرتے ہیں کہ جب ان دشمن حالات میں میرا ساتھ کسی نے نہ دیا تو میری خواہشات میرے دل کے اندر ہی دہلی رہ گئی۔ میں اپنے جذبات اور احساسات کسی کو نہ بتا سکا۔ اس طرح میرے دل میں آرزوؤں کا انبار لگ گیا۔

ان حسرتوں سے کہہ دو کہیں اور جا سیں اتنی جگہ کہاں ہے دل داغ دار میں
شعر ۴۔ میرا دشمن نہیں، درگم میرا وزیر میرا دشمن بھی تو، شاہنشاہ دشمن بھی تو
نظم کا نام: دعا شاعر کا نام: علامہ محمد اقبال

تشریح: یہ شعر شاعر کی روحانی کیفیت کے بارے میں بتانے کے لیے عمدہ ثبوت بنیں کرتا ہے۔ علامہ اقبال کی شعر و شاعری میں عشق حقیقی کا بھاد کر ہے۔ انھوں نے شاعری کے ذریعے ملت اسلامیہ کے تن مردہ میں زندگی کی لہر دوڑادی اور اپنے اثر انگیز کلام سے عالم اسلام کو گراں خوابی سے بیدار کیا۔ شاعر کہتے ہیں کہ اے رب کائنات مجھے امیری یا غریبی سے کوئی سروکار نہیں۔ میری منزل اور میری راہ منزل تیری ذات ہے۔

چٹا نہیں نظروں میں یاں خلعتِ سلطانی کھلی میں مگن اپنی رہتا ہے گدا حیرا
دراصل شاعر روحانی کیفیت کے اعلیٰ درجہ پر فائز ہیں۔ اقبال عشق حقیقی میں سرمست ہیں۔ دراصل جو لوگ خدا تعالیٰ کی معرفت پا لیتے ہیں وہ دنیا کی لذتوں سے بے نیاز ہو جاتے ہیں۔ دیدار الہی کی آرزو انھیں ہر وقت بے قرار رکھتی ہے، ان کے لیے دنیاوی مال و دولت کوئی سنی نہیں رکھتے۔ وہ دنیا کی ہر شے پر خدا کی ذات کو ترجیح دیتے ہیں۔

ان کی نظر میں شوکتِ جنت نہیں کسی کی آنکھوں میں بس رہا ہے، جن کے حلال حیرا
شعر ۵۔ تجھ سے گریباں مرا، مطلع صبح نشور تجھ سے مرے سینے میں آتشِ اللہ ہو
نظم کا نام: دعا شاعر کا نام: علامہ محمد اقبال

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

تشریح: شاعر اس شعر میں اپنے اندر عشق حقیقی کے شعلے اور اللہ کے بھڑکنے کا ذکر کر رہے ہیں۔ علامہ اقبال خدا تعالیٰ سے خطاب ہو کر اس ذات کا شکر بجالا رہے ہیں کہ رب کائنات حیرالاکھ شکر ہے تو نے میرے دل کو اپنے عشق کی آگ سے روشن کیا ہے۔ شاعر نے صنعت مبالغہ استعمال کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ آگ قیامت کے روز بھڑکنے والی آگ سے کم نہیں ہے۔ میرے دل کے اندر ہمیشہ اللہ کی ذات رہتی ہے۔ میرے سینے کو خدا کی یاد سے نور در در حاصل ہوتا ہے۔

میں اس کو کعبہ دہت خانے میں کیوں وضو کرنے لگوں میرے ٹولے ہوئے دلی ہی کے اندر ہے مقام اس کا
شاعر کہتے ہیں کہ میرے دل کا پر نور ہونا غالباً اسی وجہ سے کہ میرا دل "اللہ ہو" کی حرارت کی آماجگاہ بنا ہوا ہے۔ میرا دل ہر وقت اللہ کے ذکر سے معلق رہتا ہے۔

دونوں جہاں کہاں میری وسعت کو پائے میرا دل ہے جہاں تو مانگے
شعر ۶۔ تجھ سے میری زندگی، سوز و تب و درد و داغ ٹوٹی میری آرزو، ٹوٹی میری جستجو
نظم کا نام: ڈراما شاعر کا نام: علامہ محمد اقبال

تشریح: شاعر نے اپنی روحانی کیفیت اور عشق حقیقی کا بیان دیا ہے۔ شاعر کہتے ہیں کہ اے اللہ! اگرچہ میری زندگی میں بہت کٹھن حالات ہیں لیکن میری زندگی سوز و درد کے علامہ بھی پُر روشنی ہے۔ میری زندگی نور سے ہمراہ ہے۔ مصیبت بھی راحت فرا ہو گئی ہے تیری آرزو درجہ ہو گئی ہے۔ اور میری زندگی روشنی کا مظہر بنی ہوئی ہے۔ کیونکہ تو میرے دل میں ہمیشہ رہتا ہے۔ جب اے رب کائنات کوئی مشکل حالات آجاتے ہیں تو ذکر سے میرے قلب کو اطمینان حاصل ہو جاتا ہے۔ شاعر اللہ تعالیٰ کی محبت کے طالب ہیں۔ خدا تعالیٰ ایسے میکش (شراب پینے والا) کو کبھی تھکے لب نہیں رکھتا۔ اس لیے ہر وہ شخص جو ذکر خدا میں مگن ہو جاتا ہے تو محبت سے سرشار ہر شخص کو خدا کی محبت فراہم کی جاتی ہے۔

پہنچتا ہے ہر میکش کے آگے دو جام اس کا کسی کو تھکے لب رکھتا نہیں ہے لفظو عام اس کا
اقبال کہتے ہیں اے اللہ! تیری میرے عشق میں آرزو بن کر رہا ہوا اور یہی جذبہ جستجو کا حامل بن جاتا ہے۔ میری آرزو ہے کہ تیری معرفت کو پاس کروں۔

کبھی اے حقیقت شکر نظر آگیاں مجھ میں کہ ہزاروں سجدے تپ رہے تیری جبینا ہے نیاز میں
شعر ۷۔ پاس اگر ٹو جنیں، شہر ہے دریاں تمام ٹو ہے تو آباد ہیں، اجڑے ہوئے کاغذ کو
نظم کا نام: ڈراما شاعر کا نام: علامہ محمد اقبال

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

تشریح: اے آقا! حیرے ذکر سے ہی اس جہاں کو رونق ملتی ہے۔ جہاں حیرا ذکر کیا جاتا وہ جگہیں آباد اور ذمہ کی سے بھرپور گنتی ہیں۔ اسی طرح جب دل حیرے ذکر میں نکلے تو آباد رہتا ہے۔ اور اطمینان حاصل کرتا ہے۔
 ترجمہ: اور بے شک خدا کے ذکر سے ہی دلوں کو سکون ملتا ہے۔

اس کے برعکس جو دل یا بزم حیرے یاد سے غافل رہے تو وہ اجڑے ہوئے جن میں تبدیلی ہو جاتی ہے۔ حیرے یاد کے بغیر ہر مودرانی ہی بے الٰہی نظر آتی ہے۔ تو شاعر عظام دینا چاہتے ہیں کہ خدا کے ذکر سے کبھی غافل نہ ہو۔

غافل خدا کی یاد میں مت بھول زندگی اپنے تئیں بھلا دے اگر بھلا سکے

خدا کی یاد میں اپنے آپ کو گم کر دے اور غرور و عزت سے احتساب کر کے صرف اس کی رضا طلب کر۔ شاعر کہتے ہیں کہ اے اللہ! جب مجھے حیرے قدرت کا احساس ہوتا ہے تو اجڑے ہوئے مخلقات اور سلسلہ گلی کو سچے بھی آباد اور خوش نظر آتے ہیں۔ مراد یہ کہ قرب الٰہی سے دلوں کو تروتازگی ملتی ہے اور انسان عظمت و بلندی سے ہم کنار ہوتا ہے۔ اس کے برعکس حشر الٰہی اور اس کی معرفت نہ ہو تو ہر معاملہ اجاز و مسلمان بن کر رہا جاتا ہے۔

تمہ سے گریاں میرا مطلع صبح نشور تمہ سے میرے سینے میں آتش، اللہ ہو

شعر ۸۔ بھر وہ شراب کہن مجھ کو عطا کر کہ میں ڈھونڈ رہا ہوں اُسے، توڑ کے جام و سہو

نغمہ کا نام: دعا شاعر کا نام: علامہ محمد اقبال

تشریح: شاعر حشر حقیقی میں سرشار قرب الٰہی کا طلب گار ہے۔ اقبال اللہ تعالیٰ سے خطاب ہو کر کہتے ہیں کہ اے اللہ حیرے ذات کو پانے کے لیے ہم نے دنیا کے تمام رنم و درونج سے کنارہ کشی کر لی۔ انھوں نے جدید تہذیب کے تمام لوازمات سے قطع تعلق کر لیا ہے۔ وہ اللہ سے فریاد کر رہے ہیں اے رب ذوالجلال تو اپنا قرب عطا کر دے۔ مجھے وہی جذبہ حشر سے نواز دے جو میرے اسلاف کا ورثہ ہے۔

کبھی اے حقیقت بکھر نظر آجاس مجاز میں کہ ہزاروں سہلے تیرے وہ حیرے جن میں بے نیاز میں

شاعر کہتے ہیں میں سب کچھ چھوڑ کر حشر الٰہی میں جذب ہو چکا ہوں۔ اے اللہ اب تو اپنی محبت کی شراب مجھے عطا کر دے۔ شاعر اللہ کی حاش میں مصروف ہیں۔ گویا شاعر اللہ کی معرفت حاصل کرنے کی جستجو کر کے اپنی ذات کو حیرہ روحانی کیفیت سے سرشار کر کے کھڑا ہوا ہے۔

اللہ سے عرفان جلی کی دعا مانگ اے ذوقِ نظر، اور لڑا، اور کھڑ جا

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

مر ۹۔ چشم کرم ساقیا! دیر سے ہیں منتظر جلو توجوں کے سبؤ، خلوجوں کے کدو

نظم کا نام: دعا شاعر کا نام: علامہ محمد اقبال

ترج: یہ شعر بھی اپنے موضوع کے اعتبار سے پچھلے شعر کا تسلسل ہے۔ جس میں خدا تعالیٰ سے دعا کی گئی ہے کہ اے اللہ حیرتی لہر کرم کے طلبگار ہیں ہم۔ ہر کوئی چاہے وہ لوگ جو درویش صفت ہیں یا وہ لوگ جو متمتع ہیں، امیر ہو یا غریب، انفرض ہر طبقے کا سان حیرتی معرفت کو پالینا چاہتا ہے۔ کیونکہ تیری ذات بلند و بالا ہے۔ تو سب کا سننے والا ہے۔ ہر انسان چاہتا ہے کہ تو اس سے راضی ہے اس پر رحم کرے کیونکہ تیرے رحم کے بغیر ہر شخص لاچار اور بے بس ہے۔ جب تک ہم پر تیرے کرم کی نوازش نہیں نہ ہوگی بے شک ہم بے چین رہیں گے۔ شاعر خدا تعالیٰ سے فریاد کر رہے ہیں کہ اے اللہ مجھے اپنی محبت عطا کر۔ عشق حقیقی میں سرشار، امر کہتے ہیں کہ اس دنیا کے انسان اللہ کی فکر کرم کے محتاج ہیں۔ اس لیے اے اللہ! ان لاچاروں اور بے بسوں پر اپنی حمایت کر۔ رہی نعمتوں کی ہدیش سے نواز۔

مر ۱۰۔ بچتا ہے ہر ایک میکش کے آگے دو جام اس کا کسی کو تھک لب رکھتا نہیں لطف عام اس کا

نظم کا نام: دعا شاعر کا نام: علامہ محمد اقبال

ترج: اس شعر میں اقبال کا لہجہ قدرے تبدیل ہو گیا ہے۔ یہاں وہ مالک حقیقی سے گلہ کر رہے ہیں کہ اے اللہ حیرتی ذات تو مکان ہے یعنی تیرے لیے تو کوئی حد نہیں ہے۔ پر اے میرے مالک یہ دنیا جس میں تو نے انسان کو اپنا خلیفہ بنا کر بھیجا ہے وہ چاروں ف سے گہری ہوئی ہے یعنی اے رب تو نے ہمیں اس مختصر کائنات کے علاقے تک محدود کر دیا ہے۔ دراصل شاعر اس دنیا کے رود ہونے پر تالہ و شیدہ کر رہے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ اے اللہ حیرتی تو افلاک و کائنات پر اہار و داری ہے لیکن مجھ جیسے ناچیز اس دنیا میں بے اختیار پیچھے گئے ہیں۔ گویا شاعر دنیاوی مشکلات پر شکوہ کر رہے ہیں کہ انسان اس دنیا میں بے اختیار ہونے کی وجہ سے بہت سے امتحانات اور تکلیف حالات سے گزر رہا ہے۔ انفرض اس دنیا میں مصائب اور آزمائشوں سے گزرنے کی وجہ سے شاعر کی زبان پر وہ نظر آتا ہے۔

مر ۱۱۔ تیرے آزاد بندوں کی نہ یہ دنیا نہ وہ دنیا یہاں مرنے کی پابندی وہاں چھینے کی پابندی

نظم کا نام: دعا شاعر کا نام: علامہ محمد اقبال

ترج: اس شعر میں شاعر کہتے ہیں کہ فلسفہ اور شعر کی تعریف مختصر آتی ہی ہے کہ ان کی وساطت سے اپنی دلی تمنا کا اظہار کمال نہیں کیا جاسکتا بلکہ یہاں بھی علامتوں کا سہارا لیا جاتا ہے۔ عام مشاہدہ ہے کہ لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ شاید شعر و شاعری سے ایک

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

شاعر کھل کر اپنے جذبات و احساسات کا تذکرہ کرتا ہے حالانکہ اس کے برعکس ہوتا ہے کیونکہ شعر و شاعری میں وزن، بحر، ردیف اور قافیہ وغیرہ کا خیال رکھنا بہت ضروری ہوتا ہے۔

بازگ تھے کہیں رنگ گل و بوئے سخن سے جذبات کہ آداب کے سانچے میں ڈھلے ہیں

خاموش اے دل! بھری محفل میں چلانا نہیں اچھا ادب پہلا قرینہ ہے محبت کے قرینوں میں

اگر اس شعر کو وسیع معنوں میں دیکھیں تو معلوم ہوتا ہے کہ اس میں بہت گہرا بیجا نام پوشیدہ ہے۔ یعنی اگر یہ دنیا ایک فلسفہ اور شعر کی مانند ہے تو انسان اس دنیا کا شاعر ہے۔ اُسے اس دنیا میں تو اذن برقرار رکھنے کے لیے اپنے احساسات و جذبات کو چھپانا پڑتا ہے۔ وہ مکمل طور پر کھل کر کبھی بھی اپنے حقائق و احساسات کسی کو بتا نہیں سکتا۔

(بال جبریل)

مشق

سوال نمبر ۱: مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جواب لکھیں:

الف۔ علامہ اقبال نے اس نظم میں کس آرزو کا اظہار کیا ہے؟

جواب: شاعر نے اپنی روحانی کیفیت اور مشق حقیقی کا بیان دیا ہے۔ شاعر کہتے ہیں کہ اے اللہ! اگرچہ میری زندگی میں بہت کٹھن حالات ہیں لیکن میری زندگی سوز و درد کے علاوہ بھی پُر رونق ہے۔ میری زندگی نور سے بھرپور ہے۔ معصیت بھی راحت فرا ہو گئی ہے تیری آرزو رہنا ہو گئی ہے۔ اور میری زندگی روشنی کا مظہر بنی ہوئی ہے۔ کیونکہ تو میرے دل میں ہمیشہ رہتا ہے۔ جب اے رب کائنات کوئی مشکل حالات آجاتے ہیں تو ذکر سے میرے قلب کو اطمینان حاصل ہو جاتا ہے۔ شاعر اللہ تعالیٰ کی محبت کے طالب ہیں۔ خدا تعالیٰ ایسے میکش (شراب پینے والا) کو کبھی تک لب نہیں رکھتا اس لیے ہر وہ شخص جو ذکر خدا میں مگن ہو جاتا ہے تو محبت سے سرشار ہر شخص کو خدا کی محبت فراہم کی جاتی ہے۔

ب۔ علامہ اقبال کی نظم 'دعا' کے دوسرے شعر میں کس طرف اشارہ کیا گیا ہے؟

جواب: دوسرے شعر میں اگر وسیع معنوں میں لے تو اس میں دراصل مشق حقیقی کا بیان ہے۔ جو لوگ اللہ کی معرفت پالیتے ہیں ان پر کیف و سرور کی ایسی حالت طاری ہوتی ہے کہ وہ دنیا کی لذتوں سے دست کش ہو جاتے ہیں۔ اور اپنا سارا وقت پاؤ الہی میں بسر

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

کرتے ہیں۔ ان کے جسم کو یاد الہی سے بالکل اسی طرح ترو تازگی ملتی ہے جس طرح نہر کے کنارے لانے کا پھول لہرا تا رہتا ہو اور ندی کی لہریں اسے ہمیشہ تازگی، سرخوئی اور سوز بخشی رہتی ہو۔

ج۔ علامہ اقبالؒ کی نظم ”ذُعا“ کا مرکزی خیال لکھیں؟

جواب: نظم میں عشق حقیقی کا تذکرہ ہے کہ اللہ سے ہندے تعلق اس طرح سے قائم کرو کہ اس سے تعلق قائم کرنے میں آپ کی کھل کوشش ہو۔ خدا سے عشق انسان کو ہمیشہ گلاب کے پھول کی مانند ترو تازہ رکھتا ہے۔ عشق حقیقی کی جستجو خود اکیلے ہی انسان کو کرنی پڑتی ہے اس راہ میں کوئی کسی کا ساتھ نہیں دیتا جن کے دل اللہ کی یاد سے منور ہو جاتے ہیں انہیں دنیاوی آسائش کی کوئی پروا نہیں رہتی۔ اللہ کی یاد سے ہر جگہ پر رونق ہو جاتی ہے۔ خدا سے فریاد ہے کہ وہ اپنا کرم اور محبت ان لوگوں کو عطا کرے جو سب کچھ چھوڑ کر اس کی راہ پر چل رہے ہیں۔

د۔ علامہ اقبالؒ اپنی نظم ”ذُعا“ میں کیا پیغام دینا چاہتے ہیں؟

جواب: خدا سے عشق ہر مشکل کا حل ہے۔ جو لوگ اللہ سے تعلق استوار رکھتے ہیں ان کے لیے یہ دنیا کوئی معنی نہیں رکھتی۔

و۔ علامہ اقبالؒ کی اس نظم کا پس منظر کیا ہے؟

جواب: اقبالؒ نے یہ نظم اس وقت لکھی جب 1932ء میں مول کا فرس میں شرکت کے لیے لندن گئے۔ تو وہاں سے فراغت کے بعد انھوں نے ہسپانیہ کا دورہ بھی کیا۔ مسلمان سلاطین نے قریبہ کو لہنا دارا حکومت قرار دیا تھا۔ زیر شرح نظم علامہ اقبالؒ نے قریبہ کی جامع مسجد میں بیٹھ کر تخلیق کی۔ یہ مسجد مسلمانوں کے زوال کے بعد عیسائی حکمرانوں نے گرجا میں تبدیل کر دی تھی۔ اس لیے کے اثرات اقبالؒ کی نظم میں جانتا ہوا موجود ہیں۔

سوال نمبر 2: مندرجہ ذیل الفاظ و تراکیب کے معانی لکھیں:

مُصِیبت	آبجو	لُغِیْن	ضَمِج لُغور	جُسْتَجُو
کاخ و کُو	جام و سبو	ساقیا	لامکاں	حرفِ تمنا

جواب:

الفاظ و تراکیب	معانی
مُصِیبت	رِفاقت، ساتھ
آبجو	ندی، تال، نہر

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

لشیں	آشپز، مسکن، مکان
شیخ لشور	شیخ محشر، روزِ قیامت
بجستہ	دھوئے کا عمل، حلاش۔
کار و کو	عمل اور کلی کو ہے۔
جام و سید	جام اور صراحی
ساقیا	شراب پلانے والا۔
لامکاں	خدا کا عرش
حرفِ تمنا	وہ لفظ جس میں تمنا کا اظہار پایا جائے۔ وہ لفظ جس میں خواہش کا اظہار پایا جائے۔ خلا کا ش، اے کاش وغیرہ

سوال نمبر 3: نظم اور غزل میں کیا فرق ہے؟

جواب: نظم: نظم سے مراد ایسا صنفِ سخن ہے جس میں کسی بھی ایک نپیل کو مسلسل بیان کیا جاتا ہے۔ نظم میں موضوع اور ہیئت کے حوالے سے کسی قسم کی کوئی پابندی نہیں۔ اس کی مثال یہ ہے کہ ہمارے ہاں نظمیں مثنوی اور غزل کے انداز میں لکھی گئی ہیں۔ جدید دور میں نظم اور نثر کی مراحل سے گزرتے ہوئے آج کی حالتوں میں تقسیم ہو چکی ہے، جس کی پانچ بنیادی قسمیں ہیں:

1۔ پابند نظم 2۔ نظم معراہ 3۔ آزاد نظم 4۔ تثری نظم 5۔ یک مصرعی نظم

غزل:

لغت میں غزل کے معنی "مورتوں سے باتیں کرنا" اصطلاح میں غزل شاعری کی وہ قسم ہے جس میں حسن و عشق کے موضوعات اور تجربات پیش کیے جاتے ہیں۔ غزل کے لہجے میں موسیقی اور ترم کے عناصر ہوتے ہیں۔ غزل میں مخصوص علامتیں ہوتی ہیں جو غزل کو دوسری اصناف سے ممتاز کرتی ہیں۔ غزل میں حسن و عشق کے ساتھ ساتھ تصوف، اخلاق اور حیل و کائنات کے مضامین بھی ملتے ہیں۔

مطلع: مطلع کے معنی نکلنے کی جگہ یا نکلنے کے ہیں۔ اصطلاح میں غزل یا قصیدے کے پہلے شعر کو مطلع کہا جاتا ہے۔

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

مقطع: مقطع کے لغوی معنی ختم کرنے یا کاٹنے کے ہیں، اصطلاح میں مقطع غزل کے آخری شعر کو کہا جاتا ہے، جس میں شاعر اپنا ٹھکانہ استعمال کرتا ہے۔ جس شعر میں شاعر اپنا ٹھکانہ استعمال نہ کرے اسے غزل کا آخری شعر کہا جائے گا، مقطع نہیں۔

سوال نمبر 4: نظم خیال کے تسلسل کی وجہ سے اردو شاعری کی ایک اہم صنف ہے۔ غزل کے برعکس نظم کے اشعار موضوع کے اعتبار سے ایک دوسرے سے جڑے ہوتے ہیں۔ اسے غزل سمیت کسی بھی ہیئت میں لکھا جاسکتا ہے۔ علامہ اقبال کی یہ نظم غزل کی ہیئت میں لکھی گئی ہے۔ جو اس کے قافیوں سے ظاہر ہے۔ تاہم اس پر دیے گئے عنوان نے اسے غزل سے الگ کر دیا ہے۔ اس کے پہلے شعر میں ”وضو“ اور ”لبو“ کے قافیے آئے ہیں۔

(i) کنایہ: کنایہ کے معنی حقیقی اشارے یا پوشیدہ بات کے ہیں۔ الفاظ کا یہ استعمال جس میں الفاظ لغوی معنی سے الگ کوئی معنی دیتے ہیں اور اس سے لغوی معنی بھی مراد لیے جاسکتے ہوں اسے کنایہ کہتے ہیں۔ کنائے کی مختلف صورتیں ہو سکتی ہیں:

صفت اہل صفاء اور دستور و فردوس سرخوش و پر سوز ہے، نالہ لب آبجو
یہاں اہل صفا کی محبت اور آبجو اور لالے کی قربت کا کنایہ استعمال ہوا ہے۔

(ii) کنایہ کجید: جب ایک شخص یا چیز سے بہت سی منفی صفات کی چامیں اور ان تمام صفتوں سے موصوف بھی مراد ہو۔ مندرجہ بالا شعر میں نور، حضور اور سرور کی خاصیتیں اہل صفا کی محبت کی دین قرار دی گئی ہیں۔ جس طرح لالے میں بقی ہوئی ندی کی قربت میں سرگوشی اور پر سوزی کی صفات پیدا ہو جاتی ہیں۔

(iii) تصریح: کنائے کی وہ قسم جس میں موصوف مذکور نہ ہو جیسے:

بحر وہ شراب کہیں مجھ کو عطا کر کہ نہیں
اصو طرہ ہوں اُسے، توڑ کے جام و سہو
یہاں شراب کہیں صفت کے طور پر آیا ہے لیکن موصوف مذکور نہیں ہے۔

(iv) رمز: اگر کنائے میں واسطے بہت نہ ہوں لیکن پوشیدگی تھوڑی سی ہو تو اسے رمز کہتے ہیں جیسے:

سیاہی سونہر کی گئی، دل کی آرزو نہ گئی
ہمارے جامد کہن سے سے کی بوند گئی

1۔ ربّ کائنات

خواجہ الطاف حسین حالی (۱۸۳۷ء۔ ۱۹۱۴ء)

حالاتِ زندگی:

خواجہ الطاف حسین حالی کے مختصر حالاتِ زندگی حصہ نثر میں بیان ہو چکے ہیں۔ نثر نگاری کے ساتھ ساتھ شاعری میں بھی حالی کا مرتبہ بہت بلند ہے۔ وہ اردو ادب کے چھ بزرگ ترین معرلوں اور محسنوں میں سے ہیں۔ ان کی شاعرانہ حقیقت کا دائرہ سب سے زیادہ وسیع اور جملہ اصنافِ سخن پر محیط ہے۔ انھوں نے غزل گوئی میں ایک نئی روایت کی بنیاد رکھی۔ مولانا الطاف حسین حالی نے جدید اردو شاعری، تنقید اور سوانح نگاری میں گراں قدر خدمات سر انجام دیں۔ نثر کے علاوہ مولانا حالی کی اہم تصانیف میں نظم حالی، دیوانِ حالی، مسدسِ حالی (مرد و جزا اسلام) شامل ہیں۔ حالی نے رباعیات و قطعات، قصائد اور نظمیں بھی لکھیں۔ ان کی طویل نظم مسدسِ حالی مسلمانوں کی مذہبی، تہذیبی اور علمی زندگی کا مرتبہ ہے جس کا مقصد مسلمانوں میں قومی بیداری کا شعور پیدا کرنا تھا۔ حالی کی دیگر نغموں میں شکوہ بہند، مناجاتِ بیوہ اور چپ کی داد خاص اہمیت کی حامل ہیں۔

حالی کی شاعری میں سادہ بیانی اور حقیقت نگاری پائی جاتی ہے۔ انھوں نے مرثیہ شاعری کی جو خصوصیت بیان کی ہے، اس میں سادگی، اصلیت اور جوش کا ہونا ضروری ہے۔ حالی کی زندگی میں مسدس کے علاوہ ان کے کلام کے دو مجموعے مجموعہ نظمِ حالی اور دیوانِ حالی شائع ہوئے۔

(مشکل الفاظ کے معانی)

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
آشتی	واجبیت	اہر	وہ زمانہ جس کی انتہاء ہو
آزل	وہ زمانہ جس کی ابتدا نہ ہو	الہِ حال	صوفی منش۔ جذب والے لوگ
حائل	حالت۔ کیفیت	شکوہ	حیرت یا دکھ سے بے حس و حرکت ہو جانا
قال	ترانہ سے کچھ کہنا		

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

مشکل الفاظ کے معانی: ٹیکسٹ بک صفحہ نمبر: 82

معنی	الفاظ	معنی	الفاظ
گرفت	پھنسا	کمل، تمام	کامل
ہر طرف، ہر سمت	ہر نحو	دو زمانہ جس کی ابتدا نہ ہو	ازل
دنیا، جہان	عالم	حیرت انگیز بات، الوہی بات، عروج	کمال
عزت و شان، دبدبہ، رعب	شوکت	دو زمانہ جس کی انتہا نہ ہو	ابد
جانچ میں پورا اثر یا مناسب یا اچھا لگنا	چنا	عظمت، بزرگی، بڑائی	جلال
ہر وقت تصور میں رہنا، خیال میں رہنا	آنکھوں میں رہنا	عارف کی جمع، پہچاننے والا، جاننے والا، واقف، اللہ کو پہچاننے والا	عارفوں
اجنبیت، بیگانہ پن، ناواقفیت	بیگانگی	حیرانی، تعجب	حیرت
واقفیت	آشنائی	خدا سے انکار کرنے والا، انکار کرنے والا	مکر
حوسے میں آکر جھومنا، لطف میں سر ملانا، وجد کرنا، سرشار ہونا	سر ڈھنیں گے	حیرت یا دھک سے بے حس و حرکت ہو جانا	سکتہ
زبان سے کچھ کہنا	قال	غالب آجاء، ہر طرف اثر انداز ہونا، سایہ کرنا، پھیلانا	چھانا
صوتی منٹل۔ جذبہ والے لوگ	الہی حال	دبدبہ، شان و شوکت	رعب
		تھول نہ کرنا، تسلیم نہ کرنا، نہ ماننا	جلا

شاعر کا تعارف

(صنف: نظم: قصیدہ) شاعر: مولانا الطاف حسین حالی

شاعر مولانا الطاف حسین حالی کے اندازِ کلام کی چند خصوصیات:

- 1: سادہ زبان کا استعمال: مولانا الطاف حسین حالی نے اپنے کلام میں استہانی سادہ اور عام فہم زبان کا استعمال کیا ہے۔
- 2: مقصدیت: حالی کے کلام میں مقصدیت پائی جاتی ہے۔ ان کی تمام نظموں کا موضوع زیادہ تر مذہبی، اخلاقی اور اصلاحی ہے۔
- 3: حقیقت کا عنصر: حالی کی شاعری میں اصلیت اور حقیقت کا عنصر غالب نظر آتا ہے۔

نظم حمد کا مرکزی خیال:

اس نظم میں شاعر مولانا الطاف حسین حالی نے اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کرتے ہوئے اس کی چند صفات کا ذکر کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کامل، مالک، جمیل، جلیل، اور محیط ہے۔ جو شخص ایک بار اللہ کا جلوہ دیکھ لے پھر اسے کسی دوسرے کی شان و شوکت متاثر نہیں کر سکتی۔ بشریت کی بنا پر اگر انسان تمام حقوق اللہ اولہ کر پائے تو پھر بھی اپنے خدا کی محبت اس کے دل میں سائی رہتی ہے۔

اشعار کی تشریح

شعر ۱۔ کامل ہے جو ازل سے، وہ ہے کمال میرا باقی ہے جو ابد تک، وہ ہے جلال میرا

نظم کا نام: ربّ کائنات (حمد) شاعر کا نام: مولانا الطاف حسین حالی

تشریح: اس شعر میں شاعر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا وجود کامل اس دنیا کے آغاز سے پہلے کا ہے اور اسی کے اختتام کے بعد بھی قائم رہے گا۔ اللہ تعالیٰ اپنی ذاتِ اصالت میں مکمل اور پورے رہے۔ ہر شے فنا ہو جائے گی۔ اگر کوئی چیز باقی رہے گی تو وہ ذاتِ صرف اللہ تعالیٰ کی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات بے عیب ہے۔

اس شعر میں شاعر اللہ کی تعریف بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا وجود کامل اس کائنات کے آغاز سے ہے اور اس کے اختتام کے بعد بھی قائم رہے گا۔ ہر شے فنا ہو جائے گی اگر کوئی چیز ہمیشہ باقی رہے گی تو وہ اے اللہ میری ذات، میری قدرت کا جلوہ اور شان و شوکت ہے۔ اے اللہ تو ایک ماہر کارِ نگر ہے۔ اور میری قدرت کے کارخانے میں کوئی خامی نہیں ہے۔

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

حسن بیان: یہ شعر مولانا الطاف حسین حالی کی نظم حمد سے لیا گیا ہے۔ اس نظم میں شاعر اللہ تعالیٰ کی بلند شان بیان کر رہا ہے۔ اس شعر میں شاعر انتہائی دلکش انداز میں اللہ کی صفت کامل کا ذکر کیا ہے۔

شعر ۲۔ ہے عارفوں کو خیرت اور مکرروں کو سکتہ ہر دل پہ چھا رہا ہے، ز عجب جلال تیرا
نظم کا نام: رب کائنات (حمد) شاعر کا نام: مولانا الطاف حسین حالی

تشریح: اس شعر میں شاعر اللہ تعالیٰ کی بلند شان بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ حیرے حسن و جمال کا رعب و دبدبہ اس قدر شان والا ہے کہ ہر کوئی اس سے مرعوب ہو جاتا ہے۔ یہ شعر مولانا الطاف حسین حالی کی نظم حمد سے لیا گیا ہے۔ اس نظم میں شاعر اللہ تعالیٰ کی بلند شان بیان کر رہا ہے۔

اس شعر میں شاعر اللہ تعالیٰ کی بلند شان بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ اے اللہ حیرے حسن و جمال کا رعب و دبدبہ اس قدر شان والا ہے کہ ہر کوئی اس سے مرعوب ہو جاتا ہے۔ وہ لوگ جو تجھ پر ایمان لاتے ہیں جب تیری قدرت کے جلووں کا نظارہ کرتے ہیں تو خیرت کے سمندر میں ڈوب جاتے ہیں۔ اور کفار جو تیرا انکار کرتے ہیں تیری خدائی کو دیکھ کر ان پر بیہوشی کی حالت طاری ہو جاتی ہے، کہ اگر اتنا بڑا نظام کائنات بہترین طریقے سے چل رہا ہے تو اس نظام کو چلانے والی ہستی کتنی عظیم ہوگی۔ شاعر کہتا ہے کہ خدا کے مگر بھی حیران و پریشان ہو جاتے ہیں جب وہ اللہ تعالیٰ کا نام و مرتبہ اس دنیا میں تیزی سے پھیلنا دیکھتے ہیں۔ گویا خدا تعالیٰ کا ہلال و مرتبہ دنیا میں موجود انسان پر اثر انداز ہو کر ہدایت و نور کی ہمیں منور کرتا ہے۔

حسن بیان: اس شعر میں شاعر انتہائی دلکش انداز میں خدا کی خدائی کا ذکر کیا ہے۔

شعر سو گو ہم تیرے لاکھوں، یاں نالتے رہے ہیں لیکن ٹلانہ ہر گز، دل سے خیال حیرا
نظم کا نام: رب کائنات (حمد) شاعر کا نام: مولانا الطاف حسین حالی

تشریح: اس شعر میں شاعر کہتا ہے کہ اس دنیا میں بہت سے لوگ ہیں جو تیری حکم عدولی کرتے ہیں۔ تیرے نافرمان ہیں اور تیرے ذکر سے غافل ہیں۔ لیکن اے اللہ حیرتی ذات اس قدر جلیل و قدر ہے کہ تیری لاکھ نافرمانیوں کے باوجود ان کے دلوں سے تیری یاد نہیں جاتی۔ جب بھی کوئی مشکل وقت ان پر آجائے تو وہ تجھے یاد کرتے ہیں۔ تیری ذات مشکل کے وقت ان کنہیوں کی پکار سن لیتی ہے۔ اگرچہ یہ لوگ تیری نافرمانیوں اور گناہوں میں ڈوبے ہوئے ہیں تو پھر بھی ان کی مدد کرتا ہے۔ اور ان کی پکار بھی سن لیتا ہے۔ بقول حالی:

تھنہ ہو دلوں پر کیا اور اس سے سوا تیرا اک بندہ نافرماں ہے حمد سرا تیرا

یہ شعر مولانا الطاف حسین حالی کی نظم حمد سے لیا گیا ہے۔ اس نظم میں شاعر اللہ تعالیٰ کی بزرگی بیان کر رہا ہے۔

حسن بیان: اس شعر میں شاعر انتہائی دلکش انداز میں خدا کی خدائی کا ذکر کیا ہے۔

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

شعر ۴۔ پندے سے حیرے کیوں کر، جائے نکل کے کوئی پھیلا ہوا ہے ہر سو، عالم میں جال تیرا
نظم کا نام: رب کائنات (حم) شاعر کا نام: مولانا الطاف حسین حالی

تقریب: اس شعر میں شاعر کہتا ہے کہ اے اللہ تیری بادشاہت پوری کائنات پر پھیلی ہوئی ہے۔ چھوٹے سے چھوٹے ذرے سے لے کر کہکشاؤں کی بلندیوں تک تیری نظر ہے۔ بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ تو ہم سب کے دلوں کے حالات جانتا ہے۔ تو یہ کہے ممکن ہے کہ کوئی بڑائی کرنے والا تیری پکڑ، تیری گرفت اور تیری نظروں سے بچ سکے۔ اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے:
”میں تمہاری شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہوں۔“

یہ شعر مولانا الطاف حسین حالی کی نظم حمد سے لیا گیا ہے۔ اس نظم میں شاعر اللہ تعالیٰ کی بزرگی بیان کر رہا ہے۔
اس شعر میں شاعر کہتا ہے کہ اے اللہ تیری بادشاہت پوری کائنات پر پھیلی ہوئی ہے۔ چھوٹے سے چھوٹے ذرے سے لے کر کہکشاؤں کی بلندیوں تک تیری نظر ہے۔ تو ہم سب کے دلوں کے حالات تک جانتا ہے، تو یہ کہے ممکن ہے کہ کوئی بڑائی کرنے والا تیری پکڑ، تیری گرفت اور تیری نظروں سے بچ سکے۔ تو ہماری شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے۔ ہر اک چیز پر اے خدا تیری گرفت مضبوط ہے۔

حسن بیان: اس شعر میں شاعر انتہائی دلکش انداز میں خدا کی خدائی کا ذکر کیا ہے۔

شعر ۵۔ ان کی نظر میں شوکت، جتنی نہیں کسی کی آنکھوں میں بس رہا ہے، جن کے جلال حیرا
نظم کا نام: رب کائنات (حم) شاعر کا نام: مولانا الطاف حسین حالی

تقریب: اس شعر میں شاعر کہتے ہیں کہ اے اللہ! تو بہت بلند شان والا ہے۔ تیری عظمت اور شان و شوکت کے جلوؤں کو جس نے پہچان لیا اس کی نظروں میں دنیاوی چیزیں لہنی حیثیت کھودیتی ہیں۔ ایسے لوگوں کے سامنے دنیاوی مال و دولت کوئی حیثیت نہیں رکھتے۔ ان کی ترجیح تیری ذات سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں ہوتی۔ مصیبت کے وقت ایسے مومن لوگ صرف تجھے پکارتے ہیں۔ ہر شے کا مالک و خالق صرف تجھے مانتے ہیں۔

اللہ کی ذات بہت بلند شان والی ہے۔ اور اس کا مقابلہ دنیا کی کوئی چیز نہیں کر سکتی۔ وہ بہت عظیم ہے۔ اس لیے جو لوگ اللہ سے ٹوکا لیتے ہیں ان کے لیے یہ دنیا اپنا نام و مرتبہ کھودیتی ہے۔

شعر ۶: دل ہو کہ جان، تجھ سے، کیوں کر عزیز رکھے دل ہے سو چیز تیری، جاں ہے سوا مال تیرا
نظم کا نام: رب کائنات (حم) شاعر کا نام: مولانا الطاف حسین حالی

تقریب: اس شعر میں شاعر اللہ سے بے انتہا محبت کا اظہار کرتے ہوئے کہہ رہا ہے کہ اے اللہ تو ہمیں دل و جان سے بھی زیادہ پیارا ہے۔ یہ زندگی تیری عیادی ہوئی نعمت ہے۔ دل کی دھڑکنیں تیری ہی حطا کر دو ہیں۔

=====

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

=====

جان دی ہوئی اسی کی ہے حق تو یہ ہے کہ حق ادا ہو

اگر حیرتی راہ میں ہماری جان اور مال کی ضرورت پڑے گی تو ہم بلا جھجک حاضر ہوں گے۔ اور حیرتی راہ میں قربان ہونے کے لیے ہمیشہ تیار رہے گے۔ اے اللہ! تو نے ہی اپنے راہ میں شہید ہونے والوں کے لیے بلند مرتبے کا اعلان کیا ہے۔

ترجمہ: ”اور جو خدا کی راہ میں شہید ہو جائیں انہیں مردہ مت کہو وہ تو زندہ ہے لیکن تمہیں اس کا شعور نہیں۔“
 ”جس درجے کوئی مقل میں کیا وہ شان سلامت رہتی ہے یہ جان تو آتی جاتی ہے اس جاں کی تو کوئی بہت نہیں۔“

شعر: بیگانگی میں حالیؔ یہ رنگ آشنائی سن سن کے سر ڈھنیں گے، قال اللہ حالی حیرا
 نظم کا نام: رب کائنات (محمد) شاعر کا نام: مولانا الطاف حسین حالی

تشریح: اس شعر میں شاعر کہتے ہیں کہ اے اللہ تیرا ذکر اتنا دلکش ہے کہ صرف اسی سے دلوں کو سکون ملتا ہے۔ جو لوگ حیرتی یاد سے فاصل ہیں اور تم سے بے تعلق ہیں جب ان کے سامنے حیرا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دلوں میں حیرتی محبت جاگ پڑتی ہے۔ اور وہ سکون حاصل کر لیتے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: بے شک اللہ کے ذکر سے دلوں کو سکون ملتا ہے۔

شاعر کہتے ہیں کہ جب کسی محفل میں حیرتی حمد پڑھی جاتی ہے تو سننے والوں پر سکون کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے اور وہ بھی حیرتی تحریف کرنے لگتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ترجمہ: سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا مالک ہے۔

بقول شاعر: سب سوتے سے اٹھتے ہی حیرتی تسبیح کرتے ہیں یہ کیسی پر اسرار دعوت ہے مولاؔ کے بچانے میں۔

(تکلیفات نظم حالی)

مشق

سوال نمبر 1: مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں:

1۔ شاعر نے عارفوں کی حیرت اور منکروں کے سکتے کا کیا سبب بیان کیا ہے؟

جواب: وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے ہیں جب اللہ تعالیٰ کی قدرتوں اور جلوؤں کا نظارہ کرتے ہیں تو حیرت کے سندر میں ڈوب جاتے ہیں۔ اور کفار پر جب اللہ تعالیٰ کی قدرت کے راز فشاں ہوتے ہیں تو وہ بھی در طر حیرت میں جلا ہو جاتے ہیں۔

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

ب۔ نظم رب کائنات میں اللہ تعالیٰ کی کون سی صفات بیان ہوئی ہیں؟

جواب: اس حمد میں شاعر نے اللہ تعالیٰ کی صفات بیان کرتے ہوئے کہا ہے اللہ تعالیٰ کی ذات اس کائنات کی ہر شے کی خالق مالک اور مجبور ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے، رحیم و کریم ہے اور پوری کائنات کو محیط کئے ہوئے ہے۔

ج۔ کن لوگوں کی نظر میں کسی کی شوکت نہیں چھتی؟

جواب: اللہ تعالیٰ کی عظمت اور شان و شوکت کے جلوہوں کو جس نے پہچان لیا اس کی نظروں میں دنیاوی چیزیں اپنی حیثیت کھو دیتی ہیں۔ ایسے لوگوں کی نظر میں دنیا کی شان و شوکت نہیں چھتی۔

د۔ شاعر نے جان کو کس کا مال کہا ہے؟

جواب: شاعر اللہ سے بے انتہا محبت کا اظہار کرتے ہوئے کہہ رہا ہے کہ اے اللہ تو ہمیں دل و جان سے بھی زیادہ پیارا ہے۔ یہ زندگی تیری ہی دی ہوئی نعمت ہے۔ دل کی دھڑکنیں تیری ہی حاکم رہیں۔

و۔ شاعر نے کس چیز کو رنگِ آشنائی کہا ہے؟

جواب: رنگِ آشنائی سے مراد اللہ تعالیٰ کی قربت حاصل کرنے کی جستجو ہے شاعر کہتے ہیں کہ اے اللہ حیراؤ کر اتحاد کھنکھ ہے کہ صرف اسی سے دلوں کو سکون ملتا ہے۔ جو لوگ تیری یاد سے غافل ہیں اور تجھ سے بے تعلق ہیں جب ان کے سامنے حیراؤ کر کیا جاتا ہے تو ان کے دلوں میں تیری محبت جاگ پڑتی ہے۔ اور وہ سکون حاصل کر لیتے ہیں۔

و۔ محمد کی تعریف لکھیں؟

جواب: حمد:

ایسی نظم جس میں اللہ تعالیٰ کی تعریف و توصیف بیان کی گئی ہو۔ حمد ایک عربی لفظ ہے، جس کے معنی "تعریف" کے ہیں۔ اللہ کی تعریف میں کہی جانے والی نظم کو حمد کہتے ہیں۔

و۔ اس نظم کا مرکزی خیال تحریر کریں۔

جواب: خواجہ الطاف حسین حالی اللہ تعالیٰ کی حاکمیت اور اس کی صفات بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اللہ ہمارا خالق و مالک ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر شے کا مالک ہے۔ وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ شاعر کہتے ہیں کہ جب کسی مفضل میں تیری حمد پڑھی جاتی ہے تو سننے والوں پر سکون کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے اور وہ بھی تیری تعریف کرنے لگتے ہیں۔ شاعر اللہ سے بے انتہا محبت کا اظہار کرتے ہوئے کہہ رہا ہے کہ اے اللہ تو ہمیں دل و جان سے بھی زیادہ پیارا ہے۔ یہ زندگی تیری ہی دی ہوئی نعمت ہے۔ اللہ کی ذات بہت بلند شان والی ہے۔

=====

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

=====

اور اس کا مقابلہ دنیا کی کوئی چیز نہیں کر سکتی۔ وہ بہت عظیم ہے۔ اس لیے جو لوگ اللہ سے ٹوکا لیتے ہیں ان کے لیے یہ دنیا اپنا نام؛ مرجہ کھودیتی ہے۔

سوال نمبر 2: درج ذیل تراکیب کے معنی لکھیں اور انھیں اپنے جملوں میں استعمال کریں:

رعبِ جلال ہر عو رعبِ آشنائی اہل حال

جواب:

الفاظ و تراکیب	معنی	جیسے
رعبِ جلال	دہدہ، شان و شوکت عظمت، بزرگی	اللہ تعالیٰ کا خالق کائنات ہونے کی وجہ سے ہر چیز پر رعبِ جلال ہے۔
ہر عو	ہر طرف، ہر سمت	گلاب کے پھولوں کی خوشبو ہر سو پھیلی ہوئی تھی۔
رعبِ آشنائی	واقفیت	یگانگی میں حالی، یہ رعبِ آشنائی سن ن سے سرد نہیں گئے، قال اہل حال حیرا
اہل حال	موقی منش۔ جذب والے لوگ	وہ اہل حال جو خود رشتہ میں آئے تھے بلا کی حالت میں یہ کہیں آئے تھے

سوال نمبر 3: مصرعے کی تعریف لکھیں۔

جواب: مصرعے:

مصرعے کے لغوی معنی ہیں دروازے کا ایک پٹ۔ شاعری کی اصطلاح میں شعری ہر سطر کو مصرع کہتے ہیں۔ جس طرح دروازے کے دونوں پٹ مل کر دروازہ مکمل کرتے ہیں، اس طرح دو ہم وزن مصرعوں سے مل کر شعر مکمل ہوتا ہے۔ شامل نصاب نظم ”رپ کائنات“ میں غل چودہ مصرعے ہیں جب کہ اشعار کی تعداد سات ہے۔

سوال نمبر 4: مندرجہ ذیل سوالات کے درست جوابات پر (✓) کا نشان لگائیں:

الف۔ الطاف حسین حالی کے مطابق کون سا بندہ حمد سرا ہے؟

الف۔ گنہگار ب۔ نافرمان ✓ ج۔ نیوکار

ب۔ حالی کے مطابق کون حیرت میں مبتلا ہے؟

الف۔ زہد ب۔ عابد ج۔ عارف ✓

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

- ج۔ اللہ کی ذات کے حوالے سے کئے کا ذکر کون ہے؟
 الف۔ مکر ✓ ب۔ کافر ج۔ شرک
 د۔ اللہ تعالیٰ کی ذات کا کمال کب سے کامل ہے؟
 الف۔ برسوں سے ب۔ صدیوں سے ج۔ ازل سے ✓
 ر۔ حالی کی شاعری یا کلام عن کر کون سر زدنے گا؟
 الف۔ الملّٰحال ✓ ب۔ الملّٰقال ج۔ الملّٰدونیا
 س۔ مولانا الطاف حسین حالی کی طویل نظم مسدس حالی کا اصل نام کیا ہے؟
 الف۔ طلوع اسلام ب۔ دوزخ اسلام ✓ ج۔ شاہنامہ اسلام

جوابات:

الف۔ ب	ب۔ ج	ج۔ الف	د۔ ج	ر۔ الف	س۔ ب
--------	------	--------	------	--------	------

سوال نمبر 5: مندرجہ ذیل اشعار کی تشریح لکھیں۔

- الف۔ ہے عارفوں کو حیرت اور مکروں کو سکتہ ہر دل پہ چھا رہا ہے، زعب جلال تیرا
 جواب: دیکھیے صفحہ نمبر 167، شعر نمبر ۲۔
 ب۔ ان کی نظر میں شوکت، جتنی نہیں کسی کی آنکھوں میں بس رہا ہے، جن کے جلال تیرا
 جواب: دیکھیے صفحہ نمبر 168، شعر نمبر ۵۔
 ج۔ دل ہو کہ جان، تم سے، کیوں کر عزیز رکھے دل ہے سوچیز تیری، جاں ہے سواں تیرا
 جواب: دیکھیے صفحہ نمبر 168، شعر نمبر ۶۔

=====

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

=====

سرگرمی

- قافیہ باہم ہم آواز الفاظ کو کہا جاتا ہے جیسے اثر، سر، سُر وغیرہ۔ شاعری میں قافیے کا استعمال شاعری کو مترنم بنانے کے لیے ہے۔ نظم ”ربّ کائنات“ کے قوافی تحریر کریں۔
- جواب: کمال، جلال، خیال، ہل، مال، حال

ہدایات برائے اُستادہ

- صحیح تلفظ اور لہجے کے ساتھ نظم خوانی کی جائے۔
- اللہ تعالیٰ کی لامحدود صفات کے بارے میں ذہن نشین کرایا جائے۔
- نظم کے ایک ایک شعر کے مطالب آسان اور سادہ لفظوں میں بتائے جائیں۔
- نظم کا مرکزی خیال اور خلاصہ لکھنے کا طریقہ بتایا جائے۔

2۔ نعت

امیرِ مینائی (۱۸۲۹ء۔ ۱۹۰۰ء)

حالاتِ زندگی:

امیر احمد مینائی نام۔ محفلِ امیر، نکھو میں پیدا ہوئے۔ والد کا نام کرم احمد مینائی نکھوئی تھا۔ عربی اور فارسی کی تعلیم فرنگی محل، نکھو میں حاصل کی۔ ۱۸۵۳ء میں واجد علی شاہ سلطان اودھ کی ملازمت اختیار کی اور دو کتابیں ارشاد السلطان اور ہدایت السلطان تصنیف کر کے پیش کیں۔ تین سال بعد سلطنتِ اودھ ضبط ہو جانے سے بے روزگار ہو گئے۔ ۱۸۵۸ء میں راجپور کی عدالتِ دیوانی کے ملحق مقرر ہوئے۔

فنِ شعر میں مقدر علی خان امیر کے شاگرد تھے۔ موزونی طبع اور علمی استعداد کی بدولت شعر گوئی میں کمال حاصل کر لیا۔ راجپور کی شاعرانہ صحبتوں میں اس فن کو مزید جمالی۔ شاعری میں اعلیٰ استعداد رکھنے کے باعث ادبِ کلب علی خان دہلی راجپور نے انھیں اپنا استاد مقرر کیا۔ امیر کی تصانیف میں غزلوں کے دو دیوان مرآۃ الغیب اور منہم خانہ مشہور ہیں۔

محاورہ خاتمہ التیسین (پندرہویں آئینہ) کے نام سے پورا دیوان نعتیہ ہے جس سے اُن کا جوشِ عقیدت نمایاں ہوتا ہے۔ امیر کے کلام میں رنگینی اور مرصع کاری نظر آتی ہے۔

(مشکل الفاظ کے معانی)

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
بے کس	جن کا کوئی نہ ہو۔ بے بس	درومند	درد رکھنے والا
رفیق	دوست	سقیم	غلیبی کرنے والا۔ بیمار
شفیق	شفقت کرنے والا	نفل	نریاد بھری آواز
قدر دان	قدر کرنے والا		

مشکل الفاظ کے معانی: ٹیکسٹ بک صفحہ نمبر: 85

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
درومند	درد رکھنے والا	دادگر	انصاف کرنے والا

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

داستان	طویل قصہ کہانی	چیم	وہ بچہ جس کی ماں یا باپ یا دونوں مر گئے ہوں
غم زدوں	رنجیدہ، دکھیا، پریشان حال	چارہ گر	مشکل آسان کرنے والا، کام بٹانے یا کرنے والا، چارہ ساز
قدر رواں	قدر کرنے والا	سقیم	فلطی کرنے والا، گنہگار
بے کس	جس کا کوئی نہ ہو۔ بے بس	بہہ تن	ہر حال میں، ہر وقت
شفیق	شفقت کرنے والا	ناقواں	جس میں اٹھنے کی سکت نہ ہو، ضعیف، کمزور
بے بس	لاچار، مجبور، عاجز	در بدر	سرگرواں، مارے مارے گھومنا، ایک دروازے سے دوسرے دروازے پر
رفیق	دوست	بیس ڈالنا	رجح پہنچانا، برپا کرنا
جانا جاں	بہت محبوب	فلک	آسمان
کرم	عنایت، مہربانی	بشر	انسان، آدمی
عرض	درخواست، گزارش، التجا	ٹنگ	فرشتہ
مہریاں	محبت یا شفقت کرنے والا، مہردی سے پیش آنے والا، شفیق	فغاں	فراہ بھری آواز

اشعار کی تشریح

شعرا۔ دل بردمند کی داستان، نہ کہوں جو تم سے تو کیا کروں
 صہی غم زدوں کے ہو قدر رواں، نہ کہوں جو تم سے تو کیا کروں
 نظم کا نام: نعت شاعر کا نام: امیر آحمد جٹاکی

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

تقریر: اس شعر میں شاعر پیارے نبیؐ کی تعریف بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ آپؐ اس قدر رحم دل اور شفیق تھے کہ وہ تمام لوگوں کے دکھ درد میں شریک ہوتے تھے۔ ان کی مشکلات سننے اور ان کا کوئی حل نکالنے۔ انھیں آپؐ تمام لوگوں کے لیے رحمت ثابت ہوئے۔ ارشاد باری تعالیٰ:

اور ہم نے آپؐ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ جو لوگ تمکین ہوتے ان کو حوصلہ دیتے۔ آپؐ اس حد تک رحم دل تھے کہ ایک دفعہ ایک یوزھی کافر عورت جو آپؐ پر روز کوڑا پھینکا کرتی پھاڑ پھنی، آپؐ بہت پریشان ہوئے کہ آج اس عورت نے انھیں ٹگ نہیں کیا۔ حضورؐ اس عورت کے گھر گئے تو وہ پھاڑ تھی۔ آپؐ نے اس کی عیادت کی اس کے گھر کی صفائی کی اور اسے کھانا کھلایا تو شاعر کہتے ہیں کہ آپؐ کی شفقت اور رحمت کا سن کر دل کرتا ہے کہ میں بھی پیارے رسولؐ کو اپنے غم سناؤں۔ آپؐ ہر وہی دل کی حوصلہ افزائی جس طرح کرتے، شاعر کہتے ہیں جی چاہتا ہے کہ ہم بھی ان کی محبت حاصل کر سکیں اور ان کو لھنا حال سنا سکیں۔

وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا مرا دیں غریبوں کی بر لانے والا

معصیت میں غیروں کے کام آنے والا وہ اپنے پرانے کا غم کھانے والا

شعر ۲۔ تمہی بے کسوں کے شفیق ہو، تمہی بے بسوں کے رفیق ہو

جو گزرتی دل پہ ہے جانِ جاں، نہ کہوں جو تم سے تو کیا کروں

نظم کا ہم: نعت شاعر کا نام: امیر احمد چٹائی

تقریر: اس شعر میں شاعر پیارے نبیؐ کی تعریف بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ آپؐ بے سہارا اور لاچار لوگوں کی مدد کیا کرتے۔ آپؐ غریبوں کے دلی اور دوست ثابت ہوتے۔ معصیت کے وقت پریشان حال لوگوں کی مدد کیا کرتے۔ آپؐ غریبوں اور مسکینوں کی مرادیں بر لاتے۔ ہر شخص کی غم گساری کرتے۔

سلام اس پر کہ جس نے بے کسوں کی دستگیری کی سلام اس پر کہ جس نے بادشاہی میں فقیری کی
حضورؐ کے آنے سے پہلے عرب معاشرہ جہالت کے گھٹا ٹوپ اندھیروں میں ڈوبا ہوا تھا، جس کی لاشی اس کی بھینس والا قانون ہر طرف نافذ تھا غلاموں، غریبوں اور فقیروں کے حقوق بری طرح پامال تھے۔ آپؐ کے آنے سے جہالت کے تمام اندھیرے ختم ہوئے۔ غریبوں، ضعیفوں اور بے سہارا لوگوں کو حضورؐ کی شفقت اور رفاقت حاصل ہوئی۔ انھیں ان کے حقوق ملے۔

فقیروں کا بچا، ضعیفوں کا مددگار تپسوں کا دلی، غلاموں کا سولا

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

شاعر حضور کی رفاقت اور شفاعت سے اتنا متاثر ہیں کہ وہ چاہتے کہ انھیں حضور کا ساتھ نصیب ہو تاکہ وہ اپنا حال دل پیارے نبیؐ کو سناسکے۔ اور دل کا اطمینان حاصل کر سکیں۔

جیوں تیرے در پر، مردوں تیرے در پر بچی مجھ کو حسرت بچی آرزو ہے

مرے حال پر بھی کرم کرو، جو کروں میں عرض وہ عن کرلو

قصی باپ ماں سے ہو مہرباں نہ کہوں جو تم سے تو کیا کروں

نظم کا نام: نعت شاعر کا نام: امیر آحمدینائی

تشریح: اس شعر میں شاعر میرے نبیؐ سے عقیدہ و محبت کے ساتھ اپنی قننا کا اعہار کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اے نبیؐ! میں آپ کی ذات گرامی سے بے حد متاثر ہوں۔ میری محبت اور عقیدت آپ سے بہت زیادہ ہے۔ اس لیے میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھ پر اپنی نظر کرم کریں۔ اور اپنی رہ میں چھینے اور مرنے کی قننائیں۔ شاعر کے لیے یہ دراصل کرم اور نعمت کی بات ہے کہ انھیں حضورؐ سے ملنے کا شرف حاصل ہو سکے۔ اور شاعر اپنا حال دل پیارے نبیؐ کو بھی سناسکے۔ ماں باپ اس دنیا کے سب سے مہرباں رشتہ میں پروئے گئے۔ لیکن شاعر کہتے ہیں کہ آپ کا رشتہ اپنی امت سے ماں باپ سے بھی زیادہ مہرباں ہے۔ شاعر کہتے ہیں کہ میری آرزو ہے کہ میں حضورؐ کو اپنا حال دل نہ ڈاؤر دل کا بوجھ ہلکا کر سکوں کیونکہ ان جیسا شفیق اور رفیق کوئی نہیں۔

اس کرم کا کروں شکر کیسے ادا جو کرم مجھ پہ میرے نبیؐ نے کیا

میں سجا ہوا سرکار کی مخلصیں مجھ کو ہر دکھ سے یوں بڑی کر دیا

قصی داد گر ہو جیم کے، قصی چارہ گر ہو سقیم کے

ہر تن ہوں درد میں ناتواں نہ کہوں جو تم سے تو کیا کروں

نظم کا نام: نعت شاعر کا نام: امیر آحمدینائی

تشریح: شاعر پیارے نبیؐ کی تعریف کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ آپ نے قیہوں کی مدد کی۔ آپ کے آنے سے پہلے عرب لوگ جہالت کے اندھیروں میں گرے ہوئے تھے۔ آپ نے تمام لوگوں کو فصیح ہدایت دکھائی۔ غلاموں، قیہوں، درد سے لاچار لوگوں کو حقوق دلوائے۔ عرب لوگ بے کسوں، بے بسوں، غلاموں، قیہوں اور لاچار لوگوں پر ظلم کے پہاڑ ٹوڑا کرتے۔ ہر کوئی اپنے حقوق حاصل نہ کر سکتا تھا لیکن حضورؐ نے سب لوگوں کو ان کے حقوق و فرائض سے آشنا کر دیا۔ اس طرح قیہوں اور غریبوں کو سہارا ملا۔ عرب معاشرے میں اگر کسی سے چھوٹی سے غلطی سرزد ہو جاتی تو اسے کڑی سے کڑی سزا دی جاتی۔ آپ نے ہر غلطی کی سزا کی ایک حد مقرر کی اور معاشرے کو ظلم، جبر سے بچایا۔ آپ نے مصیبت میں ہر پریشان لوگوں کی مدد کی۔

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

فقیروں کا طبا، ضعیفوں کا مددنی

غیہوں کا دالی، عیاسوں کا مونی

آپ نے خود درد سہہ کر تمام انسانیت کو رحم اور مہربانی کا سبق دیا۔ آپ نے کمزور اور بے سہارا لوگوں کو حوصلہ دیا۔
 شاعر کہتے ہیں میری دلی آرزو ہے کہ میں بھی لہنا درد بھرا حال دنیا کو ستاؤں اور ان سے حوصلہ افزائی حاصل کر سکوں۔ تاکہ میرا
 کمزور جسم درد سے آزادی حاصل کر سکے۔

سلام اس پر کہ اسرارِ محبت جس نے سمجھائے سلام اس پر کہ جس نے زخم کھا کر پھول برساے

شعر ۵۔ مجھے دردِ بریہ پھر اسے گانہ کبھی یہ راہ پر آئے گا

مجھے نہیں ڈالے گا آسمان، نہ کہوں جو تم سے تو کیا کروں

نظم کا نام: نعت شاعر کا نام: امیر احمد بیانی

تشریح: شاعر بیمارے نبی سے مخاطب ہے۔ شاعر کہتے ہیں اسے نبی! میں مصیبتوں میں گمراہ ہوا ہوں۔ میں پریشان حال ہوں۔
 زمانے کی مصیبتوں کی وجہ سے مجھے درد کی ٹھوکریں کھانا پڑتی ہیں۔ میں پریشانیوں میں بری طرح محسوس چکا ہوں۔ میں ان آزمائشوں
 کی وجہ سے اپنی راہ سے ہلک چکا ہوں۔ میں سیدھے راستے پر چل نہیں پا رہا۔ میرا وجود ان مشکلات کے بوجھ سے دب چکا ہے۔
 نبی! آپ تو ہر شخص کے رفیق ہیں۔ آپ تو شفیق ہیں۔ میرا ہی چاہتا ہے کہ اپنے تمام مصائب کا ذکر آپ سے کروں۔ تاکہ میرے
 دل کا بوجھ ہلکا ہو اور میں سکون حاصل کروں۔ کیوں کہ آپ عیسا مہربان اور قدرداں کوئی نہیں۔

دلی درد مند کی دستان منہ کہوں جو تم سے تو کیا کروں

شعر ۶۔ نہ زمیں مٹے نہ فلک مٹے نہ بشر مٹے، نہ ملک مٹے

نہیں مٹا کوئی مری فضاں، نہ کہوں جو تم سے تو کیا کروں

نظم کا نام: نعت شاعر کا نام: امیر احمد بیانی

تشریح: شاعر بیمارے نبی سے مخاطب ہے۔ شاعر کہتے ہیں کہ میں لہنا حال دل ہر ایک کو ستانا چاہتا ہوں تاکہ دل کا بوجھ ہلکا کر
 سکوں۔ مگر مجھ پر کوئی مہربان نہیں ہوتا۔ میرے مصائب کے بارے میں کوئی سنا پند نہیں کرتا۔ ہر ایک کو صرف اپنے کام سے
 مطلب ہے۔ میری آواز کوئی سنا پند نہیں کرتا۔ شاعر بیمارے نبی کی تعریف میں رطب اللسان ہو کر کہتے ہیں کہ بیمارے رسولؐ غم
 زدوں کے قدرداں، بے کسوں کے شفیق اور بے کسوں کے رفیق ہیں۔ آپ ہر شخص کے مصائب سننے اور ان کی دادرگری کرتے۔
 اس لیے شاعر چاہتے ہیں کہ وہ بھی اپنی مشکلات اور آزمائشوں کا ذکر رسولؐ سے کریں کیونکہ آپ مہربان، رحمدل اور شفیق ہیں۔ اور
 وہ ہر درد مند کی آواز کا دستا کرتے۔ انگریز شاعر کے اندر بیمارے نبی سے ملنے کی تڑپ موجود ہے۔

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

جھے جس طرف آنکھ جلوہ ہے تیرا
جو ایک سو ہو دل تو دی چار سو ہے
شعر ہے جو ایر دیکھیں نی اوجھر، تو کہوں یہ ہاتھوں کو جو ذکر
کہ تڑپ کو دل کی میں نیم جاں، نہ کہوں جو تم سے تو کیا کروں
نعم کا نام: نعت شاعر کا نام: امیر احمد مینا

تشریح: شاعر نے اپنی ذات سے جڑے رہنے کا شدت سے آرزو مند ہے۔ اور وہ چاہتا ہے زندگی بھر رسول کا خیال اس کے دل میں رہے۔ شاعر دلی خواہش رکھتا ہے کہ وہ رسول سے ملے۔ شاعر کے اندر یہ یاد ہے کہ آپ کی تڑپ اس حد تک ہے کہ شاعر چاہے ہیں کہ جب وہ حضور سے ملیں تو ان کے سامنے عاجزی و انکساری سے ہاتھ جوڑے اور ان سے اپنی تڑپ کا ذکر کریں۔ شاعر کہتے ہیں میرے اندر نئی سے لے کا دل اس قدر ہے کہ میری جان ہمیشہ ان کے لیے حاضر ہے۔ آپ کی ذات سے امیدوں کے بر آنے کی امید رکھتا اور پھر شفاعت کی تمنا بھی ہر مسلمان کی خواہش ہے۔ وہ محبت میں سرشاری کے عالم میں کہ رہا ہے کہ میری آخری آرزو یہی ہے کہ میں ان حشر میں جب رب ذالجلال کے سامنے پیش ہو تو رحمت و عالم آپ کا قرب نصیب ہو۔ شاعر اپنے اس حال کا ذکر رسول سے کرنا چاہتے ہیں۔

تو حسن ہے، نیکان ہے، خوشبو ہے، مہیا ہے
معمور تیرے ذکر سے عالم کی فضا ہے
(صنم خانہ عشق)

مشق

سول نمبر 1: مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں:

الف۔ پہلے شعر میں شاعر حضور ﷺ کی خدمت میں کیا کہنا چاہتا ہے؟

جواب: شاعر یہ یاد ہے کہ آپ اس قدر رحم دل اور شفقتی تھے کہ وہ تمام لوگوں کے دکھ درد میں شریک ہوتے تھے۔ ان کی مشکلات سنتے اور ان کا کوئی مل نکالتے۔ آپ کی شفقت اور رحمت کا سن کر دل کرتا ہے کہ میں بھی یہ یادے رسول کو اپنے غم سناؤں۔

ب۔ نعت کے پانچویں شعر میں ”مجھے نہیں ڈالے گا آسمان“ سے شاعر کی کیا مراد ہے؟

جواب: شاعر کہتے ہیں میں پریشانوں میں بری طرح پھنس چکا ہوں۔ میں ان آزمائشوں کی وجہ سے اپنی راہ سے ہٹ چکا ہوں۔ میں سیدھے راستے پر چل نہیں پا رہا۔ میرا وجود ان مشکلات کے بوجھ تلے دب چکا ہے۔ ایسے لگتا ہے جیسے آسمان مجھے نہیں ڈالے گا۔

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

ج۔ شاعر کو زمیں، فلک، بشر اور ملک سے کس بات کا شکوہ ہے؟

جواب: شاعر کہتے ہیں کہ میں اپنا حال دل پر ایک کو سنا چاہتا ہوں تاکہ دل کا بوجھ ہلکا کر سکوں۔ مگر مجھ پر کوئی مہربان نہیں ہوتا۔ میرے مصائب کے بارے میں کوئی سنا پسند نہیں کرتا۔ ہر ایک کو صرف اپنے کام سے مطلب ہے۔ میری آواز کوئی سنا پسند نہیں کرتا۔ شاعر پیارے نبی کی تعریف میں رطب اللسان ہو کر کہتے ہیں کہ پیارے رسولؐ غم زدوں کے قدرداں، بے سکوں کے شفیق اور بے سکوں کے رفیق ہیں۔ آپؐ ہر شخص کے مصائب سنے اور ان کی دادرگری کرتے۔

د۔ نعت کے آخری شعر میں شاعر نے کیا آرزو کی ہے؟

جواب: شاعر نبیؐ کی ذات سے جڑے رہنے کا شدت سے آرزو مند ہے۔ اور وہ چاہتا ہے زندگی بھر رسولؐ کا خیال اس کے دل میں رہے۔ شاعر دلی خواہش رکھتا ہے کہ وہ رسولؐ سے ملے۔ شاعر کے اندر پیارے نبیؐ سے ملنے کی تڑپ اس حد تک ہے کہ شاعر چاہتے ہیں کہ جب وہ حضورؐ سے ملیں تو ان کے سامنے عاجزی و انکساری سے ہاتھ جوڑے اور ان سے اپنی تڑپ کا ذکر کریں۔

و۔ اس نعت میں کون کون سے قافیے استعمال ہوئے ہیں؟

جواب: اس نعت میں دوستان، قدرداں، بے بسوں، مہرباں، ناقواں، آساں، نغماں، خیم جاں قافیہ ہیں۔

ز۔ نعت کی تعریف کریں؟

جواب: نعت: پیغمبر اسلام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحمت، تعریف و توصیف، شامل و خصائص کے نظمیں اندازِ بیاں کو نعت یا نعت خوانی یا نعت گوئی کہا جاتا ہے۔ عربی زبان میں نعت کیلئے لفظ "مدح رسول" استعمال ہوتا ہے۔ نعتیں کہنے والے کو نعت گو شاعر جبکہ نعت پڑھنے والے کو نعت خواں یا شاعر خواں بھی کہا جاتا ہے۔

ح۔ اس نعت کا مرکزی خیال لکھیں؟

جواب: شاعر امیر مینائی نے اس نظم "نعت" میں نہایت ہی محبت بھرے انداز میں حضور ﷺ کی مدح سرائی کی ہے۔ اور آپ ﷺ سے محبت کا اظہار کیا ہے۔ آپ اس قدر رحم دل اور شفیق تھے کہ وہ تمام لوگوں کے دکھ درد میں شریک ہوتے تھے۔ ان کی مشکلات سننے اور ان کا کوئی حل نکالنے۔ ان پر آپ تمام لوگوں کے لیے رحمت ثابت ہوئے۔ کائنات کا ایک ایک ذرہ آپ ﷺ کی تعریف میں مشغول ہے۔ شاعر کی حضور ﷺ سے محبت کی انتہا ہے کہ وہ اس کائنات کی ہر ذی روح کو حضور ﷺ کی شان بیان کرتے ہوئے محسوس کرتا ہے۔ مسلمان ہونے کی حیثیت سے حضور ﷺ پر ایمان لائے بغیر ہمارا ایمان مکمل نہیں ہوتا۔ حضور ﷺ کی محبت ہمارا ایمان کا حصہ ہے۔ آپ ﷺ کی رحمت دونوں عالم کے لیے ہے۔ اس لیے ہر طرف آپ ﷺ کی رحمت ہی نظر آتی ہے۔

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

شاعر نئی کی ذات سے جڑے رہنے کا شدت سے آرزو مند ہے۔ اور وہ چاہتا ہے زندگی بھر رسولؐ کا خیال اس کے دل میں رہے۔ شاعر دلی خواہش رکھتا ہے کہ وہ رسولؐ سے ملے۔ شاعر کے اندر عیارے نئی سے ملنے کی تڑپ اس حد تک ہے کہ شاعر چاہتے ہیں کہ جب وہ حضورؐ سے ملیں تو ان کے سامنے عاجزی و انکساری سے ہاتھ جوڑے اور ان سے اپنی تڑپ کا ذکر کریں۔

ی۔ شاعر کے خیال میں یتیم اور سقیم کے لیے حضورؐ کی دعا کی اہمیت کیا ہے؟

جواب: شاعر عیارے نئی کی تعریف کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ آپؐ نے یتیموں کی مدد کی۔ آپؐ کے آنے سے پہلے عرب لوگ جہالت کے اندھیروں میں گرے ہوئے تھے۔ آپؐ نے تمام لوگوں کو شمع ہدایت دکھائی۔ غلاموں، یتیموں، دروہ لاپار لوگوں کو حقوق دلائے۔ عرب لوگ بے بسوں، غلاموں، یتیموں اور لاپار لوگوں پر ظلم کے پہاڑ توڑا کرتے۔ ہر کوئی اپنے حقوق حاصل نہ کر سکتا تھا لیکن حضورؐ نے سب لوگوں کو ان کے حقوق و فرائض سے آشنا کر دیا۔ اس طرح یتیموں اور غریبوں کو سہارا ملا۔ عرب معاشرے میں اگر کسی سے چھوٹی سے غلطی سرزد ہو جاتی تو اسے کڑی سے کڑی سزا دی جاتی۔ آپؐ نے ہر غلطی کی سزا کی ایک حد مقرر کی اور معاشرے کو ظلم و جبر سے بچایا۔ (سقیم / غلطی کرنے والا، منہگار)

سوال نمبر 2: ردیف کی تعریف بیان کریں، اس نعت میں کون سے الفاظ بطور ردیف استعمال ہوئے ہیں؟

جواب: کسی شعر میں قافیے کے بعد آنے والے ایک جیسے لفظ یا ایک جیسے الفاظ ردیف کہلاتے ہیں۔ اگر غزل کے مطلع میں ردیف موجود ہو تو باقی اشعار کے دوسرے مصرعے میں ردیف آتی ہے، تاہم غیر مرآت بھی ہوتی ہے۔
 نعت میں ”کیا کروں“ ردیف ہیں۔

سوال نمبر 3: اس نعت کے حوالے سے شاعر کے احساسات اپنے الفاظ میں بیان کریں۔

جواب: شاعر ہیر مینائی نے اس نظم ”نعت“ میں نہایت ہی محبت بھرے انداز میں حضور ﷺ کی مدح سرائی کی ہے۔ اور آپ ﷺ سے محبت کا اظہار کیا ہے۔ شاعر عیارے نئی سے عقیدہ و محبت کے ساتھ اپنی حنا کا اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اسے نئی! میں آپ کی ذات گرامی سے بے حد متاثر ہوں۔ میری محبت اور عقیدت آپؐ سے بہت زیادہ ہے۔ اس لیے میں چاہتا ہوں کہ آپؐ مجھ پر اپنی نظر کرم کریں۔ اور اپنی راہ میں جینے اور مرنے کی تمنائیں۔ شاعر کے لیے یہ دراصل کرم اور نعت کی بات ہے کہ انھیں حضورؐ سے ملنے کا شرف حاصل ہو سکے۔ اور شاعر اپنا حال دل پیارے نئی کو بھی سنائے۔ ماں باپ اس دنیا کے سب سے مہربان رشتہ میں پروئے گئے۔ لیکن شاعر کہتے ہیں کہ آپؐ کا رشتہ اپنی امت سے ماں باپ سے بھی زیادہ مہربان ہے۔ شاعر کہتے ہیں کہ میری آرزو ہے کہ میں حضورؐ کو اپنا حال دل سناؤ اور دل کا بوجھ ہلکا کر سکوں کیونکہ ان جیسا شفیق اور رقیق کو نہیں۔

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

سوال نمبر 4: مندرجہ ذیل سوالات کے درست جوابات پر (✓) کا نشان لگائیں:

- الف۔ شاعر نے نبی کریم ﷺ کی ذات کو کن کے لیے شفیق قرار دیا ہے؟
 الف۔ بھواؤں کے لیے ب۔ قیہوں کے لیے ج۔ بے کسوں کے لیے ✓
 ب۔ شاعر کے مطابق حضور ﷺ کی ذات مبارک بے کسوں کی ہے:
 الف۔ رحمت ب۔ رفیق ✓ ج۔ نعمت
 ج۔ امیر مینائی کے مطابق سقیم کے لیے حضور پاک ﷺ کی ذات ہے:
 الف۔ درد مند ب۔ دادر ج۔ چادر گر ✓
 د۔ شاعر کے مطابق حضور ﷺ کی ذات کس کے دادر گر ہیں؟
 الف۔ حیر کے ✓ ب۔ مسکین کے ج۔ غریب کے
 ر۔ شامل نصاب تحت کس شعر مجموعے سے لی گئی ہے؟
 الف۔ نجادِ قائم النبین (سیدنا محمد ﷺ) ب۔ منم خانہ عشق ✓ ج۔ مرآۃ الغیب

جوابات:

الف۔ ج	ب۔ ب	ج۔ ج	د۔ الف	ر۔ ب
--------	------	------	--------	------

سرگرمی

۱۔ شعر کی تعریف بیان کریں۔

جواب: شعر:

شعر کا لفظ شعور سے نکلا ہے۔ اصطلاحی معنوں میں لفظ اور خیال کے احتراج کو حسن ترتیب سے بیان کرنے کا نام شعر ہے۔ اس کے لیے وزن بہت ضروری ہے۔ خیال کتنا ہی دلکش کیوں نہ ہو، اگر اس میں وزن نہیں ہے تو وہ شعر نہیں ہو گا۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ شعر کے لیے وزن کی قید ضروری نہیں، لیکن وزن کے بغیر شعر کی تاثیر میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔ شعر کا موسیقی سے گہرا تعلق ہے جس طرح تال کے بغیر موسیقی کا لطف نہیں رہتا اسی طرح وزن کے بغیر شعر بے تاثیر ہو جاتا ہے۔ اس نعت کا ہر شعر با وزن اور لفظ و خیال ہم آہنگ ہیں۔ آپ اس نعت میں سے اپنی پسند کا شعر چن کر کاپی میں لکھیں اور پسندیدگی کی وجہ بیان کریں۔

۲۔ امیر میتائی کی یہ نعت غزل کی ہیئت میں لکھی گئی ہے۔ دوسری شعری ہیئتوں میں بھی نعت لکھی جاتی ہے: جیسے مثنوی، رباعی، مسدس، مخمس، قطعہ وغیرہ۔ ذیل میں دو نمونے پیش کیے گئے ہیں۔ آپ ان کی ہیئت کا تعین کریں۔

جواب: مسدس چھ مصرعوں کے ایک بند پر مشتمل شاعری کو کہتے ہیں۔ اس کے پہلے چار مصرعے، ہم قافیہ و ہم ردیف ہوتے ہیں۔ پانچواں اور چھٹا مصرع ہم قافیہ و ہم ردیف ہوتے ہیں۔ طویل اور مسلسل معجزات کے لیے اس کا استعمال بہت ہوا ہے۔ سب سے مشہور مولانا حالی کی مسدس مسدس حالی ہے۔ مندرجہ ذیل پیش کردہ دونوں نمونے مسدس کی ہیئت میں لکھے گئے ہیں۔

دو غیبوں میں رحمت لعل پائے دلا

مراویں غریبوں کی بر لائے دلا

مصیبت میں غیروں کے کام آنے دلا

دوا پہ پرائے کا فم کھانے دلا

فقیروں کا لجا، ضعیفوں کا دوا

(الطاف حسین حالی)

قیموں کا دوا، غلاموں کا مولیٰ

=====

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

=====

سلام اس پر کہ جس نے بے کسوں کی دنگیری کی
سلام اس پر کہ جس نے بادشاہی میں فقیری کی .
سلام اس پر کہ اسرارِ محبت جس نے سمجھائے
سلام اس پر کہ جس نے زخم کھا کر پھول برسائے
سلام اس پر کہ جس کے گھر میں چاندی تھی نہ سونا تھا
سلام اس پر کہ ٹوٹا بوریا جس کا بچھونا تھا
(ماہر القادری)

ہدایات برائے اُستادہ

- نظم خوانی کسی خوش الحان طالبِ علم سے کرائی جائے۔
- نعت لکھتے ہوئے جس سلیقے اور قرینے کی ضرورت ہے، اس کے ہارے میں بتایا جائے۔

3۔ برسات کی بہاریں

نظیر اکبر آبادی (۱۸۳۰ء۔ ۱۸۳۵ء)

حالات زندگی:

دلی محمد نام، نظیر تخلص، دہلی میں پیدا ہوئے۔ والد کا نام محمد فاروقی تھا۔ ۱۸۶۱ء میں احمد شاہ ابدالی نے جب دہلی پر حملہ کیا تو نظیر آگرہ چلے گئے اور پھر وہیں کے ہو رہے۔ نظیر ہندی اور فارسی کے علاوہ کسی قدر عربی بھی جانتے تھے۔ اس زمانے کے رواج کے مطابق خوش فوہی سے بھی واقفیت رکھتے تھے۔ طبیعت میں قناعت پسندی تھی اس لیے دولت اور مقام و منصب کے حصول کی کوشش نہ کی۔ ابتدا میں مقرر کا سفر کیا اور کسی کتب میں معلم ہو گئے مگر پھر آگرہ چلے آئے۔

نظیر کی شاعری کی زبان سادہ اور موضوعات عام ہیں۔ اسی لیے انھیں عوامی شاعر کہا جاتا ہے۔ وہ اپنی قصوں میں موسموں، تہواروں، مناظر فطرت، رسومات اور معاشرتی زندگی کے رنگارنگ پہلوؤں کو پیش کرتے ہیں۔ نظیر اکبر آبادی بنیادی طور پر نظم کے شاعر ہیں۔ ان کی شاعری کے موضوعات، ان کا ہر ایہ اظہار اور زبان اس دیس کی مٹی سے تعلق رکھتے ہیں۔ انھیں ایک عرصے تک قاعدہ سنجیدہ شاعر کے طور پر تسلیم نہیں کیا گیا مگر بعد میں اہل فن نے توجہ کی اور انھیں اردو کے اہم اور بڑے شاعروں کی صف میں جگہ دی گئی۔

(مشکل الفاظ کے معانی)

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
انٹاری	بالا خاند۔ کوٹھا	آسارا	تعمیر کیا۔ دیوار کھڑی کی
پکھیر	پرندہ	پتھر	پتھر۔ پازو
تاب	طاقت	خل نخل	فنگلی کا پانی سے بھر جانا
جھگڑاٹ	برم جھم	گزار	پھولوں کا باغ
لبلباہٹ	خوشی سے جھومنا	نقار	دھڑل جیسا ساز جو گلوئی کے یالے کی طرح ہوتا ہے جس کی کھلی طرف چڑاڑ دیتے ہیں

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

مشکل الفاظ کے معانی: فیکسٹ بک صفحہ نمبر: 88

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
برسات	بارش کا موسم، ٹیٹھ برسنے کا زمانہ	مستی	مذہوشی
بہاریں	بہار کے موسم کا، بہار سے متعلق	ذہو میں	ہنگامہ، غل غبڑا
سبزہ	ہریالی، شادابی، گھاس	جل قفل	خنگی کا پانی سے بھر جانا
لہلہاہٹ	خوشی سے جھومنا	گزار	پھولوں کا باغ
یونہ	قطرہ	تن	جسم
جھمکات	یوم جھم	ہریالی	سبز تر و تازہ گھاس، ہراپن
قنطرات	پانی نا بوندیں، قطرے	گل	پھول
قماش	قماش کی جمع، کریم، قماش	جھاڑ بوئے	چھوٹے بڑے درخت اور پودے، تل بوئے
نحات	انداز، ڈھنگ، طور طریقہ	درج	طرز، روش، انداز
چمکا	ہوتا	چمک	جھلک، روشنی، تابانی
مست	نئے میں چہرہ، غمور	گرج	بادلوں کے ٹکرانے کی آواز
جھڑی	تیز اور مسلسل بارش	نوبت	حالت، کیفیت

مشکل الفاظ کے معانی: فیکسٹ بک صفحہ نمبر: 89

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
قدرت	خدائی طاقت یا شانِ خداوندی	ساتھان	دو چھریاں بچھاؤ لیرہ جو مکان یا خیمہ کے آگے دھوپ کی شعاع یا مینہ کی بوچھاڑ سے بچنے کے واسطے ڈال لیجئے ہا
تیز	ایک پر غم جو کہ ترستے کسی قدر بڑا اور عموماً بھورے یا سیاہ رنگ کا ہوتا ہے	چھلنی	کسی چیز میں بہت زیادہ سوراخ ہو جانا

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

سبحان	چاک، ذات الہی	اٹاری	بالا خانہ۔ کوٹھا
ہے	بیابان کی جمع، ایک خوبصورت چٹان یا نما	کوٹھا	مکان کے اوپر کمرہ، چھت
پانی	پیشہ کی آواز	نہان	آخر کار، بعد میں
موسیا	ایک پہاڑی پرندہ کا نام، جو نہایت خوش آواز ہوتا ہے	اسارا	تھیر کیا۔ دیوار کھڑکی کی
ہکا	ایک آبی پرندہ، ایک آبی دروازہ گردن پرندہ کا نام جو اکثر پانی کے کنارے پر رہتا ہے اور مچھلیاں پکڑ کر کھاتا ہے	آن لپٹنا	خلاف توقع کسی کا آجانا جو ناگوار ہو، ٹپک کر گرنا
ٹوٹو	بگے کی آواز	کچڑ	گیلی مٹی، دلدل
ہند	ایک مشہور خوبصورت پرندہ کا نام جس کے سر پر تاج ہوتا ہے	پھسنی	چپتی، پھسلنے کی تائیت
حق حق	ہند کی آواز	وال	وہاں کا مخف
غامت	شرقی مائل خاکستری رنگ کا کپڑا سے قدرے چھوٹا پرندہ جس کی گردن میں کالی دھاری ہوتی ہے	رہ چلنا	راستے پر چلنا، راستہ طے کرنا
نور نور	غامت کی آواز	پھسلنا	(پھٹنے پر پہلے ہنسا یا ٹھیک کی وجہ سے) جھڑکنا، کانہ جھٹایا سرک جانا
زٹ	بار بار ایک ہی بات کہے جانے کا عمل	سنجھنا	گرتے سے بچنا، محفوظ ہونا
پتھر	پتھر۔ بازو	گھڑی	زمین میں دب جانا، دھسنا
پکھیر	پرندہ	ٹاپ	طاقت

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

آزاد ہونا، ابھرتا	لکھی	جہت سے پانی ٹپکنا، قطروں کا مسلسل گرتا	چٹا
-------------------	------	--	-----

اشعار کی تشریح

شعر ۱۔ ہیں اس ہوا میں کیا کیا، برسات کی بہاریں سبزوں کی لہلہاہٹ، باغات کی بہاریں
 بوندوں کی جھجھکاٹ، قطرات کی بہاریں ہریات کے تماشے، ہر گھٹات کی بہاریں
 کیا کیا چٹکی ہیں یادو! برسات کی بہاریں

شاعر کا نام: نظیر اکبر آبادی نظم کا نام: برسات کی بہاریں

تشریح: نظیر اکبر آبادی برسات کے موسم یعنی بارش کے موسم کی منظر کشی کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ جب برسات کا موسم آیا تو ہوا اپنے ساتھ بادل اور گھٹائیں لے آئی اور ہر طرف جل جل ہو گیا۔ درخت، پودے اور سرسبز کھیت برسات سے ڈھل گئے۔ ہوا کے پر سرور جھوکے آتے ہیں تو سرسبز و شاداب کھیت جھوٹے نظر آتے ہیں۔ یوں محسوس ہوتا ہے کہ ہر طرف سرسبزی اور شادابی ہے۔ حد تک ہریلی ہی ہریلی دکھائی دیتی ہے۔ طبیعت میں فرحت سی محسوس ہوتی ہے۔ بارش کے قطرے اتنے خوبصورت دکھائی دیتے ہیں جیسے کسی چیز کے جگمگ کرنے کی کیفیت ہوتی ہے۔ انسانوں اور دوسرے جانداروں میں بے چینی کی کیفیت ختم ہو جاتی ہے۔ جب برسات کا موسم شروع ہوتا ہے تو دور دور تک سرسبزی و شادابی ہوتی ہے۔ مینے کے قطرے سرسبز فرش پر موجوں کی صورت بہاؤ دکھاتے ہیں۔ ایسا لگتا ہے کہ صرف کسی ایک جانب نہیں ہے بلکہ ہر جگہ بھی نظر اٹھائے یہی حسین اور دلربا ہیں۔ ہر طرف برسات کی بہاؤں کی دھوم ہے۔

شعر ۲۔ بادل ہوا کے اوپر، ہومست چھا رہے ہیں جھڑیوں کی مستیوں سے ڈھوئیں چھا رہے ہیں
 پڑتے ہیں پانی ہر جا، جل جل بنا رہے ہیں گلزار جھپکتے ہیں، سبز سہ نہا رہے ہیں

کیا کیا چٹکی ہیں یادو! برسات کی بہاریں

شاعر کا نام: نظیر اکبر آبادی نظم کا نام: برسات کی بہاریں

تشریح: اس بند میں شاعر نظیر اکبر آبادی نے برسات کے مناظر کی مرقع نگاری کی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ برسات کا موسم شروع ہوتے ہی ہر طرف بادل ہی بادل نظر آنے لگے۔ ہوا کے ساتھ ساتھ مٹھکسور گھٹائیں چھانے لگیں ہواؤں پر بادل ہی بادل چھا گئے۔

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

برسات کے باعث خوب پانی برس رہا ہے۔ کہیں تو گڑھوں میں بے پناہ پانی جمع ہو گیا ہے اور جہاں جگہیں بلند ہیں وہ خشک رہ گئی ہیں۔ بعض مقامات پر جل تھل ایک ہو گئے ہیں۔ باغات میں بارش نے عجیب سا فرش کیا ہے۔ ہرے بھرے پودے چل چل اور پھول پائی سے پیچھے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ شاعر برسات کے حوالے سے بتاتے ہیں کہ باغات اور سبزہ زاروں میں پانی ہی پانی رواں دواں ہے چنانچہ کوئی جگہ ایسی نہیں ہے جہاں پر بارش نہ ہوتی ہو۔

شعر ۱: جنگل سب اپنے تن پر ہریالی بچ رہے ہیں گل پھول جھاڑ بوٹے، کراہی دھج رہے ہیں
بجلی چمک رہی ہے، بادل گر ج رہے ہیں اللہ کے نقارے نوبت کے بج رہے ہیں

کیا کیا پچی ہیں یادو! برسات کی بہاریں

شاعر کا نام: نظیر اکبر آبادی قلم کا نام: برسات کی بہاریں

تشریح: اس نظم میں شاعر برسات کے موسم کی بات کر رہے ہیں۔ اور برسات کے دوران اور برسات کے بعد فرش آنے والے منظر کی منظر کشی کر رہے ہیں۔ اس شعر میں شاعر کہتے ہیں کہ بارش کے ہوتے ہی جنگل بھی اپنے اور ہریالی سہلوتا ہے اور پورا جنگل بھی براہراہ نظر آنے لگتا ہے۔ شاعر کہتے ہیں کہ پھول، پتے جڑی بوٹی ہر چیز اپنے آپ کو بارش کے وقت دھولتی ہے اور صاف ستھری نظر آنے لگتی ہے۔ شاعر کہتے ہیں کہ بارش کے وقت بجلی چمکنے لگتی ہے اور بادل گر جتے ہیں اور یہ تمام چیزیں اللہ تعالیٰ کی قدرت کے ظاہر بھادی ہوتی ہیں۔ پھر وہ اپنے دوستوں کو مخاطب کر کے کہتے ہیں کہ دیکھو یادو! برسات کی کیا کیا بہاریں ہوتی ہیں۔

شعر ۲: کیا کیا رکھے ہیں یارب! سامان تیری قدرت بدلے ہے رنگ کیا کیا، ہر آن تیری قدرت

سب مست ہو رہے ہیں، پہچان تیری قدرت تیرے پکارتے ہیں، سہان تیری قدرت

کیا کیا پچی ہیں یادو! برسات کی بہاریں

شاعر کا نام: نظیر اکبر آبادی قلم کا نام: برسات کی بہاریں

تشریح: اس بند میں شاعر برسات کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء اور قدرت و عظمت بیان کر رہا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ باری تعالیٰ! میں ناچھو کس طرح تیری قدرت کو احاطہ قلم میں لاؤں اور بیان کروں، تو نے اس دنیا میں ہمارے لیے بے شمار سامان مہیا کئے ہیں۔ تیری قدرت اتنی بڑی ہے کہ تیری قدرت نے ہر جگہ جلوسے دکھائے ہیں۔ ہر طرف خوبصورت اور دلکش نظارے ہمیں دیتے ہیں۔ شاعر کہتے ہیں کہ انسانوں کی مستی اور دل فریبی تو ایک طرف، برسات کے حسین اور دل فریب مناظر سے لطف اٹھاتے ہوئے تیرے بھی حیرانگی میں مصروف ہو گئے ہیں۔ ان کی زبانوں سے بھی سہانہ رباعی آوازیں بلند ہو رہی ہیں۔ برسات کی بدولت انسان، چرند، پرند سبھی نہال ہیں اور قدرت کی عنایات دیکھ دیکھ کر شہنشاہ خدائی کر رہے ہیں۔ گویا ہر طرف برسات کی بہاروں کی دھوم مچی ہوئی ہے۔

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

شعر ۵۔ بولیں بے بشری، قمری پھرے کو کو
نی بی کرے پیہا، بنگے پھاریں ٹوٹو
کیا ہندوں کی حق حق، کیا فاختوں کی ٹوٹو
سب ڈٹ رہے ہیں تجھ کو، کیا ہنگے کیا پھیرد

کیا کیا چچی ہیں یارو! برسات کی بہاریں

شاعر کا نام: نظیر اکبر آبادی نظم کا نام: برسات کی بہاریں

تشریح: شاعر برسات کے موسم کی مصوری کر رہے ہیں۔ برسات کا موسم ہر طرف چھا گیا ہے۔ ہر ذی روح برسات کے موسم سے خدا شکر ہے۔ موسم بارش سے نہ صرف انسانی دل بہا رہا ہے بلکہ چرند پرند بھی اس موسم کے دلکش و حسین نگاروں سے لطف اندوز ہو رہے ہیں۔

شاعر نے خاص طور پر اس بند میں پرندوں کے حال احوال کا ذکر کیا ہے۔ شاعر کہتے ہیں کہ بارش آنے سے تمام پرندوں کے قلب و جاں کو تروتلہ لگتی ہے۔ برسات کی بدولت بشر اور قمری پرندہ اپنی آواز میں خدا تعالیٰ کی حمد و ثناء کرتے نظر آتے ہیں۔ قمری (فاختہ کی ایک قسم) پرندے کی کو کو سے سارے ماحول میں جشن کا سماں محسوس ہوتا ہے۔ گویا ایسا لگتا ہے کہ بھیریں بھی ان کے ساتھ مل کر جشن موسم برسات منا رہی ہیں۔ ہر طرف سرمستی اور دھوم مچی ہوئی ہے۔

وہ قمریوں کا چار طرف سرو کا جھوم
کو کو کا شور نالہ حق سرو کی دھوم

اس محفل برسات میں پیہا بھی اپنی بی بی سے اور بنگے اپنی توتو سے چمن کو گماتے ہیں۔ ہر ہندوں کی حق حق اور فاختوں کی ہو ہو سے اس محفل اہل چمن کو اور بھی رونق ملتی ہے۔ گویا ہر کوئی اپنی آواز میں حمد الہی کر رہا ہوتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کا شکر کر رہا ہوتا ہے۔ شاعر کہنا چاہتے ہیں کہ نہ صرف انسان بلکہ چرند پرند بھی موسم بارش سے لطف اٹھاتے ہیں۔ موسم برسات کی وجہ سے ہر طرف جب کر شاں سازیاں ہیں۔ موسم کی دھوم ہر طرف ہے۔ یہ سب قدرت کے کھیل ہیں۔

گمنا سادوں کی کالی تھوم رحمت کو چھلکائے
چمن کا مٹھلیں دامن حمیس خنچوں سے بھر جائے

ہوا غمخواریوں سے شاخ بائے گل کو پھٹائے
پیہا محفل اہل چمن ہی سے گمائے

تو پھر تمہی کہو کیوں نہ تمہاری یاد آئے

شعر ۶۔ کوئی پکارتا ہے، لو! یہ مکان چکا
گرتی ہے چھت کی مٹی اور ساہان چکا

چھلتی ہوئی ٹاری، کو ٹھاند ان چکا
باقی تھا اک اسارہ سودہ بھی آن چکا

کیا کیا چچی ہیں یارو! برسات کی بہاریں

شاعر کا نام: نظیر اکبر آبادی نظم کا نام: برسات کی بہاریں

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

تشریح: شاعر برسات کے موسم کی تصویر کشی کر رہے ہیں۔ شاعر نے خاص طور پر مکان کی چھتوں اور دیواروں کو موضوع بند کیا ہے۔ شاعر کہتے ہیں کہ برسات کے موسم میں مکان کی چھتیں پانی سے بھر جاتی ہیں۔ ہر طرف پانی ہی پانی ہو جاتا ہے۔ زیادہ در چھتوں پر پانی کھڑا ہونے سے چھت خراب ہو کر ٹپکنے لگتی ہیں۔ خاص طور پر دیہی علاقوں میں چھتیں پختہ نہ ہونے کی وجہ سے ٹپکنے لگتیں ہیں۔ بچارے مکین بارش کے موسم سے پریشان رہتے ہیں۔ گویا شاعر ایسے لوگوں کی کہانی سن رہا ہے جن کی چھتیں ٹھن یا مٹی کی بنی ہوئی ہیں۔

ہاں ہے جو وہ ٹھن کا سا تھاں ہے اس وقت آرمین کا اس پر گماں
شاعر کہتے ہیں موسم بارش میں ہر طرف پانی کے بہنے کی آواز آتی ہے۔ گویا ہر طرف پانی ہی پانی موجود ہو رہا ہے۔
کئی اچھٹا نیند پانی کے شور سے
بکی جاتی ہیں تالیاں زور سے
نظیر عوامی شاعر ہیں۔ انہوں نے لوگوں کے احساسات و جذبات کو مد نظر رکھ کر یہ بند لکھا ہے۔ بارش کی وجہ سے چھتوں اور دیواروں میں پانی کھڑا ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے ان میں سوراخ ہو جاتے ہیں۔ ان میں سے مٹی گر رہی لگتی ہے۔ اور پھر بارش
چھت گرنے کا کسی جاغل شور ہو رہا ہے
دیوار کا بھی دھڑکا کچھ ہوش کھو رہا ہے
دور در حویلی والا پر آن رہا ہے
مٹلس سوچ رہا ہے۔ اس میں دل شاد ہو رہا ہے
کاپانی ٹپک ٹپک کر سارے گھر کو خراب کر دیتا ہے۔ بارش کے موسم سے صحن اور بالڈ خانہ بھی نہ بچ سکا۔ ان میں بھی ہر
طرف پانی پانی ہو گیا۔ گویا شاعر مٹلس اور غریب لوگوں کا حال بیان رہا ہے۔
یہ بند محسوس ہے۔ یہ بند حقیقت پسندی، واقعہ نگاری، قلمبازی، روایت سے گریز کی عکاسی کرتا ہے۔ آخری مصرع میں
شاعر نے برسات کی دھوم کا ذکر کیا ہے۔ گویا مناظر برسات سے ماحول کو رونق ملتی ہو۔
شعر
کچھڑے ہو رہی ہے، جس ہاڑ میں پھسلتی
مشکل ہوئی ہے واں سے، ہر اک کو راہ چلتی
پھسلا جو پاؤں، چکڑی مشکل ہے پھر سنبھلتی
جوتی کر کی تو واں سے، کیا تاب پھر لائیتی
کیا کیا مچی ہیں یارو! برسات کی بہاریں

تشریح: اس نظم میں شاعر برسات کے موسم کی بات کر رہے ہیں۔ پورے برسات کے دوران اور برسات کے بعد پیش آنے والے
منظر کی منظر کشی کر رہے ہیں۔ اس شعر میں شاعر کہتے ہیں کہ بارش کی وجہ سے جو پانی کچھڑ میں جم رہا ہے وہاں سے زمین پھسل
رہی ہے اور اس جگہ سے چلنے میں ہر انسان کو مشکل درپیش ہے شاعر کہتے ہیں کہ اگر بارش کے پانی میں کسی کا پاؤں گھسل گیا اور وہ گر
گیا تو اسے لپٹی چکڑی سنبھالنا مشکل ہو جاتا ہے اور اس کا جو تا بھی وہیں آگیا گم ہو جاتا ہے۔ پھر شاعر اپنے دوستوں کو مخاطب کر کے
کہتے ہیں کہ دیکھو یارو! برسات کی کیا کیا بہاریں ہوتی ہیں۔ (نکلیات، نظیر اکبر آبادی)

=====

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

=====

مشق

سوال نمبر 1: مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں:

الف۔ شاعر نے برسات کے کون کون سے منظر بیان کیے ہیں؟

جواب: نظیر اکبر آبادی برسات کے موسم یعنی بارش کے موسم کی منظر کشی کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ جب برسات کا موسم آیا تو ہوا اپنے ساتھ بادل اور گھٹائیں لے آئی اور ہر طرف جل قفل ہو گیا۔ درخت، پودے اور سرسبز کھیت برسات سے داخل ہو گئے۔ ہوا کے پر سرور جھوکے آتے ہیں تو سرسبز شاہاب کھیت جھوٹے نظر آتے ہیں۔ یوں محسوس ہوتا ہے کہ ہر طرف سرسبز اور شاہابی ہے۔ جگہ جگہ ہریالی ہی ہریالی دکھائی دیتی ہے۔ طبیعت میں فرحت سی محسوس ہوتی ہے۔ بارش کے قطرے اچھے خوبصورت دکھائی دیتے ہیں جیسے کسی چیز کے جگہ جگہ کرنے کی کیفیت ہوتی ہے۔ انسانوں اور دوسرے جانداروں میں بے چینی کی کیفیت ختم ہو جاتی ہے۔

ب۔ نظم کے چوتھے بند میں شاعر نے اللہ تعالیٰ کی کن قدرتوں کا ذکر کیا ہے؟

جواب: شاعر کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ میں ناچیز کس طرح حیرت کو احاطہ قلم میں لاکھ اور پہن کروں، ٹوٹنے اس دنیا میں ہمارے لیے بے شمار سامان مہیا کئے ہیں۔ تیری قدرت اتنی بڑی ہے کہ تیری قدرت نے ہر جگہ جلوے دکھائے ہیں۔ ہر طرف خوبصورت اور دلکش نظارے ہمیں دیئے ہیں۔ شاعر کہتے ہیں کہ انسانوں کی مستی اور دل فرمائی تو ایک طرف، برسات کے حسین اور دلنریب مناظر سے لطف اٹھاتے ہوئے تیرے بھی حیرت انگیز معرکوں میں مصروف ہو گئے ہیں۔ ان کی زبانوں سے بھی سبحان ربنا کی آوازیں بلند ہو رہی ہیں۔ برسات کی بدولت انسان، چاند، پرندہ سبھی نہال ہیں اور قدرت کی عنایات دیکھ دیکھ کر شاہ خواہی کر رہے ہیں۔ گویا ہر طرف برسات کی بہاروں کی دھوم مچی ہوئی ہے۔

ج۔ نظم میں کن کن پرندوں کے نام آئے ہیں؟

جواب: نظم میں جن پرندوں کا ذکر ہوا ہے وہ درجہ ذیل ہیں: تیر، شہر، قمری، بگے، ہندو، فاختوں۔

د۔ برسات کے موسم میں مکالوں اور گھروں کی کیا صورت ہوتی ہے؟

جواب: شاعر کہتے ہیں کہ برسات کے موسم میں مکان کی چھتیں پانی سے بھر جاتی ہیں۔ ہر طرف پانی ہی پانی ہو جاتا ہے۔ زیادہ تر چھتوں پر پانی کھڑا ہونے سے چھت خراب ہو کر ٹپکنے لگتی ہیں۔ خاص طور پر دیہی علاقوں میں چھتیں پختہ نہ ہونے کی وجہ سے ٹپکنے لگتی

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

ہیں۔ ہمارے لیکن ہارٹس کے موسم سے پریشان رہتے ہیں۔ گویا شاعر ایسے لوگوں کی کہانی سنا رہا ہے جن کی چھتیس نین پامنی کی بنی ہوئی ہیں۔

و۔ نظم کے آخری بند میں شاعر نے کس منظر کو پیش کیا ہے؟

جواب: اس نظم میں شاعر برسات کے موسم کی بات کر رہے ہیں۔ اور برسات کے دوران اور برسات کے بعد پیش آنے والے منظر کی منظر کشی کر رہے ہیں۔ اس شعر میں شاعر کہتے ہیں کہ ہارٹس کی وجہ سے جو پانی کچھڑ میں تہیل ہو گیا ہے وہاں سے زمین حاصل رہی ہے اور اس جگہ سے چلنے میں ہر انسان کو مشکل درپیش ہے شاعر کہتے ہیں کہ اگر ہارٹس کے پانی میں کسی کا پاؤں گھل گیا اور وہ گر گیا تو اسے لپٹی پکڑی سنبھالنا مشکل ہو جاتا ہے اور اس کا جو تا بھی وہیں کہیں گم ہو جاتا ہے۔ پھر شاعر لپٹے دوستوں کو مخاطب کر کے کہتے ہیں کہ دیکھو بدو برسات کی کیا کیا بہاریں ہوتی ہیں۔

و۔ ٹیپ کا مصرع کسے کہتے ہیں؟

جواب: ایسا مصرع جو نظم میں دہرایا جائے ٹیپ کا مصرع کہلاتا ہے۔ شامل نصاب نظم ”برسات کی بہاریں“ میں مصرع ”کیا کیا بگنی ہیں بدو! برسات کی بہاریں“ ٹیپ کا مصرع ہے۔

و۔ ترکیب بند اور ترجیع بند میں کیا فرق ہے؟

جواب: ترکیب بند:

ہر وہ نظم جس کے متحدہ بند ہوں ترکیب بند کہلائے گی۔ ترکیب بند کے آخری شعر کے قوافی اور ردیف مختلف ہوتے ہیں۔

ترجیع بند:

ترجیع بند اور ترکیب بند میں معمولی سا فرق ہے۔ ترجیع بند کا آخری شعر یا مصرع جوں کا توں تمام بندوں میں دہرایا جاتا ہے۔ ترجیع کے لغوی معنی ”توہناتا“ کے ہیں۔ شامل نصاب نظم ”برسات کی بہاریں“ ترجیع بند ہے۔

ی۔ محسن کس نظم کو کہتے ہیں؟

جواب: جس نظم کے ہر بند کے ”پانچ مصرعے“ ہوں اسے محسن کہتے ہیں۔

سوال نمبر 2: نظم ”برسات کی بہاریں“ کا مرکزی خیال لکھیں۔

جواب: نظیر اکبر آبادی برسات کے موسم یعنی ہارٹس کے موسم کی منظر کشی کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ جب برسات کا موسم آیا تو ہوا اپنے ساتھ بادل اور گھٹائیں لے آئی اور ہر طرف جل قفل ہو گیا۔ درخت، پودے اور سرسبز گیہاں برسات سے ڈھل گئے۔ ہوا کے پس پردہ جمونے آتے ہیں تو سرسبز و شاداب گیہاں جھومتے نظر آتے ہیں۔ یوں محسوس ہوتا ہے کہ ہر طرف سرسبزی اور شادابی ہے۔ حد تک ہریالی ہی ہریالی دکھائی دیتی ہے۔ طبیعت میں فرحت سی محسوس ہوتی ہے۔ ہارٹس کے قطرے اتنے خوبصورت

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

دکھائی دیجے ہیں جیسے کسی چیز کے جنگم کرنے کی کیفیت ہوتی ہے۔ انسانوں اور دوسرے جانداروں میں بے چینی کی کیفیت محسوس ہوتی ہے۔ ہر طرف برسات کی بہاروں کی دھوم ہے۔

شاعر کہتے ہیں کہ انسانوں کی مسرت اور دل فریبی تو ایک طرف، برسات کے حسین اور دلچسپ مناظر سے لطف اٹھاتے ہوئے تیر بھی حیرالہی میں مصروف ہو گئے ہیں۔ ان کی زبانوں سے بھی سہانہ رنگا کی آوازیں بلند ہو رہی ہیں۔ برسات کی بدولت انسان، چہرہ پر نہ سبھی نہال ہیں اور قدرت کی حمایت دیکھ دیکھ کر شہ غواہی کر رہے ہیں۔ گویا ہر طرف برسات کی بہاروں کی دھوم مچی ہوئی ہے۔

سوال نمبر 3: مندرجہ ذیل سوالات کے درست جوابات پر (✓) کا نشان لگائیں:

- ۱۔ نظم کے پانچویں بند میں کس کا ذکر ہے؟
 الف۔ پریمے ✓ ب۔ ہانور
 ج۔ برسات د۔ مناظر
- ۲۔ نظیر اکبر آبادی کی وجہ شہرت کیا ہے؟
 الف۔ شاعری ✓ ب۔ سلی
 ج۔ سیاحت د۔ سیاست
- ۳۔ کیا کیا مچی ہیں یاد! برسات کی بہاریں قواعد کی زو سے اس مصرعے کو کیا کہیں گے؟
 الف۔ ٹپ کا مصرع ب۔ ٹپ کا مصرع ✓ ج۔ حاصل غزل مصرع
 د۔ نظم برسات کی بہاریں جنت کے اعتبار سے کیا ہے؟
- ۴۔ نظم برسات کی بہاریں جنت کے اعتبار سے کیا ہے؟
 الف۔ خمس ترکیب بند ب۔ خمس ترجیع بند ✓ ج۔ سدس ترکیب بند
 د۔ خمس
- ۵۔ ایسی نظم جس کے ہر بند میں پانچ مصرعے ہوں، کو کیا کہتے ہیں؟
 الف۔ خمس ✓ ب۔ سدس
 ج۔ قطع بند د۔ قطع بند
- ۶۔ اردو شاعری میں نظیر اکبر آبادی کو کیا کہا جاتا ہے؟
 الف۔ اسلامی شاعر ب۔ روحانی شاعر ج۔ عوامی شاعر ✓
 د۔ دلی عمر کس شاعر کا اصل نام ہے؟
- ۷۔ دلی عمر کس شاعر کا اصل نام ہے؟
 الف۔ حالی ب۔ بے نظیر شاہ ج۔ نظیر اکبر آبادی ✓
 د۔ حالی

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

۸۔ موسموں، تہواروں، مناظرِ فطرت، رسومات جیسے عوامی موضوعات کس شاعر کی شاعری کا اہم حصہ

ہیں؟

الف۔ مرزا غالب ب۔ میر تقی میر ج۔ نظیر اکبر آبادی ✓

جوابات:

۱۔ الف	۲۔ الف	۳۔ ب	۴۔ ب
۵۔ الف	۶۔ ج	۷۔ ج	۸۔ ج

سرگرمی

ذرا اس نظم کو پڑھ کر تقابلی مطالعہ کر کے بتائیں کہ کس شاعر نے برسات کی منظر نگاری بہت عمدہ کی ہے؟ کیوں؟

جو ٹوکھی زمیں پہ ترخ ہوا ٹپکتی ہے بو سوہمی سوہمی سی کما
گرہتے ہیں بادل ، چپکتی ہے برق ہوا صحن کا صحن پانی میں غرق
مٹی نیند اُٹھ پانی کے شور سے بکلی جاتی ہیں ٹالیاں دور سے
ہوا دور سے چلتی ہے بار بار پہنچتی ہے کمرؤں کے اندر پھوار
بنا ہے جو وہ ٹہن کا ساہیں ہے اس وقت آرگن کا اس پر گماں
مبا کے طمانچے جو کھائے ہیں آج تو پودے سروں کو جھکائے ہیں آج
چلی آتی ہے بدلیوں کی قطار ہوا کے ہیں گھوڑے پہ بادل سوار
دھواں دھواں اس وقت چھایا ہے ار فلک پر سیاہ مست آیا ہے ار
اٹھی شاخ گل سبزے کو چوم کر برستی ہے کیا کیا گھٹا جھوم کر
ہیں آراستہ سبز پوشاں باغ ہوا فصل سے ہر شجر کو فراغ
پکایک رُکی بوند ، ٹھہری ہوا نظر آتی ہے اور ہی کچھ فضا
تروتازہ ہر غل سے شاد کام لبالب ہیں پانی سے تھالے تمام

=====

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

=====

کہیں کوئی چلا رہا ہے کہ ہاں
درا دیکھتا اس گھڑی کا ہاں

(بے نظیر شاہ)

ہدایات برائے اُساتذہ

- نظم غزالی سے قبل شاعر کا تعارف اور اس کی نظم نگاری کا پس منظر بیان کیا جائے۔
- نظم کی تشریح کے دوران الفاظ کے معانی بیان کرنے کے ساتھ ان کے صوتی آہنگ کا ذکر کیا جائے۔
- لفظوں کے ذریعے تصویریں بنانے اور ایک پورا منظر دکھانے کا عمل واضح کیا جائے۔
- نظم کا مجموعی تاثر قلم بند کرنے کا طریقہ سمجھایا جائے۔

4۔ دُعا (مسجدِ قرطبہ میں لکھی گئی)

علامہ محمد اقبالؒ (۱۸۷۷ء-۱۹۳۸ء)

حالاتِ زندگی:

محمد اقبال نام اور شخص اقبال تھا۔ سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ والد کا نام نور محمد اور والدہ کا نام لہام بی بی تھا۔ ابتدائی تعلیم سیالکوٹ میں حاصل کی۔ میٹرک کا امتحان امتیازی حیثیت سے پاس کرنے کے بعد مرے کالج سیالکوٹ میں داخل ہوئے جہاں خوش قسمتی سے انھیں مولوی سید میر حسن ایسے شفیق استاد مل گئے، جن سے انھوں نے بہت فیض حاصل کیا۔ گورنمنٹ کالج لاہور سے اقبال نے فلسفے کے مضمون میں ایم۔ اے کیا۔ یہاں انھیں پروفیسر نامس آرتلز جیسے استاد اور رہنما کی صحبت سے فیضیاب ہونے کا بھرپور موقع میسر آیا۔ گورنمنٹ کالج لاہور میں کچھ عرصہ انھوں نے بطور استاد لرائٹس انہماں دیے مگر علم کی نگین انھیں یورپ لے گئی۔ قیام یورپ کے دوران انھوں نے کیمبرج یونیورسٹی سے پرائیٹ لاء کی ڈگری حاصل کی۔ علاوہ ازیں یونیورسٹی، جرمنی سے بی ایچ۔ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ ۱۹۰۸ء میں دو وطن واپس آ گئے اور اپنی شاعری کے ذریعے ملک و قوم کی اصلاح اور بیداری میں مصروف ہو گئے۔

علامہ اقبالؒ نے اردو اور فارسی میں پرائز اور ولولہ انگیز شاعری کی۔ انھوں نے اپنی شاعری کے ذریعے ملتِ اسلامیہ کے تباہی و زوال میں زندگی کی لہر و زناوی اور اپنے افراغیز کام سے عالم اسلام کو گراں خوانی سے بیدار کیا۔

اقبالؒ کی اردو شاعری کی کتابوں میں بانگِ درا، بالِ جبریل اور ضربِ کلیم شامل ہیں۔ ارمغانِ حجاز میں بھی کچھ نظمیں اردو میں ہیں جب کہ اس کا بیشتر حصہ فارسی میں ہے۔ یہ سب مجموعے کلیاتِ اقبال کے نام سے شائع ہو چکے ہیں۔

(مشکل الفاظ کے معانی)

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
اہلِ صفا	نیک لوگ	پرسوز	پُرورد
دراغ	نشان۔ زخم	روبرو	آمنے سامنے
سبو	صرافی	شرابِ کہن	پرانی شراب
صبحِ نشور	یومِ حساب کی صبح	کارِ خود کو	عمل، مالی شان و عزتیں
کدو	صرافی۔ پیالہ	لالہ	ایک پھول

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

لامکان	چتوں سے باوراء کائنات	لب آب جو	ندی کا کنارہ
مطلع	سورج نکلنے کی جگہ	نشین	گھونسلہ
لوا	آواز	چمن	حلاش
سر خوش	سرور، مگن، بے خود، مست	سرور	کیف، خوشی، لذت
خسور	سانسے، خدمت میں، بارگاہ میں	لہرائی	رلج، عکرائی، وقت، کائنات

مشکل الفاظ کے معانی: ٹیکسٹ بک صفحہ نمبر: 92

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
لوا	آواز	رد گیر میر	بادشاہوں کا دربار
جگر	کلبا	وزیر	بادشاہ کے ساتھ کام کرنے والا
لہو	خون	گریباں	لباس یا کپڑے کا وہ حصہ جو گلے کے نیچے اور چھاتی کے وسط میں ہوتا ہے
اہل صفا	نیک لوگ	مطلع	سورج نکلنے کی جگہ
صحت	ساجھ، تعلق	مہج لشور	یوم حسب کی صبح
نور	روپ، چہرے کی چمک، رنگ	آتش اللہ ہو	مشق حقیقی کی آگ
خسور	سانسے، خدمت میں، بارگاہ میں	سوز	درد
سرور	کیف، خوشی، لذت	تب	حرارت
سر خوش	سرور، مگن، بے خود، مست	دارغ	نشان، زخم
پر سوز	درد بھرا اثر میں ڈوبا ہوا	چمن	حلاش
لالہ	ایک پھول	دیریں	اجڑا ہوا، غیر آباد، تباہ
لب آب جو	ندی کا کنارہ	اجڑے	دیران، مہلے، رونق
رلج و محبت	عشق و محبت کا راستہ	کار و کو	عمل، عالی شان عمارتیں

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

رفیق	ساحر رہے والا، ساھی	شراب کھن	پرانی شراب
آرزو	تمنا، خواہش	جام	پیالا، شراب پینے کا برتن
ظہین	گھولسا	سبُو	صرافی

مشکل الفاظ کے معانی: ٹیکسٹ بک صفحہ نمبر: 93

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
چشم کرم	صرافی یا صرافت کی نظر، نگاہ لطف	مگر	فکارت، فکر
ساتیا	اے شراب پلانے والے اے ساتی	لامکاں	جھوٹ سے بار بار کاکات
جلوت	وہ جگہ جہاں تھائی نہ ہو	چار عو	چاروں طرف
سبُو	صرافی	قلند	حقیت، علم و حکمت
غلوت	تھائی	حرفِ تمنا	وہ لفظ جس میں تمنا کا اظہار پایا جائے
کدو	صرافی، پیالہ	زور برد	آسنے سامنے
جھوٹ	کسی چیز کی حد سے زیادہ دھن ہونا، دلچسپ پن		

اشعار کی تشریح

شعر ۱۔ ہے یہی مری نماز، ہے یہی میرا وضو مری نواؤں میں ہے، میرے جگر کا لہو

نظم کا نام: دعا شاعر کا نام: علامہ محمد اقبال

تشریح: اقبال نے یہ نظم اس وقت لکھی جب 1932ء میں گول کاغذ رس میں شرکت کے لیے لندن گئے۔ تو وہیں سے فراغت کے بعد انھوں نے ہسپانیہ کا دورہ بھی کیا۔ مسلمان سلاطین نے قرطبہ کو اپنا دار الحکومت قرار دیا تھا۔ زیر شرح نظم علامہ اقبال نے قرطبہ کی جامع مسجد میں بیٹھ کر تحقیق کی۔ یہ مسجد مسلمانوں کے زوال کے بعد عیسائی حکمرانوں نے گرہا میں تبدیل کر دی تھی۔ اس لیے کے اثرات اقبال کی نظم میں بہت واضح موجود ہیں۔

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

شاعر نے اس شعر میں عشق حقیقی کا ذکر کیا ہے۔ شاعر اللہ تعالیٰ سے محبت و عقیدت کا اظہار کر رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے اپنے تعلق اور رابطے کا ذکر کر رہے ہیں۔ چنانچہ وہ کہتے ہیں جب میرا اللہ تعالیٰ سے تعلق اتنا مضبوط اور پختہ ہے اور اس پر توکل ہے تو میرا عشق حقیقی اس ذات سے انتہا پر پہنچ جاتا ہے۔ تو ایسی کیفیت میں جب میں خدا سے آہو فریاد کرتا ہوں تو میری ذات کا ایک ایک حصہ رب کائنات سے رابطے میں ہوتا ہے۔ شاعر نے مہافذ آرائی سے کلام میں خوبصورتی اور دلکشی پیدا کی ہے۔ یعنی شاعر نے صنعت مہافذ استعمال کرتے ہوئے کہا ہے کہ میرا عشق و محبت رب کائنات سے اس قدر ہے کہ میں جب اللہ کے سامنے اپنی دعا کرتا ہوں تو میرے جگر کا لہو بھی فریاد میں ڈھل جاتا ہے۔ یہی آہو فریاد میری نماز اور وضو کا روپ دھار گئی ہے۔ یعنی شاعر کا کھل وجود رب سے تعلق استوار کرنے میں لگن ہے اور شاعر ہر وقت اس تعلق کو پختہ کرنے میں سر مست رہتے ہیں۔ اس طرح شاعر عبادت الہی میں منہمک ہو کر حق بندگی ادا کرتے ہیں۔

شعر ۱۔ جہیں سجدہ کرتے ہی کرتے گئی حق بندگی ہم ادا کر چلے
شعر ۲۔ صحبتِ اہلِ صفا، نور و حضور و سرور سر خوش دہر سوز ہے، لالہ لبِ آبجو
نظم کا نام: ڈا شاعر کا نام: علامہ محمد اقبال

تشریح: اس شعر میں اقبال کہتے ہیں کہ صاف و پاکیزہ محبت سے قلب انسان چلا پاتا ہے۔ یعنی پاکیزہ اور محبت سے بھرے لوگوں کی محبت سے انسان قلبی اطمینان حاصل کرتا ہے۔ محبوب کی حضوری کے ساتھ کیف و سرور کی صورت ملتی ہے۔ اس عالمِ دلِ انگی میں عاشق کو ہر طرف محبوب ہی کی صورت دکھائی دینے لگتی ہے۔ وہ دنیا جہاں کی ہر چیز سے غافل ہو جاتا ہے اور اسے دنیا کی کوئی پروا نہیں رہتی۔

شعر ۱۔ دکھائی دے ہو ما کہ بے خود کیا ہمیں آپ سے بھی جدا کر چلے
اس شعر کو اگر وسیع معنوں میں لے تو اس میں دراصل عشق حقیقی کا بیان ہے۔ جو لوگ اللہ کی معرفت پالیتے ہیں انہیں پر کیف و سرور کی ایسی حالت طاری ہوتی ہے کہ وہ دنیا کی لذتوں سے دست کش ہو جاتے ہیں۔ اور اپنا سارا وقت یاو الہی میں بسر کرتے ہیں۔ ان کے جسم کو یاو الہی سے بالکل اسی طرح تڑپنا لگی ملتی ہے جس طرح نہر کے کنارے لانے کا پھول ہر اتار بہتا ہو اور ندی کی لہریں اسے ہمیشہ تازگی، سرخوشی اور سوز بخشی رہتی ہو۔

شعر ۱۔ سر دیا گل آکھ میں چپے نہیں دل پہ ہے نقش اس کی رحمتی بہت
شعر ۲۔ رباو محبت میں ہے، کون کسی کا رفیق ساتھ مرے رہ گئی، ایک مری آرزو
نظم کا نام: ڈا شاعر کا نام: علامہ محمد اقبال

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

تشریح: شاعر نے ربو محبت میں آنے والی مشکلات اور مصائب کا ذکر کیا ہے۔ شاعر کہتے ہیں محبت کی راہ میں چلنا کوئی آسان کام نہیں یہ عشق و عاشقی کی راہیں نہایت سنگارخ ہیں ان پر بڑے صبر اور حوصلے کے ساتھ چلنا پڑتا ہے۔

عاشقی صبر طلب اور تمنا چاہتا ہے دل کا کیا رنگ کروں، خون جگر ہونے تک
شاعر کہتے ہیں ان بے چینی اور بے قراری کی کیفیت میں کوئی کسی کا ساتھ دینے کے لیے تیار نہیں ہوتا۔ اس کے برعکس لوگ ایسے عاشقوں کی زندگیوں میں مزید مشکل بنا دیتے ہیں۔

ہار کی میں خدا رہتا ہے سایہ بھی انسان سے آخری مصرعے میں شاعر اداسی کا ذکر کرتے ہیں کہ جب ان دشمن حالات میں میرا ساتھ کسی نے نہ دیا تو میری خواہشات میرے دل کے اندر ہی دہلی رہ گئی۔ میں اپنے جذبات اور احساسات کسی کو نہ بتا سکا۔ اس طرح میرے دل میں آرزوؤں کا انبار لگ گیا۔

ان حسرتوں سے کہہ دو کہیں اور جا سیں اتنی جگہ کہاں ہے دل داغ دار میں
شعر ۴۔ میرا دشمن نہیں، درگم میرا وزیر میرا دشمن بھی تو، شاہنشاہ دشمن بھی تو
نظم کا نام: دعا شاعر کا نام: علامہ محمد اقبال

تشریح: یہ شعر شاعر کی روحانی کیفیت کے بارے میں بتانے کے لیے عمدہ ثبوت بنیں کرتا ہے۔ علامہ اقبال کی شعر و شاعری میں عشق حقیقی کا بھاد کر ہے۔ انھوں نے شاعری کے ذریعے ملت اسلامیہ کے تن مردہ میں زندگی کی لہر دوڑادی اور اپنے اثر انگیز کلام سے عالم اسلام کو گراں خوابی سے بیدار کیا۔ شاعر کہتے ہیں کہ اے رب کائنات مجھے امیری یا غریبی سے کوئی سروکار نہیں۔ میری منزل اور میری راہ منزل تیری ذات ہے۔

چٹا نہیں نظروں میں یاں خلعتِ سلطانی کھلی میں مکن اپنی رہتا ہے گدا حیرا
دراصل شاعر روحانی کیفیت کے اعلیٰ درجہ پر فائز ہیں۔ اقبال عشق حقیقی میں سرمست ہیں۔ دراصل جو لوگ خدا تعالیٰ کی معرفت پا لیتے ہیں وہ دنیا کی لذتوں سے بے نیاز ہو جاتے ہیں۔ دیدار الہی کی آرزو انھیں ہر وقت بے قرار رکھتی ہے، ان کے لیے دنیاوی مال و دولت کوئی سنی نہیں رکھتے۔ وہ دنیا کی ہر شے پر خدا کی ذات کو ترجیح دیتے ہیں۔

ان کی نظر میں شوکتِ جنت نہیں کسی کی آنکھوں میں بس رہا ہے، جن کے حلال حیرا
شعر ۵۔ تجھ سے گریباں مرا، مطلع صبح نشور تجھ سے مرے سینے میں آتشِ اللہ ہو
نظم کا نام: دعا شاعر کا نام: علامہ محمد اقبال

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

تشریح: شاعر اس شعر میں اپنے اندر عشق حقیقی کے شعلے اور اللہ کے بھڑکنے کا ذکر کر رہے ہیں۔ علامہ اقبال خدا تعالیٰ سے خطاب ہو کر اس ذات کا شکر بجالا رہے ہیں کہ رب کائنات حیرالاکھ شکر ہے تو نے میرے دل کو اپنے عشق کی آگ سے روشن کیا ہے۔ شاعر نے صنعت مبالغہ استعمال کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ آگ قیامت کے روز بھڑکنے والی آگ سے کم نہیں ہے۔ میرے دل کے اندر ہمیشہ اللہ کی ذات رہتی ہے۔ میرے سینے کو خدا کی یاد سے نور در در حاصل ہوتا ہے۔

میں اس کو کعبہ بہت غائبے میں کیوں ڈھونڈنے لگوں میرے ٹولے ہوئے دل ہی کے اندر ہے مقام اس کا
شاعر کہتے ہیں کہ میرے دل کا پر نور ہونا غالباً اسی وجہ سے کہ میرا دل "اللہ ہو" کی حرارت کی آماجگاہ بنا ہوا ہے۔ میرا دل ہر وقت اللہ کے ذکر سے معلق رہتا ہے۔

دونوں جہاں کہاں میری وسعت کو پائے میرا دل ہے جہاں تو مانگے
شعر ۶۔ تجھ سے میری زندگی، سوز و تب و درد و داغ ٹوٹی میری آرزو، ٹوٹی میری جستجو
نظم کا نام: ڈراما شاعر کا نام: علامہ محمد اقبال

تشریح: شاعر نے اپنی روحانی کیفیت اور عشق حقیقی کا بیان دیا ہے۔ شاعر کہتے ہیں کہ اے اللہ! اگرچہ میری زندگی میں بہت کٹھن حالات ہیں لیکن میری زندگی سوز و درد کے علامہ بھی پُر روشنی ہے۔ میری زندگی نور سے ہمراہ ہے۔ مصیبت بھی راحت فرا ہو گئی ہے تیری آرزو درجہ ہو گئی ہے۔ اور میری زندگی روشنی کا مظہر بنی ہوئی ہے۔ کیونکہ تو میرے دل میں ہمیشہ رہتا ہے۔ جب اے رب کائنات کوئی مشکل حالات آجاتے ہیں تو ذکر سے میرے قلب کو اطمینان حاصل ہو جاتا ہے۔ شاعر اللہ تعالیٰ کی محبت کے طالب ہیں۔ خدا تعالیٰ ایسے میکش (شراب پینے والا) کو کبھی تھکے لب نہیں رکھتا۔ اس لیے ہر وہ شخص جو ذکر خدا میں مگن ہو جاتا ہے تو محبت سے سرشار ہر شخص کو خدا کی محبت فراہم کی جاتی ہے۔

پہنچتا ہے ہر میکش کے آگے دو جام اس کا کسی کو تھکے لب رکھتا نہیں ہے لفظو عام اس کا
اقبال کہتے ہیں اے اللہ! تیری میرے عشق میں آرزو بن کر رہا ہوا اور یہی جذبہ جستجو کا حامل بن جاتا ہے۔ میری آرزو ہے کہ تیری معرفت کو پاسکوں۔

کبھی اے حقیقت شکر نظر آگیاں مجھ میں کہ ہزاروں سجدے تپ رہے تیری جبینا ہے نیاز میں
شعر ۷۔ پاس اگر ٹو جنیں، شہر ہے دریاں تمام ٹو ہے تو آباد ہیں، اجڑے ہوئے کاغذ کو
نظم کا نام: ڈراما شاعر کا نام: علامہ محمد اقبال

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

تشریح: اے آقا! حیرے ذکر سے ہی اس جہاں کو رونق ملتی ہے۔ جہاں حیرا ذکر کیا جاتا وہ جگہیں آباد اور ذمہ کی سے بھرپور گنتی ہیں۔ اسی طرح جب دل حیرے ذکر میں نکلے تو آباد رہتا ہے۔ اور اطمینان حاصل کرتا ہے۔
 ترجمہ: اور بے شک خدا کے ذکر سے ہی دلوں کو سکون ملتا ہے۔

اس کے برعکس جو دل یا بزم حیرے یاد سے غافل رہے تو وہ اجڑے ہوئے جن میں تبدیلی ہو جاتی ہے۔ حیرے یاد کے بغیر ہر مودرانی ہی بے الٰہی نظر آتی ہے۔ تو شاعر عظام دینا چاہتے ہیں کہ خدا کے ذکر سے کبھی غافل نہ ہو۔

غافل خدا کی یاد میں مت بھول زندگی اپنے تئیں بھلا دے اگر بھلا سکے

خدا کی یاد میں اپنے آپ کو گم کر دے اور غرور و عجز سے احتساب کر کے صرف اس کی رضا طلب کر۔ شاعر کہتے ہیں کہ اے اللہ! جب مجھے حیرے قدرت کا احساس ہوتا ہے تو اجڑے ہوئے مخلوقات اور سلسلہ گلی کو سچے بھی آباد اور خوش نظر آتے ہیں۔ مراد یہ کہ قرب الٰہی سے دلوں کو تروتازگی ملتی ہے اور انسان عظمت و بلندی سے ہم کنار ہوتا ہے۔ اس کے برعکس حلق الٰہی اور اس کی معرفت نہ ہو تو ہر معاملہ اجاز و مسلمان بن کر رہا جاتا ہے۔

تم سے گریاں میرا مطلع صبح نشور تم سے میرے سینے میں آتش، اللہ ہو

شعر ۸۔ بھر وہ شراب کہن مجھ کو عطا کر کہ میں ڈھونڈ رہا ہوں اُسے، توڑ کے جام دہنوں

نغمہ کا نام: دعا شاعر کا نام: علامہ محمد اقبال

تشریح: شاعر حلق حقیقی میں سرشار قربت الٰہی کا طلبگار ہے۔ اقبال اللہ تعالیٰ سے خطاب ہو کر کہتے ہیں کہ اے اللہ حیرے ذات کو پانے کے لیے ہم نے دنیا کے تمام رنم و رواج سے کنارہ کشی کر لی۔ انھوں نے جدید تہذیب کے تمام لوازمات سے قطع تعلق کر لیا ہے۔ وہ اللہ سے فریاد کر رہے ہیں اے رب ذوالجلال تو اپنا قرب عطا کر دے۔ مجھے وہی جذبہ حلق سے نواز دے جو میرے اسلاف کا ورثہ ہے۔

کبھی اے حقیقت بکھر نظر آجاس مجاز میں کہ ہزاروں سہلے ترپ رہے حیرے جبین بے نیاز میں

شاعر کہتے ہیں میں سب کچھ چھوڑ کر حلق الٰہی میں جذب ہو چکا ہوں۔ اے اللہ اب تو اپنی محبت کی شراب مجھے عطا کر دے۔ شاعر اللہ کی حاش میں مصروف ہیں۔ گویا شاعر اللہ کی معرفت حاصل کرنے کی جستجو کر کے اپنی ذات کو حیرے روحانی کیفیت سے سرشار کر کے کھڑا ہوا ہے۔

اللہ سے عرفان جلی کی دعا مانگ اے ذوقِ نظر، اور لڑا، اور کھڑا جا

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

مر ۹۔ چشم کرم ساقیا! دیر سے ہیں منتظر جلو توجوں کے سبؤ، خلوت جوں کے کدو

نظم کا نام: دعا شاعر کا نام: علامہ محمد اقبال

ترج: یہ شعر بھی اپنے موضوع کے اعتبار سے پچھلے شعر کا تسلسل ہے۔ جس میں خدا تعالیٰ سے دعا کی گئی ہے کہ اے اللہ حیرتی لہر کرم کے طلبگار ہیں ہم۔ ہر کوئی چاہے وہ لوگ جو درویش صفت ہیں یا وہ لوگ جو متمتع ہیں، امیر ہو یا غریب، انفرض ہر طبقے کا سان حیرتی معرفت کو پالینا چاہتا ہے۔ کیونکہ تیری ذات بلند و بالا ہے۔ تو سب کا سننے والا ہے۔ ہر انسان چاہتا ہے کہ تو اس سے راضی ہے اس پر رحم کرے کیونکہ تیرے رحم کے بغیر ہر شخص لاچار اور بے بس ہے۔ جب تک ہم پر تیرے کرم کی نوازش نہیں نہ ہوگی بے تک ہم بے چین رہیں گے۔ شاعر خدا تعالیٰ سے فریاد کر رہے ہیں کہ اے اللہ مجھے اپنی محبت عطا کر۔ عشق حقیقی میں سرشار، امر کہتے ہیں کہ اس دنیا کے انسان اللہ کی فکر کرم کے محتاج ہیں۔ اس لیے اے اللہ! ان لاچاروں اور بے بسوں پر اپنی حمایت کر۔ رہی نعمتوں کی ہدیش سے نواز۔

مر ۱۰۔ بچتا ہے ہر ایک میکش کے آگے دو جام اس کا کسی کو تھک لب رکھتا نہیں لطف عام اس کا

نظم کا نام: دعا شاعر کا نام: علامہ محمد اقبال

ترج: اس شعر میں اقبال کا لہجہ قدرے تبدیل ہو گیا ہے۔ یہاں وہ مالک حقیقی سے گلہ کر رہے ہیں کہ اے اللہ حیرتی ذات تو مکان ہے یعنی تیرے لیے تو کوئی حد نہیں ہے۔ پر اے میرے مالک یہ دنیا جس میں تو نے انسان کو اپنا خلیفہ بنا کر بھیجا ہے وہ چاروں ف سے گہری ہوئی ہے یعنی اے رب تو نے ہمیں اس مختصر کائنات کے علاقے تک محدود کر دیا ہے۔ دراصل شاعر اس دنیا کے رود ہونے پر تال و شیدو کر رہے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ اے اللہ حیرتی تو افلاک و کائنات پر اہار و داری ہے لیکن مجھ جیسے ناچیز اس دنیا میں بے اختیار پیچھے گئے ہیں۔ گویا شاعر دنیاوی مشکلات پر شکوہ کر رہے ہیں کہ انسان اس دنیا میں بے اختیار ہونے کی وجہ سے بہت سے امتحانات اور تکلیف حالات سے گزر رہا ہے۔ انفرض اس دنیا میں مصائب اور آزمائشوں سے گزرنے کی وجہ سے شاعر کی زبان پر وہ نظر آتا ہے۔

مر ۱۱۔ تیرے آزاد بندوں کی نہ یہ دنیا نہ وہ دنیا یہاں مرنے کی پابندی وہاں چھینے کی پابندی

نظم کا نام: دعا شاعر کا نام: علامہ محمد اقبال

ترج: اس شعر میں شاعر کہتے ہیں کہ فلسفہ اور شعر کی تعریف مختصر آتی ہی ہے کہ ان کی وساطت سے اپنی دلی تمنا کا اظہار کمال نہیں کیا جاسکتا بلکہ یہاں بھی علامتوں کا سہارا لیا جاتا ہے۔ عام مشاہدہ ہے کہ لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ شاید شعر و شاعری سے ایک

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

شاعر کمال کر اپنے جذبات و احساسات کا تذکرہ کرتا ہے حالانکہ اس کے برعکس ہوتا ہے کیونکہ شعر و شاعری میں وزن، بحر، ردیف اور قافیہ وغیرہ کا خیال رکھنا بہت ضروری ہوتا ہے۔

باز ک تھے کہیں رنگ گل و بوئے سخن سے جذبات کہ آداب کے سانچے میں ڈھلے ہیں

خاموش اے دل! بھری محفل میں چلانا نہیں اچھا ادب پہلا قرینہ ہے محبت کے قریبوں میں

اگر اس شعر کو وسیع معنوں میں دیکھیں تو معلوم ہوتا ہے کہ اس میں بہت گہرا بیجا نام پوشیدہ ہے۔ یعنی اگر یہ دنیا ایک فلسفہ اور شعر کی مانند ہے تو انسان اس دنیا کا شاعر ہے۔ اے اس دنیا میں تو اذن برقرار رکھنے کے لیے اپنے احساسات و جذبات کو چھپا پڑتا ہے۔ وہ مکمل طور پر کمال کر کبھی بھی اپنے حالات و احوال کسی کو بتا نہیں سکتا۔

(بال جبریل)

مشق

سوال نمبر ۱: مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جواب لکھیں:

الف۔ علامہ اقبال نے اس نظم میں کس آرزو کا اظہار کیا ہے؟

جواب: شاعر نے اپنی روحانی کیفیت اور مشق حقیقی کا بیان دیا ہے۔ شاعر کہتے ہیں کہ اے اللہ! اگرچہ میری زندگی میں بہت کٹھن حالات ہیں لیکن میری زندگی سوز و درد کے علاوہ بھی پُر رونق ہے۔ میری زندگی نور سے بھر پور ہے۔ معصیت بھی راحت فرا ہو گئی ہے تیری آرزو رہنا ہو گئی ہے۔ اور میری زندگی روشنی کا مظہر بنی ہوئی ہے۔ کیونکہ تو میرے دل میں ہمیشہ رہتا ہے۔ جب اے رب کائنات کوئی مشکل حالات آجاتے ہیں تو ذکر سے میرے قلب کو اطمینان حاصل ہو جاتا ہے۔ شاعر اللہ تعالیٰ کی محبت کے طالب ہیں۔ خدا تعالیٰ ایسے میکش (شراب پینے والا) کو کبھی تک لب نہیں رکھتا اس لیے ہر وہ شخص جو ذکر خدا میں مگن ہو جاتا ہے تو محبت سے سرشار ہر شخص کو خدا کی محبت فراہم کی جاتی ہے۔

ب۔ علامہ اقبال کی نظم 'دعا' کے دوسرے شعر میں کس طرف اشارہ کیا گیا ہے؟

جواب: دوسرے شعر میں اگر وسیع معنوں میں لے تو اس میں دراصل مشق حقیقی کا بیان ہے۔ جو لوگ اللہ کی معرفت پالیتے ہیں ان پر کیف و سرور کی ایسی حالت طاری ہوتی ہے کہ وہ دنیا کی لذتوں سے دست کش ہو جاتے ہیں۔ اور اپنا سارا وقت پاؤ الہی میں بسر

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

کرتے ہیں۔ ان کے جسم کو یاد الہی سے بالکل اسی طرح ترو تازگی ملتی ہے جس طرح نہر کے کنارے لانے کا پھول لہرا تا رہتا ہو اور ندی کی لہریں اسے ہمیشہ تازگی، سرخوئی اور سوز بخشی رہتی ہو۔

ج۔ علامہ اقبالؒ کی نظم ”ذُعا“ کا مرکزی خیال لکھیں؟

جواب: نظم میں عشق حقیقی کا تذکرہ ہے کہ اللہ سے ہندے تعلق اس طرح سے قائم کرو کہ اس سے تعلق قائم کرنے میں آپ کی کھل کوشش ہو۔ خدا سے عشق انسان کو ہمیشہ گلاب کے پھول کی مانند ترو تازہ رکھتا ہے۔ عشق حقیقی کی جستجو خود اکیلے ہی انسان کو کرنی پڑتی ہے اس راہ میں کوئی کسی کا ساتھ نہیں دیتا جن کے دل اللہ کی یاد سے منور ہو جاتے ہیں انہیں دنیاوی آسائش کی کوئی پروا نہیں رہتی۔ اللہ کی یاد سے ہر جگہ پر رونق ہو جاتی ہے۔ خدا سے فریاد ہے کہ وہ اپنا کرم اور محبت ان لوگوں کو عطا کرے جو سب کچھ چھوڑ کر اس کی راہ پر چل رہے ہیں۔

د۔ علامہ اقبالؒ اپنی نظم ”ذُعا“ میں کیا پیغام دینا چاہتے ہیں؟

جواب: خدا سے عشق ہر مشکل کا حل ہے۔ جو لوگ اللہ سے تعلق استوار رکھتے ہیں ان کے لیے یہ دنیا کوئی معنی نہیں رکھتی۔

و۔ علامہ اقبالؒ کی اس نظم کا پس منظر کیا ہے؟

جواب: اقبالؒ نے یہ نظم اس وقت لکھی جب 1932ء میں مول کا فرس میں شرکت کے لیے لندن گئے۔ تو وہاں سے فراغت کے بعد انھوں نے ہسپانیہ کا دورہ بھی کیا۔ مسلمان سلاطین نے قریبہ کو لہنا دارا حکومت قرار دیا تھا۔ زیر شرح نظم علامہ اقبالؒ نے قریبہ کی جامع مسجد میں بیٹھ کر تخلیق کی۔ یہ مسجد مسلمانوں کے زوال کے بعد عیسائی حکمرانوں نے گرجا میں تبدیل کر دی تھی۔ اس لیے کے اثرات اقبالؒ کی نظم میں جانتا ہوا موجود ہیں۔

سوال نمبر 2: مندرجہ ذیل الفاظ و تراکیب کے معانی لکھیں:

مُصِیبت	آبجو	لُغِیْن	ضَمِج لُغور	جُسْتَجُو
کاخ و کُو	جام و سبو	ساقیا	لامکاں	حرفِ تمنا

جواب:

الفاظ و تراکیب	معانی
مُصِیبت	رِفاقت، ساتھ
آبجو	ندی، تال، نہر

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

لشیں	آشپز، مسکن، مکان
صبح بخور	صبح بخیر، روزِ قیامت
جستجو	دھونڈنے کا عمل، تلاش۔
کارخانہ	عمل اور کئی کو ہے۔
جام و سید	چال اور صراحت
ساقیا	شراب پلانے والا۔
لامکاں	خدا کا عرش
حرفِ تمنا	وہ لفظ جس میں تمنا کا اظہار پایا جائے۔ وہ لفظ جس میں خواہش کا اظہار پایا جائے۔ خلا کا ش، اے کاش وغیرہ

سوال نمبر 3: نظم اور غزل میں کیا فرق ہے؟

جواب: نظم: نظم سے مراد ایسا صنفِ سخن ہے جس میں کسی بھی ایک نپیل کو مسلسل بیان کیا جاتا ہے۔ نظم میں موضوع اور ہیئت کے حوالے سے کسی قسم کی کوئی پابندی نہیں۔ اس کی مثال یہ ہے کہ ہمارے ہاں نظمیں مثنوی اور غزل کے انداز میں لکھی گئی ہیں۔ جدید دور میں نظم اور نثر کی مراحل سے گزرتے ہوئے آج کی حالتوں میں تقسیم ہو چکی ہے، جس کی پانچ بنیادی قسمیں ہیں:

1۔ پابند نظم 2۔ نظم معراہ 3۔ آزاد نظم 4۔ تثری نظم 5۔ یک مصرعی نظم

غزل:

لغت میں غزل کے معنی "مورتوں سے باتیں کرنا" اصطلاح میں غزل شاعری کی وہ قسم ہے جس میں حسن و عشق کے موضوعات اور تجربات پیش کیے جاتے ہیں۔ غزل کے لہجے میں موسیقی اور ترمیم کے عناصر ہوتے ہیں۔ غزل میں مخصوص علامتیں ہوتی ہیں جو غزل کو دوسری اصناف سے ممتاز کرتی ہیں۔ غزل میں حسن و عشق کے ساتھ ساتھ تصوف، اخلاق اور حیل و کائنات کے مضامین بھی ملتے ہیں۔

مطلع: مطلع کے معنی نکلنے کی جگہ یا نکلنے کے ہیں۔ اصطلاح میں غزل یا قصیدے کے پہلے شعر کو مطلع کہا جاتا ہے۔

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

مقطع: مقطع کے لغوی معنی ختم کرنے یا کاٹنے کے ہیں، اصطلاح میں مقطع غزل کے آخری شعر کو کہا جاتا ہے، جس میں شاعر اپنا ٹھکانہ استعمال کرتا ہے۔ جس شعر میں شاعر اپنا ٹھکانہ استعمال نہ کرے اسے غزل کا آخری شعر کہا جائے گا، مقطع نہیں۔

سوال نمبر 4: نظم خیال کے تسلسل کی وجہ سے اردو شاعری کی ایک اہم صنف ہے۔ غزل کے برعکس نظم کے اشعار موضوع کے اعتبار سے ایک دوسرے سے جڑے ہوتے ہیں۔ اسے غزل سمیت کسی بھی ہیئت میں لکھا جاسکتا ہے۔ علامہ اقبال کی یہ نظم غزل کی ہیئت میں لکھی گئی ہے۔ جو اس کے قافیوں سے ظاہر ہے۔ تاہم اس پر دیے گئے عنوان نے اسے غزل سے الگ کر دیا ہے۔ اس کے پہلے شعر میں ”وضو“ اور ”لبو“ کے قافیے آئے ہیں۔

(i) کنایہ: کنایہ کے معنی حقی اشارے یا پوشیدہ بات کے ہیں۔ الفاظ کا یہ استعمال جس میں الفاظ لغوی معنی سے الگ کوئی معنی دیتے ہیں اور اس سے لغوی معنی بھی مراد لیے جاسکتے ہوں اسے کنایہ کہتے ہیں۔ کنائے کی مختلف صورتیں ہو سکتی ہیں:

صفت اہل صفاء اور دستور و فردوس سرخوش و پر سوز ہے، نالہ لب آبجو
یہاں اہل صفا کی محبت اور آبجو اور لالے کی قربت کا کنایہ استعمال ہوا ہے۔

(ii) کنایہ کجید: جب ایک شخص یا چیز سے بہت سی منفی صفات کی چامیں اور ان تمام صفتوں سے موصوف بھی مراد ہو۔ مندرجہ بالا شعر میں نور، حضور اور سرور کی خاصیتیں اہل صفا کی محبت کی دین قرار دی گئی ہیں۔ جس طرح لالے میں بقی ہوئی ندی کی قربت میں سرگوشی اور پر سوزی کی صفات پیدا ہو جاتی ہیں۔

(iii) تصریح: کنائے کی وہ قسم جس میں موصوف مذکور نہ ہو جیسے:

بھر وہ شراب کہیں مجھ کو عطا کر کہ نہیں
اصحط رہا ہوں اُسے، توڑ کے جام و سہو
یہاں شراب کہیں صفت کے طور پر آیا ہے لیکن موصوف مذکور نہیں ہے۔

(iv) رحر: اگر کنائے میں واسطے بہت نہ ہوں لیکن پوشیدگی تھوڑی سی ہو تو اسے رحر کہتے ہیں جیسے:

سیاہی سونہر کی گئی، دل کی آرزو نہ گئی
ہمارے جامد کہن سے سے کی بوند گئی

1۔ اُلٹی ہو گئیں سب تدبیریں کچھ نہ دوانے کام کیا

میر تقی میر (۱۷۲۵ء۔ ۱۸۱۰ء)

حالات زندگی:

میر محمد تقی نام، میر تحفص۔ آگرہ میں پیدا ہوئے۔ والد کا نام علی نقی تھا جو ایک درویش تھے۔ میر نے ابتدائی تعلیم سید لعل اللہ سے حاصل کی۔ سید لعل اللہ کی رحلت کے بعد ان کی تربیت والد نے کی مگر وہ بھی جلد ہی چل بسے تو میر کی پریشانیوں کے دور کا آغاز ہوا۔ ملاش ساش کی فکر دہلی لے گئی۔ پہلے ایک نواب کے ہاں ملازم ہوئے پھر اپنے سوتیلے بھائی کے ماموں سراج الدین آرزو کے پاس رہے مگر ان کی بدسلوکی کے باعث یہ گھر بھی چھوڑنا پڑا۔ نادر شاہ، احمد شاہ ابدالی اور سرہنوں کے حملوں نے جب دہلی کو تباہ و برباد کر کے رکھ دیا تو چار لکھنؤ چلے گئے اور نواب آصف الدولہ کی سرکار میں ملازم ہو گئے۔ مگر جی نہیں لگا تو واپس دہلی چلے آئے اور باقی عمر اسی شہر میں گزاری۔ میر کو خدائے سخن کہا جاتا ہے۔ انھوں نے بہت سی اصناف میں طبع آزمائی کی ہے۔ مگر ان کی شناخت غزل اور غزل کی شناخت ان سے ہے۔ انھوں نے غزل میں سادہ بیانی کو شعار بنایا اور اس میں وہ سوز و گداز اور تاثیر پیدا کی کہ بڑے بڑے استاد نے انھیں اپنا استاد تسلیم کیا ہے۔ ان کی زبان شستہ و سادہ اور پاکیزہ ہے۔ ان کے یہاں عاشقانہ مضامین اور غموں و الم کی بیہات ہے۔ تصوف کے مضامین بھی موجود ہیں اور اپنے عہد کے معاشقہ کی مائت کی عکاسی بھی کی گئی ہے۔ غزلوں کے چھ دیوان اور کئی مثنویاں ان کی یادگار ہیں۔ غزلوں کا مجموعہ کلیات میر کے نام سے شائع ہو چکا ہے۔

(مشکل الفاظ کے معانی)

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
مہر جوانی	جوانی کا وقت	تہمت	الزام
بیاری دل	دل کی بیاری۔ مراود عشق	عیش	بے کار۔ خود بخود
بختاری	بختیار	سپید و سیہ	سفید اور کالا۔ مراد ساری دنیا
جوں توں کر کے	بڑی مشکل سے، کسی نہ کسی طرح	سیسیں	زوہیلا، چاندنی کا، مراد حسین خوب صورت

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

ذیر	وہ عبادت گاہ جہاں ایک اللہ کے علاوہ کسی دوسرے کی پرستش ہو۔ بُت خانہ، مندر، گر جا	قصد	پیشانی پر مندر کیا زعفران کے دو نشانے۔ ٹکا۔ جنگ جو بند رہا تھے پر لگاتے ہیں۔
ساحہ	کلائی ہاتھ۔ قدرت اور قوت	خیال خام	بے کار، بے بنیاد توقع یا خواہش

مشکل الفاظ کے معانی: ٹیکسٹ بک صفحہ نمبر: 96

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
تدبیر	تجویز، ترکیب، کوشش	مختاری	اختیار
دوا	جڑی بوٹی یا دوسرے اجزا سے بنائی ہوئی چیز جس سے کسی بیماری کا علاج کیا جائے	مہٹ	بے کار۔ نولہ خواہ
بیماری دل	دل کی بیماری۔ مراد عشق	برنام	رموا، بے آبرو، بے عزت
کام تمام ہوتا	خاتمہ ہوتا، سر جاتا، برپادی ہو جاتا	یاں	یہاں کا مختلف، اس جگہ
عہد جوانی	جوانی کا وقت	سپید وسیہ	سلید اور کالا۔ مراد ساری دنیا
ہری	بڑھاپا، طبعی	بچوں توں کر کے	بڑی مشکل سے، کسی نہ کسی طرح
آنکھیں موندنا	آنکھیں بند کر لینا	ساحہ	کلائی، ہاتھ۔ قدرت اور قوت
جہاں بخشی	معانی، درگزر	تیمیں	زود پہلا، چاندی کا، مراد حسین خوب صورت

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

قسمت	تقرر، مقدر، نصیب	قول و رسم	عہد و پیمان، اقرار و مدار
پیغام	دو امر یا بات وغیرہ جو کہلا کر یا لکھ کر بھیجیں	خیال خام	بے کار، بے بنیاد توقع یا خواہش
ناحق	نامناسب، بے جا	قلمہ	پیشانی پر مندر کیا زعفران کے دو نشانے۔ ٹیکا۔ تنک جو ہندو دھتے پر لگاتے ہیں۔
بمبھور	بے بس، لاچار، عاجز	ذیر	وہ عبادت گاہ جہاں ایک اللہ کے علاوہ کسی دوسرے کی پرستش ہو۔ بت خند، مندر، مگر جا
تہمت	الزام	ترک	دست برداری، چھوڑنا، کنارہ کشی

غزل کے اشعار کی تشریح

شعرا۔ الٹی ہو گئیں سب تدبیریں کچھ نہ دوائے کام کیا دیکھا اس بیماری دل نے آخر کام تمام کیا

شاعر کا نام: میر تقی میر

مرکزی خیال: عشق ایک نہ ختم ہونے والی بیماری ہے جو انسان کو موت کے دہانے پر پہنچا دیتی ہے۔

تشریح: مندرجہ بالا شعر میں شاعر نے عجب بے کسی کے ساتھ اپنی داستانِ حیات کو بیان کیا ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ ہم کو ایک نہایت سنگین مرض لاحق ہو گیا۔ زندگی گزرنے کے ساتھ ساتھ یہ مرض بڑھتا گیا اور اس کی آہر ظاہر ہونے لگے۔ ہم نے اس مرض کے علاج کے لیے طرح طرح کی تدبیریں کی اور مختلف دواؤں سے علاج کیا، ہر طرح سے جتن کر ڈالے۔ لیکن عشق کوئی ایسا مرض نہیں ہے کہ اس کا علاج ہو جائے۔ جوں جوں ہم اس کا علاج کرتے رہے اس کی سنگینی بڑھتی گئی 'دوائیں بے اثر ہو گئیں اور تمام تدبیریں الٹی ہو گئیں۔ پھر اوقات آ گیا کہ یہ بیماری ناقص برداشت ہو گئی اور اس کی وجہ سے ہم موت کے دہانے پر پہنچ گئے۔

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

اس روگ نے ہم سے ہماری زندگی چھین لی اور مرض دل کی بدولت ہم اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔ مصرعہ ثانی میں لفظ 'دیکھا' ایک اور نئی کیفیت پیدا کر رہا ہے۔ اس سے پتا چلتا ہے شاعر کو یہ اندیشہ پہلے ہی سے تھا۔ وہ اس اندیشہ جان کا ذکر محبوب سے پہلے بھی کر چکے تھے۔ اب یقین کے ساتھ محبوب کو جاتے ہیں کہ دیکھا! اس بیماری دل نے آخر کام تمام کیا۔

مرض عشق پر رحمت خدا کی مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی

شعر ۲۔ عہد جوانی رو رو کاٹا، جیری میں لیں آنکھیں موند یعنی رات بہت تھ جائے، صبح ہوئی آرام کیا شاعر کا نام: میر تقی میر۔

مرکزی خیال: پیش نظر شعر میں شاعر اپنی دکھ بھری داستان حیات بیان کر رہے ہیں۔

تشریح: زیر تشریح شعر میں شاعر نے اپنی حسرت و یاس بھری زندگی کی کہانی بیان کی ہے۔ جوانی کا دور حیات انسانی کا سنہرہ دور ہوتا ہے۔ یہ استغوں، آرزوؤں، خواہیوں اور دلکش درنائی کی نرم و ملائم جہت ہوتی ہے۔ اس میں انسان آزاد پنہی کی مانند عزم و ہمت اور سہ فکری کی فضاؤں میں اڑتا ہے۔ اس عہد میں انسان کے پاس توانائیاں ہوتی ہیں اور اپنی خواہشات کی تکمیل کے لئے قوتیں ہوتی ہیں۔ شاعر کہتا کہ میں اتنا بد نصیب انسان ہوں کہ یہ سنہرہ دور بھی آلام و مصائب کی تذر ہو گیا اور میں اس دور کی لطافتوں اور قوتوں سے محروم کیا۔ میں نے یہ دور بھی نہایت دکھ درد اور بے چینی کے عالم میں اٹک بھاگتے ہوئے گزارا ہے۔ اب جب میں عمر کے آخری حصے میں پہنچ گیا ہوں تو میرے پاس اتنی ہمت و امید نہیں ہے کہ میں اپنے ہیالک ماضی کی وحشتیں دیکھ سکوں۔ میں اس قدر ناتواں اور بے جان ہو گیا ہوں کہ اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھا۔ میری زندگی ایک ایسے شخص کی مانند ہے جس کی آنکھیں غماز آلود اور جسم بوجھل صرف اس وجہ سے ہے کہ دورات بھر کسی فکر میں جاگتا رہا ہے۔ اب اس میں اتنی ہمت نہیں ہے کہ وہ دن اور طلوع آفتاب کے مناظر دیکھے۔ اسی لئے وہ خوابیدہ ہو جاتا ہے

دن زندگی کے ختم ہونے شام ہو گئی پھیلا کے پاؤں سو میں گئے تنگ حصار میں

شعر ۳۔ حرف نہیں جاں بخشی میں اس کی خوبی اپنی قسمت کی

ہم سے جو پہلے کہ بھیجا سو کرنے کا پیغام کیا

شاعر کا نام: میر تقی میر۔

تشریح: میر کو "خدائے سخن" کہا جاتا ہے۔ ان کی غزل گوئی کو غالب نے بھی تسلیم کیا ہے۔

دیکھتے کے قہمی استاد نہیں ہو غالب کہتے ہیں اگلے زمانے میں کوئی میر بھی تھا

میر کہتے ہیں کہ مجھے اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ میری درخواست نہیں سنی گئی۔ دراصل شاعر مجتہدی معنوں میں کہہ رہے ہیں کہ ہم محبوب کے پاس اپنی درخواست بار بار دے کر جاتے ہیں۔ لیکن اس نے ہماری عرض نہیں سنی۔

=====

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

=====

۔ بار بار اس کے در پر جاتا ہوں حالت اب اضطراب کی سی ہے

شاعر کہتے ہیں کہ ہمیں کوئی افسوس نہیں کہ ہماری گزارش سننے سے پہلے ہی الٹا کر دیا گیا کیونکہ یہ ہماری قسمت کی خوبی ہے۔ یعنی شاعر نے طویر یہ کہا ہے کہ ہماری خراب قسمت ہی ایسی تھی کہ ہماری عرض سننے سے پہلے ہی فیصلہ سنا دیا کہ ہماری رحم کی اپیل ناقابل قبول ہے۔ ہم تو وہ ہیں جہاں بھی دعا مانگتے بھی نہیں اور دعا کے قبول نہ ہونے کا یقین کر بیٹھے ہیں۔

دراصل شاعر نے پیغام دیا ہے جب قسمت ہی خراب ہو تو کام ہونے سے پہلے ہی رکاوٹیں عائل ہونا شروع ہو جاتی ہیں اور دو کام آپ کی صورت نہیں کر سکتے۔

۔ یہ نہ تھی ہماری قسمت کہ دس سال یاد ہوتا اگر اور بچتے رہتے یہی انتظار ہوتا

شعر ۴۔ تاج حق ہم مجبوروں پر یہ تہمت ہے عیاری کی

چاہتے ہیں سو آپ کریں ہیں، ہم کو عیث بدنام کیا

شاعر کا نام: میر تقی میر

مرکزی خیال: اس شعر میں شاعر اپنی زندگی کی بے کسی اور مجبوری بیان کر رہا ہے۔

تشریح: مندرجہ بالا شعر میں شاعر اپنی مجبوری اور بے کسی کی منظر کشی کر رہا ہے۔ شاعر اپنے محبوب کو مخاطب کرتے ہوئے کہتا ہے کہ تم ہم سے یہ کیوں کہتے ہو کہ ہم اپنے فیصلوں اور ارادوں میں بالاختیار ہیں اور ہر فعل اپنی مرضی اور خوشنودی سے سرانجام دیتے ہیں، ہماری زندگی کے لحاظ ہمارے اپنے ہیں اور اس کا دار و مدار ہمارے ذہن اور ہمارے ارادوں پر ہے۔ جب کہ حقیقت اس کے برعکس ہے۔ ہم تو بے کس اور مجبور ہیں۔ ہم تو دعویٰ کرتے ہیں جو تم ہم سے کہتے ہو ہمارے تمام اعمال تو تمہاری خواہشات کے مطابق ہیں۔ ہماری عشق کی انتہا یہ ہے کہ ہم نے اپنی مرضی بالکل ختم کر دی ہے اور ہر کام کرتے ہوئے اس بات کا خیال کرتے ہیں کہ تمہاری کیا مرضی ہے، تم کس طرح رضامند ہو گے اور ہمیں اپنے چاہنے والوں میں جگہ دو گے۔ اس کے باوجود اگر تم ہمیں اپنے ارادوں میں خود مختار کہتے ہو تو یہ ہم کو بے وجہ بدنام کرنے والی بات ہے اور یہ محض ایک الزام ہے۔

اس شعر کو ہم حقیقی اور مجازی دونوں معنوں میں لے سکتے ہیں۔ حقیقی معنوں میں شاعر نے صوفیائے کرام کا نظریہ جبر پیش کیا ہے جس کے مطابق انسان اس دنیا میں ایک کلمہ چلی ہے جو کاتب تقدیر کا پابند ہے۔ محبوب کی خوشنودی یا نظریہ جبر دونوں حوالوں سے انسان ایک ایسی مجبور مخلوق ہے جسے اپنی زندگی پر کسی طرح کا اختیار نہیں ہے۔ اس شعر میں صنعت تضاد پائی جاتی ہے۔

۔ زندگی جبر مسلسل کی طرح کائی ہے جانے کس جرم کی سزا پائی ہے یاد نہیں

=====

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

=====

شعر ۵۔ یاں کے سپید و سہ میں ہم کو دل جو ہے سوتا ہے

رات کو درو رو صبح کیا، یادوں کو بجوں توں شام کیا

شاعر کا نام: میر تقی میر

مرکزی خیال: شاعر اپنی زندگی کی بے بسی، لاچاری اور مجبوری بیان کر رہا ہے۔

تشریح: شاعر کہتا ہے کہ میں ایک بے اختیار اور بے بس انسان ہوں۔ میری بے چارگی کی حد یہ ہے کہ میں اپنی زندگی کے تمام تر معاملات میں مجبور ہوں اور میری مرضی کوئی اور تشکیل دیتا ہے۔ اس بے کس زندگی کے کسی بھی معاملے میں میرا دخل نہیں ہے اور میں سب کچھ اپنی مرضی کے خلاف کرتا ہوں۔ میری اختیار ہے تو صرف اس حد تک کہ میں دن کو بے قراری میں گزار دیتا ہوں اور رات کو چند آنسو بہا کر صبح دیکھ لیتا ہوں۔ میری زندگی ایک ایسے پنجھی کی مانند ہے جو جگرے سے آزاد فضا میں اڑنا چاہتا ہو لیکن ہر کوشش اُس کے لئے تکلیف کا سبب بنتی ہو۔ میں اپنی زندگی کو اپنی مرضی سے گزارنا چاہتا ہوں۔ میں اس میں بغض، سکون، راحت اور نشاط کے سوا کچھ نہ چاہتا ہوں لیکن کبھی بھی میری مرضی نہیں چلتی۔ میرے مقدر میں یہ نہیں لکھا کہ میں اپنے حالات تبدیل کر سکوں اور اپنی سوچوں کی بے چینی تبدیل کر سکوں۔ میں اپنی ذات پر جتنا اختیار رکھتا ہوں اسی کو استعمال کرتا ہوں۔ رات بھر بے قراری میں آنسو بہا کر وقت گزار لیتا ہوں اور دن میں مصیبتیں جھیل کر اپنی روح کو تسکین پہنچا لیتا ہوں۔ میں چاہتا ہوں کہ میری اس دنیا میں ناکامی و نامرادی کا کوئی سحرانہ ہو لیکن یہ ساج اور معاشرہ میری خواہشات کا احترام نہیں کرتا۔ میں جبر فطرت کو جھڑکار بنا ہوا ہوں اور یہ دردِ عالم بھری زندگی لاچاری اور مجبوری میں بسر کر رہا ہوں۔

ناحق ہم مجبوروں پر یہ تہمت ہے بخاری کی چاہتے ہیں سو آپ کریں ہیں ہم کو عیث بدنام کیا

شعر ۶۔ ساعدِ سمیں دونوں اُس کے ہاتھ میں لا کر چھوڑ دیے

گولے اُس کے قول و قسم پر ہائے خیال خام کیا

شاعر کا نام: میر تقی میر

تشریح: میر کہتے ہیں ہم نے سب کچھ محبوب کے حوالے کر دیا۔ ہماری ہر چیز محبوب کے نام قربان ہونے کے لیے تیار ہے۔ ہم نے کوئی ایسا شے نہ چھوڑی جس میں محبوب کا فعل و فعل نہ ہو۔ ہمارا اعناء، بیضنا، چلنا اور پھرتا محبوب کے دم سے ہی ہوتا ہے۔ مگر ہمارے محبوب نے ہماری وفات نہ جانے کا عزم کر لیا ہے۔ ہم نے ان کی قسموں اور وعدوں پر اعتبار کیا مگر محبوب نے ہمیں دھوکا دیا۔ شاعر افسوس کا اظہار کرتے ہیں ہوتے کہ رہے ہیں کہ محبوب نے اپنا عہد نہیں نبھایا۔ ہم ہی نادان لکھے جو اس پر اعتبار کر بیٹھے۔ ہم نے خاکِ لہو اس پر بھر دیا کہ اسے اپنا وقت ضائع کیا۔ ہمیں ایسے بے وفا پر یقین کرنا ہی نہیں چاہیے تھا۔

تری ماڑی سے جانا کہ بندھا تھا عہد بودا کبھی تو نہ توڑ سکتا، اگر استوار ہوتا

=====

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

=====

شعر۔ میر کے دین و مذہب کو اب پوچھتے کیا ہو، اُن نے تو

تشفہ کھینچا، ذہن میں بیٹھا، کب کا ترک اسلام کیا

شاعر کا نام: میر تقی میر

تشریح: شاعر کہتے ہیں کہ مجھ پر عشق نے اتنی وحشت خاوری کر دی ہے کہ جس کی وجہ سے میں نے اپنا دین ترک کر دیا ہے۔
ماری اور لاچاری کا اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ وہ لوگ جو میرے مذہب کے بارے میں پوچھتے ہیں تو وہ سن نہیں کہ میں نے ہاتھ
پر کیا لگا کر اسلام کو دور کر لیا ہے۔ اب وہ حصص کسی بت خانے میں نظر آئیں گے۔ شاعر نے بڑی گہری بات کی ہے۔ اپنی ذات اور
مذہب کی بات کرتے ہوئے پیغام دیا ہے کہ کبھی کسی بے بس اور لاچار انسان کی مدد کرتے وقت اس کے دین کو نہ دیکھو بلکہ یہ دیکھو
کہ اس مایوس انسان کو تمہاری مدد کے ذریعہ کوئی امید کی کرن حاصل ہو جائے۔ ورنہ کیا ہندو کیا مسلمان ہر کوئی اپنی تقدیر سے ٹالاں
اور پریشان ہو کر مذہب سے دور ہو سکتا ہے۔

مشق

سوال نمبر 1: مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں:

الف۔ غزل میں مطلع سے کیا مراد ہے؟

جواب: مطلع کسی بھی غزل، قصیدے یا نظم وغیرہ کا پہلا شعر ہوتا ہے جس کے دونوں مصرعے ہم قافیہ اور ہم ردیف ہوتے ہیں۔
پہلے شعر کو مطلع کہا جاتا ہے اور اگر دوسرا شعر بھی مطلع کی طرز پر ہو (یعنی اس کے بھی دونوں مصرعے ہم قافیہ اور ہم ردیف ہوں)
تو اس کو حسن مطلع کہا جاتا ہے۔

ب۔ میر تقی میر کی اس غزل میں مطلع کی نشاندہی کریں۔

جواب: مطلع کسی بھی غزل، قصیدے یا نظم وغیرہ کا پہلا شعر ہوتا ہے۔ میر تقی میر کی اس غزل کا مطلع درج ذیل ہے:

اُئی ہو گئیں سب تدبیریں کچھ نہ دوائے کام کیا

دیکھا اس بھاری دہ نے آخر کام تمام کیا

=====

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

=====

ج۔ میر تقی میر نے بیماری دل کے بارے میں کیا بتایا ہے؟

جواب: شاعر کہتا ہے کہ ہمیں عشق کا ایک نہایت سنگین مرض لاحق ہو گیا ہے۔ زندگی گزارنے کے ساتھ ساتھ یہ مرض بڑھتا گیا اور اس کی آثار ظاہر ہونے لگے۔ ہم نے اس مرض کے علاج کے لئے طرح طرح کی تدبیریں کی اور مختلف دواؤں سے علاج کیا، ہر طرح سے جن کر ڈالے۔ لیکن عشق کوئی ایسا مرض نہیں ہے کہ اس کا علاج ہو جائے۔ جوں جوں ہم اس کا علاج کرتے رہے اس کی بھی بڑھتی گئی، دواؤں بے اثر ہو گئیں اور تمام تدبیریں الٹی ہو گئیں۔

و۔ میر تقی میر نے عہد جوانی کس طرح کاٹا؟

جواب: شاعر اپنی عہد جوانی کی کہانی بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ جوانی کا دور حیات انسانی کا سنہرا دور ہوتا ہے۔ یہ انگلیں، آرزوؤں، خواہوں اور دلکش درنائی کی نرم و ملائم جہت ہوتی ہے۔ اس عہد میں انسان کے پاس توانائیاں ہوتی ہیں اور اپنی خواہشات کی تکمیل کے لئے قوتیں ہوتی ہیں۔ شاعر کہتا کہ میں اتنا بد نصیب انسان ہوں کہ یہ سنہرا دور بھی آلام و مصائب کی نذر ہو گیا اور میں اس دور کی لطافتوں اور قوتوں سے محروم ہوا۔

ر۔ میر تقی میر نے اس غزل میں خود کو مجبور کیوں کہا ہے؟

جواب: شاعر اپنی مجبوری اور بے کسی کی منظر کشی کر رہا ہے۔ شاعر اپنے محبوب کو مخاطب کرتے ہوئے کہتا ہے کہ تم ہم سے یہ کیوں کہتے ہو کہ ہم اپنے فیصلوں اور ارادوں میں با اختیار ہیں اور ہر فعل اپنی مرضی اور خوشنودی سے سر انجام دیتے ہیں، ہماری زندگی کے لمحات ہمارے پسپے ہیں اور اس کا دار و مدار ہمارے ذہن اور ہمارے ارادوں پر ہے۔ جب کہ حقیقت اس کے برعکس ہے۔ ہم تو بے کس اور مجبور ہیں۔

و۔ میر تقی میر کو یہاں کے سپید وسیہ میں کس قدر دخل ہے؟

جواب: شاعر کہتا ہے کہ میں ایک بے اختیار اور بے بس انسان ہوں۔ میری بے چارگی تو حد یہ ہے کہ میں اپنی زندگی کے تمام تر معاملات میں مجبور ہوں اور میری مرضی کوئی اور تکمیل دیتا ہے۔ اس بے کس زندگی کے کسی بھی معاملے میں میرا دخل نہیں ہے اور میں سب کچھ اپنی مرضی کے خلاف کرتا ہوں۔ میری اختیار ہے تو صرف اس حد تک کہ میں دن کو بے قراری میں گزار دیتا ہوں اور رات کو چند آنسو بے کرمج دیکھ لیتا ہوں۔ (سپید وسیہ: سفید اور کالا۔ مراد ساری دنیا)

و۔ غزل کے مقطع میں میر تقی میر نے اپنے مذہب کے متعلق کیا بتایا ہے؟

جواب: میر تقی میر مقطع میں کہتے ہیں تم میرا دین یا مذہب کیوں پوچھتے ہو میں نے تو سر پر تشکو (تک جو ہندو دھتے پر لگاتے ہیں) بھی لگایا میں تو ذہر "بت خانہ، مندر" میں بھی بیٹھتا ہوں اور اسلام سے دور تو میں کب کا ہوں۔

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

میر کے دین و مذہب کو اب پوچھنے کیا ہو، اُن نے تو نقشہ کھینچا، ذریعہ میں بیٹھا، کب کا ترک اسلام کیا

سوال نمبر 2: مندرجہ ذیل الفاظ کو جملوں میں استعمال کریں:

عہد جوانی تہمت عہد سپید وسیہ جوں توں
ساعہ سیمیں خیال خام نقشہ ذیر

جواب:

الفاظ	جملے
عہد جوانی	مختلف شعبوں میں اپنے عہد جوانی کی صلاحیتیں صرف کرینے والے قوم کے نوجوانوں کو ملنی سخی پر خراج عقیدت پیش کیا گیا۔
تہمت	کسی پر بے جا تہمت اور بہتان لگانا انتہائی سخت گناہ اور حرام ہے۔
عہد	مسکد کشمیر، اقوام متحدہ سے خیر کی امیدیں رکھنا عہد ہے۔
سپید وسیہ	اکرم اپنے سپید وسیہ کا مالک خود ہے۔
جوں توں	ذہنی پر موجود عمل نے جوں توں ذہنی لڑکے کو بے رحم شیر کے چنگل سے چڑایا۔
ساعہ	وہ آئیں چڑھی ہوئی ساعہ و صاف صاف اگلی ہوئی قمی میمان سی شمشیر خوش علف
سیمیں	بادشاہ الہی ملکہ کے کانوں کو ”صدف سیمیں“ کہا کرتا تھا۔
خیال خام	حکومت کا ملک سے چند دنوں میں مہنگائی ختم کرنے کا دعویٰ محض ایک خیال خام کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔
نقشہ	ایک حسین صبح پیشانی پر کچھ مندر علی کا نقشہ لکھ دیا ہے۔
ذیر	پڑھا خواہید گان ذیر پر افسون، بیداری برہمن کو دیا پیغام خورشید درخش کا

سوال نمبر 3: مندرجہ ذیل سوالات کے درست جوابات پر (✓) کا نشان لگائیں:

۱۔ خدائے سخن کس شاعر کو کہا جاتا ہے؟

الف۔ مرزا غالب ب۔ حیدر علی آتش ج۔ میر تقی میر ✓

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

- ۲۔ میر تقی میر کا کام تمام کس بیماری نے کیا؟
الف۔ بیماری دل نے ✓ ب۔ دماغ کی بیماری نے ج۔ سردی کی بیماری نے
۳۔ میر تقی میر نے کون سے عہدِ روداد کر کا؟
الف۔ بچپن کا ب۔ جوانی کا ✓ ج۔ بڑھاپہ کا
۴۔ میر تقی میر نے کس عہد میں آنکھیں موندنے کی بات کی ہے؟
الف۔ لڑکپن میں ب۔ نوجوانی میں ج۔ بڑی عمر میں ✓

جوابات:

۱۔ ج	۲۔ الف	۳۔ ب	۴۔ ج
------	--------	------	------

سوال نمبر 4: رودیف کے لفظی معنی گھوڑے پر کسی کے پیچھے سوار ہونے کے ہیں۔ غزل میں ایک یا ایک سے زائد الفاظ جو مطلع کے دونوں مصرعوں اور باقی اشعار کے دوسرے مصرعے کے آخر میں تسلسل سے استعمال ہوں، رودیف کہلاتے ہیں۔ اس غزل میں ”کیا“ کا الفاظ رودیف ہے۔ اسی طرح قافیہ کے لفظی معنی ہیں پیچھے آنے والا۔ شاعری میں قافیہ سے مراد وہ ہم آواز الفاظ ہیں جو رودیف سے پہلے آتے ہیں مثلاً اس غزل کے مطلع میں کام، تمام قافیہ ہیں۔ آپ اس غزل کے باقی اشعار میں سے قافیے چن کر لکھیں۔

جواب: کام، تمام، پیغام، بدنام، شام، خام، اسلام

سوال نمبر 5: میر تقی میر کی اس غزل کا کون سا شعر آپ کو پسند آیا ہے؟ پسندیدگی کی وجہ بھی لکھیں۔

جواب: ۱۔ عاشق ہم مجوروں پر یہ تہمت ہے بخاری کی چاہے ہیں سو آپ کریں ہم، ہم کو مہت بدنام کیا پسندیدگی کی وجہ: اس شعر میں شاعر اپنی زندگی کی بے کسی اور مجبوری بیان کر رہا ہے۔

سوال نمبر 6: غزل اردو کی ایک اہم اور مقبول ترین صنفِ سخن ہے۔ ہیئت کے اعتبار سے غزل کے

اجزائے ترکیبی یہ ہیں۔ مطلع۔ قافیہ۔ رودیف۔ مقطع۔ غزل کے ان اجزاء کے علاوہ ایک اہم اور

بنیادی چیز یہ ہے کہ غزل کا ہر شعر خیال اور موضوع کے لحاظ سے اپنی جگہ نہ صرف مکمل ہوتا ہے بلکہ

ہر شعر ایک نیا خیال اور موضوع پیش کرتا ہے مثلاً کسی شعر میں محبت اور حسن و عشق کی بات کی

=====

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

=====

جاسکتی ہے اور کسی شعر میں دنیا کی بے ثباتی کا نقشہ پیش کیا جاسکتا ہے۔ کسی شعر میں کوئی اخلاقی نکتہ بیان ہو سکتا ہے اور کسی میں مناظر فطرت کی تصویر کشی ہو سکتی ہے۔
میر تقی میر کی اس غزل کے ہر شعر میں الگ الگ موضوعات کی نشان دہی کریں۔

غزل مسلسل:

اگر غزل کے تمام اشعار ایک ہی موضوع پر ہوں تو اسے غزل مسلسل کہتے ہیں۔

جواب: عشق ایک نہ ختم ہونے والی بیماری ہے جو انسان کو موت کے دہانے پر پہنچا دیتی ہے۔ شاعر اپنی دکھ بھری داستانِ حیات بیان کر رہے ہیں۔ شاعر اپنی زندگی کی بے کسی اور مجبوری بیان کر رہا ہے۔ شاعر اپنی زندگی کی بے بسی، لاچاری اور مجبوری بیان کر رہا ہے۔

سرگرمی

جب لفظ اپنے لغوی معنی میں استعمال نہ کیا جائے اور اس کے حقیقی اور مجازی معنوں میں تشبیہ کا تعلق بھی نہ ہو تو وہ مجاز مرسل کہلاتا ہے۔ مثال کے طور پر اگر یوں کہیں کہ ”اس کا ہاتھ نہیں پہنچتا“ تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ اس شخص میں اتنی قدرت نہیں کہ یہ کام سرانجام دے سکے۔ مجاز مرسل کے طور پر اس کے حقیقی معنی ہاتھ اور مجازی معنی قدرت میں تشبیہ کا کوئی تعلق نہیں ہے بلکہ طاقات یا صلاحیت کا تعلق ہے۔ اس کی اقسام درج ذیل ہیں:

- ۱۔ کل کہہ کر پڑ مراد لینا۔ نو شین اسلام آباد میں رہتی ہے۔
 - ۲۔ بجز کہہ کر کل مراد لینا۔ شجاع نے کانوں میں انگلیاں دیں۔
 - ۳۔ ظرف کہہ کر موقوف مراد لینا۔ سہالوں نے مشروب کی بوتلیں ہیں۔
 - ۴۔ موقوف کہہ کر ظرف مراد لینا۔ چائے چوٹھے پر رکھی ہے۔
 - ۵۔ مسبب کہہ کر مسبب مراد لینا۔ آج بادل خوب برسا۔
 - ۶۔ مسبب کہہ کر سبب مراد لینا۔ افسوس اس کے ہاتھ سے سب کچھ نکل گیا۔
- مجاز مرسل، تشبیہ اور استعارے کی مثالیں استاد کی مدد سے بیان کریں

غزل

”غزل ایک ساز کی طرح ہے، اس کا ہر شعر ایک تار ہے۔ ہر تار کی آواز مختلف ہے مگر ان آوازوں کے استخراج سے ایک ایسا دل نواز نغمہ ترتیب پاتا ہے جو ساز و آواز سے ہم آہنگ ہو کر فضا میں گھل کر برساتا ہے۔“
(ڈاکٹر اظہار احمد رضوی، تاریخ جدید اردو غزل)

ہدایات برائے اساتذہ

- غزل خوانی سے قبل اردو غزل کا مختصر تعارف اور پس منظر پیش کیا جائے۔
- میر تقی میر کی غزل میں درد و غم اور سوز و گداز کے علاوہ ان کے یہاں صوفیانہ رجحانات کی نشاندہی کی جائے۔ (مثلاً فنا و بقا، دنیا کی بے ثباتی وغیرہ)

2۔ دہن پر ہماُن کے گماں کیسے کیسے

خواجہ حیدر علی آتش (۱۷۶۳ء۔ ۱۸۳۶ء)

حالات زندگی:

خواجہ حیدر علی نام، آتش تخلص۔ فیض آباد میں پیدا ہوئے۔ والد کا نام خواجہ علی بخش تھا۔ آتش کے والد ان کی کم عمری ہی میں وفات پا گئے تھے۔ اس لیے آتش کی تعلیم و تربیت بہتر طور پر نہ ہو سکی۔ آتش نے نواب مرزا تقی خان کی ملازمت اختیار کی۔ لکھنؤ کے دارالسلطنت قرار پانے پر نواب کے ساتھ لکھنؤ منتقل ہو گئے۔ یہ مصحفی اور انشاء کا زمانہ تھا۔ آتش نے مصحفی کی شاکر دی اختیار کی۔ مزاج میں قناعت اور توکل تھا۔ اس لیے کسی دربار سے وابستگی اختیار نہیں کی۔

آتش کو دبستان لکھنؤ کا لکھنؤ سمجھا جاتا ہے مگر ان کے کلام میں لکھنؤ اور دہلی ہر دو دبستانوں کی خصوصیات پائی جاتی ہیں۔ ان کے یہاں خارجی کیفیت، داخلی نثریت سے ہم آہنگ ہے۔ کلام میں سوز و گداز، جذبہ، عشق کی صداقت، تصوف اور سنی، محاورہ بندی، روزمرہ کی چاشنی، درد و مسرت نظر ہے۔ ان کا لب و لہجہ رجائی ہے اور وہ حرکت و عمل کے شاعر ہیں۔ اس لیے ان کی آواز ان کے عہد ہی کی نہیں، اردو شاعری کے تمام ادوار کی آواز قرار پاتی ہے۔

(مشکل الفاظ کے معانی)

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
اندوہ و حرمان	رج۔ ناامیدی۔ محرومی	دارا	ایرانی بادشاہ جس نے سکندر سے شکست کھائی
دہن	مونہ۔ چہرہ	سکندر	مشہور یونانی بادشاہ
گمان	شک و شبہ۔ وہم	غلی حلاط	کسی ادا کی بات کو ظاہر کرنا

مشکل الفاظ کے معانی: فیکسٹ بک صفحہ نمبر: 99

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
دہن	مونہ۔ چہرہ	مکان	رہنے کے لیے بنی ہوئی عمارت یا جگہ

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

گمان	ٹھک دشبہ۔ وہم	غم و غم	ہراسی، طیف، غضب
چمن	باغ، باغیچہ، چمن، باغ	رج	تکلیف، دکھ
کل	وہ پھول جو کھڑے پر کاڑتے ہیں	اندوہ	غم، تکلیف
سکندر	مشہور پادشاہ	حرماں	باہوش، ناسیدی
دارا	ایرانی بادشاہ جس نے سکندر سے شکست کھائی	مہرباں	شفیق، رحم دل، بردبار محبت یا شفقت کرنے والا
مٹانا	معدوم کرنا، کسی چیز کے موجودہ آثار کا مٹانا، ہے نشان کرنا	کلب	ہم
ناکی	بڑھنے والا، موبائے وال	قدرت	خدائی طاقت یا شان خداوندی
دیکھ	دیکھا ہوا	خوش رو	خوبصورت، حسین، اچھے چہرے والا
الہ عالم	دنیا کے لوگ	شکر نعمت	کسی عزیت اور نوازش کے سلسلے میں احسان ماننا

غزل کے اشعار کی تشریح

شعرا۔ وہن پر ہیں اُن کے گماں کیسے کیسے کلام آتے ہیں درمیاں کیسے کیسے
 شاعر کا نام: خواجہ حیدر علی آتش

تشریح: شاعر کا یہ مطلع عشق مجازی کا غماز ہے۔ بلاشبہ جب محبوب عاشق سے محکوم ہوتا ہے تو اس کی گنگو جہاں تسکین دل کا
 باعث ہوتی ہے وہاں کبھی کبھی عاشق کے دل پر چٹ بھی لگا دیتی ہے اور یہ سب کچھ محبوب کی طبیعت یا انداز گنگو پر منحصر ہوتا
 ہے۔ محبوب کی ادائیں ایک عاشق صادق کے لیے لطف سے زیادہ آزمائش کا باعث ہوتی ہیں۔ وہ یہ کہتا چاہتا ہے کہ محبوب کی جنبش

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

لب سے ہمارے دل میں طرح طرح کے گمان پیدا ہوتے ہیں۔ یہ واضح ہوتا ہے کہ یہ کسی مہربانی کا پیش خیمہ ہے اور نہ یہ واضح ہوتا ہے کہ کوئی نئی آزمائش پیش آنے والی ہے۔

شعر ۲۔ زمین چمن، گل کھلاتی ہے کیا کیا بدلتا ہے رنگ آسمان کیسے کیسے

شاعر کا نام: خواجہ حیدر علی آتش

تشریح: اس شعر میں آتش نے ایک عاصیہ حقیقت کو بیان کیا ہے کہ دنیا کا چمن عجیب و غریب گل کھلاتا رہتا ہے۔ اور آسمان عجیب و غریب رنگ بدلتا ہے اس دنیائے فانی میں کوئی حالت بھی دائمی اور مستقل نہیں۔ یہاں ہر چیز کو فنا ہونا ہے۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ یہاں مجبوری و غمناکی، شہرت و گمنانی اور عروج و زوال کیوں لپٹی جگہ بدلتے رہتے ہیں۔ جیسے دن میں سائے لپٹی جگہ بدلتے ہیں۔ یہی فطرت جو آج بڑے عہدہ و منصب پر فائز ہے وہ کل کسی بحران کا شکار ہو کر زوال کی پستیوں میں گر جاتا ہے۔ ایک شخص آج امیر و زر ہے تو کل فقیر ہے گویا کسی کے عادات مستقل نہیں ہیں بلکہ انتہائی غیر یقینی ہیں۔ اس طرح کبھی کوئی قوم غلامی کا شکار ہو جاتی ہے تو کبھی آزادی کی تحریک کے ذریعے اس غلامی سے نکل جاتی ہے گویا مسلسل انقلاب آتے رہتے ہیں۔

سوائے ہم کے باقی اثر نکلاں سے نہ تھے زمین سے دب گئے تھکے جو آسمان سے نہ تھے

دراصل آتش یہ کہنا چاہتے ہیں کہ دنیا کے حالات و واقعات بہت عارضی اور نا پائیدار ہیں یہی نہیں بلکہ اکثر اوقات یہ تہذیبیں انکا حیرت انگیز ہوتی ہیں کہ عقل کے لئے تسلیم کرنا دشوار ہو جاتا ہے۔

شعر ۳۔ نہ گور سکندر، نہ ہے قبر دارا مٹے نامیوں کے نکلاں کیسے کیسے

شاعر کا نام: خواجہ حیدر علی آتش

تشریح: اس شعر میں شاعر نے دو تہذیبات "سکندر اور دارا" استعمال کر کے دنیا کی بے ثباتی اور فنا ہونے کی تصویر کشی کی ہے۔ یہ دو عظیم بادشاہ، سکندر اور دارا تو درکنار ان کی قبروں کے نکلاں بھی آج باقی نہیں ہیں۔ سکندر اعظم جو حالات کے نشے میں دنیا کو فتح کرنے لگا تو اس کا خیال تھا وہ ساری دنیا کو فتح کر کے ہمیشہ یہیں رہے گا۔ لیکن اس کے مقدر میں صرف چوبیس سال کی عمر لکھی ہوئی تھی۔ جب اس نے عدم کی طرف دایہ کی طرف سے سفر طے کیا تو اس کے دونوں ہاتھ خالی تھے۔ ان کی عظمت اور شان کے گیت سارے عالم میں گائے جاتے تھے ان کے رعب و دبدبہ سے ایک عالم کا چہرہ تھا اور ساری دنیا ان کی شان و شوکت سے مرعوب تھی جب آتے بڑے بڑے بادشاہوں کے نام و نشان مٹ چکے ہیں تو عام انسانوں کی کیا حالت ہو گی۔ اس لیے آتش کہتے ہیں کہ اس دنیا کی عارضی زندگی پر غرور مت کرو کیونکہ سکندر اور دارا جیسے عظیم بادشاہوں کی نشانیاں تک ختم ہو چکی ہیں۔

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

۱۔ کتنا ہے بد نصیب ظفرِ دفن کے لئے دو گز زمین بھی نہ فی کوئے یار میں
 شعر ۳۔ دل و دیدۂ اہل عالم میں گھر ہے تمہارے لیے ہیں مکاں کیسے کیسے
 شاعر کا نام: خواجہ حیدر علی آفقی

تشریح: اے محبوب تم اہل دنیا کے دلوں میں رہتے ہو۔ ان کی لگاؤں تمہارا گھر ہیں۔ لوگ حسیں اپنے دل میں رکھتے ہیں، اپنی آنکھوں میں تمہاری تصویر لیے پھرتا ہوں۔ لہذا تمہارے لیے کیسے کیسے بڑا مایا مکان ہیں۔
 شعر ۵۔ غم و غصہ درخ و اندوہ و حرمیں ہمارے بھی ہیں مہرباں کیسے کیسے
 شاعر کا نام: خواجہ حیدر علی آفقی

تشریح: اردو شاعری کا محبوب ہمیشہ عالم و ستم گر اور قیوں پر نظر کرم آتا ہے۔ عاشق محبت میں گرفتار ہے جبکہ محبوب اس پر کبھی غم و غصہ کا اظہار کرتا ہے کبھی تاراشکی اور غلغلہ دکھاتا ہے لیکن اس کے باوجود عاشق محبوب کے در کو نہیں چھوڑتا۔

۲۔ ملنے سے گریزاں ہیں ملنے پہ فنا بھی دم فوڑنی چاہت ہے کس انداز کا رشتہ
 شاعر کہتا ہے کہ ہمارے مہرباں ایسے ہی ہیں۔ ان کی طرف سے کبھی اشاروں کتابوں میں بھی خوشی کی خبر نہیں ہوتی۔ وہ ہر وقت ہمیں تڑپاتے رہتے ہیں۔ انسان پر کبھی خوشی اور کبھی غم کا غلبہ ہو جاتا ہے لیکن ہمارا محبوب تو ایسا ہے کہ اس کی طرف سے ہمیں تو ہمیشہ غم، دکھ تکلیف ہی ملتے ہیں۔ مشتق جب درد جتنے جتنے دوا کی صورت اختیار کی لیتا ہے تو اس کی کیفیت کا سکا ہے۔ ایسے ہی محبوب کو شاعر نے مہربان قرار دیا ہے کہ اس کی نظر التفات کبھی ہم پر پڑے۔ غصے کی ہر قسم اس کے اندر موجود ہے وہ بد خو، بد عہد اور بد مزاج بھی ہے وہ اس قدر عالم ہے کہ عاشق کی عبرت ناک اور اذیت ناک موت بھی اس کے پتھر دل کو موسم نہیں کرتی۔

شعر ۶۔ تری ملک قدرت کے قربان آنکھیں دکھائے ہیں خوش رُخ جواں کیسے کیسے
 شاعر کا نام: خواجہ حیدر علی آفقی

تشریح: شاعر نے محبوب کی آنکھوں کی تعریف کی ہے۔ ہر شاعر نے اپنے محبوب کو خوبصورت ترین قرار دیا ہے کیونکہ عاشق کی دلی تمنا ہوتی ہے کہ اس کا محبوب دنیا کا دلکش ترین شخص قرار پائے۔ شاعر اس لیے ہر خوبصورت چیز سے محبوب کا موازنہ کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ کبھی ان کی زلفوں کی تعریف کرتا ہے، کبھی آنکھوں کی تو کبھی دراز قد کی، تو کبھی اس کے حسن کی تعریف کی جاتی ہے۔
 ۳۔ رات مجلس میں ترے حسن کے شعلے کے حضور شمع کے منہ پہ جو دیکھا، تو کہیں نور نہ تھا

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

شاعر نے محبوب کی تعریف کرتے ہوئے کہا ہے کہ اے خدا! تیری قدرت کے قلم نے کیا خوبصورت آنکھیں تراشی ہیں۔ تیری نین ہے کہ یہ آنکھیں اس قدر شوخ اور ہر مست ہیں کہ جس کی وجہ سے ہر کوئی ان کی طرف کھینچا جاتا ہے۔ تو نے ان کی آنکھوں میں رعنائی اور دلکشی پیدا کی ہے۔ ان آنکھوں میں دیکھنے والا کہیں کھو جاتا ہے۔

کیفیت چشم اس کی مجھے یاد ہے سودا
شاعر کو میرے ہاتھ سے لہنا کہ چلا میں
الغرض شاعر کے محبوب کی آنکھیں اس قدر پرکشش اور خوبصورت ہیں کہ شاعر کو مست و مگن کر دیتی ہیں۔
میران غم باز آنکھوں میں ساری مستی شراب کی سی ہے

الغرض شاعر خدا سے طالع ہو کر کہتے ہیں کہ اے رب! تو نے اس دنیا کی بزم کو حسن سے سجایا ہے۔ تو نے خوبصورت لوگوں سے اس جہاں کو رونق بخشی ہے۔ اور ہمیں طرح طرح کے دھن لٹ لٹ دکھائے ہیں۔ تو اتنا ہر کار نگار اور مہربان ہے کہ تو نے اس جہاں کے لوگوں کی ہیکر تراشی اور مٹائی بڑی خوبصورتی سے کی ہے۔

ارے ذرے کی شہادت کہ خدا ہے موجود
چہ چہ کو ہے مالخ کی صفت کا
شعر ہے۔ کرے جس قدر شکر نعمت وہ کم ہے
مرے لوتی ہے زباں کیسے کیسے
شاعر کا نام: خواجہ حیدر علی آتش

تشریح: اس شعر میں خدا تعالیٰ کا شکر ادا کیا گیا ہے کہ اس مالک نے ہمیں بے شمار نعمتوں سے نوازا ہے۔ انسان اپنی زندگی میں طرح طرح کی نعمتوں سے لطف اندوز ہوتا ہے قسم قسم کے پھلوں کے دانوں سے لہذا زبان کے احساس کی تسکین کرتا ہے۔ خاص طور پر شاعر نے زبان کے احساس کو پارے کرنے والی نعمتوں کا شکر بھلا دیا ہے۔
ترجمہ: اور تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹاؤ گے؟

الغرض خدا نے انہی نعمتیں عطا کیں ہیں کہ وہ خود سوال کر رہا ہے کہ کوئی نعمت ایسی ہے جو ہمیں تسکین نہیں پہنچاتی۔ یوں تو انسانی جسم کے تمام اعضاء ہی خالق حقیقی کے لطف و کرم کی آیات ہیں مگر زبان ایک ایسا عضو ہے جس کی لذتیں بے شمار ہیں۔ کسی بھی غذا کی لذت زبان سے محسوس کی جاتی ہے۔ قوت گفتار بھی زبان کی بدولت ہے۔ قوت گویائی کا استعمال ہر انسان اپنی ذہنیت کے مطابق کرتا ہے۔ ان نعمتوں کے بدلے میں ہمارا خالق کسی چیز کا مطالبہ نہیں کرتا۔ انسان کو چاہیے کہ وہ رب کا شکر گزار رہے۔

یہ سب آیات الہی ہیں، ذرا غور سے دیکھ
اس کی پھر حمدیں کر، اسی خالق کا پکار
الوہ و اقسام کی نعمتوں اور لوازماتوں سے لطف اندوز ہونے کے بعد اگر انسان شکر بجا بھی لائے تو اللہ کی رفعت شان کے آگے انسان کی بساط نہیں کہ وہ اس کی بے کراں نعمتوں کا شکر بھی ادا کر سکے۔

گو سب سے مقدم ہے حق تبارک و تعالیٰ
بدے سے مگر ہو اس حق کیسے ادا تیرا
(کلیات آتش)

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

مشق

سوال نمبر 1: درج ذیل سوالات کے مفکر جواب لکھیں:

الف۔ اس غزل کے دوسرے شعر میں جو محاورے استعمال ہوئے ہیں ان کی وضاحت کریں۔

جواب: زمین چمن، گل کھاتی ہے کیا کیا

بدل ہے رنگ آسمان کیسے کیسے

اس غزل کے دوسرے شعر میں جو محاورے استعمال ہوئے ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

گل کھلاتا: انوکھا کام کرنا۔ مصیبت آنا۔

مروج و زوال کے لیے زمین چمن کا گل کھلاتا محاورے کے طور پر استعمال ہوا ہے۔ اگر ایک شخص آج امیر وزیر ہے تو

کل فقیر ہے گویا کسی کے حالات مستقل نہیں ہیں بلکہ انتہائی غیر یقینی ہیں۔ اس طرح کبھی کوئی قوم غلامی کا شکار ہو

جاتی ہے تو کبھی آزادی کی تحریک کے دریغ اس غلامی سے نکل جاتی ہے گویا مسلسل اٹھاپ آتے رہتے ہیں۔

رنگ بدلنا: تبدیل ہونا۔ کاپا پلٹنا۔

چونکہ دنیا کھاتی ہے اس لیے کبھی بھی حالات تبدیل ہو سکتے ہیں اور زندگی میں مروج و زوال آتے رہتے ہیں۔ حالات کے

بدلنے کو رنگ آسمان کے بدلنے سے تشبیہ دی۔

ب۔ چوتھے شعر میں ”مکان“ سے شاعر کی کیا مراد ہے؟

جواب: دل و دیر و اعلیٰ عالم میں گھر ہے

تمہارے لیے ہیں مکان کیسے کیسے

اے محبوب تم اعلیٰ دنیا کے دلوں میں رہتے ہو۔ ان کی نگاہیں تمہارا گھر ہیں۔ لوگ تمہیں اپنے دل میں رکھتے ہیں، اپنی

آنکھوں میں تمہاری تصویر لیے پھرتا ہوں۔ لہذا تمہارے لیے کیسے کیسے بڑا مکان ہیں۔

ج۔ اس غزل میں کون سے قافیے استعمال ہوئے ہیں؟

جواب: قافیہ: شعر کے آخر میں آئے والے ہم آواز الفاظ کو قافیہ کہا جاتا ہے۔ ہر شعر میں قافیہ تبدیل ہوتا ہے۔ تاہم ان کی

صوت (آواز) ایک جیسی رہتی ہے۔ قافیہ کی قطع قوافی ہے۔

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

اس غزل میں گلیں دور مہاں، آسماں دشتاں، مکاں دھریاں، جواں دہاں قانیہ کے طور پر استعمال ہوئے ہیں۔

د۔ پانچویں شعر میں شاعر نے کن چیزوں کو اپنا مہرباں شمار کیا ہے؟

جواب: ۔ علم و فضلہ درج و اندوہ حرمیں ہمارے بھی ہیں مہرباں کیسے کیسے

اردو شاعری کا محبوب ہمیشہ ظالم و ستم گر اور قیہوں پر نظر کرم آتا ہے۔ عاشق محبت میں گرفتار ہے جبکہ محبوب اس پر بھی فخر و غصہ کا اظہار کرتا ہے کبھی ہذا غلی اور غفل دکھاتا ہے لیکن اس کے باوجود عاشق محبوب کے دور کو نہیں چھوڑتا۔ شاعر کہتا ہے کہ ہمارے مہرباں ایسے ہی ہیں۔ ان کی طرف سے کبھی اشاروں کتابوں میں بھی خوشی کی خبر نہیں ہوتی۔ وہ ہر وقت ہمیں تڑپاتے رہتے ہیں۔

د۔ آخری شعر میں شاعر کی زبان کس بات کے مزے لوتی ہے؟

جواب: ۔ کرے جس قدر فکر نعت وہ کرے مزے لوتی ہے زبان کیسے کیسے

آخری شعر میں خدا تعالیٰ کا شکر ادا کیا گیا ہے کہ اس مالک نے ہمیں بے شمار نعمتوں سے نوازا ہے۔ انسان اپنی زندگی میں طرح طرح کی نعمتوں سے لطف اندوز ہوتا ہے قسم قسم کے پالان کے ذائقوں سے اپنی زبان کے احساس کی تسکین کرتا ہے۔ خاص طور پر شاعر نے زبان کے احساس کو پورے کرنے والی نعمتوں کا شکر بھالایا ہے۔

سوال نمبر 2: صحیح عربی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی اشارہ کرنا یا اچھتی سی نگاہ ڈالنا ہے۔ اگر نظم یا نثر میں کسی

مشہور روایت، تاریخی قصے یا واقعے کی طرف دو تین الفاظ میں اشارہ کیا جائے تو اسے صحیح کہتے

ہیں۔ آپ آتش کے اس شعر پر غور کریں اور بتائیں کہ اس میں کس تاریخی روایت یا واقعے کی

طرف اشارہ ہے۔

۔ نہ گور سکندر، نہ ہے قبر دارا مٹے نامیوں کے نشان کیسے کیسے

جواب: اس شعر میں شاعر نے دو تسمیعات ”سکندر اور دارا“ استعمال کر کے دنیا کی بے ثباتی اور فنا ہونے کی تصور کشی کی ہے۔ یہ دو عظیم بادشاہ، سکندر اور دارا تو درکنار ان کی قبروں کے نشان بھی آج باقی نہیں ہیں۔

دارا ایران کا عظیم شہنشاہ اور فاتح تھا۔ سکندر عظیم مقدونیہ کا بادشاہ تھا۔ بہت کم عرصے میں ہی انھوں نے آدمی سے زیادہ دنیا فتح کر لی تھی لیکن ایک لڑائی میں دارا سے لڑتے ہوئے شکست کھائی اور مر گئے۔ کہتے ہیں کہ جب وہ مر گیا تو اس کے ہاتھ کفن سے باہر تھے جس کا مطلب یہ لیا گیا کہ اتنا بڑا بادشاہ یوں خالی ہاتھ دنیا سے چلا گیا۔

=====

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

=====

جب اسے بڑے بڑے بادشاہوں کے نام و نشان مٹ چکے ہیں تو عام انسانوں کی کیا حالت ہوگی۔ اس لیے آتش کہتے ہیں کہ اس دنیا کی عارضی زندگی پر غرور مت کرو کیونکہ سکندر اور دارا جیسے عظیم بادشاہوں کی نشانیاں تک ختم ہو چکی ہیں۔

سوال نمبر 3: درج ذیل تراکیب کا مفہوم لکھیں۔

زمین چمن دل و دیدہ الہ عالم اندوہ و حراماں کلک قدرت

جواب:

مفہوم	الفاظ و تراکیب
زمین کا باغ	زمین چمن
دل کی آنکھ	دل و دیدہ
دنیا کے لوگ	الہ عالم
رج۔ نامیدی۔ محرومی	اندوہ و حراماں
قدرت کا قلم	کلک قدرت

سوال نمبر 4: استعارے کے لفظی معنی اُدھار لینے کے ہیں۔ علم بیان میں اگر کوئی لفظ اپنے حقیقی معنوں کے بجائے مجازی معنوں میں اس طرح استعمال ہو جب کہ اس کے حقیقی اور مجازی معنوں میں تشبیہ کا تعلق ہو تو اسے استعارہ کہتے ہیں۔ آپ آتش کے درج ذیل شعر پر غور کریں اور استعاروں کی نشاندہی کریں:

دل و دیدہ الہ عالم میں گھر ہے تمہارے لیے ہیں مکاں کیسے کیسے

جواب: اس شعر میں دل و دیدہ استعارہ کے طور پر استعمال ہوا ہے۔

سوال نمبر 5: مقطع کی تعریف کریں۔

جواب: مقطع کا لفظ "قطع" سے بنا ہے جس کے معنی "کانٹا" کے ہیں۔ شاعری میں غزل کا آخری شعر، جس میں شاعر اپنا نام یا تخلص استعمال کرے، مقطع کہلاتا ہے۔ اگر آخری شعر میں شاعر اپنا نام یا تخلص استعمال نہ کرے تو اسے _____

=====

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

=====

آخری شعر کہیں گے، مقطع نہیں۔ اسی طرح اگر شاعر آخری شعر سے پہلے کسی شعر میں لہٹا نام استعمال کرتا ہے تو اسے بھی مقطع نہیں کہیں گے۔ آئٹن کی اس غزل کے آخری شعر میں تخلص یا نام نہیں آیا۔ اس لیے اس غزل کا کوئی مقطع نہیں ہے۔

سرگرمی

ذیل میں کچھ اشعار درج ہیں جن میں سے آپ مقطع کی شناخت کریں۔

شعر نمبر 1۔	ابتداء عشق ہے روتا ہے کیا	مے آگے دیکھیے ہوتا ہے کیا
شعر نمبر 2۔	کیوں نے عرض مضطرب مومن	صنم آخر خدا نہیں ہوتا
شعر نمبر 3۔	بنا کر فقیروں کا ہم بھیں غالب	تماشاۓ الہی کرم دیکھتے ہیں
شعر نمبر 4۔	جگنو کو دن کے وقت پرکھنے کی ضد کریں	بچے ہمارے عہد کے چالاک ہو گئے
شعر نمبر 5۔	ہمارے گھر کی دیواروں پہ ناصر	اداسی ہال کھولے سورجی ہے
شعر نمبر 6۔	دلِ ناداں تجھے ہوا کیا ہے	آخر اس درد کی دوا کیا ہے
شعر نمبر 7۔	دمِ رخصت وہ چپ رہے عابد	آنکھ میں پھیلتا کیا کا جل

جواب: مقطع:

مقطع کا لفظ ”مقطع“ سے بنا ہے جس کے معنی ”کاٹنا“ کے ہیں۔ شاعری میں غزل کا آخری شعر، جس میں شاعر لہٹا نام یا تخلص استعمال کرے، مقطع کہلاتا ہے۔ اگر آخری شعر میں شاعر لہٹا نام یا تخلص استعمال نہ کرے تو اسے آخری شعر کہیں گے۔ شعر نمبر 2، 3، 5، 7 مقطع ہیں۔ کیونکہ ان اشعار میں شاعر نے اپنا تخلص استعمال کیا ہے۔ مومن، غالب، ناصر، عابد۔

ہدایات برائے اُستادہ

- غزل خوانی سے قبل آتش کی غزل گوئی اور اس کے پس منظر کے بارے میں بتایا جائے۔
- آتش کے اشعار میں ضرب المثل بننے کی ملاجیت موجود ہے۔ ضرب المثل کی تعریف بیان کی جائے اور
- آتش کے اشعار سے مثالیں دی جائیں۔
- ہر شعر کی تشریح الگ الگ بیان کی جائے۔
- مطلع اور مقطع میں فرق واضح کریں۔

3۔ کوئی اُمید بر نہیں آتی

مرزا اسد اللہ خاں غالب (۱۷۹۷ء۔ ۱۸۶۹ء)

حالات زندگی:

اسد اللہ بیگ نام، پہلے اسد اور بعد میں غالب متعین کیا۔ آگرہ میں پیدا ہوئے۔ والد کا نام عبداللہ بیگ تھا۔ پانچ برس کی عمر میں یتیم ہو گئے تو ان کی پرورش، ان کے چچا مرزا نصر اللہ بیگ نے کی مگر ابھی آٹھ برس کے تھے کہ چچا بھی وفات پا گئے۔ سرکار نے ان کے خاندان کا وظیفہ مقرر کر دیا، جس سے فکر معاش میں کچھ کمی آئی۔ انھوں نے ابتدائی تعلیم شیخ معظم سے حاصل کی۔ لٹریچر عبدالصمد سے فارسی زبان سیکھی۔ حیرہ برس کی عمر میں نواب الہی بخش معروف کی صاحبزادی امراؤ بیگم سے شادی ہو گئی تو دہلی چلے آئے۔ پٹنن میں اضافے کی کوشش میں دو برس تک ٹھٹھہ میں مقیم رہے۔ ذوق کی وفات کے بعد بہادر شاہ ظفر کے استاد رہے۔ آخری عمر تنگ دستی اور بیماری میں گزری۔

غالب کی شاعرانہ عظمت کو ہر دور میں تسلیم کیا گیا ہے۔ ان کی آواز دل فہم اور دل آویزی نہیں خیال انگیز اور فکر خیز بھی ہے۔ انھوں نے اردو نثر کو فکر و فلسفے سے آشنا کیا۔ ان کی شاعری ایک ایسا آئینہ ہے، جس میں ہر دور کا انسان اپنے کرد و پیش کی تصویر دیکھ سکتا ہے۔ انھوں نے فارسی زبان میں بھی شاعری کی۔ ان کی تصانیف میں دیوان اردو، کلیات نظم فارسی، کلیات نثر فارسی، غزوہ ہند، اردوئے معلیٰ، قاطع برہان، غمخیز روز اور دستبند شامل ہیں۔

(مشکل الفاظ کے معانی)

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
بر آنا	پراہوتا	زبان کنہ	کچھ کہ نہ پانا
معین	مقرر، طے شدہ		

مشکل الفاظ کے معانی: فیکسٹ بک صفحہ نمبر: 102

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
امید	آس، خواہش	نوب	نیک کام کا بدلہ
بر آنا	پراہوتا	طاعت	عبادت، اطاعت، تابع رہنا

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

موت	جسم سے روح نکل جانے کی صورت حال، وقت	زہد	دنیا داری سے لاتعلقی عبادت و ریاضت، پرہیز گاری
محقق	مقرر، طے شدہ	کہے	قبلہ، بیت اللہ
حالی دل	حالت جو دل پر گزرے، دل کی کیفیت	شرم	پاس و لحاظ، غیرت

غزل کے اشعار کی تشریح

شعر ۱۔ کوئی امید بر نہیں آتی کوئی صورت نظر نہیں آتی

شاعر کا نام: مرزا اسد اللہ خاں غالب

تشریح: غالب فرماتے ہیں کہ نہ تو میری کوئی خواہش پوری ہوتی ہے اور نہ خواہش پوری ہونے کی کوئی صورت نظر آتی ہے۔
مراد یہ کہ ساری عمر تارادی میں بسر ہو گئی اور آگے بھی مرادیں پوری ہونے کی کوئی امید نہیں ہے۔

شعر ۲۔ موت کا ایک دن محقق ہے نیند کیوں رات بھر نہیں آتی

شاعر کا نام: مرزا اسد اللہ خاں غالب

تشریح: شاعر فرماتے ہیں کہ موت تو بیک اپنے وقت مقرر ہو کر آئے گی۔ نہ اس سے پہلے آسکتی ہے اور نہ وقت نکلنے کے بعد۔ لیکن
اس نیند کو کیا ہو گیا ہے اس کا تو موت کی طرح کوئی وقت مقرر نہیں ہے، یہ تو کسی وقت بھی آسکتی ہے لیکن یہ رات بھر مجھے ترسانی
کیوں رہتی ہے۔ پوری رات آنکھوں میں کٹ جاتی ہے۔ شعر کا دوسرا پہلو یہ بھی ہے کہ موت کا ایک دن تو مقرر ہے یعنی وہ تو اپنے
مقررہ وقت پر آتی ہے، پھر موت کے خوف سے رات بھر نیند کیوں نہیں آتی ہے۔

شعر ۳۔ آگے آتی تھی حال دل پہ نہی اب کسی بات پر نہیں آتی

شاعر کا نام: مرزا اسد اللہ خاں غالب

تشریح: شاعر فرماتے ہیں کہ پہلے یہ حالت تھی کہ کبھی مجھے اپنے حالی زار پر نہی آ جاتی تھی کہ میں نے اپنی کیسی فعل بنائی ہے لیکن
اب اُداسی اور مایوسی کی یہ حالت ہے اب مجھے اپنے حال پر نہی نہیں آتی۔ یہ صورت حال تب ہوتی ہے جب افسردگی اور اُداسی حد

=====

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

=====

شعر ۴۔ جانتا ہوں ثواب طاعت وزہد پر طبیعتِ ادا حرم نہیں آتی

شاعر کا نام: مرزا اسد اللہ خاں غالبؒ

تشریح: غالب کے شعر کا موضوع ایسا ہے جس میں ہر دور کا انسان اپنے گرد و پیش کی تصویر دیکھتا ہے۔ اس لیے غالبؒ کو ہر دور میں تسلیم کیا گیا۔ غالبؒ کہتے ہیں اگرچہ مجھے معلوم ہے کہ عبادت و ریاضت کا ثواب و اجر بہت زیادہ ہے۔ اطاعتِ مزاری اور تقویٰ و پرہیز گاری اپنانے والوں کو تنگیوں سے نوازا جاتا ہے۔ خدا متقی لوگوں کے اعمال سے خوش ہو کر انہیں بے شمار نعمتوں سے نوازا جاتا ہے۔ لیکن میں بے بس اور لاچار ہو چکا ہوں۔ میرا دل نیک کام اور عبادت و ریاضت میں نہیں لگتا۔ شاعر نے غزل میں لکھ دیا کہ وہ پیش کیا ہے کہ جب دل دنیاوی خیالات سے بھر اہو تو ہمارا دل اور طبیعتِ عبادت کی طرف نہیں جاسکتا۔ ہم لاکھ کوشش بھی کر لیں جب تک ہماری روح دنیاوی آساکشوں کی آماجگاہ بنی رہے گی تب تک ہمیں قلبی سکون حاصل نہ ہو گا اور ہماری ریاضت بھوکا پیاسی رہے گی۔ شاعر کا انداز بیان عاجزانہ اور منکسرانہ ہے۔ وہ اس بات کا خود اقرار کر رہے ہیں کہ ان کے دل میں دنیا کی محبت بڑی طرح پھنس چکی ہے جس کی وجہ سے وہ عبادت سے غافل ہو چکے ہیں۔ شعر بڑھ کر معلوم ہوتا ہے کہ ہمارا دل بھی ایسا ہی ہے۔ گو کہ یہ شعر ہماری لپٹی رو دا ہے اس طرح یہ شعر ”سہل ممتنع“ کی عمدہ مثال ہے۔ شاعر خود نام دیتا ہے کہ ان کا دل تقویٰ میں نہیں لگتا۔

کہے کس منہ سے جاگے غالبؒ شرمِ قم کو مگر نہیں آتی

شعر ۵۔ ہے کچھ ایسی ہی بات جو چپ ہوں ورنہ کیا بات کر نہیں آتی

شاعر کا نام: مرزا اسد اللہ خاں غالبؒ

تشریح: شاعر فرماتے ہیں کہ ایسی بات ہے جس کی وجہ سے میں بات نہیں کرتا اور خاموشی اختیار کیے ہوئے ہوں۔ ورنہ یہ بات نہیں کہ میں بات کرنا نہیں جانتا۔ مجھے بات کرنا خوب آتا ہے گویا شاعر کسی معصیت کی وجہ سے خاموش ہے جسے وہ ظاہر نہیں کرنا چاہتا ہے۔

شعر ۶۔ ہم وہاں ہیں، جہاں سے ہم کو بھی کچھ ہماری خبر نہیں آتی

شاعر کا نام: مرزا اسد اللہ خاں غالبؒ

تشریح: اس شعر میں شاعر اپنی مسقی کا ذکر کرتے ہوئے کہتا ہے کہ میں اپنے محبوب کی محبت میں اس قدر مست ہو گیا ہوں کہ مجھے دنیا جہاں کی خبر ہی نہیں ہے۔ میں تو بس اپنے حال میں مست ہوں۔ میں نے تو اپنے محبوب کی محبت میں اپنے آپ کو بھی بھلا دیا ہے۔ مجھے اس بات کا احساس بھی نہیں ہے کہ میرے ارد گرد کیا ہو رہا ہے۔

=====

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

=====

شعر۔ کبھے کس منہ سے جاؤ گے غالب۔ شرم تم کو مگر نہیں آتی!

شاعر کا نام: مرزا اسد اللہ خاں غالب۔

تشریح: غالب اپنے آپ سے مخاطب ہو کر طنز یہ لہجہ میں کہتے ہیں کہ تم نے تو اپنی ساری عمر گناہوں میں گزاری اور اب جج کرنے چلے ہو۔ اب تم کس منہ سے کبھے جاؤ گے؟ کیا تمہیں اپنے اعمال بد دیکھ کر شرم نہیں آتی کہ کیا منہ لے کر خدا کے گھر جاؤں؟ گویا اگر تمہیں شرم ہوتی تو تم وہاں جانے سے کتراتے لیکن ظاہر ہے کہ تم بے شرم ہو اور تمہیں اپنے گناہوں پر کوئی ندامت نہیں ہے۔ اور بے شرم ہو کر جج کرنے چلے ہو۔

(دیوانہ غالب: اردو)

مشق

سوال نمبر 1: مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں:

الف۔ غالب کو کون سی صورت نظر نہیں آتی؟

جواب: غالب فرماتے ہیں کہ نہ تو میری کوئی خواہش پوری ہوتی ہے اور نہ خواہش پوری ہونے کی کوئی صورت نظر آتی ہے۔ مراد یہ کہ ساری عمر نامرادی میں بسر ہو گئی اور آگے بھی مرادیں پوری ہونے کی کوئی امید نہیں ہے۔

ب۔ غزل کے دوسرے شعر میں غالب نے نیند آنے کی کیا وجہ بیان کی ہے؟

جواب: شاعر فرماتے ہیں کہ موت تو جگ اپنے وقت مقررہ پر آئے گی۔ نہ اس سے پہلے آسکتی ہے اور نہ وقت ٹٹنے کے بعد۔ لیکن موت کے خوف کی وجہ سے نیند غالب ہو گئی ہے۔ اس کا تو موت کی طرح کوئی وقت مقرر نہیں ہے، یہ تو کسی وقت بھی آسکتی ہے لیکن یہ رات پھر مجھے ترسائی کیوں رہتی ہے۔ پوری رات آنکھوں میں کٹ جاتی ہے۔

ج۔ غالب کو پہلے کس بات پر ہنسی آتی تھی؟

جواب: شاعر فرماتے ہیں کہ پہلے یہ حالت تھی کہ کبھی مجھے اپنے حال زار پر ہنسی آ جاتی تھی کہ میں نے اپنی کیسی شکل بنائی ہے لیکن اب لودھی اور ماہوی کی یہ حالت ہے اب مجھے اپنے حال پر ہنسی نہیں آتی۔

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

۱۔ غالب کی طبیعت، کس بات پر مائل نہیں ہوتی؟

جواب: غالب اپنے محبوب کی طرف اتنا مائل ہے کہ عبادت اور اللہ کے ذکر میں مشغول ہونے کے ثواب کا معلوم ہونے کے باوجود اس طرف طبیعت مائل نہیں ہوتی۔

۲۔ مقلع کے حوالے سے بتائیے کہ غالب کو کعبہ جاتے ہوئے کیوں شرم آتی ہے؟

جواب: غالب اپنے آپ سے محاب ہو کر طریہ لہجے میں کہتے ہیں کہ تم نے تو اپنی ساری عمر گناہوں میں گزار دی اور اب حج کرنے چلے ہو۔ اب تم کس منہ سے کعبہ جاؤ گے؟ کیا تمہیں اپنے اعمال پر بددیکھ کر شرم نہیں آتی کہ کیا منہ لے کر خدا کے گھر جاؤں؟ گویا اگر تمہیں شرم ہوتی تو تم وہاں جانے سے کھرتے لیکن ظاہر ہے کہ تم بے شرم ہو اور تمہیں اپنے گناہوں پر کوئی ندامت نہیں ہے۔ اور بے شرم ہو کر حج کرنے چلے ہو۔

سوال نمبر 2: مندرجہ ذیل محاوروں کو اپنے جملوں میں استعمال کریں:

امید بر آنا صورت نظر آنا طبیعت آنا خبر آنا شرم آنا

جواب:

محاورے	جملے
امید بر آنا	کے نو میں یکپہ پر اعتراف کے اعظافات ہونے سے کوہیٹاؤں کی امید بر آتی۔
صورت نظر آنا	کوئی امید بر نہیں آتی کوئی صورت نظر نہیں آتی
طبیعت آنا	شاعر محبوب کے حسن پر طبیعت آنے کے بعد درجنوں قصیدے لکھ چکے ہیں۔
خبر آنا	بچے نے عید منانے گھر آنا تھا لیکن موت کی خبر آگئی۔
شرم آنا	حق کی بات کرتے ہوئے شرم نہیں آتی چاہیے۔

سوال نمبر 3: اس غزل کے دوسرے اور چھپے شعر کی تشریح اپنے الفاظ میں کریں۔

جواب: دیکھیے صفحہ نمبر 234، شعر نمبر ۲ / دیکھیے صفحہ نمبر 235، شعر نمبر ۱۔

سوال نمبر 4: درج ذیل بیانات میں سے درست کی نشاندہی کریں:

۱۔ غالب بنیادی طور پر شاعر تھے:

الف۔ غزل کے ✓ ب۔ مرنے کے ج۔ نظم کے د۔ قصیدے کے

Visit www.downloadclassnotes.com for Notes, Old Papers, Home Tutors, Jobs, IT Courses & more.
(Page 228 of 285)

4۔ لگتا نہیں ہے دل مرا اُجڑے دیار میں

بہادر شاہ ظفر (۱۷۷۵ء-۱۸۶۲ء)

حالات زندگی:

ابو ظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ ظفر مظہر خاندان کے آخری بادشاہ تھے۔ ۶۳ برس کی عمر میں تخت پر بیٹھے۔ ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کا سبب بنے ہوئے چنانچہ انگریزوں نے انہیں گرفتار کر کے برما کے دارالحکومت رگون میں قید کر دیا۔ مثل شہزادوں کو بادشاہ کی آنکھوں کے سامنے قتل کیا گیا۔ یہ اور اس طرح کے کئی قصبات تھے، جنہوں نے آخری عمر میں بادشاہ کو انتہائی لاچار کر دیا۔ انہوں نے رگون ہی میں انتہائی بے بسی کے عالم میں انتقال کیا۔

ظفر نے شعر و شاعری کے زمانہ عروج کے ماحول میں آنکھ کھولی۔ قلم معنی میں دن رات شعر و شاعری کی مجلسیں گرم رہیں۔ ان مجلسوں میں شاہ نصیر، لوق، مومن، غالب اور شیفہ جیسے شاعر شریک ہوتے تھے۔ ظفر شاعری میں پہلے توشہ نصیر کے شاگرد ہوئے پھر ذوق اور اس کے بعد غالب کی شاگردی اختیار کی۔ ۱۸۵۷ء تک وہ غالب ہی سے اصلاح لیتے رہے۔ ظفر آپ بیتی کے پرگو شاعر بنے تھے۔ ان کا دیوان چار جلدوں میں شائع ہو چکا ہے جس میں دیگر منتخب سخن کے علاوہ صرف غزلوں کے اشعار کی تعداد دس ہزار ہے۔ ظفر کو زبان و بیان پر قدرت حاصل تھی اور شعر کہنے کا خاص ملکہ تھا۔ اردو کے علاوہ پنجابی اور پوربی میں بھی ان کے اشعار ملتے ہیں۔

(مشکل الفاظ کے معانی)

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
دیار	بستی، شہر، علاقہ	کنج حرار	قبر کا گوشہ
دل و انداز	زخمی دل	کوئے دیار	محبوب کی گلی
میتاد	شکاری	ناپائدار	عارضی۔ کمزور

مشکل الفاظ کے معانی: فیکسٹ بک صفحہ نمبر: 104

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
اُجڑے	بے رونق، بد حال، ویران	قید	زندان، جیل خانہ

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

دیر	بستی، شہر، علاقہ	فصل، بہار	موسم گل، بہار کا موسم
عالم	دنیا، جہان	حسرت	آرزو، حق
ناپائیدار	بارش، کمزور	دل داغ دار	ذہن دل
بلبل	گوریا کے برابر ایک خوش آواز رنگ پر جس کے سر کی غصورت چوٹی اور سر سیاہ بیچ خاکستری اور دم کے نیچے سرخ ہوتی ہے اور جو پھول کا عاشق ہوتا ہے (یہ عموماً ایران میں پلایا جاتا ہے)	پھیلا	کشادہ، پڑھا ہوا
باغبان	باغ کی دیکھ بھال کرنے والا	کچھڑا	قبر کا گوشہ
مٹاؤ	ٹھکری	دفن	کسی بھی چیز کے زمین میں کاڑے جانے کا عمل یا گڑا ہوتا
مکہ	مکات، ٹکڑہ	کوئے یار	عجوب کی گل
قسمت	تقدیر، مقدر، نصیب		

غزل کے اشعار کی تشریح

شعر ۱۔ گلتا نہیں ہے دل مرا اُڑے دیار میں کس کی بنی ہے عالم ناپائیدار میں

شاعر کا نام: بہادر شاہ ظفر

تشریح: اس شعر میں شاعر نے اپنی زندگی کی مشکلات اور مصائب سے گھبرا کر اپنی عمر دیوں اور مجبوریوں کا اظہار کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اس اُجاز اور دورانِ بستی میں میرا دل ہرگز خوش نہیں ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ وہ دن گزر گئے جب میرے پاس سب کچھ تھا، ہادشاہت تھی۔ قوت اور طاقت تھی لیکن اب کچھ نہیں رہا۔ اس لئے اب ان دورانِ کوچوں میں میرا دل نہیں گلتا۔ شاعر کہتا ہے کہ آج تک اس دنیا نے کسی کا ساتھ نہیں دیا تو میرا کیونکر دے گی۔ میرا دل رنج و غم سے بوجھل ہے ایک لمحہ بھی ایسا نہیں ملتا کہ میں اس غم سے چھٹکارا پا سکوں میں سخت پریشان اور بد حال ہوں مگر خود کو تسلی دیتے ہوئے کہتا ہے کہ کون ہے جسے دنیا میں بقاء اور دوام حاصل ہے اس دنیا میں کوئی شخص ایسا نہیں جو غم سے نجات حاصل کر لے۔ یہاں ہر شخص دنگی اور پریشان ہے۔

شعر ۲۔ بلبل کو باغبان سے نہ مٹا دے گلہ قسمت میں قید نکلی تھی فصل بہار میں

شاعر کا نام: بہادر شاہ ظفر

تشریح: اس شعر میں شاعر اپنی قسمت پر شاکر و دکھائی دیتا ہے۔ شاعر چونکہ زندان میں قید ہے اور اپنے قید ہونے کے بارے میں بالکل پریشان نہیں۔ دیے تو بلبل اپنی قید پر پریشان اور غم زدہ رہتا ہے کیونکہ ہر آواز پر نہ قید کو پسند نہیں کرتا مگر یہ ایسا بلبل ہے جو اپنی قید پر غم زدہ نہیں اسے نہ مٹی سے گلہ ہے اور نہ میاد سے شکوہ کرتا ہے۔ اس شعر میں بلبل سے مراد شاعر کی اپنی ذات، باغبان سے مراد دوست احباب اور میاد سے مراد فرنگی ہیں۔ شاعر کہتا ہے کہ مجھے نہ انگریزوں اور مزید واقارب سے گلہ ہے۔ اس میں کوئی قصور وار نہیں اور اپنی تباہی کا کسی سے کوئی گلہ اور شکوہ نہیں۔ یہ سب کچھ تو قسمت ہی میں لکھا تھا۔

شعر ۳۔ ان حسرتوں سے کہہ دو، کہیں اور جا بیس اتنی جگہ کہاں ہے دل داغ دار میں

شاعر کا نام: بہادر شاہ ظفر

تشریح: اس شعر میں شاعر انسان کی مختصر زندگی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہتا ہے کہ انسان اس دنیا میں آتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے یہ مختصر زندگی مانگ کر لایا تھا۔ شاعر نہایت مایوسی، محرومی اور بے بسی کی کیفیت کا اظہار کرتے ہیں کہ میرا دل دکھوں، غموں اور پریشانیوں سے بھرا ہوا ہے۔ ادھوری خواہشات کا بے انتہا جھوم ہے اسنے زخم اور داغ ہیں کہ اب یہاں طریہ حسرتوں اور آرزوؤں کی گھاٹش نہیں ہے۔ چنانچہ ان نئی حسرتوں سے کہو کہ کوئی اور حکمانہ ڈھونڈیں۔ شاعر بہت پریشان ہے اور کہتا ہے کہ اب ساری خواہشیں اور تمنائیں غم ہو چکی ہیں، زندگی کے باقی دن میں گن گن کر گزار رہا ہوں۔

=====

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

=====

شعر ۴۔ دن زندگی کے ختم ہوئے، شام ہو گئی
بھیلے کے پاؤں سوئیں گے کچھ حرا میں
شاعر کا نام: بہادر شاہ ظفر

تشریح: شاعر کا یہ شعر ان کی بے بسی کی منہ پر لینی تصویر ہے۔ ان کی زندگی غم دالم سے بھری ہوئی تھی اور عمر کے آخری ایام تو انہیں گمن گمن کر گزارنے پڑے۔ چنانچہ یہ اندازہ ہو گیا تھا کہ ان کی زندگی کی شام ہونے والی ہے۔ چونکہ بہادر شاہ ظفر کے سامنے اپنی زندگی کی شانائی اور آزادی ہے اس لیے اسے تنہائی اور قید ستائی ہے مگر خود کو کہتے ہیں کہ اب میری زندگی کے دن ختم ہو چکے ہیں۔ میں نے پریشانیوں اور تکالیف دیکھی ہیں اب ختم ہونے والی ہیں کیونکہ میری موت کا بیٹام آگیا ہے موت ہی اس کے لیے نجات اور رہائی کا باعث ہے۔

شعر ۵۔ کتنا ہے بد نصیب ظفر، دفن کے لیے
دو گز زمین بھی نہ ملی کوئے یار میں
شاعر کا نام: بہادر شاہ ظفر

تشریح: شاعر چونکہ برصغیر کا بادشاہ تھا 1857ء کی جنگ آزادی کی زبردست ہلاکی کے بعد بہادر شاہ کو انگریزوں نے جلا وطن کر دیا۔ اسے لال قلعے سے لال کر رکوں میں قید کر دیا۔ ہر محب وطن کی طرح ان کی بھی دلی خواہش تھی کہ موت کے بعد ان کی آخری آرام گاہ وطن عزیز میں ہو مگر تقدیر کو یہ بھی گوارا نہ تھا۔ شاعر کتنا بد نصیب انسان ہے کہ جس محبوب وطن کی محبت میں اسے صدے اٹھائے، اس کی خاطر موت کو گھٹے لگایا، اسے اس گلی میں دفن ہونے کے لیے تھوڑی سی جگہ بھی نہ مل سکی۔ بہادر شاہ ظفر نے قسمت کی اسی حتم غریب کا، تم کیا ہے۔

(تلیات ظفر)



سوال نمبر 1: مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جواب لکھیں:

الف۔ بادشاہ ہونے کے باوجود بہادر شاہ ظفر کی اس غزل میں بے بسی کیوں نمایاں ہے؟

جواب: بادشاہ ہونے کے باوجود بہادر شاہ ظفر کو انگریزوں نے انہیں گرفتار کر کے برما کے دارالحکومت رگون میں نظر بند کر دیا۔ مثل شہزادوں کو بادشاہ کی آنکھوں کے سامنے قتل کیا گیا۔ یہ اور اس طرح کے کئی صدمات تھے، جنہوں نے آخری عمر میں بادشاہ کو انتہائی لاچار کر دیا۔ انہوں نے رگون ہی میں انتہائی بے بسی کے عالم میں انتقال کیا۔ یہی وجہ ہے کہ بادشاہ ہونے کے باوجود بہادر شاہ ظفر کی اس غزل میں بے بسی نمایاں ہے۔

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

ب۔ چوتھے شعر میں ”زندگی کی شام ہو گئی“ سے کیا مراد ہے؟

جواب: ۔ دن زندگی کے ختم ہونے، شام ہو گئی پھیلا کے پاؤں سوئی گئے سچ مراد میں بہادر شاہ ظفر کی زندگی ختم و الم سے بھری ہوئی تھی اور عمر کے آخری ایام قوائیں گن گن کر گزارنے پڑے۔ چنانچہ یہ اندازہ ہو گیا تھا کہ ان کی زندگی کی شام ہونے والی ہے۔ چونکہ بہادر شاہ ظفر کے سامنے اپنی زندگی کی شادمانی اور آزادی ہے اس لیے اسے تمنا تھی اور قید ستانی ہے مگر خود کو کہتے ہیں کہ اب میری زندگی کے دن ختم ہو چکے ہیں۔ میں نے پریشانیوں اور تکالیف دیکھی ہیں اب ختم ہونے والی ہیں کیونکہ میری موت کا پیغام آگیا ہے موت ہی اس کے لیے نجات اور رہائی کا باعث ہے۔

ج۔ غزل کے آخری شعر میں شاعر نے اپنی کس حسرت کا ذکر کیا ہے؟

جواب: ۔ کتنا ہے بد نصیب ظفر، دفن کے لیے دو گز زمین بھی نہ ملی کوئے پار میں شاعر چونکہ برصغیر کا بادشاہ تھا 1857ء کی جنگ آزادی کی زبردست ناکامی کے بعد بہادر شاہ کو انگریزوں نے جلاوطن کر دیا۔ اسے لال قلعے سے نکال کر رنگون میں قید کر دیا۔ ہر عیب وطن کی طرح ان کی بھی ولی خواہش تھی کہ موت کے بعد ان کی آخری آرام گاہ وطن عزیز میں ہو مگر تقدیر کو یہ بھی گوارا نہ تھا۔ شاعر کتابد نصیب انسان ہے کہ جس محبوب وطن کی حبت میں اسے مددے اٹھائے، اس کی خاطر موت کو گلے لگایا، اسے اس گلی میں دفن ہونے کے لیے تھوڑی سی جگہ بھی نہ مل سکی۔

د۔ دوسرے شعر میں ”بلبل“ اور ”مٹاؤ“ سے شاعر کی کیا مراد ہے؟

جواب: ۔ بلبل کو باغیاں سے نہ مٹاؤ سے گلہ قسمت میں قید کسی ختمی فصل بہار میں بلبل کو باغیاں اور صیاد سے کوئی گلہ نہیں ہے بلکہ بلبل کا قید ہو جانا اس کی تقدیر میں تھا۔ شاعر کا کہنا یہ ہے، کہ مجھے نہ تو اپنے ساتھیوں سے شکوہ ہے نہ قابض انگریزوں سے بلکہ اپنے وطن سے دور قید ہو جانا اس کی قسمت میں تھا۔ یہاں بلبل سے مراد بہادر شاہ ظفر خود ہیں جبکہ انگریزوں کو مٹاؤ کہا گیا ہے۔

ہ۔ غزل کے مقطع میں ”کوئے پار“ سے کیا مراد ہے؟

جواب: ۔ کتنا ہے بد نصیب ظفر، دفن کے لیے دو گز زمین بھی نہ ملی کوئے پار میں کوئے پار سے مراد محبوب کی گلی ہے۔ شاعر نے اپنے محبوب کی گلی یعنی وطن میں دفن نہ ہونے کی بد نصیبی کا ذکر کیا ہے۔ بہادر شاہ ظفر نے اجڑے دیار سے کیا مراد لی ہے؟

جواب: بہادر شاہ ظفر نے اجڑے دیار سے مراد وہاں بستی لی ہے۔ شاعر کہتے ہیں کہ اس اجڑا اور رہاں بستی میں میرا دل ہرگز خوش نہیں ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ وہاں گزر گئے جب میرے پاس سب کچھ تھا، بادشاہت تھی۔ قوت اور طاقت تھی لیکن اب کچھ نہیں رہا۔ اس لیے اب وہاں ان کوچوں میں میرا دل نہیں لگتا۔

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

سوال نمبر 2: مندرجہ ذیل تراکیب کے معنی لکھیں اور جملوں میں استعمال کریں:

عالم ناپائیدار عمر دراز فصل بہار دلِ داغ دار
 سنج حرار کوئے یار

جواب:

الفاظ و تراکیب	معنی	جملے
عالم ناپائیدار	جہان غالی	انبیاء کی اس عالم ناپائیدار میں بشت کا مقصد ہی غیر کا یوں بانا کر نا اور شر کو نیست و نابود کرنا تھا۔
عمر دراز	لمبی عمر، طویل زندگی	ذو جہا ہے اللہ تعالیٰ ہمارے والدین کو عمر دراز عطا کرے۔
فصل بہار	موسم گل، بہار کا موسم	ماہ رمضان مسلمانوں کے لیے ایمان و اعمال کی فصل بہار ہے۔
دلِ داغ دار	عجب دہر دل	ہو کر کی فصل مکر زخم کھل ہی جاتے ہیں سد بہار دلِ داغ دار رہتا ہے
سنج حرار	قہر کا گوش	کیا آئے راحت آئی جو سنج حرار میں وہ لولہ وہ شوق وہ ارمان تو کیا
کوئے یار	محبوب کی گلی یا گھر، دوست کا کوچہ	کیا کروں اسے الہی جنت کچھ نظر آتا نہیں میری آنکھوں میں بھری ہے خاک کوئے یار

سوال نمبر 3: غزل کے دوسرے چوتھے اور پانچویں شعر کو نثر کی صورت میں لکھیں۔

جواب: شعر نمبر ۱۔ بلبل کو باغیاں سے نہ مٹا دے گلہ قسمت میں تہہ نکسی حتی فصل بہار میں

نثر: بلبل کو باغ اور صیاد (شکاری) سے گلہ (ٹھکڑ) نہیں ہے فصل بہار میں قسمت میں تہہ نکسی حتی۔

شعر نمبر ۲۔ ان زندگی کے ختم ہوئے، شام ہو گئی پھیلا کے پاؤں سوئیں گے سنج حرار میں

نثر: شام ہو گئی ہے اور زندگی کے دن ختم ہو گئے ہیں۔ سنج حرار میں پاؤں پھیلا کر سوئیں گے۔

=====

URDU NOTES FOR 9TH CLASS

=====

شعر نمبر ۵۔ کتنا ہے بد نصیب ظفر، وطن کے لیے دو گز زمین بھی نہ ملی کوئے یار میں

نثر: ظفر کتنا بد نصیب ہے کہ اسے وطن کے لیے کوئے یار میں دو گز زمین نہیں ملی۔

سوال نمبر 4: بہادر شاہ ظفر کے خیال میں عالم ناپائیدار میں کس کی کیوں نہ بن سکی؟

جواب: شاعر کہتا ہے کہ وہ دن گزر گئے جب میرے پاس سب کچھ تھا، ہادشاہت تھی۔ قوت اور طاقت تھی لیکن اب کچھ نہیں رہا۔ اس لیے اب ان دیر ان کو چوں میں میرا دل نہیں لگتا۔

شاعر کہتا ہے کہ آج تک اس دنیائے کسی کا ساتھ نہیں دیا تو میرا کیونکر دے گی۔ میرا دل رنج و غم سے بوجھل ہے ایک لمحہ بھی ایسا نہیں ملتا کہ میں اس غم سے چھٹکارا سکوں میں سخت پریشان اور بد حال ہوں مگر خود کو قہری دہستہ ہوئے کہتا ہے کہ کون ہے جسے دنیا میں ۱۱ اور دوام حاصل ہے اس دنیا میں کوئی شخص ایسا نہیں جو غم سے نجات حاصل کر لے۔ یہی وجہ ہے کہ ہر شخص دکھی اور پریشان ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بہادر شاہ ظفر کے خیال میں عالم ناپائیدار میں کس کی کسی سے بھی نہ بن سکی۔

سوال نمبر 5: مطلع غزل کے اس پہلے شعر کو کہتے ہیں جس کے دونوں مصرعے ہم قافیہ ہوں۔ اگر ایسا نہ ہو تو اسے

مطلع نہیں بلکہ پہلا شعر کہیں گے۔ شامل نصاب تمام غزلوں کے مطلعے تحریر کریں۔

جواب: شامل نصاب تمام غزلوں کے مطلعے مندرجہ ذیل ہیں۔

پہلی غزل کا مطلع:

الٹی ہو گئیں سب تدبیریں کچھ نہ دوانے کا کیا

دیکھا اس پہلا دل نے آخر کام تمام کیا

دوسری غزل کا مطلع:

دہن پر ہیں ان کے گلے کیسے کیسے

کلام آتے ہیں وہ میاں کیسے کیسے

تیسری غزل کا مطلع:

کوئی امید رہ نہیں آتی

کوئی صورت نظر نہیں آتی

چوتھی غزل کا مطلع:

لگتا نہیں ہے دل مرا اجڑے دیار میں

کس کی بنی ہے عالم ناپائیدار میں

